

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ شَرِيف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد دوم

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ تبیین اسلام
۱۸۔ اُردو بازار لاہور پاکستان

مکتبہ اہل سنت

سنن ابن ماجہ شریف

جلد دوم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمته الله

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان

7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید
ابو ماجہ القزونی رحمہ اللہ

مترجم: مولانا مفتی محمد ارمین

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے سچے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقرام سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224226

❖ مکتبہ العلوم الاسلامیہ انسٹریٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ تجویدیہ ۱۸-۱ اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211768

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور ہدایت کے مطابق کتابت
طاہت، صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بہری تقاضے سے اگر کوئی خطی نسخہ یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ کتابت ہی کے لئے ہم سبے حد شکر
گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

﴿فہرست﴾

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۵	خطبہ نکاح	۱۵	کس (نکاح)
۳۶	نکاح کی تشہیر		نکاح کی فضیلت
۳۷	شادی کے گیت گانا اور ذوق بھانا	۱۸	بمجرد رہنے کی ممانعت
۳۹	لکڑیوں کا بیان		خاوند کے ذمہ بیوی کا حق
	نکاح پر مبارکباد دینا	۱۹	بیوی کے ذمہ خاوند کا حق
۴۰	ولیمہ کا بیان	۲۱	عورتوں کی فضیلت
۴۲	دعوت قبول کرنا		دیندار عورت سے شادی کرنا
۴۳	جب بیوی مرد کے پاس آئے تو مرد کیا کہے؟	۲۳	سکھوار یوں سے شادی کرنا
۴۴	بنام کے وقت پردہ		آزاد اور زبادہ چھنے والی عورتوں سے شادی کرنا
۴۵	عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے صحبت کی ممانعت		کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو ایک نظر اُسے دیکھنا
	پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور	۲۴	مسلمان بھائی بیٹا نکاح دے تو دوسرا بھی اسی کو بیٹا
۴۶	بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے		نکاح نہ دے
	مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے وہ کسی اور سے	۲۵	سکھاری یا شبیدونوں سے نکاح کی اجازت لینا
	شادی کر لے اور دوسرا خاوند صحبت سے پہلے طلاق	۲۶	بہن کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کرنا
۴۷	دیدے تو کیا پہلے خاوند کے پاس لوٹ سکتی ہے؟	۲۷	نا بالغ لڑکیوں کے نکاح اُن کے باپ کر سکتے ہیں
	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	۲۹	نا بالغ لڑکی کا نکاح والد کے علاوہ کوئی اور کر دے تو؟
۴۸	جو بیس رشتے حرام ہیں وہ رضاعی بھی حرام ہیں	۳۰	ولی کے بغیر نکاح باطل ہے
۴۹	ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی		شہار کی ممانعت
۵۱	بڑی عمر والے کا دودھ پینا	۳۱	عورتوں کا مہر
۵۲	دودھ چھونے کے بعد رضاعت نہیں	۳۲	مرد نکاح کرے مہر مقرر نہ کرے اسی حال میں اُسے
۵۳	مرد کی طرف سے دودھ		موت آ جائے
	مرد اسلام لائے اور اس کے نکاح میں دو بھنیش ہوں	۳۳	

صفحہ	تہذیب	صفحہ	تہذیب
۸۰	کتاب (طلاق)	۵۳	مرد مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں چار سے زائد عورتیں ہوں
۸۱	طلاق کا بیان	۵۵	نکاح میں شرط کا بیان
۸۲	حاملہ عورت کو طلاق دینے کا طریقہ	۵۶	مرد اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے
	ایسا شخص جو اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دے	۵۷	آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا شادی کرنا
۸۷	رجوع (بعد از طلاق) کا بیان	۵۹	نکاح حد سے ممانعت
	بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی حاملہ خاتون بائیس ہو جائے گی	۶۱	محرم شادی کر سکتا ہے
	وفات پا جانے والے شخص کی حاملہ بیوی کی عدت بچہ جڑنے کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی	۶۲	نکاح میں ہمسرا اور برادر کے لوگ
۸۸	بیوہ عدت کہاں پوری کرے؟	۶۳	بیوی کی باری مقرر کرنا
۸۹	دوران عدت خاتون گھر سے باہر جا سکتی ہے یا نہیں؟	۶۶	بیوی اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے
۹۱	جس عورت کو طلاق دی جائے تو عدت تک شوہر پر رہائش و نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں؟	۶۹	نکاح کرانے کے لیے سفارش کرنا
۹۲	بوقت طلاق بیوی کو کپڑے دینا	۷۰	بیویوں کو مارنا
۹۳	ہنسی (مذاق) میں طلاق دینا نکاح کرنا یا رجوع کرنا	۷۱	کن دونوں میں اپنی ازواج سے صحبت کرنا مستحب ہے
	زیر لب طلاق دینا اور زبان سے کچھ ادا نہ کرنا	۷۲	مرد اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے سے قبل دخول کرے؟
	دیوانے یا بالغ اور سونے والے کی طلاق کا بیان	۷۳	کوئی چیز مخوس اور کوئی مبارک ہوتی ہے؟
۹۴	جبر سے یا بھول کر طلاق دینے کا بیان	۷۴	غیرت کا بیان
۹۶	نکاح سے پہلے طلاق لغو (بات) ہے	۷۵	جس نے اپنا نفس (جان) بہہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
	کن کلمات سے طلاق ہو جاتی ہے	۷۶	کسی شخص کا اپنے لڑکے (نسب) میں شک کرنا
۹۷	طلاق (بائن) کا بیان	۷۷	بچہ ہمیشہ باپ کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے تو (فلتا) چتر
	آدی اپنی عورت کو اختیار دے دے تو؟	۷۸	حق ہیں
۹۸	عورت کے لیے طلع لینے کی کراہت	۷۹	اگر زوجین میں سے کوئی پہلے اسلام قبول کر لے؟
		۸۰	دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنا
		۸۱	جو خاتون اپنے شوہر کو تکلیف پہنچائے
		۸۲	حرام طہال کو حرام نہیں کرتا

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۱۱۷	قسم میں ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو؟	۹۹	خلع کے بدل خانہ دو یا گیارہ مال واپس لے سکتا ہے
	قسم اٹھائی پھر خیال ہوا کہ اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو؟	۱۰۰	خلع والی عورت عدت کیسے گزارے؟
۱۱۹	نامناسب قسم کا کفارہ اُس نامناسب کام کو نہ کرنا ہے	۱۰۱	ایلاء کا بیان
	قسم کے کفارہ میں کتنا کھلائے	۱۰۳	تکھار کا بیان
	قسم کے کفارہ میں میانہ روی کے ساتھ کھلانا		کفارہ سے قبل ہی اگر عہدار کرنے والا جماع کر بیٹھے
۱۲۰	اپنی قسم پر اصرار کرنے اور کفارہ نہ دینے سے ممانعت	۱۰۷	لعان کا بیان
	قسم کھانے والوں کی قسم پوری کرنے میں مدد دینا		(عورت کو اپنے پر حرام کرنے کا بیان
	جو اللہ اور آپ چاہیں کہنے کی ممانعت	۱۰۹	لوٹری جب آزاد ہو گئی تو اپنے نفس پر مختار ہے
۱۲۲	قسم میں تو یہ کر لینا		لوٹری کی طلاق اور عدت کا بیان
	منت ماننے سے ممانعت		غلام کے بارے میں طلاق کا بیان
۱۲۳	معصیت کی منت ماننا	۱۱۰	اُس شخص کا بیان جو لوٹری کو دو طلاقیں دے کر پھر خرید لے
	جس نے نذر مانی لیکن اُس کی تعین نہ کی (کہ کس بات پر منت مان رہا ہے؟)		بیوی عورت (دوران عدت) ازہیب و زہنت نہ کرے
	منت پوری کرنا	۱۱۱	کیا عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر سوگ کر سکتی ہے؟
۱۲۴	جو شخص مرد جائے حالانکہ اُس کے ذمہ نہ رہو		والد اپنے بیٹے کو نکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو
۱۲۵	بچہ لڑکے کی منت ماننا	۱۱۲	باپ کا حکم ماننا چاہیے
	منت میں طاعت و معصیت جمع کر دینا	۱۱۳	کتاب (الفہار)
۱۲۷	کتاب (الفہار)		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے؟
	کھائی کی ترغیب	۱۱۴	ماوا اللہ (کی ذات کے) قسم کھانے کی ممانعت
۱۲۸	روزی کی تلاش میں میانہ روی		جس نے ماوا اسلام کے کسی دین میں چلنے جانے کی
۱۲۹	تجارت میں تقویٰ اختیار کرنا	۱۱۵	قسم کھائی
	جب مرد کو کوئی روزی کا ذریعہ مل جائے تو اسے		جس کے سامنے اللہ کی قسم کھائی جائے اُس کو راضی ہے
۱۳۰	چھوڑے نہیں	۱۱۶	رضا ہو جانا چاہیے
۱۳۱	تجارت کے مختلف پٹے	۱۱۷	قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتا ہے یا شرمندگی

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
	اسی حالت میں وہ خریدنا یا فروخت کر کے ایک مرتبہ کے نوط میں جو بھی آئے (شکار کرنے سے قبل) اُسے	۱۳۱	دوسرے شہر سے مال لانا
۱۳۳	خریدنا منع ہے	۱۳۲	جہاز پھونک کی اجرت
۱۳۴	نیٹائی کا بیان	۱۳۳	قرآن سکھانے پر اجرت لینا
۱۳۵	بیع منع کرنے کا بیان		کتے کی قیمت 'زنا کی اجرت' نبوی کی اجرت اور ساٹھ
۱۳۶	خرید و فروخت میں نرمی سے کام لینا	۱۳۴	چھوڑنے کی اجرت سے ممانعت
	نرخ لگانا	۱۳۵	بچنے لگوانے والے کی کمائی
۱۳۷	خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانے کی کراہت		جن چیزوں کو بیچنا جائز ہے
۱۳۸	بیوند کیا ہوا کھجور کا درخت یا مال والا غلام بیچنا	۱۳۶	منابذہ اور ملائم سے ممانعت
۱۵۰	پھل قابل استعمال ہونے سے قبل بیچنے سے ممانعت		اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور بھائی کی قیمت پر
۱۵۱	کئی برس کے لیے میوہ بیچنا اور آفت کا بیان	۱۳۷	قیمت نہ لگانے
	جھٹکا تولنا		شیش سے ممانعت
۱۵۲	ناپ تول میں احتیاط	۱۳۸	شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے
	اناج کے اپنے قبضہ میں آنے سے قبل آگے بیچنے سے ممانعت		باہر سے مال لانے والے سے شہر سے باہر جا کر ملنا منع ہے
۱۵۳	انداز سے سے دھیر کی خرید و فروخت		بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک ہدا نہ ہوں
۱۵۴	اناج ماپنے میں برکت کی توقع	۱۳۹	
	بازار اور ان میں جانا	۱۴۰	بیع میں خیاری شرط کر لینا
۱۵۵	جمع کے وقت میں متوقع برکت		بائع و مشتری کا اختلاف ہو جائے تو؟
۱۵۷	نفع خنان کے ساتھ مربوط ہے		جو چیز پاس نہ ہو اُس کی بیع منع ہے اور جو چیز اپنی ضمان میں نہ ہو اُس کا نفع منع ہے
	غلام کو واپس کرنے کا اختیار	۱۴۱	
۱۵۶	مصراقہ کی بیع	۱۴۲	جب دو با اختیار شخص بیع کریں تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی
۱۵۸	معیوب چیز بیچنے وقت عیب ظاہر کر دینا		بیع میں بیعتانہ حکم
	(رشتہ دار) قیدیوں میں تفریق سے ممانعت	۱۴۳	بیع حصہ اور بیع غرر سے ممانعت
۱۵۹	غلام کو خرید لینا		جانوروں کا حاصل خریدنا یا تھنوں میں جو دودھ ہے اسی

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
۱۷۵	جانور کے گلہ یا باغ سے گزر رہو تو دودھ یا پھل کھانے کے لیے لینا	۱۶۰	بچہ صرف اور ان چیزوں کا بیان جنہیں نقد بھی کم و بیش پینا درست نہیں
۱۷۶	مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز استعمال کرنے سے	۱۶۱	ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ سود اَدھار ہی میں ہے
۱۷۷	ممانعت	۱۶۲	سونے کو چاندی کے بدلہ فروخت کرنا
۱۷۸	جانور رکھنا	۱۶۳	چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی لینا
۱۷۹	کتاب (محلہ)	۱۶۴	در اہم اور اشرافیاں توڑنے سے ممانعت
۱۸۰	قاضیوں کا ذکر	۱۶۵	تازہ کھجور چھو ہارے کے عوض پینا
۱۸۱	علم اور رشوت سے شدید ممانعت	۱۶۶	حزبانہ اور محافلہ
۱۸۲	حاکم اجتہاد کے حق کو سمجھ لے	۱۶۷	تعلی عرایا
۱۸۳	حاکم فصد کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	۱۶۸	جانور کو جانور کے بدلہ میں اَدھار پینا
۱۸۴	حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا	۱۶۹	جانور کو جانور کے بدلہ میں کم و بیش لیکن نقد پینا
۱۸۵	پرانی چیز کا دعویٰ کرنا اور اس میں جھگڑا کرنا	۱۷۰	سود سے شدید ممانعت
۱۸۶	مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ پر قسم	۱۷۱	مقررہ ماپ تول میں مقررہ مدت تک سلف کرنا
۱۸۷	جہوئی قسم کھا کر مال حاصل کرنا	۱۷۲	ایک مال میں سلم کی تو اسے دوسرے مال میں نہ
۱۸۸	قسم کہاں کھائے؟	۱۷۳	بھیرے
۱۸۹	اہل کتاب سے کیا قسم لی جائے؟	۱۷۴	مبین کھجور کے درخت میں سلم کی اور اس سال اس پر
۱۹۰	دودھ دہا کسی سامان کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس	۱۷۵	پھل نہ آیا تو؟
۱۹۱	ثبوت نہ ہو؟	۱۷۶	جانور میں سلم کرنا
۱۹۲	کسی کی کوئی چیز چوری ہو گئی پھر اس کسی مرد کے پاس	۱۷۷	شرکت اور مضاربہ
۱۹۳	ملی جس نے وہ چیز خریدی ہے	۱۷۸	مرد اپنی اولاد کا مال کس حد تک استعمال کر سکتا ہے؟
۱۹۴	کوئی شخص کسی چیز کو توڑ ڈالے تو اس کا حکم	۱۷۹	بیوی کے لیے خاوند کا مال لینے کی کس حد تک گنجائش
۱۹۵	مرد اپنے ہمسایہ کی دیوار پر چھت رکھے	۱۸۰	ہے؟
۱۹۶	راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو جائے تو؟	۱۸۱	نظام کے لیے کس حد تک دینے اور صدقہ کرنے کی
۱۹۷	اپنے حصہ میں ایسی چیز بنانا جس سے ہمسایہ کا نقصان	۱۸۲	گنجائش ہے
۱۹۸	ہو	۱۸۳	

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۰۶	رقعی کا بیان	۱۹۲	دوسرا ایک جھوٹی بیوی کے دعوے اور ہوں
۲۰۷	ہدیہ واپس لینا	۱۹۳	قبضہ کی شرط لگانا
۲۰۸	جس نے ہدیہ دیا اس اُمید سے کہ اُس کا بدل ملے گا	۱۹۴	قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا
۲۰۹	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا عطیہ دینا	۱۹۵	قبضہ کا بیان
۲۱۰	کتاب (العصر فارسی)	۱۹۶	بچہ کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس
۲۱۱	صدقہ دے کر واپس لینا	۱۹۷	چاہے رہے
۲۱۲	کوئی چیز صدقہ میں دی پھر دیکھا کہ وہ فروخت ہو	۱۹۸	صلح کا بیان
۲۱۳	رہی ہے تو کیا صدقہ کرنے والا وہ چیز خرید سکتا ہے	۱۹۹	اپنا مال برباد کرنے والے پر پابندی لگانا
۲۱۴	کسی نے کوئی چیز صدقہ میں دی پھر وہی چیز وراثت	۲۰۰	جس کے پاس مال نہ رہے اُسے مفلس قرار دینا اور
۲۱۵	میں اُس کو ملے	۲۰۱	قرض خواہوں کی خاطر اُس کا مال فروخت کرنا
۲۱۶	وقف کرنا	۲۰۲	ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا مال بیدہ اُس کے
۲۱۷	عاریت کا بیان	۲۰۳	پاس پالیا
۲۱۸	امانت کا بیان	۲۰۴	جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی اُس کے لیے گواہی
۲۱۹	امین مال امانت سے تجارت کرے اور اس کو اس میں	۲۰۵	دینا مکروہ ہے
۲۲۰	نفع ہو جائے تو	۲۰۶	کسی کو معاملہ کا علم ہو لیکن صاحب معاملہ کو اس کے گواہ
۲۲۱	حوالہ کا بیان	۲۰۷	ہونے کا علم نہ ہو
۲۲۲	عنانیت کا بیان	۲۰۸	قرضوں پر گواہ بنانا
۲۲۳	جو قرض اس نیت سے لے کہ (جلد) ادا کرونگا	۲۰۹	جس کی گواہی جائز نہیں
۲۲۴	جو قرض ادا نہ کرنے کی نیت سے لے	۲۱۰	ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنا
۲۲۵	قرض کے بارے میں شدید وعید	۲۱۱	جھوٹی گواہی
۲۲۶	جو قرض یا بے سہارا پال بچے چھوڑے تو اللہ اور اس	۲۱۲	یہود و نصاریٰ کی گواہی ایک دوسرے کے متعلق
۲۲۷	کے رسول (ﷺ) کے ذمہ ہیں	۲۱۳	کتاب (الزہد)
۲۲۸	تکلف سے کہہ ملت دینا	۲۱۴	مرد کا اپنی اولاد کو عطیہ دینا
۲۲۹	اچھے طریقہ سے مطالبہ کرنا اور حق لینے میں برائی سے	۲۱۵	اولاد کو دے کر پھر واپس لے لینا
۲۳۰	بچنا	۲۱۶	عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۳۶	کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرنا	۲۱۹	عمدگی سے ادا کرنا
	کھجور اور انگور بنائی پر دینا	۲۲۰	ساحب حق کو سخت بات کہنے کا حق ہے
۲۳۷	کھجور میں بیوند لگانا	۲۲۱	قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرضدار کا چھپنا نہ چھوڑنا
۲۳۸	اہل اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں		اس کے ساتھ رہنا
۲۳۹	نہریں اور چشمے جاگیر میں دینا	۲۲۳	قرض دینے کی فضیلت
۲۴۰	پانی بیچنے سے ممانعت		میت کی جانب سے دین ادا کرنا
	زامد پانی سے اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ گھاس	۲۲۳	تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی مقروض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ ادا کریں گے
۲۴۰	سے روکے منع ہے	۲۲۶	کتاب (زکوٰۃ)
۲۴۲	کھیت اور باغ میں پانی لینا اور پانی روکنے کی مقدار پانی کی تقسیم		گروی رکھنا
	کنوئیں کا حرم (اعاط)	۲۲۷	گروی کے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے
۲۴۳	درخت کا حرم		رہن روکانہ ہائے
	جو جائیداد بیچے اور اس کی قیمت سے جائیداد نہ خریدے	۲۲۸	مزدوروں کی مزدوری
۲۴۵	کتاب (المنعہ)		بیٹ کی روٹی کے بدلہ مزدور رکھنا
	غیر منقولہ جائیداد فروخت کرے تو اپنے شریک کو اطلاع دے	۲۲۹	ایک کھجور کے بدلہ ایک ڈول بھینپنا اور عمدہ کھجور کی شرط ٹھہرانا
۲۴۶	پڑوس کی وجہ سے شفعہ کا اشتقاق	۲۳۰	تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بنائی پر دینا
۲۴۷	جب حدیں مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا	۲۳۱	زمین منہجرت پر دینا
۲۴۸	طلب شفعہ		خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کی اجازت
۲۴۹	کتاب (المنعہ)	۲۳۲	جو مزارعت کردہ ہے
	☆ لفظ کی شرعی اصطلاحی و فقہی تعریف	۲۳۳	تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض مزارعت کی اجازت
۲۵۰	گشودہ آؤٹ گائے اور بکری	۲۳۴	اناج کے بدلہ زمین اجرت پر لینا
	☆ بطور لفظ چوپایوں کو کچڑنے کا جواز لفظ سے دفع	۲۳۵	

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
	اصل ایمان کی پردہ پوشی اور حد و کوشہات کی وجہ سے	۲۵۱	ضرر کی بحث
۲۶۷	ساقط کرنا		بلا (۱) بطور نقطہ چویا یوں کو پکڑنے کا جواز
۲۶۸	حد میں سفارش	۲۵۳	بلا (۲) نقطہ سے دفع ضرر کی بحث
۲۷۰	زنا کی حد		بلا (۳) امام مالک و امام شافعی کا موقف
۲۷۱	جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر بیٹھا	۲۵۳	گمشدہ چیز کا بیان
۲۷۱	سنگسار کرنا	۲۵۴	چہ باطل سے جو مال نکال لائے وہ لینا
۲۷۲	یہودی اور یہود کو سنگسار کرنا	۲۵۵	جسے کانٹے
۲۷۳	جو بدکاری کا اظہار کرے	۲۵۷	کتاب (الغزوہ)
۲۷۳	جو قوم لوط کا قتل کرے		مدبر کا بیان
۲۷۵	جو محرم سے بدکاری کرے یا جانور سے	۲۵۸	ام و ولد کا بیان
	لوٹہ یوں پر حد قائم کرنا		مکاتب کا بیان
	حد قذف کا بیان	۲۶۰	غلام کو آ زاد کرنا
	نشدہ کرنے والے کی حد		جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (رشتہ دار) آزاد ہے
۲۷۷	جو بار بار فرمے		غلام کو آ زاد کرنا اور اس پر اپنی خدمت کی شرط ظہرانہ
	سن رسیدہ اور بیمار پر بھی حد واجب ہوتی ہے	۲۶۱	غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا
۲۷۸	مسلمان پر جھپٹا رسوخ		جو کسی غلام کو آ زاد کرے اور اس غلام کے پاس مال بھی ہو
۲۷۹	جو زہری کرے اور زمین پر فساد برپا کرے	۲۶۲	ولد الزنا کو آ زاد کرنا
	جسے اُس کے مال کی خاطر قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید ہے	۲۶۲	مرد اور انکی بیوی کو آ زاد کرنا ہو تو پہلے مرد کو آ زاد کرے
۲۸۰	چوری کرنے والے کی حد (سزا)	۲۶۳	کتاب (العمر و)
۲۸۱	ہاتھ گردن میں لٹکانا چور اعتراف کر لے	۲۶۳	مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے
	امانت میں خیانت کرنے والے کو سننے والے اور	۲۶۵	جو شخص اپنے دین سے بھر جائے (العیاذ باللہ)
۲۸۲	اُچھلے کا حکم		حد و کو نافذ کرنا
۲۸۳	بھیل اور گائے کی چوری پر ہاتھ نہ کانا جائے	۲۶۶	جس پر حد واجب نہیں
	حرز میں سے چرانے کا حکم		

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
		۲۸۳	چروک تھین کرنا
۳۰۲	فدیہ دے سکتا ہے	۲۸۵	جس پر زبردستی کی جائے
۳۰۳	جنین (پہٹ کے بچہ) کی دیت		مسکدوں میں حدود قائم کرنے سے ممانعت
۳۰۴	دیت میں بھی میراث جاری ہوتی ہے		تقویر کا بیان
۳۰۵	کافر کی دیت	۲۸۶	حد کفار وہ ہے
	قاتل (مقتول کا) وارث نہیں بنے گا	۲۸۷	مرد اپنی بیوی کے ساتھ اجنبی مرد کو پائے
	عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہوگی اور اس کی	۲۸۸	والد کے انتقال کے بعد اس کی اہلیہ سے شادی کرنا
۳۰۶	میراث اس کی اولاد کے لیے ہوگی		باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی طرف نسبت کرنا
	دانت کا قصاص	۲۸۹	اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کو اپنا آقا بنانا
۳۰۷	دانتوں کی دیت		کسی مرد کی قبیلہ سے لٹی کرنا
	انگلیوں کی دیت	۲۹۰	تکڑوں کا بیان
	ایسا زخم جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے لیکن ٹوٹنے	۲۹۲	کتاب (الترغیب)
۳۰۸	نہیں		مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی سخت وعید
	ایک شخص نے دوسرے کو کاٹنا دوسرے نے اپنا ہاتھ	۲۹۳	کیا مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی؟
۳۰۹	اس کے دانتوں سے کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے		جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے تین باتوں میں
۳۱۰	کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے	۲۹۵	سے ایک کا اختیار ہے
۳۱۱	والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے		کسی نے عمدہ قتل کیا پھر مقتول کے ورثہ دیت پر راضی
	کیا آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنا درست ہے	۲۹۶	ہو گئے
	قاتل سے اسی طرح قصاص لیا جائے جس طرح اس	۲۹۷	شبہ عمد میں دیت مغلط ہے
۳۱۲	نے قتل کیا	۲۹۹	قتل خطا کی دیت
۳۱۳	قتصاص صرف تلوار سے لیا جائے		دیت قاتل کے کنبہ والوں پر اور قاتل پر واجب ہوگی
	کوئی بھی دوسرے پر جرم نہیں کرتا (یعنی کسی کے جرم کا		اگر کسی کا کنبہ نہ ہو اور قاتل کے پاس مال نہ ہو) تو
	مواخذہ دوسرے سے نہ ہوگا)	۳۰۰	بیت المال سے ادا کی جائے گی
۳۱۴	ان چیزوں کا بیان جن میں نہ قصاص ہے نہ دیت	۳۰۱	مقتول کے ورثہ کو قصاص و دیت لینے میں رکاوٹ بننا
۳۱۵	قسام کا بیان		جن چیزوں میں قصاص نہیں

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۳۸	ولاء کی میراث	۳۱۷	جو اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹنے تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا
۳۳۹	قاتل کو میراث نہ ملے گی		سب لوگوں میں عہدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل
۳۴۰	قوی الارحام	۳۱۸	ایمان ہیں
۳۴۱	عصبات کی میراث		تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں
	جس کا کوئی وارث نہ ہو	۳۱۸	ذی قتل کرنا
۳۴۲	عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے	۳۱۹	کسی مرد کو جان کی امان دے دی پھر قتل بھی کر دیا
	جو انکار کر دے کہ یہ میراث نہیں	۳۲۰	قاتل کو معاف کرنا
۳۴۳	بچہ کا جوئی کرنا	۳۲۱	قصاص معاف کرنا
۳۴۴	حق ولافروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت		حاملہ پر قصاص لازم آتا
	خزوں کی تقسیم	۳۲۲	کتاب (الوصایا)
	جب نومولود میں آثار حیات مثلاً رونا، چلانا وغیرہ		کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی؟
۳۴۵	معلوم ہوں تو وہ بھی وارث ہوگا	۳۲۳	وصیت کرنے کی ترفیہ
	ایک مرد دوسرے کے ہاتھوں اسلام قبول کرے	۳۲۵	وصیت میں ظلم کرنا
۳۴۶	کتاب (الغیباہ)		زندگی میں خرچ سے بخلی اور موت کے وقت فضول
	اللہ کے راستے میں لڑنے کی فضیلت	۳۲۶	خرچی سے ممانعت
۳۴۷	راہِ خدا میں ایک صبح اور ایک شام کی فضیلت	۳۲۷	تہائی مال کی وصیت
۳۴۸	راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کرنا	۳۲۸	وارث کے لیے وصیت درست نہیں
	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت	۳۲۹	قرض وصیت پر مقدم ہے
۳۴۹	جہاد چھوڑنے کی سخت وعید		جو وصیت کیے بغیر مر جائے اسکی طرف سے صدقہ کرنا
۳۵۰	جو (معتول) عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکا		اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور جو نادر ہو تو حیم کا مال دستور
	راہِ خدا میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت	۳۳۰	کے موافق کھا سکتے ہے" کی تفسیر
۳۵۱	راہِ خدا میں چونکد اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت	۳۳۱	کتاب (الغیر)
۳۵۲	جب لڑائی کا عام حکم ہو تو لڑنے کے لیے جانا		میراث کا علم سیکھنے، سمجھانے کی ترفیہ
۳۵۳	بحری جنگ کی فضیلت	۳۳۲	اولاد کے حصوں کا بیان
۳۵۴	دبلم کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت	۳۳۳	رادا کی میراث
	مرد کا جہاد کرنا حالانکہ اس کے والدین زندہ ہوں	۳۳۵	رادا کی میراث
۳۵۸	قتال کی نیت	۳۳۷	کلام کا بیان
۳۵۹	راہِ خدا میں (قتال کیلئے) گھوڑے پالنا		کیا اہل اسلام مشرکین کے وارث بن سکتے ہیں؟

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۸۹	گھوڑ دوڑ کا بیان	۳۶۱	اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں قتال کرنا
۳۹۰	دشمن کے علاقے میں قرآن لے جانے کی ممانعت	۳۶۳	اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت
	خمس کی تقسیم	۳۶۵	درجات شہادت کا بیان
۳۹۱	☆ مال غنیمت کا خمس	۳۶۶	جھٹھا رہا نہ صتا
۳۹۲	کتاب (المناسک)	۳۶۷	راہ خدا میں تیر اندازی
	حج کے لیے سفر کرنا	۳۶۹	علموں اور جہنڈوں کا بیان
۳۹۳	فریضہ حج	۳۷۰	جنگ میں دیباچہ و حریر (ریشمی لباس) پہننا
	حج اور عمرہ کی فضیلت		جنگ میں حمام پہننا
۳۹۴	کچادہ پر سوار ہو کر حج کرنا	۳۷۱	جنگ میں خرید و فروخت
۳۹۵	حاجی کی دعا کی فضیلت		غازیوں کو الوداع کہنا اور رخصت کرنا
۳۹۷	کوئی چیز حج واجب کر دیتی ہے؟	۳۷۲	مرایا
	عورت کا بغیر ولی کے حج کرنا		مشرکوں کی دیکوں میں کھانا
۳۹۸	حج کرنا عورتوں کے لیے جہاد ہے	۳۷۳	شرک کرنے والوں سے جنگ میں مدد لینا
	سیت کی جانب سے حج کرنا	۳۷۴	لڑائی میں دشمن کو مسلمانہ میں ڈالنا
۳۹۹	زندہ کی طرف سے حج کرنا جب اس میں ہمت نہ رہے		رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) اور عورتوں اور بچوں
۴۰۱	ٹاپالغ کا حج کرنا	۳۷۵	کو قتل کرنے کا حکم
	حیض و نفاس والی عورت حج کا احرام باندھ سکتی ہے	۳۷۶	دشمن کے علاقہ میں آگ لگانا
۴۰۲	آفاق کی میقات کا بیان		جو مال دشمن اپنے علاقہ میں محفوظ کر لے
	احرام کا بیان	۳۷۸	مال غنیمت میں ضیانت
۴۰۳	تکیہ کا بیان	۳۷۹	انعام دینا
۴۰۴	بلیک پکار کر کہنا	۳۸۰	مال غنیمت کی تقسیم
	جو شخص محرم ہو		غلام اور عورتیں جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں
۴۰۵	احرام سے قبل خوشبو کا استعمال		شریک ہوں
	محرم کو نسائے لباس پہن سکتا ہے؟	۳۸۱	حاکم کی طرف سے وصیت
	محرم کو تہیہ نہ ملے تو پا جامہ پہن لے اور جوتا نہ ملے تو	۳۸۳	امیر کی اطاعت
۴۰۶	موزہ پہن لے	۳۸۴	اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت درست نہیں
	احرام میں ان امور سے بچنا چاہیے	۳۸۵	بیعت کا بیان بیعت پوری کرنا
۴۰۷	محرم مرد دھو سکتا ہے	۳۸۸	عورتوں کی بیعت کا بیان

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۳۳۲	عرفات کی ذمہ داریاں	۳۰۸	احرام والی عورت اپنے چہرہ کے سامنے کپڑا لٹکانے
۳۳۳	ایسا شخص جو عرفات میں ۱۰ کو طوافِ عمرہ سے قبل آجائے	۳۰۹	حج میں شریک لگانا
۳۳۴	عرفات سے (واپس) لوٹنا	۳۱۰	حرم میں داخل ہونا
۳۳۵	اگر کچھ ماہ ہو تو عرفات و مزدلفہ کے درمیان اتر سکتا ہے	۳۱۱	مکہ میں دخول
۳۳۶	مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین (مغرب و عشاء) تکھی پڑھنا	۳۱۲	حجرا سود کا احرام
۳۳۷	مزدلفہ میں قیام کرنا	۳۱۳	حجرا سود کا احرام پھڑی سے کرنا
۳۳۸	جو شخص ننگریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے منی کو پہلے چلے جائے	۳۱۴	بیت اللہ کے گرد طواف میں رمل کرنا
۳۳۹	ننگریاں مارنے کی وجہ سے ننگریاں مارنی چاہیے	۳۱۵	اضطہار کا کیا بیان
۳۴۰	حجرہ عقہ پر کہاں سے ننگریاں مارنا چاہیے؟	۳۱۶	طواف کی فضیلت
۳۴۱	حجرہ عقہ کی رمی کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرے	۳۱۷	طواف کے بعد دو گنا ندا کرنا
۳۴۲	سوار ہو کر ننگریاں مارنا	۳۱۸	بیتار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے
۳۴۳	یونہی ننگریاں مارنے میں تاخیر کرنا	۳۱۹	مستحرم کا کیا بیان
۳۴۴	بچوں کی طرف سے رمی حاجی تکبیر کہنا کب موقوف کرے؟	۳۲۰	حائضہ طواف کے علاوہ باقی مناسک حج ادا کرے
۳۴۵	سرمنڈانے کا کیا بیان	۳۲۱	حج مفرد کا کیا بیان
۳۴۶	سر کی تلید ذبح کا کیا بیان مناسک حج میں مقدم و تاخیر	۳۲۲	حج اور عمرہ میں قرآن کرنا
۳۴۷	اقیام تشریق میں رمی حرات	۳۲۳	حج قرآن کرنے والے کا طواف
۳۴۸	یوم نحر کو خطبہ	۳۲۴	حج تمتع کا کیا بیان
۳۴۹	بیت اللہ کی زیارت	۳۲۵	حج کا احرام صبح کرنا
۳۵۰	زمرم چنا	۳۲۶	اُن کا کیا بیان جن کا موقف ہے کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا
۳۵۱	کعبہ کے اندر جانا	۳۲۷	سفارہ کی سعی
۳۵۲	منی کی راحیں مکہ میں گزارنا مصعب میں اترنا	۳۲۸	عمرہ کا کیا بیان
۳۵۳	طوافِ رخصت مناسک طوافِ وداع سے قبل واپس ہو سکتی ہے	۳۲۹	رمضان میں عمرہ کی فضیلت ذی قعدہ میں عمرہ
۳۵۴	اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا مفصل ذکر	۳۳۰	رجب میں عمرہ
۳۵۵	جو شخص حج سے رک جائے بیاری یا نذر کی وجہ سے	۳۳۱	بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی فضیلت
۳۵۶	احصاء کا فدیہ غیر محرم کے لیے پیچھے لگوانا	۳۳۲	نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟
۳۵۷	محرم کو نسا تہیل لگا سکتا ہے محرم کا انتقال ہو جائے	۳۳۳	سعی کی طرف لگانا
۳۵۸	محرم نکال کرے تو اسکی سزا جن جانوروں کو مار سکتا ہے	۳۳۴	منی میں اترنا
۳۵۹	جو نکال کرے منی سے اگر محرم کیلئے نکال دیا جائے تو کھاسکتا ہے	۳۳۵	علی الصبح منی سے عرفات جانے کا کیا بیان
۳۶۰	ہڈی کے جانور کا اشعار	۳۳۶	عرفات میں کہاں اترے
۳۶۱	مکہ و مدینہ کی فضیلت کعبہ میں مدفون مال	۳۳۷	مذوقہ عرفات
۳۶۲	مکہ میں رمضان کے روزے پادش میں طواف پیدل حج کرنا		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النکاح

نکاحوں کا بیان

پاپ: نکاح کی فضیلت

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ

۱۸۳۵: حضرت طاہر بن قیس فرماتے ہیں کہ میں مثنیٰ میں عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا۔ حضرت عثمانؓ ان کے ساتھ تہائی میں ہوئے تو میں انکے قریب بیٹھ گیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہارا دل چاہتا ہے کہ میں ایسی لڑکی سے تمہاری شادی کرادوں جو تمہارے لئے عہد ماضی کی یاد تازہ کر دے۔ جب ابن مسعودؓ نے دیکھا کہ عثمانؓ کو ان سے ایسے علاوہ اور کوئی کام نہیں یعنی (راز کی بات نہیں کرنی) تو ہاتھ کے اشارہ سے مجھے بلایا میں حاضر ہوا اس وقت ابن مسعودؓ فرما رہے تھے کہ اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو رسول اللہؐ نے بھی یہ فرمایا ہے 'اے جو انواتم میں سے جس میں بھی نکاح کی استطاعت ہو تو وہ شادی کر لے کیونکہ اس سے نگاہ چمکی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جس میں نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزوں کا اہتمام کرے کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۸۳۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ فِي رِوَايَةٍ قَالَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمَا بِمَنْى فَحَلَّاهُ عُثْمَانُ وَهِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَلَّسْتُ فَرِيَّتَانَهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ وَهِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ لَكَ أَنْ أَرْزُوكَ حَارِبَةً بِمَكْرَاهٍ تَجُزِّكَ مِنْ تَلَسُّكَ بَغْضٍ مَا فَدَى مَصِيٍّ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ بِهَذَا إِشَارَ إِلَيَّ بِبِيَدِهِ فَحَفَّتْ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ النِّكَاحَ فَلْيَنْزِلْ فَإِنَّهُ أَغْنَى لِلْبَصِيرِ وَأَخْصَرَ لِلْفُجْرِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَهُ وَجْهٌ

۱. حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی مجلس میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ نکاح کی استطاعت نہیں کیا کروں؟ جواب میں ایک بڑے غیر مقلد عالم نے جواب دیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ روزے رکھو۔ سائل نے کہا کہ روزے بھی

رکھ کر دکھے۔ اس پر حضرت قتادہؓ نے فرمایا اس شخص نے سوال تو مجھ سے کیا جواب آپ کو دینا مناسب نہیں یہ آداب مجلس کے خلاف ہے۔ اب آپ کے جواب میں اس نے جو کہا وہ سن لیا۔ اس سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تکذیب ہوتی ہے۔ اب فرمائیے؟ پھر مسائل کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کتنے روز سے رکھے؟ اس نے کہا: دس۔ اس پر فرمایا کہ اتنے روزوں سے تو شہوت اور بڑھ سکتی ہے مسلسل دو تین ماہ کے روزے رکھو اس سے وہ ٹوٹے گی اور کمزور ہو جائے گی۔ (مہدائیدہ رحمہ)

تشریح مولف رحمہ اللہ عبادت کے بعد معاملات کی احادیث لائے ہیں اس واسطے کہ بقاء المابدین کا راز صحت معاملات ہی میں مضمر ہے پھر معاملات سے نکاح کو مقدم کر رہے ہیں کیونکہ عبادت کے ساتھ نکاح کا تعلق بہت قریبی ہے یہاں تک کہ استعمال بالانکاح نفلی عبادت کے لئے خلوت گزینی سے افضل ہے متقی میں ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت ایسی نہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک مشروع رہی ہو اور پھر بہشت میں دائمی رہے نکاح سے متعلق چند چیزوں کا علم ضروری ہے اول اس کی لغوی تحقیق۔ اس کی توضیح میں ہے کہ لفظ نکاح مصدر ہے (ف'ض) کا اس کا اصل معنی کلام عرب میں "وطی" ہے۔ حافظ ابن جریرؒ نے ذکر کیا ہے کہ نکاح کا حقیقی معنی العظم والتداخل یعنی ملنا اور جمع کرنا۔ شیخ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق عقد پر مشہور ہے اور اس کی حقیقت تین وجہ پر ہے۔ اول یہ کہ لفظ نکاح بالشرکاء لفظی و طبعی اور عقد کے درمیان مشترک ہے کیونکہ مشترک لفظ اپنے دونوں میں حقیقت ہوتا ہے اور حقیقت ہی اصل ہے دوم یہ کہ معنی عقد میں اس کا استعمال حقیقت اور ولی میں مجاز ہے۔ اصولیین نے حتیٰ امکن العمل بالحقیقۃ سقط المعجاز (یعنی جب تک حقیقت پر عمل ممکن ہو تو مجاز ساقط ہوتا ہے) کی بحث میں اس قول کو امام شافعیؒ کی طرف منسوب کیا ہے۔ سوم یہ کہ اس کا نکس ہے یعنی ولی اور اس کا معنی حقیقی ہے اور عقد (نکاح بالغنا) میں مجاز ہے۔ دلیل نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انکحوا نکاحوا وادعی کر کے اپنی تعداد بڑھاؤ۔ لعن اللہ فاکم یدیدہ جو آدمی اپنے ہاتھوں کے ذریعے شہوت پوری کرتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ مشائخ حنفیہ کا یہی قول ہے جس کی تصریح فتح القدیرؒ میں موجود ہے۔ صاحب مغرب نے حزم و یقین ظاہر کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ نکاح کا استعمال مذکورہ معانی میں سے ہر ایک میں تحقیق ہے۔ نکاح کی شرائط دو قسم کی ہیں عام اور خاص۔ شرط عام محل قایل اور اہلیت کا ہونا ہے محل نکاح دو عورت ہے جس کے نکاح کرنے سے کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور اہلیت سے مراد عقل اور بلوغ اور حریت (آزادی) کا ہونا ہے۔ اور شرط خاص دو گواہوں کا یوصف خاص ملنا ہے اور کن نکاح ایجاب و قبول ہے۔ اور نکاح کا حکم شوہر کے لئے زوجہ کا طہال ہونا اور ملک کا ثابت ہونا اور اس کے ذمہ مہر کا وجوب اور حرمت مصاہرت کا ثبوت ہے۔ صفت نکاح مرد کے حالات پر مبنی ہے کہ حالات کے اختلاف سے حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔ پس اگر زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور نکاح کے بغیر اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر عورت کی حق تلفی کا خوف ہو تو نکاح ہے۔ اور اگر حکم و حکم کا یقین ہو تو حرام ہے۔ ان احادیث میں صیغہ امر ہونا ہمیشہ فریضہ کے لئے نہیں ہے جیسا کہ اصول میں مذکور ہے کہ صیغہ امر کے کئی معانی ہوتے ہیں۔

اس باب کی احادیث میں نکاح کے فوائد و مصالح اور فضائل بیان کئے گئے ہیں (۱) نکاح امت محمدیہ کی کثرت کا سبب ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز فخر فرمائیں گے کہ میری امت تعداد میں ہی ساری امتوں سے زیادہ ہے۔ (۲) نکاح کی وجہ سے آنکھ اور شرم گاہ کا زنا سے بچاؤ نصیب ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی فوائد ہیں اس میں ایسی اولاد کا حاصل ہونے کا امکان ہے جس سے مرنے کے بعد نفع پہنچے یعنی وہ والدین کے حق میں دعا گو ہو چنانچہ امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ جنت میں ایک نیک بندہ کا درجہ بلند کرے گا وہ عرض کرے گا: اے رب! یہ درجہ مجھے کیسے مل گیا؟ ارشاد ہوگا تمہارے حق میں تمہارے بچہ کی دعا و مغفرت کے سبب اور یہ کہ اس میں اہل و عیال کے حقوق کی ذمہ داری۔ عورتوں کی بد مزاجی پر صبر ان کی صلاح کی سعی و کوشش ان کے لئے کسب حلال میں محنت اٹھانے اور اولاد کی تربیت پر قائم رہنے کی ریاضت شاقہ کا موقع ملتا ہے جس پر بڑا ثواب ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تو رام خدا میں خرچ کرتا ہے۔ ایک وہ ہے کہ جس کو غلام کی آزادی میں صرف کرتا ہے۔ ایک وہ ہے جس کو مسکین پر صدقہ کرتا ہے اور ایک وہ ہے جس کو اپنے متعلقین پر خرچ کرتا ہے ان چاروں میں سے سب سے بڑا اجر والا وہی دینار ہے جس کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ کے اعمال نامہ میں اس کا وہ نقد رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مِصْقُونٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ شُغْلٍ فَمَنْ لَمْ يَغْمَلْ شَيْئًا فَلَيْسَ مِنِّي وَفَزَوْخُوا فَإِنِّي مُكَافِّرٌ سَلْبُكُمْ أَلَانِي وَمَنْ كَانَ دَاخِلِي فَلْيَنْجَحْ وَمَنْ لَمْ يَحْذَ فَعَلَيْهِ مَا الضَّمَامُ فَإِنَّ الضُّومَ لَهُ وَحَاءٌ

۱۸۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہیں اور نکاح کیا کرو اس لئے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کر لے اور جس میں استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ قَالَ سَعِدُ بْنُ شَلَيْبَانَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْشَأُ مِثْلُ النِّكَاحِ

۱۸۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو محبت کرنے والوں (میں محبت بدھانے) کے لئے نکاح بھی کوئی چیز نہ دیکھی گئی۔

تفسیر صحیح: مطلب یہ کہ پہلے اکثر لوگوں میں دشمنی ہوتی ہے جب نکاح ہو جاتا ہے تو وہ دشمنی ختم ہو جاتی ہے بشرطیکہ مخلص ہوں اور رکھی ایسا ہوتا ہے کہ محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ رشتہ داری و جسم کی ہوگی اقول نسبی قرابت دوم بھی قرابت۔ جس طرح آدمی کو اپنے بہن بھائی سے محبت ہوتی ہے اسی طرح بیوی کے بھائی بہن ماں باپ سے آفت ہوتی ہے۔

۲ : باب الثَّيْبِيُّ عَنِ التَّمِثْلِ

باب: مجبور بنے کی ممانعت

۱۸۳۸- حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجبور بنے سے منع فرما دیا اور اگر آپ ان کو اجازت دے دیتے تو ہم ٹھیک ہو جاتے (تاکہ عورتوں کا خیال بھی نہ آئے)۔

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غُثَمَانَ الْغَضَامِيُّ ثَنَا الرَّاهِبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْخُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ قَالَ لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ غُثَمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ الْفُتْلَ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ لَأَخْصَنِيَا.

۱۸۳۹- حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور بنے سے منع فرمایا۔ زید بن احزم کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے یہ حدیث سنا کر یہ آیت پڑھی ”یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْمُنَافِقَ وَالْأَعْدَاءَ وَالْبَغَاةَ وَيَأْخُذْ بِالْأَمْرِ أَمْرًا مُبِينًا“

۱۸۳۹- حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ إِدَمَ وَرَبِذُ بْنُ إِسْحَمَ قَالَ تَا مَعَاذُ بَنِي هِشَامٍ تَا أَسَى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهِي عَنِ الْفُتْلِ رَاوِزُ بْنُ إِسْحَمَ وَفَرَا قَتَادَةَ "وَلَوْ لَقَدْ أَرَأَيْتُمْ أَمْرًا مُبِينًا" وَحَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ إِسْحَمَ وَرَبِذُ بْنُ إِسْحَمَ

ترجمہ: تمہیل کا معنی ہے کہ آدمی انکار نہ کرے اور اس کیلئے مجبور زندگی بسر کرے جیسے بعض ہندو اور نصاریٰ کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام جتنے بھی ذرے ہیں ان کی یہ یاں اور اولادیں تھیں مجبور زندگی کوئی اچھا کام ہو تا تو انبیاء علیہم السلام مجبور نہ ہتے۔

۳ : باب حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

باب: خاوند کے ذمہ بیوی کا حق

۱۸۵۰- حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ خاوند کے ذمہ بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب خود کھائے تو اسے بھی کھائے اور جب خود پینے تو اسے بھی پھائے اور چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اسے الگ نہ سلائے مگر اپنے ہی گھر میں۔

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ تَا مَرْوَانَ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَخْلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ قَالَ أَنْ يَطْعَمَهَا إِذَا طَعِمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا كَسَى وَلَا يَضْرِبُ الْوُجْهَ وَلَا يَهْجُرُ إِلَّا فِي الْبَيْتِ

۱۸۵۱- حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ وہ جبہ اللوداع میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت (مجھ سے) لو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان سے (بھلائی) کے علاوہ اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو الا یہ کہ

۱۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ تَا الْخُسَيْنِيُّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الرَّدِّ عَنْ شَيْبَةَ أَنَّ عُرْفَةَ الْبَارِقِيِّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْإِخْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللَّهَ شَهِدَ حَقَّ الْإِخْوَانِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسِبْتُ أَنَّ اللَّهَ وَأَنِّي عَلَيْهِ وَدَعَرُو عَطَانَهُ قَالَ اسْتَوْضُوا يَا الْعَسَاءَ حَسِرًا فَإِنَّهُمْ عِنْدَكُمْ عَرَانِ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُمْ

شہنشاہِ عالمِ اسلام نے اپنی بیعتیں بغیر حاشیہ شہدائے فدا کے نہیں کی تھیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو بہتر وں میں اکیلا چھوڑ دو (یعنی اپنے ساتھ مت سلاؤ) اور انہیں مارو لیکن سخت نہ مارو (کہ ہڈی پھلی توڑ دو) پھر اگر یہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے لئے اور راہ نہ تلاش کرو۔ تمہارا حق عورتوں پر ہے اور تمہاری عورتوں کا حق تم پر ہے تمہارا بیویوں پر حق یہ ہے کہ تمہارا بہتر اسے نہ دینے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو (یعنی تمہاری

اجازت و مرضی کے بغیر گھر نہ آئے ویں) اور جس کو تم ناپسند کرتے ہو اسے تمہارے گھر آنے کی اجازت نہ دو ویں اور سنو! اُن کا حق یہ ہے کہ تم لباس اور کھانا دینے میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

تشریح: ۱۶۔ مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے احسان کرو اور شفقت و ہمدردی سے پیش آؤ اگر ناراضگی ہو جائے تو گھرت چھوڑو ہاں البتہ بہتر الگ کر سکتے ہو۔

باب: بیوی کے ذمہ خاوند کا حق

۱۸۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ پر اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر (پتھر) منتقل کرو تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کر گزرے۔

۱۸۵۳: حضرت عائشہ جب شام سے آئے تو نبی ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کیا میں شام گیا تو دیکھا کہ اہل شام اپنے مذہبی اور مسکری رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل کو اچھا لگا کہ ہم آپ کے ساتھ ایسا ہی کریں تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ

۳: بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۸۵۲ حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَفَاءُ قَالَا حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ نَسْرَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَذَّافَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِلزَّوْجِ حَيْثُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَةً أَنْ تَقِفَ مِنْ حَيْثُ أَحْمَرُ الْخَمْرِ إِلَى حَيْثُ أَسْوَدُ وَمِنْ حَيْثُ أَسْوَدَ إِلَى حَيْثُ أَحْمَرُ لَكَانَ بَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ ۱۸۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ الْفَارِسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَوْفَى قَالَ لَمَّا قَدِمَ نَعْدًا مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا يَا نَعْدَانُ قَالَ ابْتِغَاءُ الشَّامِ فَإِنَّهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِيتِهِمْ وَيَطَارِقَتِهِمْ وَوَدَّتُ فِي نَفْسِي أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ سَبْكَ فَيَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنِّي لَوُكُنْتُ امْرَأَةً لَأَمَرْتُ اللَّهَ لَمْ يَسْجُدْ لِعَبْدٍ إِلَّا اللَّهَ لَمْ يَزَلْ الْمَرْءُ أَنْ

تَسْخَدُ لِرَوْحِهَا وَاللَّهُ يَنْفَسُ مَحْشَدَهُ لَا تَوَدَّى الصُّرَاةُ
حَقِّي زُهْرًا حَتَّى تَوَدِّي حَقِّي رَوْحَهَا وَلَوْ سَالَهَا نَفْسُهَا وَهِيَ
عَلَى فَنَاءٍ لَمْ تَنْفَعْهُ

اودا نہیں کرتی اور اگر خاوند اس سے مطالبہ کرے کہ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو (صحبت کے لئے) اور یہی اس وقت بالان برہو (جہاں صحبت مشکل ہے) تو بھی عورت کو اٹکار نہیں کرنا چاہئے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُسَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الْحَمْبَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْفِرَافُ مَنُوتٌ وَرَوَّحُنَا عَنْهَا رَاحٌ دَخَلَ الْخَلْفَ.

تفسیر معجم ❦ کسی مخلوق پر کسی دوسری مخلوق کا زیادہ سے زیادہ حق بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ مبلغ اور موثر کوئی دوسرا عنوان نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیوی پر شوہر کا حق بیان کرنے کے لئے اختیار فرمایا۔ حدیث کا مطلب اور مدعا یہی ہے کہ کسی کے نکاح میں آ جانے اور اس کی بیوی بن جانے کے بعد عورت پر خدا کے بعد سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے اسے چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری اور رضا جوئی میں کوئی کمی نہ کرے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ معلوم ہو گئی کہ شریعت محمدیؐ میں سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے اس کے سوا کسی دوسرے کے لئے حتیٰ کہ افضل مخلوقات سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کسی طرح سجدہ کی گنجائش نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت معاذؓ یا حضرت قیس بن سعد یا جن دوسرے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سجدہ کے بارے میں عرض کیا تھا وہ سجدہ تحیہ ہی کے بارے میں عرض کیا تھا (جس کو لوگ سجدہ تعظیف بھی کہتے ہیں) اس کا تو شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ان صحابہ کرامؓ نے معاذ اللہ سجدہ عبادت و عبودیت کے بارے میں عرض کیا ہو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا اور آپؐ کی دعوت تو حید کو قبول کر چکا اس کو تو اس کا وسوسہ بھی نہیں آ سکتا کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ عبادت کرے اس کے لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کسی مخلوق کے لئے سجدہ تحیہ بھی حرام ہے پس جو لوگ اپنے بزرگوں اور مرشدوں کو یا مرنے کے بعد ان کے حزاروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ بہر حال شریعت محمدیؐ کے مجرم اور باغی ہیں اور ان کا یہ عمل سورۃ بلاشبہ شرک ہے۔ یہ چند مسطرین غیر اللہ کے لئے سجدہ کے بارے میں لکھی گئیں اب اصل موضوع کے متعلق چند باتیں ملاحظہ ہوں میاں بیوی کے تعلق میں یہ ضروری تھا کہ کسی ایک کو سربراہی کا درجہ دیا جائے اور اس حساب سے اس پر ذمہ داریاں بھی ڈالی جائیں اور ظاہر ہے کہ اپنی فطری برتری کے لحاظ سے اس کے لئے شوہر ہی زیادہ موزوں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ شریعت محمدیؐ میں گھر کا سربراہ مرد ہی کو قرار دیا گیا اور بڑی ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئی ہیں

ان احادیث میں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اس میں بیوی کے لئے شوہر کی اطاعت کو نماز، روزہ اور زنا سے اپنی حفاظت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں اس کی بھی ایسی ہی اہمیت ہے جیسی کہ ان ارکان و فرائض کی۔

جن احادیث میں کسی خاص عمل پر جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور اس کا صلہ جنت ہے اور اس کا کرنے والا جنتی ہے لیکن اگر بالفرض وہ عقیقہ یا عمل کی کسی ایسی نمدگی میں ملوث ہو جس کی لازمی سزا دوزخ کا عذاب ہو تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کا اثر بھی ظاہر ہو کر رہے گا۔ دوسری بات یہاں یہ قابل لحاظ ہے کہ اگر کوئی شوہر نا واجب طور پر اپنی بیوی سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیوی بے قصور ہوگی اور ناراضی کی ذمہ داری خود شوہر پر ہوگی۔

۵: بَابُ فَضْلِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کی فضیلت

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

۱۸۵۵: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نفع اٹھانے (اور استعمال کرنے) کی چیز ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر فضیلت والی کوئی چیز متاع دنیا میں نہیں ہے۔

۱۸۵۶: حضرت ثوبان جب سونے چاندی کے متعلق قرآن کی آیات نَزَّلَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْذَّهَبِ نازل ہوئیں تو لوگوں نے کہا ہم کون سا مال (ضرورت کے وقت کے لئے جمع کر کے) رکھیں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا انہوں نے اپنا اونٹ تیز کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کون سا مال رکھیں؟ آپ نے فرمایا اتم میں سے ایک شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان اور ایمان دار بیوی جو آخرت کے معاملہ میں اس کی معاون بنے رکھ لے (درحقیقت یہی چیزیں ضرورت کے وقت کام آنے والی ہیں)۔

۱۸۵۷: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ کے تقویٰ کے مؤمن نے نیک بیوی

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

امنی امامۃ رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم الله كان يقول ما استعاد المؤمن بعد لقوى الله خيرا له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظرها سرتة وان انفسه عليها امرته وان عاب عليها تصحته فني نفسها وماله

سے پہلی کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر اسے صدمہ دے تو فرما بیرواری کرے اس پر نگاہ ڈالے تو (خاندان کو) سرور حاصل ہو اور اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھائے تو وہ اس قسم کو سچا کر دکھائے اور خاندان کی غیر موجودگی میں اپنی ذات اور خاندان کے مال میں اس کی غیر خواہی کرے (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرے)۔

تشریح: عورت کی وجہ سے آدمی گنہگار سے محفوظ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کی باتیں اچھی اور عمدہ ہوتی ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاندان سے محبت کرنے والی اور بہت چٹنے والی عورت سے نکاح کرو۔ آدمی عبادت کے کام اور دینی امور جمہ کی اقامت اور جہاد جیسے امور عورت کی وجہ سے بہت آسانی سے سرانجام دیتا ہے جو غیر عورت کے مشغل ہوتے ہیں۔ نیز زیب دینی کی صحبت کا اثر آدمی پر بھی ہوتا ہے اور سالہ بھی تہہ کے لئے بھی نکاتی ہے۔

۶: ثَابُ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ (پالپ: دیندار عورت سے شادی کرنا)

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْكَحُ الْمَرْءُ لَزَجَ لِمَالِهَا وَحَسْبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْلُقْ مَذَاتِ الدِّينِ تَرَبُّطَ يَدَاكَ

۱۸۵۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے پس تو دیندار بیوی کو حاصل کر لے پھر خاک آلودہ ہوں۔

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ ثَابُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَجَعْفَرُ بْنُ عَزْزٍ عَنِ الْأَفْرَاقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَوِّجُوا الْمَرْءَ لِحَسْبِهَا فَعَسَى خُسْفَانٌ أَنْ يَزْدِفَ مِنْهَا وَلَا تَزَوِّجُوا لِمَالِهَا فَعَسَى أَنْ تَطْعَمَ مِنْهَا وَلَكِنْ تَزَوِّجُوا لِدِينِهَا وَلِمَا لَهَا مِنْ حُرْمَةٍ سَوْدَاءَ دَاثَ دَهَبٍ

۱۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ان کی خوبصورتی ان کو بلاکت میں ڈال دے اور نہ ان سے اس کے مالوں کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے کہ ان کے اموال ان کو سرکش بنا دیں البتہ دینداری کی بنیاد پر شادی کرو اور یقیناً کان میں سوراخ والی کالی باندی جو دیندار ہو بہتر ہے۔

افضل

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دینداری اور تہی پر بیزگاری و سب چیزوں پر مقدم رکھو اور جس عورت میں یہ صفت ہو اس سے نکاح کرو کیونکہ مال کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال و دولت اس کو سرکش بنا دیگا۔ خاندانی شرافت پر مغرور ہو کر شہ پر کو حقیر سمجھے گی اور حسن و جمال بھی ماضی ہے وہ تو بیماری سے بھی زائل ہو جاتا ہے باقی تو دینداری رہتی ہے۔

۷: بَابُ تَزْوِیجِ الْأَنْكَارِ

پاپ: کنواریوں سے شادی کرنا

۱۸۶۰ حضرت ہابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میں نے ایک عورت سے شادی کی تو آپ نے فرمایا: ہابر! تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی۔ فرمایا: کنواری سے یا شیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے میں نے عرض کیا شیبہ سے۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تمہارے ساتھ کھیتی میں نے عرض کیا میری (دس) کنہیں ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے۔ فرمایا پھر درست ہے۔

۱۸۶۱ حضرت عمر بن سعدہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لئے) اختیار کرو کیونکہ وہ شیریں دہن زیادہ رحم چنے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔

تشریح: کنواری لڑکی اپنے خاوند کو بہت کچھ سمجھتی ہے اور رحم کی صفائی کی وجہ سے بچے زیادہ جلدی ہے نکاح فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کنواریوں کے منہ شیریں ہوتے ہیں اور عقل مال پر راضی ہو جاتی ہیں۔

۸: بَابُ تَزْوِیجِ الْخَوَاتِمِ

پاپ: آزاد اور زیادہ چنے والی عورتوں

سے شادی کرنا

وَالْوَلُودِ

۱۸۶۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو چاہے کہ اللہ کی بارگاہ میں پاک صاف حاضر ہو تو وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے۔

۱۸۶۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا کرو اس

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ التَّزَوَّجْتَ بِأَحْسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ؟ فُلْتُ بَعْدَ قَالَ سَكْرًا أَوْ لَبًّا؟ فُلْتُ نَيْبًا قَالَ فَيَلَا سَكْرًا نَالَ عَلَيْهَا فُلْتُ غَمًّا لَمْ أَسْأَلِ أَحَدًا فَحَسِبْتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا قَالَ هَذَاكَ أَذْنُ

۱۸۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُسَدِّدِ الْحَرَامِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ بْنُ غَسَّانٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَنْكَارِ فَإِنَّهُنَّ الْخَيْرُ الْفَوَاحِشُ وَالْأَنْفُ الْفَوَاحِشُ وَالْأَضْيَاءُ الْمَلْسُورَةُ

۱۸۶۲ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ سَالِمٍ لَنَا سَلَامُ بْنُ سَوَّادٍ لَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنِ الصُّحَّاحِ أَنَّ مُرَّاحِمَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجْ الْخَوَاتِمَ ۱۸۶۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْدَةَ عَنْ كَسْبٍ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ السَّمْعُورِيُّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي

ہرثوۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انکحوا فانی مکاترکم
تشریح: آزاد عورتیں طیف اور پاک ہوتی ہیں تو طہارت ان کی شوہروں کی طرف سرایت کرے گی۔

۹: بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا آزَاذَ

أَنْ يَنْزُوَ جِہَا

تو ایک نظر اسے دیکھنا

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَلَاثًا حَفْصُ بْنُ عِيَادٍ
عَنْ حِجَاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ بْنِ ابْنِ
حَفْصَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ وَصِيَّ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ هَانِ
حَفْصَةَ امْرَأَةٍ فَجَعَلَتْ اتِّحَابَهَا حَتَّى يَطْرُقَ الْبَيْتَ فَتَنْظُرَ
لَهَا فَقِيلَ لَهُ اتَّعَلَّ هَذَا زَانَتْ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا الْفَتَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرَأَةٍ حَفْصَةَ امْرَأَةٍ فَلَا نَاسَ أَنْ
يَنْظُرَ الْبَيْتَ

۱۸۶۳: حضرت محمد بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک
عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا پھر میں چپکے سے کوشش کرنے
لگا یہاں تک کہ میں نے اس پر نظر ڈال لی وہ اپنے
ایک کھجور کے باغ میں تھی۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ
رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو کر ایسا کر رہے ہیں فرمایا میں
نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ کسی
مرد کے دل میں ڈال دے کہ وہ کسی عورت کو پیغام نکاح
بھیجے تو ایک نظر اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحِجَلِّ وَزُهَيْرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالُوْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ السُّعْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ
أَزَاذًا بَصْرِيًّا قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ
أَذْهَبْ فَانْظُرْ الْبَيْتَ فَإِنَّهُ إِخْرَى أَنْ يَزِدَ مِنْكُمْ يَنْظُرُ فَعَلَّ

۱۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت
سے شادی کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جاؤ اس پر ایک لگا وہ ڈال لو اس لئے کہ یہ تم دونوں کے
درمیان محبت میں اہم کردار ادا کرے گا انہوں نے ایسا
ہی کیا پھر انہوں نے اپنی باہمی موافقت کا تذکرہ کیا۔

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ السَّامِيُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيِّ
عَنِ السُّعْبِرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَصِيَّ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ هَانِ
السُّعْبِرَةَ قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ قَالَ لَهُ السُّعْبِرَةُ
أَذْهَبْ فَانْظُرْ الْبَيْتَ فَإِنَّهُ إِخْرَى أَنْ يَزِدَ مِنْكُمْ يَنْظُرُ فَعَلَّ

۱۸۶۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نبی کی
خدمت میں حاضر ہوا اور ایک عورت کا تذکرہ کیا جسے میں
نکاح کا پیغام دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ
بھی لو اس لئے کہ یہ تمہاری باہمی محبت کے لئے بہت مناسب
ہے تو میں ایک انصاری عورت کے پاس گیا اور اس سے

۱. اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں عام طور سے عورتیں چہرہ کھاندہ کرتی تھیں اسی لئے ان صحابی کو چھپ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرنی پڑی۔

اَسْرَافًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَفَظَهَا اِلٰى اَنْوَيْهَا وَاَخْبَرْتُهَا
 بِمَقُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْهُمَا مَعَهَا
 ذَالِكَ فَسَالَتْ فَنَسَمِعَتْ ذَالِكَ الْمَرْءَةَ وَهِيَ فِي
 حَذَرٍهَا فَقَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَمْرًا اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرُوْا اِلَّا فَاَنْتَ ذَاكَ كَمَا
 اَعْطَمْتُ ذَالِكَ قَالَ فَطَوَّافَتْ بَيْنَهَا فَتَوَخَّيْتُهَا هَذَا كَرَمٌ
 موافقتها

والدین کے ذریعے اسے پیغام نکاح دیا اور میں نے اس کے
 والدین کو بھی کفر مان بھی سنا دیا۔ شاید انہیں یہ اچھا نہ لگا
 (کہ دولہا لڑکی کو دیکھے) تو اس عورت نے پردہ میں یہ
 ساری بات سن لی کہنے لگی اگر تو اللہ کے رسول نے تمہیں
 اجازت دی ہے کہ دیکھو تو دیکھ سکتے ہو روز میں تمہیں اللہ
 کی قسم دیتی ہوں (کہ ایسا نہ کرنا) گویا اس نے اسے بڑی
 بات سمجھا۔ فرمایا: پھر میں نے اسے دیکھ لیا پھر انہوں نے
 موافقت کا تذکرہ کیا (کہ باہم بہت الفت ہے)۔

تفسیر ان احادیث کی بناء پر جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کو دیکھنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے تا کہ بعد میں
 ندامت اور پشیمانی نہ ہو اس سے دلوں میں محبت بھی بڑھتی ہے یہ بھی ایک ضرورت ہے جس طرح گواہ قاضی معالج کے لئے
 اس جگہ کو دیکھنا مباح ہے جس کو علاج کے وقت دیکھنے کی ضرورت ہے یہی اکثر ائمہ کرام رحمہم اللہ کا مذہب ہے جس ابی داؤد
 میں حضرت ہارثی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کے لئے نکاح کا پیام دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کے مطابق میں چپ چپ کر اس کو دیکھنے کی کوشش کرتا تھا یہاں تک کہ اس میں کامیاب ہو
 گیا پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

۱۰ : بَابُ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى

بَابُ : مسلمان بھائی پیغام نکاح دے تو

دوسرا بھی اسی کو پیغام نکاح نہ دے

خُطْبَةُ أَخِيهِ

۱۸۲۷ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا
 قَالَا سَمِعْنَا مِنْ حَبِيبَةَ عَمْرِو بْنِ الْعُقَيْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ
 عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

۱۸۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: کوئی مرد اپنے (مسلمان) بھائی کے پیام پر پیام
 نہ دے۔

۱۸۲۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 عُثَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ

۱۸۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
 قَالَ لَنَا وَكَثِيرٌ لَّنَا سَعِيدَانِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي الْفَحْمِ نَسْ

۱۸۲۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی مرد اپنے
 بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔

۱۸۲۹ حضرت قاسم بن جابر قیس فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول
 نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت گزر جائے تو مجھے بتا دینا

سبحانہ۔ ابراہیمی۔ حال سمعت فاطمہ بنت عباس رضی اللہ عنہا میں نے آپ کو بتا دیا۔ پھر معاویہؓ اور ابوالجہم بن صفیر اور اسامہ بن عبدی بن حبیبہؓ منقول قال لنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلنا فاطمہ بنی فاطمہ فاحفظہا فمعاویہ رضی اللہ عنہ۔ معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاویہؓ فرحل ثوب لاملان لہ واما ابوالجہم فرحل عراب النساء ولكن اسماءه وصی اللہ تعالیٰ عنہ ففالت بدھا حکدا اسماء اسماء وصی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاعة اللہ وطاعة رسولہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حیر لک فسالک فتروحفہ فاعطیہ وہ

تھیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کے لئے پیام دیا، یا بات جب تک اوجھڑا معاملہ قائم نہ ہو جائے کسی دوسرے آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنا پیام وہیں کے لئے، یا خبر ہے کہ یہ بات پہلے پیام دینے والے کے لئے ایذا اور ناگواری کا باعث ہوگی اور اسکی باتوں سے بڑے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں۔ حدیث ۱۸۶۹ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حکم برداری کرنے سے اللہ تعالیٰ پر کثرت عطا فرماتے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ماننے سے مجھے بہت آرام اور راحت و بخش حاصل ہوئی تو مجھ پر دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔ نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے مسئلہ میں کوئی مسلمان مشورے کو نہیں ٹھیک بات کہہ دے یعنی جو واقعی مہیب ہو اس کو بیان کر دے جیسے حضرت ابوالجہم اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

باب: کنواری یا شیبہ دونوں سے نکاح کی

اجازت لینا

۱۸۷۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شوہر، انی عورت (بیو یا مطلقہ) اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس پر حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کنواری بات کرنے سے شرماتی

۱: مابِ استئثار البکر

وَالثَّيْب

۱۸۷۰۔ حدثنا اسماعیل بن موسی السدقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل الیہاشین من مایع من خیر من قطعہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ انزلی منہما من ذلیہا و البکر نسائہ فی منہما قبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

المحرر تنسخین ان تنکلم قال اذنیها شحونہا۔ ہے۔ فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فَاغْلُظَ عَلَيْهَا وَكَثُرَ بَيْعُهَا مِنْهُنَّ أَمْشَى عَلَى سِلَاسٍ مِنْ بَيْعِ امْرِئٍ مِثْلٍ خُبْرٍ» عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ النِّثُّ حَتَّى تَنْتَاصِرَ وَلَا الْيَحْرُ حَتَّى تَنْتَاصِرَ وَادْنِهَا الشُّكُوتُ

۱۸۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیبہ کا نکاح نہ کرایا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا بھی نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا خاموش رہنا اجازت ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفَّاذٍ الْمُسَوِّدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْخُسَيْنِ عَنْ عَدِيِّ الْكَحْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّثُّ نَعُوتٌ عَنْ نَفْسِهَا وَالْيَحْرُ رَضَاها صَفْهًا

۱۸۷۲۔ حضرت عدی کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیبہ خود اپنی مرضی کا اظہار کرے اور کنواری کی رضامندی خاموشی ہے۔

تشریح ☆ ”ایم“ کا اصل معنی ہیں بے شوہر والی عورت لیکن اس حدیث میں اس سے مراد ایسی عورت ہے جو شادی اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد بے شوہر ہو گئی ہو خواہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو (ایسی کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عدی کندی کی حدیث شیبہ کہا گیا ہے) ایسی عورت کے بارے میں ان دونوں حدیثوں میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کی رائے اور مرضی معلوم کئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے یعنی یہ ضروری ہے کہ وہ زبان سے یا واضح اشارہ سے اپنی رضامندی ظاہر کرے اس حدیث کے لفظ ”حتی تعاصر“ کا یہی مطلب ہے اور اس کے مقابلہ ”بکر“ سے مراد وہ کنواری لڑکی ہے جو ماقبل بالغ تو ہو لیکن شوہر ویدہ نہ ہو اس کے بارے میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لیکن ایسی لڑکیوں کو حیا و شرم کی وجہ سے چونکہ زبان یا اشارہ سے اجازت دینا مشکل ہوتا ہے اس لئے دریافت کرنے اور اجازت مانگنے پر ان کی خاموشی کو بھی اجازت قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۔ بَابُ مَنْ زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ شَاوِرَةٌ

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بَرْنَانُ هَارُونُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَنَّ الْفَقَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ الرَّحْمَنَ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّينَ أَخْبَرَانِ رَخْلًا مِنْهُمْ يُدْعَى حَدَّثَنَا النُّكْحُ أَنَّ اللَّهَ لَهُ فِكْرُهُ نِكَاحُ ابْنِهَا هَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِرْدٌ عَلَيْهَا نِكَاحُ ابْنِهَا فَكَحِثَ أَمَّا لَمَنْ عَدِ الْمُسْلِمِ وَذَخَرُ بَيْعِي ابْنِهَا كَثَرَتْ نِيَّةً

۱۸۷۳۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید اور مجع بن یزید دونوں انصاری ہیں روایت کرتے ہیں کہ ان میں ایک شخص خدام نامی نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ بیٹی کو باپ کا یہ نکاح پسند نہ آیا وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات عرض کر دی آپ نے باپ کے نکاح کو رد فرما دیا۔ پھر اس نے ابوبہار بن عبدالعزیز سے نکاح کر لیا۔ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ یہ لڑکی شیبہ (مطلقہ یا بیوہ) تھی۔

۱۸۷۴: حدثنا اسحاق بن السريّ لما وكنى عن ثقفم
 من الحسن عن ابن نمير عن رضى الله تعالى عنه انه
 قال جاءني فساءة الى النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال ان امي زوجه اني اجهه ليرفع بي حسنة قال
 فاجعل الامم انها فقال قد احزنت ماصع امي ولكن
 اردت ان تغلب النساء ان ليس الى الاماء من الاخر
 سني؟
 ۱۸۷۵: حدثنا ابو الشرف بنجي عن برداد العسكري ثنا
 الشيخين عن محمد المروزي عن حذاف بن حارم
 عن ابيات عن عكرمة عن ابن عباس ان حابة نكحت
 النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له ان اباها زوجها
 وهي كارهة فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم
 ۱۸۷۶: حدثنا محمد بن الصباح انما معمر بن سليمان
 الرقي عن وند بن حنا عن ابي السخيان عن عكرمة
 عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 کہ ایک کنواری لڑکی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے زبردستی اس
 کا نکاح کر دیا ہے تو یہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو
 اختیار دیا۔

۱۸۷۶: دوسری سند: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے بھی اس سند سے یہی (جیسا کہ اوپر گزرا)
 مضمون مروی ہے۔

تشریح: یہ مسئلہ دراصل صحت عقد نکاح کے لئے ولی اور اس کی اجازت کے شرط ہونے اور نہ ہونے کا ہے اور شد یہ
 ترین اختلافی مسئلہ ہے امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ عورت کے لئے مباشرت عقد نکاح مطلق جائز ہے
 یعنی وہ اپنا نکاح بذات خود کر سکتی ہے اسی طرح اپنے ملاوہ اوروں کا نکاح بھی کر سکتی ہے البتہ مستحب یہی ہے کہ نکاح ولی کے
 ذریعہ سے ہو امام صاحب کا ہمارہ مذہب یہی ہے۔ امام ابو یوسف کا آخری قول بھی یہی ہے اور یہی امام محمد کا مرجع الیہ قول
 ہے اس کی تصریح ہر ایہ میں موجود ہے۔ اگر علماء کے نزدیک عمارت نساء سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا خواہ عورت اپنا نکاح
 کر رہی ہو یا کسی کی وکیل ہو اختلاف کے مسئلہات یہ ہیں (۱) آیت ﴿وَإِذَا طَلَقْتِ الْمَرْءَ فَلْيُفْلِحِ الْغَلِيظُ﴾
 نَعْلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ إِذَا وَاحِيَهُنَّ إِذَا نَزَّاهُنَّ بِمَا مَعَرُوفٌ﴾ جب تم عورتوں کو طلاق دو۔ دو اور اپنی عدت
 تمام کر چکیں تو اب ان کو اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے روکو جب کہ وہ دستور کے مطابق باہم رضامند ہو جائیں
 وہ استدلال یہ ہے کہ اس میں نکاح کی نسبت عورتوں کی جانب سے جو بذریعہ عمارت نساء، بلا شرط ولی نکاح کے جائز ہونے پر
 دلالت کر رہی ہے نیز اس میں اولیٰ کو منع کیا گیا ہے کہ وہ زوجین کی رضامندی کے بعد عورتوں کو نکاح کرنے سے نہ روکیں

اس کے علاوہ تقریباً پانچ آیات کریمہ جو احناف کے مستحلات ہیں۔ احادیث باپ بھی احناف کے مستحلات ہیں کہ ایک نو جوان عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے میری شادی اپنے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کر دی تا کہ میرے ذریعے اس کی تحسین سے دور ہو جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس نے کہا میرے باپ نے جو کچھ کیا ہے میں اس کو جائز رکھتی ہوں میں تو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ نکاح کا معاملہ آباء (باپوں) سے متعلق نہیں ہے۔

پاپ: نابالغ لڑکیوں کے نکاح اُن کے

باپ کر سکتے ہیں

۱۸۷۶ء: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح کیا جس وقت میری عمر چھ برس تھی۔ ہم مدینہ آئے تو ابو الحارث بن خزرج کے محلہ میں قیام کیا۔ مجھے انعام شدہ بخار ہوا کہ بال بھڑ گئے پھر بالوں کا چھونا سا گچھا سونڈھوں تک ہو گیا میری والدہ ام رومان میرے پاس آئیں تو میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جمولے میں تھی۔ انہوں نے مجھے باندہ آواز سے پکارا میں ان کے پاس چلی گئی اور مجھے معلوم ہوئی کہ تمہارے نکاح کیا ارادہ ہے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازہ پر کھڑا کر دیا اس وقت میرا سانس پھول رہا تھا یہاں تک کہ میرا سانس ٹھہر گیا پھر انہوں نے ہاتھ پائی لیا میرا چہرہ دھویا سر پونچھا اور گھر لے آئیں تو کمرہ میں کچھ انصاری عورتیں تھیں کہنے لگیں خیر و برکت والی اور اچھی قسمت والی ہو۔ میری والدہ نے مجھے انکے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا سنگھار کیا پھر مجھے دن چڑھے رسول اللہؐ کی اچانک آمد سے گھبراہٹ ہوئی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

۱۸۷۷ء: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر سات سال تھی اور نو سال کی عمر

۱۳: نَابَ نِكَاحِ الصَّغَارِ

بِرُؤُوسِهِنَّ الْأَبَاءُ

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ هُشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَزَّوْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَآتَا بَنَاتِ بَيْتِ سَنِينَ فَفَدَمْنَا الْمَدِينَةَ فَمَوْلَانَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِجْتُ فَمَسْرُوقٌ شَعْرِي حَتَّى وَفَى لِي خَصْمَةٌ فَانْفَسْتُ أَنْتِي أُمُّ زُوْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَابْنِي لَغِيًّا لَزُجُوجَةٍ وَمَعِيَ صَوَابِحَاتٌ لِي فَصَرَخْتُ بَنِي فَانْتَبَهَوْا وَمَا أَفْرَقُوا مَا نَرَيْنَا فَاحْدَثَ بَدَنِي فَأَوْفَقَنِي عَلَى بَابِ الذَّارِ وَابْنِي لَا تَبْهَخْ حَتَّى سَكَنَ مَقْعَدُ بَقِيَّتِي ثُمَّ احْدَثَ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ عَلَى وَجْهِهِ وَزَامَنِي ثُمَّ أَذْخَلَنِي الذَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمِنْ بَنَاتِ لُفْلُفٍ عَلَى الْحَبِيرِ وَالْبَرْحَةِ وَعَلَى خَبَرِ طَالِبٍ فَاسْتَمْسَكْتُ أَتَيْتُ فَاضْلَحُ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرْغَبْنِي إِلَّا زَوْجُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى فَأَسْتَمْسَكْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بَنَاتُ سَنِينَ

سین

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَنَسٍ اشْتَقَ غِنَى أَنَسٍ غُبْدَةً عَنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ نَزَّوْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَآتَا بَنَاتِ بَيْتِ سَنِينَ فَفَدَمْنَا الْمَدِينَةَ فَمَوْلَانَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِجْتُ فَمَسْرُوقٌ شَعْرِي حَتَّى وَفَى لِي خَصْمَةٌ فَانْفَسْتُ أَنْتِي أُمُّ زُوْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَابْنِي لَغِيًّا لَزُجُوجَةٍ وَمَعِيَ صَوَابِحَاتٌ لِي فَصَرَخْتُ بَنِي فَانْتَبَهَوْا وَمَا أَفْرَقُوا مَا نَرَيْنَا فَاحْدَثَ بَدَنِي فَأَوْفَقَنِي عَلَى بَابِ الذَّارِ وَابْنِي لَا تَبْهَخْ حَتَّى سَكَنَ مَقْعَدُ بَقِيَّتِي ثُمَّ احْدَثَ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ عَلَى وَجْهِهِ وَزَامَنِي ثُمَّ أَذْخَلَنِي الذَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمِنْ بَنَاتِ لُفْلُفٍ عَلَى الْحَبِيرِ وَالْبَرْحَةِ وَعَلَى خَبَرِ طَالِبٍ فَاسْتَمْسَكْتُ أَتَيْتُ فَاضْلَحُ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرْغَبْنِي إِلَّا زَوْجُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى فَأَسْتَمْسَكْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بَنَاتُ سَنِينَ

وسى بها وهى سكت تسع وثوفى عينا وهى سكت تسلى
 میں رخصتی ہوئی اور جب آپ کا وصال ہوا اس وقت ان
 کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

”تحریق“ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح باپ کر سکتا ہے۔ نیز اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ویسے آپ کے فضائل بے شمار ہیں اس کم عمری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
 نکاح کیا لیکن اس کے باوجود یہ حال تھا کہ عقل و انش عمر و فضل میں بڑی عمر کی عورتوں سے سہقت لی گئی تھیں۔

۱۴: باب نکاح الضغار یزوحین باب: نابالغ لڑکی کا نکاح والد کے علاوہ

غیر الأباء کوئی اور کر دے تو

۱۸۷۸. حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي نا
 عبد الله بن داود الضائع حدثني عبد الله بن عاصم عن
 اس عمر رضى الله تعالى عنها انه حين هلك غنمان
 انش مطعون رضى الله تعالى عنه ترك امه له قال ان
 عمر فروج حبيها حالي قدامة وهو عثيا وانه يشاورها
 ودالك بعد ما هلك امها فكهت بكاحه واحسن
 الحاربه ان يزوجها المتغير فكن شعبة رضى الله تعالى عنه
 فروجها انها
 ۱۸۷۸ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عثمان
 بن مظعون کا انتقال ہوا۔ انہوں نے ایک بیٹی چھوڑی۔ ابن
 عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں قدامہ نے جو اس لڑکی کے
 چچا تھے اس لڑکی سے منکوحہ لے بغیر ہی میرا نکاح اس سے کرا
 دیا اس وقت اسکے والد انتقال کر چکے تھے تو اس نے اس
 نکاح کو پسند نہ کیا۔ اسکی مرضی تھی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
 عنہ سے اسکی شادی ہو یا آخر قدامہ نے ان سے ہی نکاح
 کرا دیا۔

”تحریر“ : احناف کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ باپ اور دادا کے علاوہ کوئی ولی نکاح کرا دے تو باطل ہونے
 کے بعد لڑکے یا لڑکی کو اختیار ہوتا ہے فتح کا کیا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی جو ان کو بیع اجازت کے بغیر
 نکاح کسی طرح جائز نہیں۔

۱۵: باب لا ینکح الابولی باب: ولی کے بغیر نکاح باطل ہے

۱۸۷۹. حدثنا ابو اسحق بن ابي حنيفة نا معاوية بن
 خريص عن سليمان بن موسى عن الزهري عن غزوة عن
 عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انما امرنا لانه نكحها ابولي فكنا حيا ماطن فكنا حيا ماطن
 فكنا حيا ماطن فان اصابتها فلها مهرها وما اصابت منها فان
 اشعروا فالسultan ولي من لا ولي له
 ۱۸۷۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح ولی
 نے نہ کرایا ہو تو اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل
 ہے اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو اسے اس وجہ سے میر
 طے گا اور لوگوں میں جھگڑا ہو تو بادشاہ ولی ہے اس کا جس
 کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

۱۸۸۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِكِ عَنْ
 حُجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَافَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ
 عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَكَّاحَ إِلَّا
 بُولِي وَفِي حَدِيثٍ عَائِشَةَ وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

۱۸۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابْنِ الشَّوَلِبِ
 لَنَا ابْنُ عَوَامَةَ لَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ابْنِ نَزْدَةَ عَنْ ابْنِ
 مُؤَسَّسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَكَّاحَ إِلَّا بُولِي

۱۸۸۲ : حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 مَرْزُوقٍ الْغَفَلِيُّ لَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْوُحَ الْمَرْفَاةَ
 وَلَا تَرْوُحَ الْمَرْفَاةَ فَانِ الرَّاسَةَ هِيَ الَّتِي تَرْوُحُ لِنَفْسِهَا

تقریر : اس باب کی احادیث ائمہ ثلاثہ کے متواتر ہیں۔ لیکن اختلاف اس کا ایک جواب یہ دیتے ہیں کہ ان جرح کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب زہری سے ملاقات کی اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو امام زہری نے اس کے متعلق کوئی شناسائی ظاہر نہیں کی۔ ابن جرح کے اس قصہ کو ابن عدی نے "اکامل" میں امام احمد نے "المستدرک" میں۔ مافاضتینی نے "العرف" میں ذکر کیا اور امام ترمذی نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے بلکہ امام طحاوی نے تو شرح معانی الآثار میں اس کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ماوراء راوی حدیث سلیمان بن موسیٰ خود بختم فیہ ہیں بہت بار یہ محدثین نے ان کے بارے میں کام کیا ہے۔ (۲) حجاج بن ارقطہ بھی بختم فیہ ہیں نیز امام زہری کے ساتھ سماع نہیں رکھتے تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر کہیں احناف کے متصل میں حجاج بن ارقطہ اور ابن لہیعہ آجائیں تو شوافع حضرات چراغ پا ہو جاتے ہیں اور یہاں ان کی روایت کا سہارا لیتے ہیں۔ (۳) بعض ماہرین حدیث سے منقول ہے کہ کتب حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت نہیں جن میں سے ایک حدیث ((لا مککاح الا بولی)) ہے اس وجہ سے شخصین نے شخصین میں اس کی توجیہ نہیں نیز اس حدیث کے وصل و ارسال میں شدید ترین اختلاف ہے۔

۱۶ : بَابُ النَّبِيِّ غَنِ الشَّعَارِ

باب : شعاری کی ممانعت

۱۸۸۳ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ لَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّعَارِ
 أَنْ يَقُولَ الزُّخْلُ لِلزُّخْلِ وَوَخْنِي أَنْتَ إِذَا خُنِكَ عَلَى ابْنِ

۱۸۸۳ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ایک مرد دوسرے سے کہے کہ اپنی دختر یا بیشرہ کا نکاح مجھ سے کرو اس شرط پر کہ میں اپنی دختر یا بیشرہ کا نکاح تم سے

أَوْ حَكَ النِّسَىٰ أَوْ أَحْنَىٰ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صِدَاقٌ
 ۱۸۸۴. حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ بَغِي بْنُ سَعْدٍ
 وَ ابْنُ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَادِ عَنْ الْأَنْوَاعِ عَنْ
 ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّعَارِ
 ۱۸۸۵. حَدَّثَنَا الْخُصَيْدِيُّ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا
 مَعْمُورٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَعَارَ فِي الْأَسْلَامِ
 ۱۸۸۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار سے منع
 فرمایا۔

۱۸۸۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں شعار
 نہیں ہے۔

تشریح : ☆ نکاح شعاریہ ہے کہ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کر کے احتاف کے نزدیک نکاح تو
 درست ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل واجب ہوگا حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا۔

باب: عورتوں کا مہر

۱۷ : بَابُ صَدَاقِ النِّسَاءِ

۱۸۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِزِ
 السُّلَمِيَّ رَوَى عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْيَهْدَاغَ بْنَ مُحَمَّدٍ
 إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَدَاقُ
 نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَالَتْ كَأَن صَدَاقُهُ فِي
 أَزْوَاجِهِ الثَّمَنِي عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَ ثَمَنًا حَلِي تَعْدِي مِائَتَيْ مِائَةٍ هُوَ
 نِصْفُ أَوْقِيَةٍ وَ ذَالِكَ حَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ
 ۱۸۸۶ : حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا؟ فرمائے لگیں آپ کی
 ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ تمہیں معلوم ہے
 نش کتنا ہوتا ہے نصف اوقیہ ہوتا ہے اور یہ پانچ سو درہم
 ہوا۔

۱۸۸۷. حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ
 عَنْ ابْنِ عُزُوبٍ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْغُبَاتِ عَنْ بَرِيدِ بْنِ
 زَوْجٍ عَنْ ابْنِ عُزُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ الْغُبَاتِ
 السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَغَالَوْا صَدَاقِ النِّسَاءِ
 لَهَا تَمَنًا لِمُحْكَمَاتِ مَكْرُمَةٍ فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَىٰ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ
 أَزْوَاجَهُمْ وَ أَحْفَظْهُمْ بِهَا مُحْكَمَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 أَصْدَقَ امْرَأَةً وَلَا أَضْدَقَ امْرَأَةً مِنْ نَتَاجَةِ أَخْرَجَ مِنَ الثَّمَنِي
 عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَإِنَّ الرِّجْلَ لَيَنْفَعُ صَدَقَةَ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونُ
 لَهَا عِدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَ يَقُولُ فَذْ كَلَّفْتُ الْيَكَّ عَلَى الْفَقْرَةِ
 ۱۸۸۷ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں
 کے مہر گراں نہ رکھو اسلئے کہ اگر یہ دیوی یا خدا کے ہاں
 تقویٰ کی بات ہوتی تو تم سب میں اسکے زیادہ حقدار
 محمدؐ تھے۔ آپ نے اپنی ازواج میں سے اور اپنی
 صاحبزادیوں میں سے کسی کا مہر بھی بارہ اوقیہ سے زیادہ
 مقرر نہ فرمایا اور مرد اپنی بیوی کا مہر زیادہ رکھتا ہے پھر
 اسکے دل میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے (کہ بیوی مطالبہ کرتی
 ہے اور یہ ادا نہیں کر سکتا) اور کہتا ہے میں نے تیرے لئے
 مشقت برداشت کی یہاں تک کہ معجزہ کی رشتی بھی اٹھائی

ابو عرقی القزفة۔

پڑی یا مشک کے پانی کی طرح مجھے پسینہ آیا۔ ابو الجہفہ کہتے ہیں کہ میں اصل عرب نہ تھا بلکہ آبائی طور پر دوسرے ملاق کا تھا اس لئے عرق القریہ یا عرق القریہ کا مطلب نہیں سمجھا۔

وَحُكْتُ وَخَلَا عَرَبِيًّا مُؤَلِّدًا مَا غَرِي مَا عَلَقِي

القزفة ابو عرقی القزفة

۱۸۸۸ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو زہرہ کے ایک مرد نے (بطور مہر) جوتوں کے جوڑے کے بدلہ میں نکاح کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو نافذ قرار دیا۔

۱۸۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسْمِ الْقُزْمِيُّ وَهَذَا بَيْنَ السَّرِيِّ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَصَمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ سَيِّ قُرَازَةَ تَزَوَّجَ عَلَى نَعْلَيْنِ فَأَحْازَ السُّنِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَهُ

۱۸۸۹ حضرت بل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی ﷺ نے فرمایا: ان سے کون نکاح کرے گا ایک مرد نے عرض کیا: میں۔ نبی نے فرمایا اسے کچھ دوا گرچہ لوہے کی انگلی ہو اس نے عرض کیا میرے پاس تو یہ بھی نہیں۔ فرمایا: تمہارے پاس جو قرآن ہے اس کے عوض میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

۱۸۸۹ : حَدَّثَنَا حِفْصُ بْنُ غَسْمٍ وَقَدْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَازَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَتَزَوَّجُهَا ؟ فَقَالَ الْإِفْطَالُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطِيهَا وَلَوْ خَالَسْنَا مِنْ خَدِيدٍ فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ قَالَ فَنَزَوَّحْكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۸۹۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک گھر کے سامان کے عوض نکاح کیا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔

۱۸۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمَانَ ثَنَا الْأَعْمَرُ الرَّافِعِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ عَلَى مَنَاقِبٍ ثَمَنَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا

تشریح: ایک اوقیعہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اس حساب سے ساڑھے بارہ اوقیعہ کے پورے پانچ سو درہم ہوتے تھے یہ حساب اور تفریع خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس زمانہ میں پانچ سو درہم کی رقم اچھی خاصی ہوتی تھی اس سے کم و بیش چالیس پچاس کبریاں خریدی جاسکتی تھیں۔ مہر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا ہونا چاہئے حضرت امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس پر زوجین رضا مند ہو جائیں اور یہ کہ وہ چیز جو عقد نکاح میں شمن بن سکتی ہو وہ عقد نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ کیونکہ مہر عورت کا حق ہے جس جس مقدار پر وہ راضی ہو جائے وہی مہر ہے۔ ان حضرات کی دلیلیں احادیث پاب ہیں جن میں جوتوں کا ذکر ہے اور تعلیم قرآن کو مہر بنانے کا بیان ہے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث ان حضرات کے مستلزمات ہیں۔ حنیفہ کے نزدیک کم از کم مہر دس درہم ہے اسلاف کے نقلی دلائل یہ ہیں: (۱) آیت ﴿وَاحْلِلْ لَكُمْ مَا وَاءَ دَالِكُمْ اِنْ تَسْعَوْا بِهَا مُوَالِكُمْ﴾ اس میں حق تعالیٰ نے عورت کے حلال ہونے کے لئے یہ شرط لگائی کہ اس کا مہر مال ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ دانہ اور دوائی اور دو چار

دو برسوں کو مال نہیں کہا جاتا لہذا اتنی مقدار کا مہر ہونا صحیح نہ ہوگا۔ احادیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو مہر بارہ اوقیہ چاندی عطا کیا تھا اور بھی احادیث دوسری کتب میں موجود ہیں مثلاً دارقطنی نے روایت کیا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کا نکاح نہ کرو مگر ہمسروں میں اور ان کا نکاح نہ کریں مگر اولاد اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دس درہم سے کم میں یا تو ہتھ کا ٹانہ نہیں اور دس درہم سے کم مہر نہیں۔ یہ روایت گو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے لیکن چونکہ اس قسم کی چیزوں میں رائے اور قیاس کو دخل نہیں اس لئے یہ حدیث مرفوعہ کے حکم میں ہوگی۔ حنفیہ کی ایک عقلی دلیل بھی ہے جو صاحب ہدایہ نے نقل فرمائی ہے کہ مہر شریعت کا حق ہے جو عظمت بضع کے اظہار کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقَدْ عَلِمْتُمَا أَنَّهَا تَبْغِي الْفَيْسَ﴾ حقیق ہم جانتے ہیں جو کچھ ہم نے مردوں پر ان کی بیویوں کے حق میں فرض کیا ہے یہ نفس قرآن اس کا مقتضی ہے کہ مقرر کرنا اور واجب قرار دینا یہ صاحب شرع کا حق ہے اور بندہ کا معین کرنا اس کی تعمیل ہے اور جب مہر کا وجوب اظہار عظمت و شرافت کے پیش نظر ہے تو کم از کم اتنی مقدار معین کی جائے گی جس سے شرافت محل ظاہر ہو سکے۔ اب ہم نے دیکھا کہ پوری کا نصاب دس درہم ہے گویا دس درہم کی پوری پر شریعت میں ہتھ کاٹ دیا جاتا ہے پس ہم نے اس پر قیاس کر کے ملک بضع کی قیمت دس درہم مقرر کر دی۔ یا جن احادیث میں دس درہم سے کم مہر مقرر کرنا آیا ہے ان میں سے کچھ ضعیف ہیں مثلاً جس واقعہ میں قرآن کی تعلیم کو مہر بنانے کا ذکر ہے اس کے بارے میں حدیث میں تعلیم قرآن کو مہر مقرر قرار دیا ہے کہ نکاح کے موقع پر کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے اور جس حدیث میں طہین (جوتیوں پر) نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کے بارے میں اگرچہ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حسن صحیح ہے مگر اس کا راوی عام بن حید اللہ ہے جس کے متعلق ابن الجوزی نے تحقیق میں شیخ ابن مین کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ضعیف اور ناقابل احتجاج ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ فاحش الخطا، ہونے کی بناء پر مترک ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شوافع وغیرہ کے مقالات میں جو احادیث نقل کی گئی ہیں وہ سب مشکوکہ فیہ اور ضعیف ہیں اور اگر ان روایات کو کسی درجہ میں لائق استناد مان لیا جائے تو یہ مہر مغل پر محمول ہوں گی کیونکہ اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ قبل از غلوٹ کچھ نہ کچھ مہر ادا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ ابن عمرؓ زبیرؓ اور قنادؓ سے منقول ہے کہ عورت کو کچھ دیئے بغیر دخول نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا قبل از مہر مغل کے۔

۱۸: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ بَنِّ زَوْجًا وَلَا تَبْنِ لِنَا ۖ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ كُنْ لِلْغَنِيِّاتِ ظَنًّا ۚ

فَيَمُوتُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَدَّ الرَّحْمَنِ عَنْ ۱۸۹۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا مہدی بنی عن شعیبان عن فراس بن الشعمی عن مسروق بن عیاد عن

گیا کہ ایک مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور شخصتی

عند الله أنه سئل عن زخيل فزوخ امرأة فمات عنها ولم
بذخل بها ولم يقرب لها قال فقال عبد الله لها الصداق
ولها الميراث وعليها العدة فقال معقل بن مسان
الاشعبي شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى
في نزوح بنت واسق مثل ذالک

حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد الوحيد بن
مهدب عن شفيان عن منصور عن الزهري عن علقمة عن
عبد الله مثله

تشریح : اگر بوقت عقد مہر ذکر نہ کیا ہو یا اس کی نفی کر دی ہو تو عورت کو مہر مثل ملے گا اگر شوہر اس کے ساتھ ولی کرے یا
اس کو چھوڑ کر مر گیا ہو حضرت ابن مسعود بن سیرین ابن ابی لیلیٰ اسحاق امام احمد اور ائمہ احناف اسی کے قائل ہیں۔ وجہ یہ
ہے کہ مہر خالص عورت کا حق نہیں بلکہ ابتداً اس کا وجوب شریعت کا حق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اور بقا: عورت کا
حق ہے یعنی شرعاً واجب ہونے کے بعد اس کے لینے کی مقدار ہے۔ مجاہد میں ہے کہ مہر میں تین حق ہیں (۱) حق شرع اور وہ
یہ ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو۔ (۲) حق اولیاء اور وہ یہ کہ مہر مثل سے کم نہ ہو۔ (۳) حق عراء اور وہ یہ ہے کہ مہر اس کی
ملک ہے۔ اور مہر مثل سے مراد اس کے والد کے خاندان کی عورت کا جو مہر ہو اور عرق میں بھی ایسی جو مہر مثل و فہم حسن و جمال
میں اس عورت کے مساوی ہوں۔

باب: خطبہ نکاح

۱۹ : بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۸۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَاعِسِيُّ بْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ حِذْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَوْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَوَامِعَ
الْحَبِيرِ وَحَوَاتِمَ أَزْوَاجِهِ الْخَيْرِ فَعَلِمَا خُطْبَةَ الصَّلَاةِ
وَحُطْبَةَ الْحَاجَةِ حُطْبَةَ الصَّلَاةِ الْحَاثِثَ لِلَّهِ وَالصَّلَاةِ
وَالطَّبِيبَ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامَ عَلَيْنَا وَغُلَى عَنَّا اللَّهُ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحُطْبَةُ الْحَاجَةِ
إِنْ الْحَبْلُ لِلَّهِ لِحُمْدِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَتَسْتَغْفِرُهُ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُصْلَ

۱۸۹۲ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلائی کی جامع
اور ابتدائی و انتہائی کا ہمیں علم ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا اور حاجت (نکاح)
کا۔ نماز کا خطبہ یہ ہے: ((التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّبِيبُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اور نکاح کا
خطبہ یہ ہے ((الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا وَعَمْدُهُ وَتَسْبِيحُهُ وَتَسْتَغْفِرُهُ
وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ

يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْ لَكَ شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدَانِ
مُحْتَدًا عِنْدَهُ وَرَسُولُهُ ((پھر شرط کے ساتھ قرآن پاک
کی تین آیات ملاؤ: «بِأَيِّهَا الَّذِي آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى
تُفْقَهُوا إِلَهَ أَحَرَّ أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُضْلِحَ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ...» الی
آخر الآية

(الاحزاب: ۷۰-۷۱)

۱۸۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ خُمُودَةٌ وَتُسَبِّحُهُ نَفْعُؤُا بِاللَّهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسَا وَمِنْ نِسِيَاتِ الْعَمَالِيَا مِنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَخُذْ لَكَ شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ مُحْتَدًا عِنْدَهُ وَرَسُولُهُ
اتَّقُوا))

۱۸۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مہتمم
بالتقان کام جس میں حمد سے ابتدا نہ کی جائے ناقص
ہوتا ہے۔

چاپ: نکاح کی تشہیر

۱۸۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نکاح کی تشہیر کیا کرو اور اس
میں وقف بجاؤ۔

۱۸۹۶۔ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طالع اور حرام

لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْ
لَكَ شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدَانِ مُحْتَدًا عِنْدَهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَصِلُ
خُطْبَتُكَ بِطَلَبِ آيَاتِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ «بِأَيِّهَا الَّذِي آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تَفْقَهُوا إِلَهَ أَحَرَّ أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» وَ
اتَّقُوا إِلَهَ الَّذِي تَسْتَلُونُ بِهِ وَأَلَا حَافِيَ إِلَّا إِلَهُ
أَحَرَّ أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُضْلِحَ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ((الاحزاب: ۷۰-۷۱) الی
آخر الآية

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلْبٍ أَبُو بَرْثَانَ بِرَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ
ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
خُسَيْرٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ خُمُودَةٌ وَتُسَبِّحُهُ نَفْعُؤُا بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسَا
وَمِنْ سِيَّاتِ الْعَمَالِيَا مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ
فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْ لَكَ شَرِيكَ لَهُ
وَإِنْ مُحْتَدًا عِنْدَهُ وَرَسُولُهُ اتَّقُوا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلْبٍ وَنَحْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
وَمُحَمَّدُ بْنُ حُلْبٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
الْأَزْهَرِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ امْرِئٍ نَابٍ لَا يَبْدُءُ فِيهِ بِالْحَمْدِ الْقَطْعُ

۲۰: بَابُ اِغْلَانِ النِّكَاحِ

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْصِيُّ وَالْحَلَلِيُّ بْنُ
عَسَمٍ وَفَالَا ثَنَا عَمْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْيَاسِ عَنْ
زَيْنَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغْلِقُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاصْرُفُوا عَلَيْهِ بِالْعَزَائِلِ
۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هِشْبَةُ عَنْ أَبِي تَلْحَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَّلْتُ

میں فرق دف اور نکاح میں آواز سے ہوتا ہے۔

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الذَّفِّ وَالضُّوْثُ فِي النِّكَاحِ

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کا مقصد بظاہر یہی ہے کہ نکاح چوری جیسے نہ ہواس میں بڑے مفاسد کا خطرہ ہے لہذا نکاح کا اطمینان کیا جائے اور اس کے لئے آسان اور بہتر ہے کہ مسجد میں کیا جائے۔ مسجد کی برکت بھی حاصل ہوگی اور لوگوں کو جمع کرنے جوڑنے کی زحمت بھی نہ ہوگی گواہوں شاہدوں کی شرط بھی خود بخود چوری ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکاح و شادی کی تقریب کے موقع پر دف بجانے کا رواج تھا اور بلا شہداس تقریب کا تقاضا ہے کہ بالکل خشک نہ ہو کچھ تفریح کا سامان ہواس لئے آپؐ نے دف بجانے کی اجازت بلکہ ایک گونہ ترغیب دی۔

۲۱ : بَابُ الْبُغَاءِ وَالذَّفِّ

پہلے: شادی کے گیت گانا اور دف بجانا

۱۸۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا خُثَيْبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ (أَسْمَةُ خَالَةَ الْمُصَدِّقِ) قَالَ ثَنَا نَائِلُ مَدِينَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَالْجَوَارِيُّ يَصُورُ نَزَلَ الذَّفِّ وَنَسَبُ عَلِيٍّ قَدْ حَلَلْنَا عَلَى الرَّبِيعِ نَسَبُ مُنَوِّذٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهَا فَفَالَتْ دَحَلُ عَلِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ غَزْوَتِي وَعِنْدِي حَارِثَانِ بَغْيَانِ وَتَذَمُّانِ ابْنِي الدُّنْيِ قُلُوا يَوْمَ نَدْبٍ وَتَقُولَانِ فَبِنَا تَقُولَانِ وَهَبَا بِيْ بَعْلُ مَدِينَةِ عَدِ قَالَتْ أَمَّا هَذَا فَلَا تَقُولُوهُ مَا بَعْلُ مَدِينَةِ عَدِ الْآلَةِ

۱۸۹۷ : حضرت ابو الحسن خاندانی فرماتے ہیں کہ ہم عاشورا کے دن مدینہ میں تھے (کم سن) بچیاں دف بجا رہی تھیں اور گیت گارہی تھیں ہم رقیق بنت معوذ کے پاس گئے اور یہ بات ان سے ذکر کی۔ فرمانے لگیں کہ میری شادی کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کا تحریف لائے اور اس وقت دو (کم سن) بچیاں میرے پاس گیت گارہی تھیں اور میرے آباء کا تذکرہ کر رہی تھیں جو بدر میں شہید ہوئے اور گانے گانے میں وہ بھی گانے لگیں "اور ہم میں ایسے ہی نہیں ہو سکتے" کی بات جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بات مست کہواسلئے کہ کل کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۱۸۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا كُتَيْبُ بْنُ أَنَسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَحَلُ عَلِيٍّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي حَارِثَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ نَعِيَانِ بِنَا تَقُولَانِ هَذَا الْأَنْصَارُ فِي يَوْمِ نَعَابٍ قَالَتْ وَابْنَانِ بَغْيَانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَسْمَةُ مَوْلَا الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَكْرٌ فِي يَوْمِ عِيدِ الْفِطْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۹۸ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابو بکر میرے پاس تحریف لائے اس وقت میرے پاس دو (کس) انصاری بچیاں وہ اشعار گارہی تھیں جو انصاریوں نے بعثت کے دن کے متعلق کہے تھے (بعثت نامی جگہ میں انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کی جنگ ہوئی پھر ۱۳۰ برس تک جاری رہی اسلام کی برکت سے یہ لڑائی موقوف ہوئی) یہ بچیاں باقاعدہ گانے والی نہ تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا شیطان کا ہا جا لے کر

یعنی لوگوں میں اس نکاح کا چرچا اور شہرت ہو جائے اور بعض نے لکھا ہے کہ اس سے مراد چھوٹی بچیوں کا ساز ہا ہے وغیرہ کے بغیر شادی کے گیت گانا ہے۔ (عبد الرشید)

علیہ وسلم یا ایہا النبی وحی اللہ تعالیٰ عنہ ان لکحل قوم عینا و هذا عیننا

نبی کے گھر میں آئی ہو۔ یہ عید الفطر کا دن تھا۔ نبی نے فرمایا اسے ابوبکر ہر قوم کی کوئی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۸۹۹: حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس ثنا عوف عن ثمامة بن عبد الله عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بغص المدينة فاداهوا حواجر يضربن سدفين ويصنعن ويقلن نحن حواجر من بني النجار باحدا محمدا من حواجر آل النبي ﷺ بغله لاني لأحكن

۱۸۹۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی مدینہ میں کسی جگہ سے گزر رہے تھے ویکھا کہ کچھ بچیاں دف بہاری ہیں اور یہ گاری ہیں۔ ہم ہونہار کی بچیاں ہیں محمد (ﷺ) کیا خوب پڑوسی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۹۰۰: حدثنا اسحق بن منصور ثمانا جعفر بن عون ابانا الأخلق عن أبي الزبير عن ابن عباس وحی اللہ تعالیٰ عنہما قال انکحت عائشة ذات وحی اللہ تعالیٰ عنہا قرابة لها من الانصار فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اهديني العدة قالوا نعم قال اؤسنتن معها یعنی؟ قالت لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم فيهم عرق فلنو معنن معها من بنو آل انيسانن فحيانا وحيانن

۱۹۰۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عائشہ نے اپنی ایک قرابتدار انصاریہ کی شادی کروائی۔ رسول اللہ تشریف لائے اور پوچھا تم نے وہاں کو روانہ کر دیا؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اس کے ساتھ کسی (بچی) کو بھیجا جو گیت گائے؟ عائشہ نے عرض کیا نہیں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: انصاری گیت گانے کو پسند کرتے ہیں اگر تم انکے ساتھ کوئی بھیج دیتے جو یہ کہیں: ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خوش رکھے اور تمہیں بھی خوش رکھے۔

۱۹۰۱: حدثنا محمد بن يحيى ثنا الفريابي عن ثعلبة بن ابي مالك التميمي عن ليث عن معاوية قال كنت مع انس بن مالك فسمع صوت طبل فاذلن اضعه في اذنيه ثم نلحن حتى فعل ذلك ثلاث مرات ثم قال هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۹۰۱: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے دھول کی آواز سنی تو دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور وہاں سے ہٹ گئے۔ تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

تشریح: ان احادیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے اشعار کا ذکر ہے یا جنگ کے حوالہ سے اشعار ہیں ایسے اشعار چھوٹی بچیاں کہہ رہی تھیں ایسی چھوٹی نابالغ لڑکیوں کا اشعار کہنا مباح ہوا اس سے دھول شہنائی کی اہانت ہرگز ثابت نہیں ہوتی کیونکہ احادیث میں مزامیر کی سخت ممانعت آئی ہے۔ شادی کے موقع پر ہندو دائرہ میں کیسے ہانڈ بوسکتی ہیں۔ ہر موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنانا چاہئے اسی میں برکت ہوتی ہے۔

٣٢ : بَابُ فِي الْمُحْسِنِ

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّورٍ بْنُ أَبِي قَبِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ
هشام بن عروة عن أبيه عن رئيس بن أم سلمة عن أم
سلمة أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَمَسَّ
مُحَنًّا وَهُوَ يَقُولُ لَعَنَهُ اللَّهُ مِنْ أُمَّيْ أُمَّيْ إِنَّهُ يَفْتَحُ اللَّهُ
الْعُلُوفَ عَشًا دَلَّتْكَ عَلَى أَمْرٍ أَتَقُولُ مَا زِلَ وَتَذْهَبُ سَمَانٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُرُوفُ مِنْ
يُورَنُكُمُ

١٩٠٣ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ نَحْنُ كَاتِبُ ثَابِتٍ عَنْ
الْعَرِينِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمَرْأَةَ تَشْتَبِهُ بِأَلِ
الْزَّجَالِ وَالْأُخْلُ تَشْتَبِهُ بِالنِّسَاءِ

١٩٠٣ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ حَلَّادٍ النَّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَن فُتَيْدَةَ عَن عَجْزَةَ عَن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُشْتَهِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَلَعَنَ الْمُشْتَهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب: ہجروں کا بیان

۱۹۰۲: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو سنا کہ ایک بھڑا حضرت عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا ہے اگر اللہ کل طائف فتح کرادیں تو میں تمہیں بتاؤں گا وہ عورت جو سامنے آئے تو پیٹ میں چار بل ہوتے ہیں اور وہاں جائے تو (دو بل دونوں طرف سے نکل کر) آٹھ ہو جاتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔

۱۹۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور اس خرد پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۰۴ء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی۔

تقریر ص ۶۷ جس کو ہمارے عرف میں بھگوا کہتے ہیں اسے عرب والے غنٹ کہتے ہیں ایک پیدائشی طور پر اعضاء میں نرمی اور لچری رکھتے ہیں عورتوں کی طرح یہ تو اس کے اختیار میں نہیں لہذا اس پر نپوئی گنا نہیں۔ دوسری قسم ان کی وہ ہے جو غلظت کے ساتھ غنٹ بن جاتے ہیں ایک غنٹ حضرت ام سلمہؓ کے گھر جاتا تھا اس لئے ایسے لوگوں کو عورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ تو خیر اولیٰ الدرجہ میں داخل ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو گھروں میں ان کا والدہ بزرگوار یا بلکہ کتابوں میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نکلوادیا تھا بعد میں جب یہ بوڑھا ہو گیا اور محتاج بھی تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درخواست کی اب وہ کمزور اور محتاج ہو گیا لہذا اس کو اجازت عنایت فرمائی کہ ہفتہ ایک دن مدینہ آ سکتا ہے کہ بھیک وغیرہ مانگ کر پھر باہر اچنی جگہ پر چلا جائے۔

٢٣ : بَابُ تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَمَّاعٌ عَنِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ

جواب: نکاح پر مبارک باد دینا

۱۹۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکاح پر مہارکھا دیتے تو فرماتے: اللہ جنہیں برکت دے اور تم پر برکت ڈالے اور جنہیں عافیت کے ساتھ متفق و مجتمع رکھے۔

۱۹۰۶: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی تو لوگوں نے کہا تم میں اتفاق ہو اور بیٹے پیدا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسے نہ کہو بلکہ وہ کہو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) کہا: اے اللہ ان کو برکت دے اور ان پر برکت ڈال دیجئے۔

الذراودی عن سہیل بن ابی صالح عن ابنہ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رقا قال مازک اللہ لکم وبارک علیکم وجمع بینکم فی حیہ

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَ طَالِبٍ أَمَةً تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي خَثَمٍ فَقَالُوا مَالُ فِجَاءٍ وَالْحَسَنُ فَقَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ.

تفسیر صحیح ☆ دنیا کی مختلف قوموں اور قبائل میں شادی اور نکاح کے موقع پر مہارکھادی کے مختلف طریقے رائج ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اپنی تعظیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ دونوں کے لئے اللہ سے برکت کی دعا کی جائے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھرپور خیر اور بھلائی نصیب فرمائے اور اپنے کرم کا بادل برساے۔

چاپ: ولیمہ کا بیان

۲۴: بَابُ الْوَلِيْمَةِ

۱۹۰۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے ایک عورت سے جنسی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ جنہیں برکت دے ولیمہ کر لینا خواہ ایک بکری ہی ہو۔

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ نَاسًا مِنَ النَّسَائِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَامَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنْزَ صُفْرَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ اَوْمَةٌ فَقَالَ بَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّنِي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاحٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ اَوْ لَمْ تَزَلْ بِمَاءٍ.

۱۹۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا ولیمہ ایسا کیا جیسا حضرت زینبؓ کا کیا۔ آپ نے ایک بکری ذبح کی۔

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ ثَابِتَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ سَنَانِهِ مَا اَوْ لَمْ عَلَى زَيْتٍ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَمْرِو الْعَدَنِيُّ وَعَبَاثُ بْنُ حَنْفَلَةَ الرُّاحِيُّ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّيْنَةَ قَالَ وَاَلَيْتُ دَاوُدَ

عَنْ اَبِيهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَمْ عَلَى صَبِيَّةٍ بَنِيَّةٍ وَتَقْبَرُ

صفیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ ستور اور چھو ہارے سے کیا۔

۱۹۱۰ . حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنُو حَيْثُمَا لَنَا شُعْبَانُ عَنْ عِلْيَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خُذْعَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَةً مَا فِيهَا لَحْمٌ وَلَا خَبْزٌ قَالَ إِنَّ مَاحَةَ لَمْ يَحْدُثْ مَهَ الْأَمْنُ غَنِيَّةٌ

۱۹۱۰ . حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ولیمہ میں شریک ہوا اس میں نہ گوشت تھا نہ روٹی۔ مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف امام ابن حبان ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۱ . حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَامِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْضُرَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْجِلَهَا عَلَى عِلْيَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْبَيْتِ فَعَرَضَافَ قُرْبَانَا لَيْسَ مِنْ أَغْرَاصِ الْبُلْخَاءِ ثُمَّ حَضَرْنَا مَرَّ فَعَلْنَا لَيْفًا فَفَعَلْنَا بِأَبْنَيْدِيَا ثُمَّ أَطْعَمْنَا نَشْرًا وَزَيْنًا وَسَفِينًا مَاءً أَعْدَدْنَا وَعَمَدْنَا إِلَى عَزُودٍ فَعَرَضَافَ فِي حَائِطِ الْبَيْتِ يُلْقِي عَلَيْهِ التُّرُوتُ وَيُعَلِّقُ عَلَيْهِ الشِّفَاءَ فَمَا زَالَتْ عُرْسُ أَخْسَ مِنْ عُرْسٍ فَاطِمَةُ

۱۹۱۱ . حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے حضرت علیؑ کے پاس بھیجیں ہم کمرہ میں گئیں اور بھلا کے اطراف کی نرم مٹی اس میں بچھائی پھر دو تنکیوں میں کھجور کی چھال بھری۔ پھر ہاتھوں سے ہی اس کی دھنا کی۔ پھر ہم نے لوگوں کو چھو ہارے اور کشش کھلائی، شیریں پانی پلایا اور ایک نکلای کمرہ کے کونہ میں کپڑے اور منگیکڑہ لٹکانے کے لئے لٹائی اور ہم نے فاطمہ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی۔

۱۹۱۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ الشَّاعِدِيِّ قَالَ دَعَا أَبُو أَنَسٍ أَسِيدَ الشَّاعِدِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُرْسِهِ فَكَانَتْ خَادِمَتُهُمُ الْعُرْوُوسُ . قَالَتْ تَقْرَأُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ اتَّقَعْتُ نَفَرَاتٍ مِنَ الْبَيْلِ فَلَمَّا اضْطَحَّتْ صَبَّغْنَهُنَّ فَأَشْفَيْنَهُنَّ إِثْمًا .

۱۹۱۲ . حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں بلایا۔ دلہن نے ہی مہمانوں کی خدمت کی۔ دلہن نے کہا تمہیں معلوم ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا رات کو کچھ چھو ہارے بھگو دیئے تھے صبح ان کو صاف کر کے وہ شربت آپ کو پلایا۔

تشریح :- ان احادیث سے ولیمہ کا مسنون ثابت ہوتا ہے لیکن ولیمہ میں ریاء و تکلف سخت منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستور اور گھجور سے بھی ولیمہ کیا نیز فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ مستقل ایک بکری بھی ذبح کرنی پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گئی تھی وہ دلہن کے پاس رہنے کی وجہ سے تھی مرد کے لئے زعفرانی رنگ منع ہے ملا کے نزدیک۔

۲۰۵: باب احیاء الداعی

باب: دعوت قبول کرنا

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بدترین کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کی دعوت مالداروں کو دی جاتی ہے اور ناداروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۱۳: حدثنا علی بن محمد بن قاسم عن ابن غنیمہ عن الزهری عن عبد الرحمن بن العنبر عن ابن خریزہ قال شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لہا الاغنیاء ویترک الفقراء ومن لم یحب فقد عصى اللہ ورسولہ

۱۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانچ کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔

۱۹۱۳: حدثنا مسدد بن مسدد بن عمار عن ابراہیم بن عبد اللہ بن سہیم عن عبد اللہ بن یافع عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دعی احدکم الی ولیمۃ غریب فلیجب

۱۹۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولیمہ پہلے دن حق ہے دوسرے دن نیکی ہے تیسرے دن ریا کاری اور شہرت طلبی ہے۔

۱۹۱۵: حدثنا محمد بن عیسیٰ عن عیسیٰ بن عمار عن ابراہیم بن ہارون عن عبد الملک بن حبیب عن مالک النخعی عن مسدد بن عبد اللہ عن ابن حزام عن ابن خریزہ قال قال رسول اللہ ﷺ الولیمۃ اول یوم حق والثانی مغرور والثالث ریاۃ وسفہۃ

تشریح: ولیمہ کرنا سنت ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا بھی مستنون ہے۔ مگر وہ ولیمہ برا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور محتاجوں کو نہ پوچھا جائے آج کل اکثر دعوتیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ بڑے بڑے مالداروں کو شریک کیا جاتا ہے ریا، اور انھارے کے لئے اور محتاجوں اور مساکین کو دھکارا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہم مقابلہ کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی جو لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی شان اوچی دکھانے کے لئے شاندار دعوتیں کریں ان کے کھانے میں شرکت نہ کرو۔

۲۰۶: باب الافامۃ علی البکر والثیب

باب: کنواری اور عقیقہ کے پاس تھہرنا

۱۹۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقیق (مطلق یا بیوہ) کے لئے تین دن ہیں اور کنواری کے لئے سات دن ہیں۔

۱۹۱۶: حدثنا ہشام بن السری عن عبد اللہ بن سلیمان عن محمد بن اسحق عن ابیہ عن ابن فلامۃ عن امیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الثیب ثلاثا وللمکرج مئعا

۱۹۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے شادی کی تو تین راتیں ان کے ہاں قیام کیا اور فرمایا اپنے خاوند (یعنی

۱۹۱۷: حدثنا ابو مکرم عن ابن خنیسۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن مسعود عن سفیان عن محمد بن ابی بکر عن عبد الملک (یعنی انس ابن مکرم بن الحارث بن ہشام) عن

الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنِي ثُمَّ كَانَ مِنْهُمَا وَلَدٌ لَهُ يَسْلُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ“۔ پھر انکی اولاد ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر شیطان مسلط نہ ہوئے دیکھئے یا فرمایا کہ شیطان اس بچے کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

تشریح : شیطان دشمن ہے وہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے ضرر اور نقصان کی کئی صورتیں ہیں (۱) بچے کو گمراہ کر دے اور والدین کا تاثر نامن بن جائے۔ (۲) پیدائش کے بعد کسی مرض وغیرہ میں مبتلا کر دے۔ (۳) اگر جماع کے وقت دعا نہ پڑھی جائے تو شریک ہو جاتا ہے جس کا اثر بچے پر پڑتا ہے اور بھی کئی نقصانات شیطان کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مائیکہ کی تلقین فرمائی ہے کہ اس کی برکت سے ان شیطانی ہنگاموں سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔

باب : جماع کے وقت پردہ

۲۸ : بَابُ التَّسْتَبْرَعِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۱۹۲۰ : حضرت ہزیر بن حکیم اپنے والد سے دوہواوا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے ہم کس حد تک ستر کھول سکتے ہیں اور کس حد تک چھپانا ضروری ہے۔ فرمایا اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے اپنا ستر بچاؤ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے اگر لوگ (رشتہ دار باہم) اکٹھے رہتے ہوں؟ فرمایا : اگر تمہارے بس میں ہو کہ کوئی ستر نہ دیکھ سکے تو ہرگز ہرگز کوئی نہ دیکھے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے انسانوں کی شہادت زیادہ شرم و حیا کرتی چاہئے۔

۱۹۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ وَابْنِ أَسَمَةَ قَالَا لَنَا يَهُوذَا بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْرَتَا مَا تَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَعْدُو قَالَ اخْطِطِي عِزْرَتَكَ الْأَمِنْ وَوَحْتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْمَقْرُوعُ بَعْضُهُنَّ فَمِنْ سَعْبٍ قَالَ إِنْ انْشَلَطَتْ أَنْ لَا تُرِيَهَا أَحَدًا وَلَا تُرِيَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدًا حَالِبًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْتَحْيِيَ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

۱۹۲۱ : حضرت قتیبہ بن عبید سلکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو پردہ کرے اور گدھوں کی طرح نکلا نہ ہو (یعنی پانگل برہ نہ ہو)۔

۱۹۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِصٍ عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَأْسُهُ مِنْ سَعْبٍ وَعَنْ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَسْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَبْرِعْ وَلَا يَتَحَرَّ دَحْرُودَ الْغَيْرَيْنِ

۱۹۲۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک باندی روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ستر نہ دیکھا۔

۱۹۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْبَدٍ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَرَفْتُ أَنْ مَّا زِلْتُ فَرِحَ رَسُولُ اللَّهِ قَطُّ قَالَ أَبُو سَعْدٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مَوْلَاهُ لِعَائِشَةَ

تفسیر: ☆ ان احادیث سے ستر کا چھپانا ثابت ہوتا ہے، علماء فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ بدن ستر میں داخل ہے البتہ جماع اور بول براز کے وقت ستر کو لے کی اجازت ہے لیکن بالکل جانوروں کی طرح نگے ہو کر جماع کرنے سے منع فرمایا ہے یہ شرم حیا کے خلاف ہے وہ ایسے میاں بیوی کا کوئی پردہ نہیں ہے۔

۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اِتِّبَانِ النِّسَاءِ

پاب: عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے

فِي اَذْنَانِهِنَّ

صحبت کی ممانعت

۱۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَنَسٍ الشَّوَارِبُ نَسَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُجَلِّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ حَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي ذَنْبِهَا.

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَنَةَ أَنَا عَنِ الْوَاحِدِيِّ زَيْبَادٍ عَنْ حُضَّاحٍ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ حُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَظِرُ مِنَ الْحَقِّ ذَنبًا مَرَأًبٌ لَا تَأْتُو النِّسَاءَ فِي أَذْنَانِهِنَّ

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَنَسٍ سَهْلِيٍّ وَخَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْدُمِ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ حَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَذَابًا يَقُولُ فَنَزَلَتْ مِنْ آتِي امْرَأَةً فِي قُلُوبِهَا مِنْ ذَنْبِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَخَوَيْهَا فَانْزَلَ اللَّهُ سَنَابِلَهُ ﴿نِسَاءً كُنَّ حُرَّتٌ لَكُمْ فَتَوَّحُّوا حُرَّتُكُمْ ثَمَّ شِئْنًا﴾ [النساء: ۲۲۳].

۳۰: بَابُ الْعَزْلِ

پاب: عزل کا بیان

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَضَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْعَزْلِ فَقَالَ أَوْ تَفْعَلُونَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ لِسَ مِنْ نَسَبَةٍ فَقَالَ اللَّهُ لَهَا إِنْ تَكُونِ إِلَّا هِيَ كَذَابَةً

۱۹۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر نہ کرو تو حرج بھی نہیں اس لئے کہ جس جان کے ہونے کا اللہ نے فیصلہ فرما دیا وہ ہو کر رہے گی۔

۱۹۲۷: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے عہد مبارک میں عزل کر۔ تھے قرآن بھی اترتا تھا (لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہ آئی نہ وحی کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے منع کرایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے۔)

۱۹۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزلؓ سے منع فرمایا۔

پایہ: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے

۱۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۱۹۳۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نکاحوں سے منع فرماتے سنا یعنی کہ یہ آدمی مرد خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرے اور بھتیجی اور پھوپھی کو نکاح میں جمع کرے۔

۱۹۳۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

تشریح: ان حدیثوں میں بعض ان عورتوں کا ذکر ہے جن کو اسلئے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَكَحَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يُلَوِّ

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَلَانِ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ عِيسَى ثَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ حَدَّثَنَا حُفَافُ بْنُ يُسَيْفٍ عَنْ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ نَحْرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُغْرَلَ عَنِ الْخُرَةِ إِلَّا مَادِيهَا

۳۱: بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيبٍ ثَنَا عَدَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مَكَاحِيْنِ أَنْ يَجْمَعَ الرَّحْلُ تَيْنِ الْمَرْأَةِ وَحَالَاتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا حِزَّانُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَوْسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

۳۲: بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا فَتَرْجُو حَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا اَتَرْجِعُ

إِلَى الْأَوَّلِ

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي حَيْثَمَةَ قَتَادَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً دَفَعَتْهُ الْفَرَطُ حَاثًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَنِي

فَهِيَ حَلَالٌ لِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنْ نَامَعَهُ

مِثْلُ هَذِهِ الثُّلُثِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَنْ تَرْجِعَنِي إِلَيْهِ وَهِيَ لَا حَسَنَ نَفْسٍ لِي حَسْبُكَ وَتَذَوَّقِي

غُسْلَ الْبُكَ

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَادَةُ بْنُ حَفْصٍ

فَسَاغَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زَيْدٍ

يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ

لَهُ امْرَأَةً فَيُطَلِّقُهَا فَيَزَوِّجُهَا رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

بِهَا اَتَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذَوَّقِيَ الْغُسْلَ

تَشْرِيحُ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شوہر عاتنی کا جماع کرنا ضروری ہے ورنہ پہلے شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہ

ہوگی یہ اجماعی اور متفق علیہ مسئلہ ہے۔ صرف تابعی جلیل حضرت سعید بن المسیب کے قول کے مطابق نکاح سے عورت حلال

ہو جاتی ہے جماع کی ضرورت نہیں لیکن آپ کا قول معتبر نہیں از روئے قرآن و حدیث۔

چاپ: مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے

دے وہ کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا

خاوند صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا

پہلے خاوند کے پاس لوٹ کر آ سکتی ہے؟

۱۹۳۲ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی

ابیر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی

میں رفاعہ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے مجھے طلاق دے دی

تین طلاقیں۔ پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر

لی اس کے پاس تو کپڑے کا پلو ہے (یعنی وہ صحبت کرنے کے

قابل نہیں) یہ سن کر نبی مسکرائے (اور فرمایا) تم پھر رفاعہ

کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم

عبدالرحمن کا کچھ مزہ نہ چکھو اور وہ تمہارا کچھ مزہ نہ چکھیں۔

۱۹۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کرتے ہیں اس مرد کے متعلق جس کی بیوی ہو

وہ اسے طلاق دے دے کوئی اور مرد اس سے شادی کر

لے پھر صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے کیا وہ پہلے

خاوند کے پاس لوٹ سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں لوٹ

سکتی یہاں تک کہ کچھ شہدہ دیکھے۔

چاپ: حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے

حلالہ کیا جائے

۱۹۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۳: بَابُ الْمُحْلِلِ

وَالْمُحْلِلُ لَهُ

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَادَةُ بْنُ حَفْصٍ

فَسَاغَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زَيْدٍ

يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ

لَهُ امْرَأَةً فَيُطَلِّقُهَا فَيَزَوِّجُهَا رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

بِهَا اَتَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذَوَّقِيَ الْغُسْلَ

نس صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله ﷺ الفحل والمحل له ۱۹۳۵ حدثنا محمد بن شعاع بن الخزي الواسطي ثنا أبو نعيم عن ابن عوف ومحمد بن النعمان عن الحارث عن علي قال لعن رسول الله ﷺ الفحل والمحل له

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلال کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلال کیا جائے۔

۱۹۳۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلال کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلال کیا جائے۔

۱۹۳۶: حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح المصري ثنا أنس قال سمعت النبي ﷺ يقول قال لي أنس مضعب مشرّع بن همام قال غفلة بن عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بالناس المستحار قالوا بلى يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو الفحل لعن الله الفحل والمحل له

۱۹۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں مانگے ہوئے سائل کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا وہ حلال کرنے والا ہے اللہ نے لعنت فرمائی حلال کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلال کیا جائے۔

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی جو کسی عورت سے نکاح اس نیت سے کرتا ہے کہ یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے ان احادیث کے ظاہر سے بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ وہ عورت حلال ہی نہیں ہوتی۔ اختلاف فرماتے ہیں کہ عورت حلال تو ہو جاتی ہے کہ نکاح کا رکن اور شرائط پائی گئی ہیں لیکن اس شرط سے باطل ہے اس شرط کے ساتھ کرنے والے کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

۳۴: بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنْ النِّسَابِ

بھی حرام ہیں

مِنْ النِّسَابِ

۱۹۳۷: حدثنا أبو بكر بن أبي شبة ثنا عبد الله بن سفيان عن الحجاج عن الحكم بن عراك بن مالك عن غزوة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحرم من الرضا ما يحرم من النسب

۱۹۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔

۱۹۳۸: حدثنا أحمد بن محمد بن مسعدة وأبو بكر بن خلاد قالوا ثنا خالد بن الحارث ثنا سعيد بن قتادة عن حماد بن زيد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أورد على بنت حنيفة عن عند النطلب فقال لها أنتي من

۱۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا گیا حمزہ بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سے نکاح کا آپ نے فرمایا: وہ میری رضاعی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہی رشتے

حرام ہو جاتے ہیں جو سب سے حرام ہیں۔

۱۹۳۹: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسولؐ سے عرض کیا کہ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تمہیں یہ پسند ہے۔ عرض کیا جی ہاں میں اکیلی تو آپ کے پاس نہیں ہوں (کہ سوکن کو ناپسند کروں آپ کی تو بہت سی ازواج ہیں) اور بھلائی میں میری شرکت کے لئے میری بہن بہت موزوں ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا میرے لئے یہ حلال نہیں۔ عرض کیا کہ ہم میں تو باہمی ہوتی رہتی ہیں کہ آپ دترہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی۔ عرض کیا جی ہاں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اگر وہ میری رچیدہ نہ ہوتی تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میری رضاعی بھینسی ہے مجھے اور اس کے والد کو بھی۔ نے دودھ پلایا تھا لہذا اپنی بھینس اور بیٹیاں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

تفسیر: جیسے ماں بہن بیٹی بھوپھی خالہ وغیرہ حرام ہوتی ہیں قرابت نسب کی وجہ اسی طرح رضاعت کے سبب سے یہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں بجز دو صورتوں کے پہلی صورت یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں کداس سے نکاح درست ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں حلال ہے اور نسبی بہن کی ماں حرام ہے اس لئے نسبی بہن کی ماں خود اپنی ماں ہے یا باپ کی بیوی ہوگی اس کی بھی دو صورتیں ہیں (۱) نسبی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ (۲) رضاعی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ دوسری حدیث استثنائی یہ ہے کہ اپنے نسبی بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے اس میں بھی دو صورتیں اور ہیں۔ (۱) رضاعی کے بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے۔ (۲) رضاعی بیٹے کی نسبی بہن حلال ہے۔

پالپ: ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت

ثابت نہیں ہوتی

۳۵: بَابُ لَا تُحْرَمُ الْمُنْصَةُ وَلَا

الْمُنْصَتَانِ

۱۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ

۱۹۴۰: حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

الرَّضَاعَةُ وَاللَّهُ بِعَزْمٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّسَبِ
۱۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا الْبَلْتُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ بَزْدَنٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّبَيْعِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ أُمَّ خُسَيْبَةَ حَدَّثَتْهَا
أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَكْرَهُ أَنْ تُخْبِرَ
عُرْوَةَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجَبَّنِ ذَلِكَ؟
قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ
وَاحِدَةٍ مِنْ شَرِّ مَنِّ فِي حَبْرٍ أَخِي. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي. قَالَتْ فَإِنَّا نَحْدُثُ أَنَّكَ تُرِيدُ
أَنْ تَكْرَهُ عُرْوَةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قَالَتْ
نَعَمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ لَوْ لَمْ يَكُنْ زَيْنَبُ فِي
خَبْرِي مَا حَلَلْتُ لِي إِلَيْهَا لِأَنَّهُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ ضَعْنِي
وَأَنَا هُوَ ثَبَتٌ فَلَا تَغْرَضُنِ عَلَيَّ أَخَوَاتِي وَلَا يَحِلُّ لِي
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا غَيْدَةُ اللَّهِ ابْنُ
نُسَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتُ أُمِّ
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ خُسَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخَوَةِ

بَشَرًا مِّمَّنْ اَنْشَأَ عَزْرًا عَنْ فَتَادَةٍ عَنْ اُمِّی الْحَلِیْلِ عَنْ
عَنْدِ النَّسِ الْخَلِیْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ وَلَا الرِّضْعَةَ اَوْ الْمَضَّةَ
وَالْمَضْنَ .

جس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک
دو بار دودھ پلانا یا چوسنا حرام نہیں کرتا۔ (یعنی حرمت
ثابت نہیں ہوتی)۔

۱۹۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَدِیْجِ بْنِ خَالِدٍ
عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ عَنْ اُمِّ اُمِّی مَلِیْکَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ اَبِی
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِی اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی اَبِی
الْمَضَّةِ وَالْمَضْنَ .

۱۹۳۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا : ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں
ہوتی۔

۱۹۳۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلَدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِزِ عَنْ عَبْدِ الْوَلَدِ
عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ عَنْ اُمِّ اُمِّی مَلِیْکَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ اَبِی
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِی اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی اَبِی
لَمْ يَسْطِرْ لَا يُحَرِّمُ اِلَّا عَشْرًا رَضَعَتْ اَوْ خَمْسَ مَغْلُومَاتٍ

۱۹۳۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں قرآن کریم میں یہ نازل ہوا تھا مگر موقوف ہو
گیا کہ حرام نہیں کرتا مگر پانچ یا دس بار دودھ پینا جس کا
یعنی علم ہو۔

تشریح : رضاعت کا لغت میں معنی ہے کہ مص اللبن من الثدي یعنی چھاتی سے دودھ چوسنا۔ اصطلاح شریعت میں
رضاعت کے معنی یہ ہیں مص اللبن فی وقت مخصوص یعنی شیر خوار کا ایک مخصوص مدت
تک عورت کی چھاتی چوسنا ہے۔ مص سے مراد وصول (پہنچنا) ہے یعنی عورت کی چھاتی سے بچہ کے پیٹ میں دودھ کا پہنچ جانا
منہ کے راستہ سے ہو یا ناک کے راستہ سے پھر اس میں اگر اختلاف ہے کہ رضاعت کا ثبوت چند بار دودھ پلانے پر
موقوف ہے یا نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حرمت پانچ چسکاریوں سے ثابت ہوتی ہے اس سے کم میں نہیں ثابت ہوتی۔
احادیث باب ان کی متذلات ہیں۔ امام ابو حنیفہ آپ کے اصحاب۔ امام مالک سفیان ثوری امام اوزاعی لیث بن سعد
حسن بصری عطاء کھول طاؤس وکیع ابن المبارک زہری عروہ بن الزبیر قسیمی امیر اہم غنی حاد قناد عمرو بن دینار وغیرہ
کے نزدیک بچہ دودھ کم پینے یا زیادہ بہر صورت حرمت رضاعت ہو جاتی ہے۔ اجلہ صحابہ حضرت علی ابن مسعود ابن عباس اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ امام احمد سے بھی یہی مشہور ہے اور امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف
ہے۔ ابو بکر رازی نے احکام میں اور ابن قدامہ میں المغنی میں لیث سے نقل کیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا جماع ہے کہ کم دودھ
پینا یا زیادہ پینا حرام کرتا ہے جس طرح کہ روزہ دار کا روزہ کم کھانا پینا توڑ دیتا ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کریم کی
آیت 'وَامْهَاتُكُمْ الدَّاهِيَةُ اَرْضَعْتُمْ' اس آیت میں مطلق دودھ پینے کی حرمت رضاعت کا ذکر ہے کم یا زیادہ کی کوئی
قیید نہیں لہذا خبر واحد کو چونکہ یہ درجہ حاصل نہیں کہ وہ قرآن حکیم کے کسی مطلق حکم کو متعذر کرے اس لئے مذکورہ فی الباب
حدیث اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ حرمت رضاعت اسی صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ جبکہ بچہ نے تین بار سے

زائد دودھ چوسا ہو۔ اس طرح صحیحین کی حدیث ابن عباسؓ وحدیث عائشہؓ: یسحرم من الرضاع ما یسحرم من النسب (جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ تمام رضاعت سے بھی حرام ہیں) بھی مطلق ہے جس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفصیل نہیں لہذا رضاعت (دودھ پینا) علی الاطلاق حرمت کا سبب ہوگا۔ احادیث باب کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ احادیث منسوخ ہیں۔ صحیح کی دلیل وہ ہے جو شیخ ابو بکر رازیؒ نے اپنے اصول میں باب انشاء النکول بالعموم کے ذیل میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے آپؐ سے کہا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک چنکار ری حرام نہیں کرتی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا یہ پہلے قحاحہ میں منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۳۶ : بَابُ رِضَاعِ الْكَبِيرِ

پایاب: بڑی عمر والے کا دودھ پینا

۱۹۳۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ غَنِيَّةٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ : عَنْ غَالِثَةَ : قَالَتْ : حَدَّثَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَلَيْسَ أَوَى فِي وَجْهِ امْنِ خَدِيفَةَ الْكُزَّارِيَةِ مِنْ خَدِيزِ بْنِ سَالِمٍ عَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ صَبَعَهُ قَالَتْ كَيْفَ أَزْصُغُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيرٌ هَيْبَتِهِمْ زَسُوْنَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَقَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ رَجُلٌ كَثِيرٌ هَيْبَتِهِ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَتْ : هَيْبَتُهُ مَا زِلْتُ فِي وَجْهِ امْنِ خَدِيفَةَ ضِيْنَا أَتُكْرَهُ بَعْدُ . وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا .

۱۹۳۳ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول! سالم کے میرے پاس آنے سے مجھے (اپنے خاوند) ابو خذیفہ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا تم اسے دودھ پلا دو۔ عرض کیا اسے دودھ کیسے پلاؤں وہ تو بڑی عمر کا مرد ہے۔ اللہ کے رسولؐ مسکرائے اور فرمایا: مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر کا مرد ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کر لیا پھر وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اسکے بعد میں نے ابو خذیفہ میں ناپسندیدگی کی کوئی بات نہ دیکھی اور ابو خذیفہ بدری تھے۔

۱۹۳۴ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ حَلَفٍ قَالَا غَبَذَ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْوٍ عَنْ غَيْرَةٍ : عَنْ عَائِشَةَ : قَالَتْ : لَقَدْ نَزَلَتْ إِلَهُ الرَّحْمِ وَرِضَاعَةُ الْكَبِيرِ غَشْرًا . وَلَقَدْ كَانَ فِي صَحِيفَةٍ نَحَثَ سِرْبِي فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَشَأْنَا مَعَهُ أَذِلَّ ذَاخِرًا فَكَلَّهَا

۱۹۳۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رجم کی آیت اور بڑی عمر کے آدمی کو دس بار دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئی اور میرے تحت تھے تھی۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ہم آپ کی وفات کی وجہ سے مشغول ہوئے تو ایک بکری اندر آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔

أَذِلَّ ذَاخِرًا فَكَلَّهَا

تشریح: اس باب میں یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدت رضاعت گزرنے کے بعد دودھ پینے سے حرمت ہوگی یا نہیں۔ سو مجہور علماء کے نزدیک مدت رضاعت گزر جانے کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی اس کے برخلاف حضرت عائشہؓ عبد اللہ بن زبیرؓ قاسم بن محمدؓ عطاء اللہؓ ابن علیہؓ ابن حزمؓ اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ بڑے آدمی کو اگرچہ داڑھی مونچھ نکل آئی ہو دودھ پلا دینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ان حضرات کی دلیل حدیث کا مذہب یہ ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی بیوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو انہوں نے پانچ چکاری دودھ پلا دیا اور وہ ان کے لڑکے کی طرح شمار ہونے لگا۔ مجہوری دلیل اور حدیث عائشہؓ کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ مقتضی تحریم (حرمت کا تقاضا کرنے والی) وہی رضاعت ہے کہ جو صغیر سنی میں ہو۔ (۱) طہران نے صحیح صغیر میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رضاع بعد فصال ولا یتم بعد حلم: کہ دودھ چھیننے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغ کے بعد قیمی نہیں۔ (۲) نسخہ ابن ماجہ میں حدیث نمبر ۱۹۳۵ ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے جبکہ ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کو گویا یہ ناگوار ہوا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو تمہارا بھائی کون ہو سکتا ہے کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے۔ (۳) ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۹۳۶ میں مجہور کی دلیل ہے عبد اللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو دودھ پیتے کو اس طرح سیر کر دے جس طرح کسی بھوکے پیتے کو کھانا سیر کر دے اور وہ دودھ بچہ کی احتیاج میں غذا کی جگہ حاصل کر لے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث موجود ہیں جن سے مجہور علماء رحمہم اللہ استدلال لیتے ہیں۔ رہا سالم کا مذکورہ بالا قصہ جس سے ابن حزمؓ اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے۔ سو بقول حافظ ابن حجرؒ علماء نے اس کے چند جوابات دیے ہیں۔ (۱) یہ حکم منسوخ ہے محبت طبری نے احکام میں اسی پر حزم کیا ہے۔ (۲) یہ حضرت سالمؓ کی خصوصیت تھی جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ اور دوسری ازواج مطہرات کے الفاظ حدیث نمبر ۱۹۳۷ موجود ہیں۔ (۳) جواب یہ ہے کہ اس میں حرمت رضاعت ثابت ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک مدت رضاعت کے بعد بھی دودھ پینے سے نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اس باب کے خلاف خود حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد نقل کر رہی ہیں اس لئے وہ اس کی قائل کیسے ہو سکتی تھیں۔ البتہ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے بچہ کو مدت رضاعت کے بعد دودھ پلایا تو اس بچہ کے بالغ ہونے کے بعد اس عورت کو اس کے سامنے آنا اور اس سے بات چیت کرنا جائز ہے۔

۳۷: باب: دودھ چھوٹنے کے بعد رضاعت نہیں

۳۷: بَابُ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فَصَالٍ

۱۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک مرد تھا فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا میرا بھائی ہے۔ فرمایا: غور کرو تم کن کو اپنے پاس آنے دیجی تو اس

۱۹۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَجَّازٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَأَلَّتْ هَذَا

لئے کہ رضاعت اسی وقت ہوتی ہے جب بچہ کی غذا دودھ ہو (یعنی بچپن میں)۔

۱۹۳۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت وہی ہے جو آنتیں چرے۔ (کسی سی میں ہو یعنی جتنی مدت فقہاء کرام نے بتائی ہے اس کے اندر ہو)۔

۱۹۳۷: حضرت زبیب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مخالفت کی اور انہوں نے حدیث کے غلام سالم کی طرح رضاعت کر کے اپنے پاس (اسی طرح باقی عورتوں کے پاس بھی) آنے جانے سے منع فرمایا اور سب نے کہا کیا خبر یہ صرف اکیلے سالم کے لئے رخصت ہو (باقیوں کے لئے ایسا حکم نہ ہو)۔

احسبُ قال اسطُرُوا مَنْ تَدْخُلُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الرِّضَاعَةَ مِنَ الْفُجَاعَةِ۔

۱۹۳۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ لَيْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنُونَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا فِي الْأَنْعَاءِ

۱۹۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثَةَ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَعُقَيْبِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو غُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُهَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَزْوَاحَ الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلُلُهُنَّ حَالِفْنَ عَائِشَةَ وَأَنَّ ابْنَ تَدْحَلٍ عَلَيْهِ أَحَدٌ بِمِثْلِ رِضَاعَةٍ سَأَلَ مِنْ مَوْلَى ابْنِ حُدَيْفَةَ وَقُلْتُ وَمَا يَذُوبُ؟ لَعَلَّ ذَلِكَ كَحَمَلٍ وَخَصَّةٌ لَنَا لَمْ وَخَدَةُ

تشریح ☆ یہ احادیث جمہور ائمہ رحمہم اللہ کی دلیل ہیں۔

باب: مرد کی طرف سے دودھ

۱۹۳۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے رضاعی چچا ^{فلاح} بن قیس میرے پاس آئے امداد آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ نبی میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انکو اجازت دیدو۔ میں نے عرض کیا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا فرمایا میرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۹۳۹: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے

۳۸: بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَى ابْنِي مِنَ الرِّضَاعَةِ الْفَحْلُ بْنُ أَبِي قُبَيْسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ مَعْدَ مَا تُرَبِّبُ الْحَبَابَ قَالَتْ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَتْ لِي فَقُلْتُ إِنَّمَا تَرَضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرَضَّعِي الرِّجُلُ قَالَ تَرَنَّتْ بِإِدَاكَ أَوْ يَمِينِكَ

۱۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاءُ عُبَيْيٍّ مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ

عَلَيْهِ فَاَبَيْتُ اَنْ اَقْدَلَ فَهَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَبْلُغْ عَلَيْكَ عَمَّكَ فَفَلَّتْ اَمَّا اِنْ صَعْنِي الْمَرْءُ وَلَمْ يَرْصَعْنِي الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَلْيَبْلُغْ عَلَيْكَ

فرمایا تمہارے چچا تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ

چاپ: مرد اسلام لائے اور اس کے نکاح

میں دو بہنیں ہوں

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ لَنَا عِنْدَ السَّلَامِ اَبُو حَرْبٍ عَنْ اِسْحَقَ ابْنِ عَمْرِو اللّٰهُ بْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي وَهَبٍ الْحِشْمَانِيِّ عَنْ اَبِي حَرَّاشٍ الرَّعْسِيِّ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ قَعْنْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدْنِي اُخْتَانِ نَرَوْنَهُمَا فِي الْاَهَالِيَةِ فَقَالَ اِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقِي اِحْدَاهُمَا

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَمْرِو الْاَعْلَى لَنَا اَبُو اَخْرِسَ السِّنِّ لَهْبَعَةَ عَنْ اَبِي وَهَبٍ الْحِشْمَانِيِّ حَدَّثَنَا اللّٰهُ سَمِعَ الصَّخَّارَ بْنَ هُرَيْرَةَ الدَّيْلَمِيَّ يَحْدُثُ عَنْ اَمِيهِ قَالَ اَبَيْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلَّتْ بَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْتُ اَسْلَمْتُ وَنَحْنُ اُخْتَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي طَلِّقِي اَبْنَهُمَا شَتَّ

۱۹۵۰: حضرت دہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں جن سے جاہلیت میں نکاح کیا تھا آپ نے فرمایا: وہاں جاؤ تو ان میں سے ایک کو طلاق دے دینا۔

۱۹۵۱: حضرت فیروز دہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

تفسیر صحیح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دو بہنیں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔

۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ

چاپ: مرد مسلمان ہوا اور اس کے نکاح میں

چار سے زائد عورتیں ہوں

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الثَّوْرِيُّ لَنَا هُشَيْمُ عَنْ اَبِي اَسْبَاطٍ السَّيْلِيِّ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ الثَّمَرِ دَلَّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعَدْنِي ثَمَانِ سَوِيَّةٍ فَابَيْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلَّتْ ذَلِكَ لَمْ يَقَالَ اَحْرَسْنِي اَرْتَعَا

۱۹۵۲: حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات عرض کی۔ فرمایا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَنَاوَلْنَا مِنْ حَفْصَةَ نَسَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَهُ عُبَيْلٌ بْنُ سَلَمَةَ وَنَحْنُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْهُنَّ أَوْفَى .

۱۹۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عُبَیْلَانِ بن سلمہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار رکھ لو۔

۴۱: بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَنَسُ بْنُ سَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُحْسِنِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِبَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَفَّةِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحْبَبَ الشَّرْطُ أَنْ يُؤْفَى بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ .

۱۹۵۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ جس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے وہ وہ شرط ہے جس کی بنیاد پر تم (اپنے لیے) فرجوں کو حلال کرو۔

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ صَدَاقٍ أَوْ جَاهٍ أَوْ هَبَةٍ قُتِلَ عَصْمَةُ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ مِنْ عَصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَ أَوْ خَسِيَ وَاعْلَوْ مَا يَكُونُ مِنَ الرُّخْلِ بِهِ النَّسَبُ أَوْ أَخَاهُ .

۱۹۵۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: نکاح بندھنے سے قبل جو بھی مہر، تحفہ، ہدیہ ہو وہ بیوی کا ہے اور جو نکاح بندھنے کے بعد ہو تو وہ اس کا ہے جسے دیا گیا یا ہبہ کیا گیا اور سب سے زیادہ آدمی کا اعزاز جس کی وجہ سے کیا جائے اس کی بیٹی یا بہن ہے۔

۴۲: بَابُ الرَّجُلِ يُعْتَقُ أَمَتَهُ ثُمَّ

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَسُ بْنُ عُمَرَ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحٍ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَنِيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي تَرْدَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَارِبَةٌ فَأَذَلَّهَا فَاعْتَسَلَ أَفْئِدَتَهَا وَعَلَمَهَا فَاعْتَسَلَ أَفْئِدَتَهَا ثُمَّ اعْتَصَمَهَا وَسَرَّوَحَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا رُخْلِي مِنْ أَفْئِدَةِ الْكِتَابِ إِمْنٌ سِوَاهُ وَأَمِنْ مَحْشَدٍ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَمْلُوكٌ أَذَى

۱۹۵۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی باندی ہو وہ اسے اچھے انداز سے آداب سکھائے اور اچھے انداز سے اس کی تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے اسے دو ہزار طے گا اور جو بھی کتابی مرد اپنے نبی پر ایمان لائے اور محمد (ﷺ) پر ایمان لائے اسے دو ہزار طے گا اور جو بھی مملوک غلام اللہ کے فرائض ادا کرے اور

شادی کر لے

حق اللہ علیہ وحق موالیہ، قلہ اخراں

اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اس کو دہرا آجڑے گا۔

قال صالح قال الشَّيْبِيُّ قَدْ اغْنَيْكَهَا
بغير شئٍ؛ اِنْ كَانَ الرَّابِحُ لِيَرْكَبَ فِينَا فُوزَهَا إِلَى
الْمَدِينَةِ

اس حدیث کے راوی صالح کہتے ہیں کہ
میرے استاد امام شعبیؒ نے فرمایا یہ حدیث میں نے تمہیں
بلا معاوضہ مفت ہی میں دے دی حالانکہ اس سے کم بات
معلوم کرنے کے لئے بھی مدینہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

۱۹۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ لَنَا حَمَّادُ بْنُ رَئِدٍ
ثَنَا ثَابِتٌ وَعَنْدُ الْعَرِينِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجِيٍّ عَنْ
صَارِثِ بْنِ عَمْرٍاءَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارِثُ بْنُ مَرْثَدٍ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَرُوحِهَا وَجَعَلَ عَقْفَهَا
ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَرُوحِهَا وَجَعَلَ عَقْفَهَا
سَأَلْتُ أَنَسًا مَا أَتَمَّهَا؟ قَالَ أَتَمَّهَا نَفْسُهَا

۱۹۵۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صفیہ (جب خیر میں قید
ہوئیں تو) سید کلبی کے حصہ میں آئیں پھر بعد میں رسول
اللہؐ کو ملی گئیں تو آپؐ نے ان سے شادی کر لی اور آزادی
کو ان کا مقرر کر دیا۔ حماد کہتے ہیں کہ عبدالعزیز نے ثابت
سے کہا آپؐ نے انسؓ سے پوچھا تھا کہ رسول اللہؐ نے صفیہ
کو کیا مہر دیا؟ انکی ذات (آزادی) مہر میں دی۔

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا حُثَيْبُ بْنُ مَنِصَّرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدَ بْنِ رَئِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْنَى حَفِيَّةً وَجَعَلَ عَقْفَهَا
صَدَقَهَا وَتَرَوُّحَهَا

۱۹۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا کو آزاد کیا اور آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دے کر
ان سے شادی کر لی۔

۳۳: بَابُ تَزْوِجِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ

چاپ: آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا

إِذْنِ سَيِّدِهِ

شادی کرنا

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا أَهْزَبُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَدَةُ الْوَارِثِ
سَعِيدٌ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ غَمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ كَانَ مَاهِرًا

۱۹۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو وہ
زانی ہوگا۔

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي
نَسِ سَعِيدٍ قَالَا قَالُوا عَسَدُ بْنُ مَالِكٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عِيسَى بْنِ غَمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيسَى بْنِ غَمَرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ زَانٍ

۱۹۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
غلام بھی مالگوں کی اجازت کے بغیر شادی کر لے وہ زانی
ہے۔

۳۳: بَابُ التَّهْنِیْ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

پاپ: نکاح متعہ سے ممانعت

۱۹۶۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں کے ساتھ حد سے اور پانچو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۹۶۲: حضرت سہرہ فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں گئے لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول گھر سے دوری ہمارے لئے سخت گراں ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر ان عورتوں سے نکاح کر کے قائدہ اٹھا۔ ہم ان عورتوں کے پاس گئے تو انہوں نے باہمی مدت مقرر رکھے گئے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ صحابہ نے رسول اللہ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا پھر باہمی مدت مقرر کر لو تو میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی ٹکے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی لیکن انکی چادر میری چادر سے عمدہ تھی البتہ میں اس کی پرست زیادہ جوان تھا۔ اس عورت نے کہا: چادر تو چادر کی طرح ہے سو میں نے اس سے شادی کر لی میں اس رات اسکے پاس ٹھہرا۔ صبح آیا تو نبی رکن اور باب کے درمیان کھڑے ہوئے فرما رہے تھے اے لوگو! میں نے تمہیں حد کی اجازت دی تھی مگر اسے سنا اللہ نے قیامت تک کیلئے حد حرام فرما دیا اسلئے جسکے پاس کوئی حد والی عورت ہو اسکا رستہ چھوڑ دے اور جو تم نے انہیں دیا اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

۱۹۶۳: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب خلیفہ بنے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ہمیں حد کی اجازت دی پھر اسے حرام قرار دے دیا۔ اللہ کی قسم جس کے متعلق معلوم ہوا کہ حد کرتا ہے اور وہ بھٹن ہوا تو میں اس کو

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: قَالَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ: قَالَا ذَاكَ لَنَا قَسْبٌ 'عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ 'عَنِ ابْنِهِمَا 'عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ 'أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ حَبْرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْخَمْرِ الْأَنْسِيَةِ ۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍمُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ: قَالَا عِنْدَهُ أَنَّ سَلِيمَانَ 'عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ 'عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سُرْفَةَ 'عَنِ ابْنِهِ 'قَالَ حَرَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: فَقَالُوا إِنَّا زَوَّجْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ الْغُرَيْبَةِ فَهَذَا حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: قَالَ فَاسْتَمْتَعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ: فَاتَّيَسَّرَ: فَاتَّيَسَّرَ أَنْ يَنْكِحُوا إِلَّا أَنْ لَمْ يَجْعَلْ نَيْسًا وَتَبَيَّنَ احْتِلَا: فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلُوا تَيْنَكُمْ وَتَبَيَّنَ اجْعَلُوا: فَخَرَّجَتْ آتَا وَأَنَّ عَمَلِي: مَعَ نَزْدٍ وَمَعِي نَزْدٌ: وَنَزْدَةُ اخُودٌ مِنْ يَزْدِي وَأَنَا أَصَبُ مِنْهُ: فَاتَّيَسَّرَ عَلَيَّ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ نَزْدَةُ كُتُوبٌ: فَزَوَّجْتُهَا فَتَنَكَّحْتُ عَنْهَا بِلَاكَ الْبَلَّةِ: ثُمَّ غَدَوْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّ بَيْنَ الرُّمَحِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَذْنُ لَكُمْ فِي الْأَنْسِنَاعِ: إِلَّا وَإِنَّ اللَّهَ فَذْ حَزَمَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: فَمِنْ كَانَ عَنْدهُ مَهْلُ شَيْءٍ فَلْيُخْلِ سَبِيلَهَا: وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا الْيَسْمُوهُنَّ شَيْئًا.

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَسْلَانِ قَالَا الْغُرَابِيُّ عَنْ اسَانِ بْنِ أَبِي حَارَمٍ 'عَنِ ابْنِ مَكْرَمٍ بْنِ حَفْصٍ 'عَنِ ابْنِ عُمَرَ 'قَالَ لَمَّا زِلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ 'حَبَطَ النَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَكُنْ فِي الْمُتْعَةِ نَدَاةً: لَمْ يَحْزَمْهَا وَاللَّهِ إِلَّا غَلَسْنَا أَحَدًا يَضَعُ وَهُوَ مُخَضَّنٌ

اَلَا رَحِمَهُ سَلْحَا حَارَةً اَلَا اَنْ يَنْبَغِيَ مَرْغَبَةٌ يَنْهَلُوْنَ سَلْسَارُ كُرُوں گا۔ اَلَا یہ کہ میرے پاس چار گواہ لائے جو
وَاَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْلَاهَا بَعْدَ اِذَا گواہی بھی دیں کہ اللہ کے رسول نے اسے حرام کرنے
حرم ہوا

شریح: حجہ یہ ہے کہ ایک میعاد میں تک نکاح کرے۔ مثلاً ایک دن دو دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ ایک سال یہ حرام
ہے۔ شرح السنہ میں ہے کہ علماء رحمہم اللہ نے متعہ کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے گو یا تمام مسلمانوں کا اس کی حرمت پر
اجماع ہے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں کچھ دن کے لئے اس کی اجازت ضرور ہوئی تھی جو شخص بہ سبب تجربہ جنسی پہچان کی وجہ
سے حالت اضطرار کو پہنچ گیا ہو اس کے لئے اجازت تھی کہ وہ متعہ کر لے لیکن بعد میں قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔
حضرت علیؓ سے اس کی حرمت مروی ہے۔ قاضی عیاض وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ متعہ صرف روافض اور شیعہ کے نزدیک جائز
ہے جو آیت (ہَلْ مَسَا امْسَهُ تَعَمَّ بِهٖ مٰہِیْنٍ فَتَوٰہُوْا اَجُوْرٰہُنَّ) فریضہ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں استحکام کا ذکر
ہے نہ کہ نکاح کا اور استحکام ہی متعہ ہے نیز اس میں اجر دینے کا حکم ہے اور اگر نکاح متعہ میں دیا جاتا ہے نہ نکاح میں لیکن
حما بہ لراحم اور فقہاء عظام بلکہ جمیع امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ متعہ بالکل حرام ہے اس کی حرمت پر استدلال کرتے
ہوئے صاحب بدائع نے کہا ہے کہ لَنَا الْکِتَابُ وَ السَّنَہُ وَ الْاِجْمَاعُ وَ الْقِیَاسُ کہ ہمارے پاس کتاب و سنت و اجماع
اور قیاس ہیں اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلرَّوْحِہِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَوْحٰہِمْ اَوْ
مَا مَلَکَتْ اِیْمَانُہُمْ فَانْہِہُمْ عِبْرَ مَلُوْمِیْنَ﴾ فہم ابغی وراء ذلک فاولیک ہم العادون﴾ (اور جو اپنی ثبوت کی جگہ و
تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندھیں پر سو ان پر کچھ اثرات نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سودی
ہیں عد سے بڑھنے والے۔ اس میں حق تعالیٰ شانہ نے نکاح اور ملک بھین کے علاوہ قضاء و ثبوت کا کوئی راستہ ڈھونڈنے
والے کو حلال کی حد سے آگے نکل جانے والا قرار دیا ہے اور اب ایسا جہاں زنا و لواطت دہلی بہائم و عاریت جواری اجماعاً
اور بعض کے نزدیک استحکام بالید وغیرہ جیسی صورتیں آئیں وہیں متعہ بھی آ گیا اس لئے کہ متعہ نہ نکاح ہے نہ ملک بھین کی
ملک بھین نہ ہونا تو ظاہر ہے اور نکاح اس لئے نہیں کہ اول تو متعہ پر لفظ نکاح کا اطلاق نہ عرفاً مانگیا ہے اور نہ شریعت میں
وارد ہے دوسرے یہ کہ نکاح کی کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے نہ ہونے سے نکاح نکاح ہی نہیں رہتا۔ متعہ وقت گزرنے پر ختم
ہو جاتا اور نکاح ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ (۲) نکاح فراش ہوتا ہے جس کے ذریعہ بچہ کا نسب دھونی کے بغیر ہی ثابت ہوتا ہے
اس کے برخلاف جو لوگ متعہ کے قائل ہیں وہ صاحب متعہ سے نسب ثابت نہیں کرتے۔ (۳) منکوحہ بیوی کو دخول کرنا
بوقت چھائی مدت کو واجب کرتا ہے اور موت سے بھی مدت واجب ہو جاتی ہے دخول ہو یا نہ ہو اور متعہ سے وفات کی عدت
واجب نہیں ہوتی۔ (۴) نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اور متعہ میں ایک دوسرے کے
وارث نہیں ہوتے بہر کیف نکاح کے یہ مخصوص احکام ہیں جو متعہ میں نہیں ہیں معلوم ہوا کہ متعہ نکاح نہیں ہے پس یہ حرام
ہے۔ مضمرات میں ہے کہ جو شخص متعہ کو حلال جانے وہ کافر ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے کسی شے کو

حلال کر کے حرام کیا ہو سوائے محد کے بھر پوری عجیب بات ہے کہ شیعوں کی کتابوں میں انجی کی احادیث صحیحہ میں ائمہ سے محد کی حرمت منقول ہیں مگر وہ نہ صرف محد کے حلال ہونے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ اس کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں اور مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ محد کو دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرام کیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ہماری طرف سے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث قائل عبرت ہے جس میں صریح ممانعت ہے اور وہ صحیحین میں بھی موجود ہے اور شیعہ حضرات کا یہ اصول ہے کہ اختلافی مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آل بیت کی طرف مراجعت ضروری سمجھتے ہیں۔ احادیث کے علاوہ اجماع صحابہ بھی ہے کہ محد حرام ہے اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ ابن عباسؓ محد کے جائز ہونے کے قائل ہیں پھر اجماع کہاں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا رجوع ثابت ہے چنانچہ امام ترمذیؒ نے جامع میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ محد (کا ہوا) ابتداء اسلام میں تھا جب کوئی مروکی شیر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہاں کسی عورت سے اتنی مدت کے لئے نکاح کر لیتا جتنی مدت اس کو ٹھہرنا ہوتا چنانچہ وہ عورت اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی الا علی الا علی او ما ملکت امہامہم تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان دونوں (یعنی یوی اور لونڈی) کی شرکاء کے علاوہ ہر شرکاء حرام ہے۔ شیخ حازمی نے کتاب النکاح والسنوٰخ میں بالاسناد سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ عرض کیا: حضرت آپ کے فتاویٰ تو شرعہ آفاق ہو گئے ہیں اور شعراء چنگیاں لینے لگے۔ آپ نے در یافت کیا کیا ہوا؟ میں نے شاعر کے اشعار سنائے یہ سن کر آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! بعد ازاں میں نے اس کا فتویٰ نہیں دیا میرے نزدیک تو محد بالکل ایسے ہی حرام ہے جیسے خون، مردار اور خنزیر کا گوشت کہ یہ چیزیں سوائے مفسدہ کسی کے لئے جائز نہیں۔

۳۵: باب الْمُحْرَمِ يَتَزَوَّجُ

باب: محرم شادی کر سکتا ہے

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرُوفٍ ابْنُ شَيْبَةَ "قَالَ يَحْنَسُ بْنُ اِذْمُ" ۱۹۶۳: ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی اس حال میں کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے۔

فَلَمَّا وَكَانَتْ خَالَتِي وَحَالَةً (وصی اللہ تعالیٰ عنہا) ابْنِ عَسَى وَصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ بْنُ خَلَّادٍ "قَالَ شَقِيانُ ابْنُ غَسْبِيَّةٍ" ۱۹۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام نکاح کیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرَمٌ"

۳۷ : بَابُ الْقُسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ

پہلے: بیویوں کی باری مقرر کرنا

۱۹۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَكَثْبٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ قِصَادَةَ عَنِ الصَّرْنِيِّ أَسَى عَنْ بَشِيرٍ بْنِ بَهَكٍ عَنْ أَسَى خُرَيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمْتَلِيَنَّ مَعَ أَخِيهِمَا عَلَى الْآخَرَى حَاءَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخَذَ شَقِيهَ سَاقِيًا

۱۹۶۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک حصہ ڈھکا ہوا ہوگا۔

۱۹۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا بَعْضُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ الْفَرَجَ بَيْنَ نِسَائِهِ

۱۹۷۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈال لیتے۔

۱۹۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ أُمِّي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَخْسِي فَلَا لَنَا بِرَبِّدِ بْنِ هَارُونَ أَنَا نَا حَفَافَةَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسُمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا فُلَانِي فَيُنَازِلُنِي فَيُنَازِلُنِي فَيُنَازِلُنِي وَلَا أَمْلِكُ

۱۹۷۱ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باری مقرر فرماتے اور اس میں عدل اور برابری سے کام لیتے پھر بھی یہ دعا مانگتے: ”اے اللہ! یہ میری کارکردگی ہے اس چیز میں جس میں میرا اختیار ہے اب مجھے موردِ ملامت نہ ٹھہرائے اس چیز میں جو آپ کے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں نہیں ہے۔“

تفسیر: ان احادیث میں ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان انصاف اور باری میں برابری کی تاکید بیان کی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب نہیں تھی لیکن پھر بھی قرعہ ڈالتے جس ام المؤمنین کا نام قرعہ میں نکلتا وہ سفر میں ساتھ تشریف لے جاتی۔

۳۸ : بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا لِمَا حَبَّتْهَا

پہلے: بیوی اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے

۱۹۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا غُفَّةُ بْنُ حَالِدٍ وَوَحْدَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الصَّبَاحِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْغُرَيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمِيصَةَ عَنْ هَمَامِ بْنِ غُرُوفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَرِهَتْ سُوْدَةَ نَسَتْ وَهَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسُمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَ سُوْدَةَ

۱۹۷۲ : حضرت سودہ بنت زید رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری مجھے دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن بھی مجھے دیتے۔

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. ۱۹۷۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کسی بات کی وجہ سے حضرت صفیہ بنت حیّٰ سے ناراض ہوئے تو صفیہؓ نے عائشہؓ سے کہا: اے عائشہ کیا تم چاہتی ہو کہ تم رسول اللہؐ کو مجھ سے راضی کرو اور میری باری تمہیں مل جائے؟ عائشہؓ نے کہا ٹھیک ہے۔ اسکے بعد عائشہؓ نے اپنا عفران میں رنگا ہوا دودھ پینا اور اس پر پانی چھڑکا تا کہ اسکی مہک پھیلے اور رسول اللہؐ کے پہلو میں جا بیٹھیں۔ نبیؐ نے فرمایا، عائشہؓ! دور دور ہو آج تمہاری باری تمہیں ہے۔ عائشہؓ نے کہا: ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ ”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔“ اور ساری بات آپؐ کو بتائی تو آپؐ حضرت صفیہؓ سے راضی ہو گئے۔

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ وَثُمَّ غُمَرٌ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالضُّلْحُ حَبِيرٌ﴾. ۱۹۷۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آیت ﴿وَالضُّلْحُ حَبِيرٌ﴾ ”اور صلح بھلی ہے۔“ نازل ہوئی اس مرد کے بارے میں جس کی بیوی عرصہ دراز سے اسکے نکاح میں تھی اور اس خاوند سے اسکی کافی اولاد بھی ہوئی تھی پھر اس مرد نے اس بیوی کو بدنام کیا (کہ اسکو طلاق دے کر کسی اور عورت سے شادی کر لے) تو اس عورت نے خاوند کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ اس خاوند کے ہاں رہے اور خاوند اسکی باری اسے دے۔

تفسیر: حضرت سہودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ حدیث: ۱۹۷۳ میں حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے بلند مرتبہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔ حدیث: ۱۹۷۴ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ زیادہ اولاد ہونے کی وجہ سے عورت جماع کے قابل نہ رہے تو اب وہ اپنے خاوند کو اپنی باری قربان کر کے جو ان عورت کو دے سکتی ہے اور اپنے نکاح کو برقرار رکھ سکتی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَالضُّلْحُ حَبِيرٌ﴾ لیکن عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہے اپنی باری واپس لے لے۔

باب: نکاح کرانے کے لئے سفارش کرنا

۴۹: نَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الزَّوْجِ

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ۱۹۷۵: حضرت ابو دھم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں

نقاب ڈالا اور چلی گئی (صفیہؓ کو دیکھنے) رسول اللہؐ نے میری آنکھیں دیکھ کر پہچان لیا۔ فرماتی ہیں میں نے منہ موڑا اور حمزہؓ سے چلی۔ رسولؐ نے مجھے پکڑ لیا اور گود میں لے لیا۔ پھر فرمایا تم نے کیسی دیکھی؟ میں نے کہا: بس چھوڑ دیجئے! ایک یہود نے ہے یہودوں کے درمیان۔

۱۹۸۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا کہ نہنب میرے پاس بلا اجازت آ گئیں وہ غصہ میں تھیں کہنے لگیں اے اللہ کے رسول! آپ کیلئے کافی ہے کہ ابو بکرؓ کی بیٹی اپنی کرتی پہنے (یعنی بازو وغیرہ کھولے) پھر میری طرف متوجہ ہوئیں میں نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ نبیؐ نے فرمایا تم بھی کہو اپنی مدد کرو (کیونکہ حضرت نہنب نے سخت بات کی اور بلا اجازت گھر میں آئیں) میں انکی طرف متوجہ ہوئی (اور جواب دیا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ انکا منہ میں تھوک خشک ہو گیا۔ کچھ جواب نہیں دے سکیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کا چہرہ جلدار ہے۔

۱۹۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں غزویں سے کھینچی تھی جبکہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی آپ میری سہیلیوں کو میرے پاس کھیلنے کے لئے بھیج دیتے تھے۔

سَصِيَّةٌ سِتْ خَبِيٍّ حَتَّى بَسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرُونِ عَنِي قَالَتْ فَتَكْرُوتُ وَتَقْبَلُ فَذَهَبَتْ فَهَوَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى غُتْنِي فَعَرَفَنِي قَالَتْ فَالْتَقْتُ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ فَاذْخَبْنِي فَأَخْضَعْنِي فَقَالَ كَيْفَ زَانَتْ؟ قَالَتْ قُلْتُ أُرْسِلُ بِهَذَا دِيَّةً وَنُطْلُ بِهَذَا دِيَّةً

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُودٍ أَمِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ حَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَصِيٌّ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اخْشَكَ إِذَا قُلْتُ لَكَ نَيْبَةً أَمْ سَكِرَ فَرَضَعْنِيهَا ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا حَتَّى قَالَ السُّؤْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَزَّكَ! فَأَنْتَصَرَفِي فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا خَسِي رَائِبِيَا وَفَدَيْسُ رَيْفِيَا فَمِنْ فِيهَا مَا تَزِدُ عَلَى شَيْئَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ وَخَفَّةً

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَ شَاوِعُ بْنُ حَبِيبٍ الْفَاصِي قَالَ قَالَا هَشَامُ بْنُ غُرُوءَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ الْعَمَّ بِالْمَدَنَةِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَسْرُبُ إِلَيَّ صَوَابِحَانِي يَلَا عَنَتِي

تفسیر: مطلب یہ ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بھائی کا خاص معیار اور نشانی یہ ہے کہ اس کا رتا واپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اگے مسلمانوں کے واسطے اپنی اس ہدایت کو زیادہ موثر بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مثال پیش فرمائی کہ خدا کے فضل سے میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ بیویوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ انتہائی دلجوئی اور دلداری کا تھا جس کی ایک دو مثالیں اگلی حدیثوں سے بھی معلوم ہوں گی۔

حدیث ۱۹۷۹: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ خاوند واپنی بیویوں سے حسن معاشرت سے رہنا چاہئے باوجودیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ہمارک بہت زیادہ تھی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ صغیرہؓ تھیں لیکن آپؐ نے ان کو خوش رکھنے کی غرض سے ان کے ساتھ دوڑ لگا دی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ دوڑ لگانا دوسرے ہواحق۔ پہلی مرتبہ حدیث ۱۹۷۹: لگا لگا تھیں اور دوسرے مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھرت گئے تھے۔ واقعہ سنن ابی داؤد میں آتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی ہاراضتی بھانڈے۔ بشریت تھی یعنی انسان ہونے کے ساتھ ساتھ سوکن کے بارے میں یہ الفاظ لکھ دینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ اس واقعہ میں بہت دلجوئی کا معاملہ فرمایا۔

حضرت عائشہؓ صدیقہ صحیح روایات کے مطابق نو سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ گئیں تھیں اور اس وقت وہ گزریوں سے کھیا کرتی تھیں اور انہیں ان سے دلچسپی تھی۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں خود حضرت عائشہؓ صدیقہ کا اپنے متعلق یہ بیان ہے کہ جب ان کی رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں اور ان کے کھینے کی گزریاں ان کی ساتھ تھیں زیر تشریح حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کھیل اور تفریحی مشغلہ سے نہ صرف یہ کہ منع نہیں فرماتے تھے بلکہ اس بارے میں ان کی اس حد تک دلدادگی فرماتے تھے کہ جب آپؐ کے تخریف لانے پر ساتھ کھیلنے والی دوسری بچیاں کھیل چھوڑ کر بھاگیں تو آپؐ خود ان کو کھیل جاری رکھنے کا فرما دیتے۔ ظاہر ہے کہ بیوی کی دلدادگی کی یہ انتہائی مثال ہے۔ واضح رہے کہ یہ گزریاں تصویر کے حکم میں داخل نہیں تھیں ناقص ہونے کی وجہ سے جیسا کہ گھروں کی چھوٹی بچیاں اپنے کھیلنے کے لئے جو گزریاں بناتی ہیں ویسا کیا ہے کہ تصویر اور بت کے لحاظ سے وہ اتنی ناقص ہوتی ہیں کہ ان پر کسی طرح بھی تصویر کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اس لئے حضرت عائشہؓ صدیقہ کی گزریوں سے گھروں میں تصویریں اور بت رکھنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

باب: بیویوں کو مارنا

۵۱: بَابُ ضَرْبِ النِّسَاءِ

۱۹۸۳: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اس دوران عورتوں کا ذکر کیا اور مردوں کو عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ اب تک تم میں ایک اپنی بیوی کو باجی کی طرح مارے گا ہو سکتا ہے اس دن کے آخر میں (یعنی رات کو وہ اس کو ساتھ لٹائے)

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ سَيْبٍ نَاهِيَةً مِنْ غُرُوةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعَةَ قَالَ حَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ذَكَرَ النِّسَاءِ فَوَعظَهُمْ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ بَخْلًا أَحَدُكُمْ إِذَا رَأَى امْرَأَةً حَلَدَ الْأَمَةِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَصْحَبَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ

۱۹۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی بھی خادم یا اہلیہ کو نہ مارا بلکہ اپنے دست مبارک سے کسی چیز کو نہیں مارا۔

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ سَيْبٍ نَاهِيَةً مِنْ غُرُوةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعَةَ قَالَ حَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ذَكَرَ النِّسَاءِ فَوَعظَهُمْ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ بَخْلًا أَحَدُكُمْ إِذَا رَأَى امْرَأَةً حَلَدَ الْأَمَةِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَصْحَبَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ

۱۹۸۵: حضرت ابیاس بن عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی بندہ یوں کو ہرگز نہ مارا کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! عورتیں غالب آ گئیں اپنے خاوندوں پر آپؐ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی تو ان کی پٹائی

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنَا سَائِفِيَانِ ابْنِ عَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي يَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُؤَابٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبْنَ امْرَأَةَ اللَّهِ فَهَاءُ عَمْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَنْتِ النِّسَاءَ عَلَى إِزْوَاهِهِنَّ وَأَمَرْتُ مَضْرِبَهُنَّ فَضَرَبْنَ عَطَافَ مَالٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفٌ سَاءٌ كَثِيرٌ فَلَمَّا أَضْحَ قَالَ لَقَدْ طَافَ الْبَلَدُ مَا لَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعُونَ امْرَأَةً تَحُلُّ امْرَأَةً تَحُلُّ زَوْجَهَا فَلَا تَحِلُّونَ أُولَئِكَ حَارِثُكُمْ

ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے میں بہت سی عورتیں آئیں حج کو آپ نے فرمایا رات محمد کے گھرانے میں ستر عورتیں آئیں ہر عورت اپنے خاوند کی حکایت کر رہی تھی تم ان مردوں کو بہتر نہ پاؤ گے۔

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحَسَنُ بْنُ مُلْكٍ
الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ حَمَّادٍ ثَابِتَ الْوُعَاةِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
عَدْنَةَ عَنْ الْأَوْزَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَدِّسِ عَنِ الْأَشْعَثِ
بْنِ قَبْسٍ قَالَ صَفَّ عُمَرُ كَيْلَهُ فَلَمَّا كَانَ فِي حِوْفِ الْكَيْلِ
قَامَ إِلَى امْرَأَتِهِ يَضْرِبُهَا فَحَبَرَتْ بَيْنَهُمَا هِلْمَاوَى الِى
هَرَاهُ قَالَ لِي يَا أَشْعَثُ اخْطِطْ عَلَيَّ نَبْذًا سَمِعْتُهُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَ يَضْرِبُ
امْرَأَتَهُ وَلَا تِلْكَ الْأَعْلَى وَفَرَّ وَبَسَّيْتُ الثَّالِثَةَ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالٍ عَنْ حَدَّثَنَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ رِجْوَانَ عَنْ
مُهَذَّبٍ لَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

ایک اور سند سے دوسری روایت بھی ایسی ہی
مروئی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے اتنا سخت مارنا پھر پکارنا یہ نامناسب ہوگا۔ مناسب یہ ہے کہ حتیٰ الواقع صورت پر ہاتھ نہ اٹھائے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کسی کو نہیں مارا اور نہ جہاد میں اللہ کے لئے تو کفار اور مشرکین کو مارا ہے۔ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر ایک طرح کی حاکمیت عطا فرمائی ہے اس وجہ سے انتقام کو درست رکھنے کی غرض سے مرد کو اجازت دی ہے کہ بیوی کا جائزہ دے مار سکتا ہے اور عورت اُس سے انتقام نہیں لے سکتی لیکن ادا وجہ ظلم مارنے کی اجازت نہیں۔

حضرت مہر رنجی اللہ عنہ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو کسی عہد شرمی کو پامال کرنے یا ہانا و سنگار نہ کرنے یا مرد کی نافرمانی پر مارا ہو تو اللہ تعالیٰ باز نہیں کریں گے۔ اس حدیث سے وتر کا مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ نماز وتر سونے سے پہلے یا نہانے کے بعد پڑھنا افضل ہے۔

۵۲ : ثَابِتُ الْوَأَصْلَةِ وَالْوَأْثِمَةِ بالوں میں جوڑا لگانا اور گودنا کیسا ہے؟

۱۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَعَاوَدَ اللَّهُ عَنْ
سَمِيرٍ وَفَوْزَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ يَافِعِ بْنِ
۱۹۸۷ : حضرت ابن مرزوقی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیجی جوڑا لگانے والی اور

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْوَصْلَةَ وَالْمُسَوِّصَةَ وَالْوَأْسَمَةَ وَالْمُسَوِّصَةَ
جوڑ لگانے والی پر (بالوں میں) اور گودنے والی اور گودانے والی پر۔

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا عَنْدَهُ نُسُ
سَلِيمَانُ عَنْ هَنَاءِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ
حَدَّثَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ
ابْنَتِي غَرِيبَةً وَلَقَدْ أَصَابَهَا الْحَصَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَاصْلُ
لَهَا قَبِيهٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ
الْوَأْسَمَةَ وَالْمُسَوِّصَةَ

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ غُمَرَ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ
نَسْ عُمَرَ قَالَا نَسَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنُ مِهْدِيٍّ نَسَا سَلِيمَانُ
عَنِ مَسْزُورٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوَأْسَمَةَ وَالْمُسَوِّصَةَ شِمَاتِ وَالْمُسْتَمِصَّاتِ وَالْمُسْتَلْحَمَاتِ
لِلنَّحْسِ الْمُبْتَرِاتِ لِحَلْقِ اللَّهِ بِلَعْنِ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي
أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَغْفُوقٍ فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَعْنِي
عَنْكَ أَنْكَ فَلَنْتِ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مِنْ
لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟
قَالَتْ أَيْ لَا أَقْرَأُ مَا مِثْلُ لَوْحِهِ فَمَا وَحَدَّثَهُ قَالَ إِنْ كُنْتَ
فَرَاتِهِ فَقَدْ وَحَدَّثَهُ مَا قَرَأْتَ وَمَا تَأْتِيهِمُ الرِّسُولُ فَخَلَّوْهُ وَمَا
يَهْجُمُ عَنْهُ فَانْهَوْهُ؟ قَالَتْ سَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَهَى عَنْهُ قَالَتْ فَهَاتِي
لَا طَرَفُ أَهْلِكَ يَفْعَلُونَ قَالَ أَفْهَى فَانْظُرِي فَنَدَعَتْ
فَسَطَرَتْ فَلَمْ تَرَمْ حَاحِيهَا شَيْئًا مَا رَأَتْ شَيْئًا قَالَ عِنْدَ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ كَانَتْ كَمَا تَفُوتِينَ مَا حَا
مَعَا

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبیؐ نے
لعنت کی گودنے اور گودانے والیوں پر اور ہال اکھاڑنے اور
دانٹوں کو بطور حسن کشادہ کرنے والیوں پر (یعنی) اللہ کی
خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ یہ حدیث نبیؐ اسد کی ایک خاتون
ام یغوق نے سنی تو وہ عبداللہؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں
نے سنا کہ تم نے ایسا (ایسا) کہا؟ انہوں نے کہا: کیوں
مجھے کیا ہوا کہ میں لعنت نہ کروں جس پر نبیؐ نے لعنت بھیجی اور
یہ بات تو قرآن میں موجود ہے۔ وہ بولی میں نے تو سارا
قرآن پڑھا لیکن یہ (لعنت) کہیں نہ پائی۔ عبداللہؓ نے کہا:
اگر تو قرآن پڑھی ہو تو ضرور یہ آیت دیکھ لیتی۔ یعنی جو حکم
تم کو اللہ کا رسولؐ دے اس پر عمل کرو اور جس سے روکے رک
جاؤ۔ تو نبیؐ بائیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ قرآن سے
(بھی) ثابت ہیں۔ وہ خاتون بولی: ہاں! یہ تو قرآن میں
ہے۔ عبداللہؓ نے کہا: تو نبیؐ نے اس سے منع کیا ہو۔ وہ بولی
میرا خیال ہے تمہاری بیوی بھی ایسا کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ
عنه نے کہا: جاؤ دیکھ لو۔ لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہ پائی۔
عبداللہ رضی اللہ عنه نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی میرے ساتھ
نہ رہ سکتی۔

باب: مرد اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے سے قبل دخول کرے؟

۱۹۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا شوہر کے پاس اس کی بیوی کو بھیج دیں۔ قبل اس سے کہ خادمہ نے بیوی کو کوئی چیز (مہر) دیا تھا۔

باب: کوئی چیز منحوس اور کوئی مبارک ہوتی ہے؟

۱۹۹۳: حرم بن معاویہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: نحوست کچھ شے نہیں اور کبھی تین چیزیں مبارک ہوتی ہیں: (۱) عورت (۲) گھوڑا اور (۳) گھر۔ (یعنی جب یہ نحوست نہیں تو باقی اشیاء بدرجہ اولیٰ مستطیٰ ہو گئیں)۔

۱۹۹۴: حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر (بالفرض) نحوست کوئی چیز ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی: (۱) عورت (۲) گھوڑے اور (۳) گھر میں۔

۱۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے، عورت اور گھر میں۔ زہری نے کہا: مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ ان کی راوی تصدق نے اُن سے یہ حدیث بیان کی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے: وہ ان تین چیزوں کا شمار کرتی تھیں اور ہر ایک کو اراکوہ بڑھاتی تھیں۔

۵۳: بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

۱۹۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمَلٍ نَسَاؤُكَ عَنْ مَنْصُورٍ (طَه) عَنْ طَلْحَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدْخُلَ عَلَى رَجُلٍ أَمْرًا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

۵۵: بَابُ مَا يَكُونُ فِيهِ الْيُسْنُ وَالشُّؤْمُ

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ شَلَيْبٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ مَجْنَمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا شُؤْمَ وَفَذْ يَكُونُ الْيُسْنُ فِي ثَلَاثَةٍ هِيَ الْمَرْأَةُ وَالْفَرَسُ وَالذَّار

۱۹۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فَصَى الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةُ وَالْمَسْكِي يَغِي الشُّؤْمُ

۱۹۹۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبَلٍ ثَنَا سُلَيْمَةُ ثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّعْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ هِيَ الْفَرَسُ وَالْمَرْأَةُ وَالذَّار قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ رُمَةَ أَنَّ جَدَّتَهُ رَأَيْتُ حَافِظَةً عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ وَتَرِيدُ مَعِيْنَةَ الشَّيْءِ

تقریباً ۱۰۰ کارخانہ عالم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہوتا ہے کسی چیز کا انسان پر کچھ اثر نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد زمانہ جاہلیت کے فاسد عقیدہ کا ابطال ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے سہارک ہونے سے یہ فرض ہے کہ کوئی گنہگار بہت اچھا ہوتا ہے کھلا اور ہانسی لوگوں کے لئے خوشی کا باعث ہوتا ہے وہاں اولاد ہوتی ہے اسی طرح کوئی عورت سالہ پار سادہ و مطہد ہوتی ہے اور گھوڑا خوراک کم کھائے والا صحتی اور چالاک ہوتا ہے یہ ان کیلئے مہارک ہوتا ہے۔ مکان کی نحوست اس کا ٹکڑا چار ایک بنانا ہے جس میں رہنے والے بیماریوں میں مبتلا ہوا کریں۔ عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز بدکار اور فضول خرچ ہو اور شوہر کی مافرامان ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ سرکش ہو کھاتا تو بہت ہو لیکن سوار کے سامنے سر کھتی کرے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چیزیں خود مصائب ہوتی ہیں بلکہ اس فاسد عقیدہ کی تصحیح کی فرمائی کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے۔

جواب: غیرت کا بیان

۵۶: بَابُ الْغَيْرَةِ

۱۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضی غیرت اللہ کو محبوب ہے بعضی ناپسند۔ جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ جہت کے مقام پر غیرت کرے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بغیر جہت کے بے فائدہ غیرت کرے اور فقہ گمان پر کوئی قدم اٹھانا جہالت ہے۔

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اَبِي سَهْمٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ مَخْصِيٍّ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَهْمٍ (اَبِي سَهْمٍ) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يَحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ فَاَمَّا مَا يَحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الزَّيْنَةِ وَاَمَّا مَا يَكْرَهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ زَيْنَةٍ

۱۹۹۷: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے کبھی کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی ماسوا خدیجہ کے کیونکہ میں دیکھتی تھی کہ نبی اکرمؐ ان کو یاد کرتے (اگرچہ اُس وقت وہ وفات پا چکی تھیں) اور اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ خدیجہؓ جو جنت میں ہے اسے سونے سے بنائے گئے مکان کی بشارت دیدیں۔

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اَسْحَقَ قَالَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاعَزْتُ عَلِيَّ اَمْرًا قَطُّ مَا عَزَّتُ عَلٰی حَدِيْثَةٍ اَمَّا زَيْنَتُ مِنْ دُخْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَهَا وَلَقَدْ اَمْرًا رُبَّمَا اِنْ يُشْرَهَا سَبَبٌ فِي الْحَتِّ مِنْ قَصَبٍ يَغْنِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ اِنَّ مَا حَا

۱۹۹۸: مسور بن حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کو فرماتے سنا: جب آپؐ تمہارے گھر کے نبی ہشام بن المغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں؟ میں کہی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا (تین بار ارشاد فرمایا) ہاں!

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنَّمَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ زَهْرُوْا عَلٰی الْمَسِيْرِ يَقُوْلُ اِنْ سَمِعْتُمْ هِشَامَ بْنَ الْمُصْبَرَةِ اَسْتَأْذِنُوْنِيْ اِنْ يَكْخُرَا اَنْتَهُمْ عَلٰی نَبِيِّ اَبِي طَالِبٍ

فَلَا ادْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا ادْنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا ادْنُ لَهُمْ اَلَا
 اَنْ يُرْبِدَ عَلٰی نِسْ اِسْمِ طَالِبٍ اَنْ يَطْلُوَ اِسْمُ وَنَكَحَ
 اِسْمُهُ فَاَسْمَاهُ مِصْعَةُ مَنَى بُرَيْسٍ مَّا رَیَهَا وَیُؤَدِّیْ
 مَا اَذَاهَا

یہ ہو سکتا ہے کہ علیؑ میری بیٹی (فاطمہؑ) کو طلاق دے اور ان کی
 بیٹی سے نکاح کر لے۔ اسلئے کہ فاطمہؑ میرا (بھوکا) کھڑا ہے
 اور جو اُسے ناگوار لگے مجھے بھی لگتی ہے اور جس سے اُسے
 صدمہ پہنچے مجھے بھی اُس سے تکلیف ہوتی ہے۔

۱۹۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ اَیْمَانَ عَنْ
 شُعْبَةَ اَنْ اَلْمُسَوِّزِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنْ عَلِیُّ بْنُ اَسْمٰی طَالِبٍ
 حَطَبَتْ نِسْ اِسْمِ حَقْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَلْحَسَنِ صَلَّی
 اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ اَنْتِ اَلْحَسَنِ
 صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَهَلَّتْ اَنْ فَرَمَکَ بِمَحْذُورٍ اَنْکَ
 لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِکَ۔ وَهَذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ اَیْمَانَ عَنْ اِسْمٰی حَقْلٍ

۱۹۹۹۔ مسور بن خرمہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے
 ابو جہل کی بیٹی کو (نکاح کا) پیام دیا اور اس وقت اُن کے
 نکاح میں فاطمہؑ تھیں۔ جب یہ خبر فاطمہؑ سے سنی تو نبیؐ سے
 عرض کیا: آپؐ کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ کو اپنی بیٹیوں
 کے متعلق غصہ نہیں آتا۔ اسی وجہ سے علیؑ اب (دوسرا) نکاح
 کرنے والے ہیں ابو جہل کی بیٹی سے۔

مسور نے کہا: یہ خبر سن کر نبیؐ کھڑے ہوئے اور
 میں نے سنا آپؐ نے تشہید پڑھا پھر فرمایا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
 اَنْکَحْتُ اِسْمَ الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ فَتَحْشَى فِصْدُفِیْ۔ وَاَنْ
 فَاطِمَةُ وَحَسَّی اَللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اَللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ مِصْعَةُ مَنَى وَاَنَا اَخْبَرُهُ اَنْ تَفْضُوْہَا۔ وَاَلِہَا وَاللّٰہُ لَا
 نَخْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَبِنْتُ
 عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَحْلِیْ وَاحِدٍ اَبْدًا فَلَمْ یَقُولْ عَلِیُّ عَنِ
 الْحِطَّةِ

میں نے سنا آپؐ نے تشہید پڑھا پھر فرمایا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
 نکاح کیا اپنی بیٹی (ننسب) کا ابو العاص بن الربیع سے اور
 انہوں نے جو کہا حجاج ثابت کیا اور بے شک فاطمہؑ محمدؐ کی
 دختر میرا ایک کھڑا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ اُس کو گناہ میں
 گھسیٹنے کی کوشش کریں۔ اللہ کی قسم! اے شک اللہ کے رسولؐ
 اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس کبھی جمع نہیں ہو
 سکتیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ کرم نے پیغام (نکاح) ترک کر دیا۔

تشریح: ان احادیث میں پسندیدہ غیرت کا ذکر ہے اور ناپسندیدہ کہ بھی کم عقل اور خوف خدا سے خالی لوگ
 عینہ اور کسی صالحہ عورت پر جموئی جھٹتیں لگا کر اس کے خاوند کو غیرت دلا کر جدائی پیدا کر دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیال کیا ہوگا کہ مرد کو چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اس لئے دوسرا نکاح کرنے کا ارادہ
 کیا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تو کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ جب علی کرم اللہ وجہہ تو
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور اطاعت کرنے والے تھے حضرت فاطمہؑ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حیات میں
 دوسری شادی نہیں فرمائی۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ابو العاصؑ نے جو وعدہ کیا تھا اس کو انہوں نے پورا کیا اور بے شک فاطمہؑ میرا ایک کھڑا ہے اللہ کی قسم! رسول اللہؐ کی بیٹی اور اللہ

کے دشمن کی جیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہ ہوں گی۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے نبی اور اللہ کے دشمن کی جیٹی جمع ہو جائیں ایک شخص کے پاس۔ یہ جمع کرنا منع ہو اور وہ ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے حسرت فاطمہؓ کو تکلیف پہنچتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا باعث ہوتا تو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کا جو دہلاک ہو گا تو حضرت علیؓ پر شفقت فرماتے ہوئے منع فرما دیا دوسری علت یہ ہے کہ بی بی فاطمہؓ غیرت کی وجہ سے کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی نہ کر رہیں تو غنیمہ کے ڈر کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعمیل ارشاد فرمائی۔

۵۷ : بَابُ النَّبِيِّ وَجَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاپ: جس نے اپنا نفس (جان) ہبہ کی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَدْ أَخَذَ عَنْهُ
سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا
كَانَتْ تَقُولُ إِنَّمَا تَسْمَعُي الْمَرْءَ إِذَا نَهَى نَفْسَهَا لِلشَّيْ
ءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى تَقُولَ اللَّهُمَّ (تَرْجُمَنِي مِنْ نَفْسَاءِ
مِنْهُمْ) وَتَقُولَ إِنَّكَ مِنْ نَفْسَاءِ (الْأَحْرَابِ ۵۱) فَكَانَتْ
تَقُولُ إِنَّ رَيْثَكُمْ لِيَسَارِعَ مِنْ هَوَاكَ

[illegible]

تفسیر صحیح ☆ اس حدیث میں عائشہ صدیقہؓ نے آیت کا شان نزول بیان فرمایا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا تھا جس عورت کے ساتھ چاہیں آپ ﷺ کا حج کر لیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت کی تفسیر میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے سب سے زیادہ مشہور قول ہے کہ اس آیت کا نزول باری تقسیم کرنے کے سلسلہ میں ہوا پہلے عورتوں میں برابر ہی کرنا رسول اللہؐ کو واجب تھا اس آیت کے نزول کے بعد برابر ہی رکھنے کا حکم ساقط کر دیا گیا اور عورتوں کے معاملہ میں رسول اللہؐ کو پورا اختیار دیا گیا۔

۵۸ : بَابُ الرَّجُلِ يَشْكُ

باب: کسی شخص کا اپنے لڑکے (نسب) میں

فِي وَلَدِهِ

شک کرنا

۲۰۰۲ . حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ بنی فزارہ کا ایک شخص عجمی کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالاکڑا جتنا (یعنی نسب میں شک کیا) آپ نے فرمایا: تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُن کا رنگ کیسا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپ نے فرمایا: ان میں کوئی چت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کہاں سے آیا؟ بولا: کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا پھر (شک کیوں کرتا ہے) تیرے یہاں بھی کسی رگ نے یہ رنگ نکالا ہوگا۔

۲۰۰۳ . حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگل کا رہائشی عجمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بیوی نے ایک لڑکا جتنا سیاہ رنگ والا اور ہمارے یہاں کوئی کالا نہیں۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپ نے فرمایا: ان میں کوئی چت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آیا؟ بولا شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے (کالا رنگ) کھینچ لیا ہوگا۔

تقریر: ثابت ہوا کہ بچے کے محض کالے یا گورے رنگ یا نقش کے اختلاف سے شک نہیں کرنا چاہیے۔ سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے خوبصورت چرائے میں مخاطب کو سمجھایا۔

۵۹ : بَابُ الْوَلَدِ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ

باب: بچہ ہمیشہ باپ کا ہوتا ہے اور زانی

الْخَجَرِ

کے لیے تو (فقط) پتھری ہیں

۲۰۰۴ . حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

عبد بن زعمد اور سعد بن ابی وقاص نے آنحضرتؐ کے پاس جھگڑا کیا زعمد کی لوٹری کے بچہ میں۔ سعد نے کہا: یا رسول اللہ! میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ میں جب مکہ جاؤں تو زعمد کی لوٹری کے بچے کو لے لوں اور عبد بن زعمد سے کہا: وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لوٹری کا بیٹا ہے میرے باپ کے ستر پر پیدا ہوا۔ نبیؐ نے اس بچہ کی مشابہت تہ سے محسوس کر کے فرمایا: وہ بچہ میرا ہے اسے عبد بن زعمد (گو مشابہت تہ سے ہے) اور بچہ ہمیشہ خاندان کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے فقط بچہ ہیں مگر سودہ تو (بہر حال) اس سے پردہ کر۔

۲۰۰۵۔ امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ تو (بہر حال) خاندان کے واسطے ہے۔

۲۰۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے نبیؐ نے فرمایا: بچہ ماں کو ملے گا یا اس کے خاندان کو اور زانی کے لیے تو فقط (بچہ) ہیں۔

۲۰۰۷۔ ابوامامہؓ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بچہ تو ماں کا ہے اور زانی کے لیے تو (محض) بچہ ہیں۔

تفسیر: مطلب یہ ہے کہ زنا کے سب سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس عورت کے خاندان کا ہوتا ہے باندی کے مالک کا اور زنا کرنے والے کے لئے بچہ ہیں۔

باب: اگر زوجین میں سے کوئی پہلے اسلام قبول کر لے؟

۲۰۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبیؐ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا اور نکاح بھی کر لیا۔ پھر اس کا پہلا خاندان آیا اور کہنے لگا: یا

عن الرُّمَیْیَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ ابْنَ زَيْنَةَ وَسَعْدًا اِخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ ابْنُ امِّهِ زَيْنَةُ فَقَالَ سَعْدٌ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْصَانِي اِحْيَا اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ اِنَّ اَسْطُرَ اِلَى ابْنِ امِّهِ زَيْنَةَ فَالْفَضَّةُ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَيْنَةَ اِحْيَا وَاِنَّ ابْنِ امِّهِ اَبِيْ. وَلَدَ عَلِيٍّ فَوَافَى ابْنِ هُرَ اَي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبْهَ بَغْنَةٍ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَابِعْدُ بْنُ زَيْنَةَ. الْوَلَدُ لِلْفَرَأْسِ وَابْنُ خَنَاحٍ عَنْهُ بَا سُوْدَةٌ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابُو نُجَيْدٍ اَنْ ابْنِ شَيْبَةَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ غِيْثَةَ عَنْ غَيْبِدِ بْنِ ابْنِ بَرْدٍ عَنْ ابْنِ امِّهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى مَالُوْلَةَ لِلْفَرَأْسِ

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ غِيْثَةَ عَنْ الرُّمَیْیَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ خُرَيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرَأْسِ وَلِلْعَابِرِ الْحَجَرِ

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثَنَا اسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَّاسٍ ثَنَا شُرَيْحِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قُدَامَةَ الْمَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوَلَدُ لِلْفَرَأْسِ وَلِلْعَابِرِ

۶۰۔ بَابُ الزَّوْجَيْنِ يَسْلِمُ اَحَدُهُمَا قَبْلَ الْاُخَرِ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَدَدٍ. ثَنَا حُلْفُ بْنُ خَمِيْعٍ ثَنَا سَمَاعُكُ عَنْ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَرْوَاحَ حَاثِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَانْتَلَمَتْ فَزَوَّجَهَا رَاحِلٌ قَالَ فَحَاةٌ

وَوُحِیَہَا الْاَوَّلُ فَقَالَ بَا وَرَسُولُ اللّٰہِ اَنِّیْ فَاذْ تَخْتُ اَسْلَمْتُ مَعَهَا وَوَعَلْتُ مَا سَلَمْتُمْ قَالَ فَانْفَرَعَهَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ وَوُحِیَہَا الْاٰخِرَ وَوُذِّقَهَا الٰہِ وَوُحِیَہَا الْاَوَّلُ

رسول اللہؐ میں اپنی بیوی کے ساتھ ہی مسلمان ہوا تھا اور یہ بات اس کے علم میں بھی تھی۔ یہ سن کر نبیؐ نے اُسے خاتون دوسرے خاوند سے لے کر (واپس) دلوادی۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ حِلَافٍ وَیَحْیٰی بْنِ حَكْبَةَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ هَازُونَ، اَلْمَا مُحْتَمِلًا بَيْنَ اَصْحَقَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الصَّخْنِیِّ عَنْ عُرْجَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَذَ النِّسَہَ زَنِیْتُ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ سِکَاحَ حَدِیْدٍ

۲۰۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (نسب) کو ابو العاص بن ربیع کے پاس دو برس کے بعد ہی گزشتہ نکاح پر بھیج دیا۔

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ عَنْ حِلَافٍ وَیَحْیٰی بْنِ حَكْبَةَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ هَازُونَ، اَلْمَا مُحْتَمِلًا بَيْنَ اَصْحَقَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الصَّخْنِیِّ عَنْ عُرْجَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَذَ النِّسَہَ زَنِیْتُ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ سِکَاحَ حَدِیْدٍ

۲۰۱۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (نسب) رضی اللہ عنہا کو ابو العاصؓ کے پاس لوٹا دیا جسے نکاح پر۔

تفسیر صحیح: یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو کر دارالہرب سے دارالاسلام میں بشرطیکہ قید ہو کر نہ آئے تو پہلا نکاح باقی رہتا ہے۔ خنیہ کے نزدیک تاجن دارین (یعنی دونوں کا دو الگ الگ ملکوں میں آ جانا) سبب جدائی کا ہے۔

یہ حدیث خنیہ کی دلیل ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت ﴿فَلَا تَزِرُ وَضْعُہَا الٰہِ الْکِفَارَ لَہُنَّ حُلٌّ لِّہُمْ وَلَا ہُمْ یَحِلُّوْنَ لَہُنَّ﴾ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے تو ان کو واپس نہ کر دو و عورتیں ان کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کافر مردان مسلمان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۶۱: بَابُ الْغَبْلِ دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنا؟

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ عَنْ حِلَافٍ وَیَحْیٰی بْنِ حَكْبَةَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ هَازُونَ، اَلْمَا مُحْتَمِلًا بَيْنَ اَصْحَقَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الصَّخْنِیِّ عَنْ عُرْجَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَذَ النِّسَہَ زَنِیْتُ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ سِکَاحَ حَدِیْدٍ

۲۰۱۱: جذامہ بنت وہب سے روایت ہے میں نے نبیؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ میں نے دودھ پلانے (طہیل) کی حالت میں جماع کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا۔ بوجہ اسکے کہ اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا تو قارس اور روم کے لوگ بھی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا اور میں نے آپؐ سے لوگوں کو عزل کی بابت دریافت کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تو خفیہ زندہ درگور کرتا ہے۔

حقیقت میں ایک مسلمان کی بیوی وہی ہے جو جنت میں ہوگی یہ دنیا تو مسافر خانہ ہے چند روز کے بعد دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر دار آخرت میں جانا ہے۔ (علوی)

ایک اور جگہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا انتقال

اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت (ضرور) جنت میں جائے گی۔“

(تذقی فی الشعب ج ۶ ص ۲۲۱ ترمذی ترمذی ج ۳ ص ۳۳)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے وہ عورت مغبوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) چار کچھتی ہوئی (یعنی بے پردگی وافر انفری میں) شہر کی شکایت کرتی ہوئے نکلے۔

(مجمع الرواج ج ۳ ص ۳۱۶) (امروا)

۶۳۔ بَابُ لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ الْحَلَالُ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا بَخْسِيُّ بْنُ مَعْلُفٍ عَنْ مَسْنُونٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ الْحَلَالُ. (مسند احمد ج ۱ ص ۲۰۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

الْحَلَالُ

تفسیر صحیح: لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ الْحَلَالُ اس جملہ کے دو معنی کئے گئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص بوجہ بد او تحلف حال کی بنا پر کسی حلال کو اپنے اوپر حرام قرار دے جیسا کہ بعض صحابہ کرام نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا تھا اور بعض نے نکاح کو اور بعض نے نیند کو تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ارشاد ہوا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو طہیات تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ قرار دو اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ اخیر تک نازل فرمائی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ دیا تھا۔ اس جملہ کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس پر بہت سارے مسائل متفرع ہوئے ہیں (۱) چار بیویوں کے بعد پانچویں عورت سے نکاح کرنا پہلی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔ (۲) بیوی کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا پہلی کو حرام نہیں کرتا خلاصہ یہ کہ کسی حرام و حلال پر پہلے حلال اور جائز کو حرام نہیں کرتا لیکن یہ مطلق نہیں بلکہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بیٹی سے نکاح کرے گا تو اس لڑکی کی ماں حرام ہو جائے گی۔ باقی اس میں اختلاف ہے کہ زنا واقع زنا سے حرمت مصابت ہوتی ہے یا نہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ زنا سے حرمت مصابت ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ زانی پر حد ہے۔ رسول و فرما ع اور مرینہ پر زانی کے اصول و فرما ع (وادی ثانی اور پرتک اور پتی نوا سی چھپے تک) حرام ہو جائیں گے

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کثیر تعداد بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عمرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابی بن کعبؓ، مائشہؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جمہور تابعین حسن بصریؒ، شعبیؒ، ابراہیم نخعیؒ، اوزاعیؒ، طاہرؒ، عطاءؒ، مجاہدؒ، سعید بن مسیبؒ، سلیمان بن یسارؒ، حماد بن زیدؒ، سفیان ثوریؒ اور خلق بن راہویہؒ رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا مذہب یہی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرمت مصاہرت زنا سے ثابت نہیں ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ احناف کی طرف سے ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا مطلب وہ نہیں جو آپؐ حضرات نے سمجھا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ حرام یا قہار حرام ہونے کے کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور اس کو ہم بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زنا جو موجب حرمت مصاہرت ہے وہ زنا ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ دہلی ہونے کے اعتبار سے ہے اس مسئلہ میں احناف پر بعض غیر مقلدین نے جو طعن کیا ہے وہ بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ احناف کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

باب: طلاق کا بیان

۱: نَابُ الطَّلَاقِ

۲۰۱۶: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دی پھر اُن سے (اللہ عزوجل کے فرمان وہ روزہ رکھنے والی عبادت کرنے والی اور جنت میں تیری بیوی ہے کی وجہ سے کر جعت کر لی۔

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَنْدَ اللَّهِ ابْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّافَةَ وَ مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُومَانِ قَالُوا قَالَا يَنْخَبِرُنِي وَ رَحِمَهُ نَسِي ابْنِي زَائِدَةَ ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ حَمٍّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَكْهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ خُنَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ خَدِجَةَ ثُمَّ رَاحَ بِهَا .

۲۰۱۷: ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اُن لوگوں کی کیا حالت ہوگی ہے جو اللہ عزوجل کے احکامات سے کھیل کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے تجھ کو طلاق دی، تمہیں رجوع کیا نہیں طلاق دی۔

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَا مَوْلَانَا شُعْبَانُ عَنْ ابْنِ السَّحَابِ عَنْ ابْنِ ثُرَّةٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَلَا أَرَأَيْتُمْ يَلْعَنُونَ مَخْذُومَ اللَّهِ يَقُولُ احْذَرُوا فَمَا طَلَّقْتُمْ فَشَرَّاجِعْتُمْ قَدْ طَلَّقْتُمْكَ قَدْ طَلَّقْتُمْكَ .

۲۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اطلاق کیے گئے کاموں میں سے اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند (بجز طلاق) ہے۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا خُثَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْفُحْمِيُّ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوُضَائِيٍّ عَنْ مُجَارِبِ بْنِ دَسَائٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَبَّ الْحِلَالُ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقِ .

خلاصہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع حکم خداوندی کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار ہیں اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ سبحان اللہ! حضرت خدیجہ بہت قسمت والی اور خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یا فرمایا۔

طلاق حال ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسی لئے باوجود اور بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔

۲: بَابُ طَلَاَقِ السَّبَّةِ

بَابُ: سنت طلاق کا بیان

۲۰۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے مجی سے اسکا ذکر کیا تو آپؓ نے فرمایا: اُسے کہو رجعت کر لے یہاں تک اسکی بیوی حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور اس سے پاک ہوا اسکے بعد اگر خواہش ہو تو طلاق دے جماع سے قبل اور اگر چاہے تو نکاح میں رکھے اور یہی مدت ہے عورتوں کی جس کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔

۲۰۲۰ حضرت مہد اللہ بن مسودؓ نے کہا: سنت طریق سے طلاق دینا یہ ہے کہ عورت کو حیض سے فراغت پانے کے بعد طلاق دے اور اس طہر میں جماع نہ کرے۔

۲۰۲۱ حضرت مہد اللہ بن مسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا طلاق کا سنت طریقہ ہے کہ عورت کو طہر میں ایک طلاق دے جب تیسری بار پاک ہو تو آخری طلاق دے اور اس کے بعد مدت ایک حیض ہوگی۔

۲۰۲۲ یونس بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا ایک مرد نے عورت کو طلاق دی حالت حیض میں؟ انہوں نے کہا: ابن عمرؓ کو پچھتا رہا ہے۔ انہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو حالت حیض میں تو عمرؓ نے مجی سے دریافت کیا تو آپؓ نے حکم دیا کہ دو رجوع کرے۔ میں نے کہا یہ طلاق شہر ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے کہا حیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز ہو یا طاقت کرے۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْرَبٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَدَعَا ذَلِكَ عُمَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُّهُ فَلْيُبْرِأْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِلَّصَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُحَامِلَهَا وَإِنْ شَاءَ انْسَكَبَا فَهِيَ الْعَلَّةُ الْفِي أَمْرِ اللَّهِ

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَاَقُ السَّبَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرَةً مِنْ غَيْرِ حِمَامٍ

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عِيَابٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ هِيَ طَلَاَقُ السَّبَّةِ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيقًا فَإِذَا طَهَّرْتَ الثَّالِثَةَ طَلَّقَهَا وَعَلَيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ حَيْضَةٌ

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ خَبِيرٍ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَرَهُ أَنْ يُرْجِعَهَا فَلَمَّا جَعَلَ يَسْلُكُ قَالَ لَا أَمْنُ ابْنِ عَجْرٍ وَاسْتَحَقَّ

تعارف: کتاب: رجوع کا حکم اس لئے دیا تھا کہ حیض کی حالت میں طلاق درست نہیں نیز عورت کی مدت طویل ہو جائے گی تو اس کو اذیت ہوگی اختلاف کے نزدیکی طلاق سنت یہ ہے کہ ایک طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر چھوڑے۔ رکھے تاکہ وہ مدت گزر سکے تین طلاقیں ایک زمانہ میں ایک لفظ سے دینا بدعت طلاق کہا جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت قصہ اور تارائش کا اظہار فرمایا ہے۔

۳۔ بابُ الحامل کیف

بابُ حاملہ عورت کو طلاق دینے کا

تُطَلَّقُ

طریقہ

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
فَالَا نَا وَكَثْبَعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي غَمْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حَائِضٌ وَدَكْرٌ دَالِكٌ غَيْرُ لِلْنِّ فَطَالُ مُرَّةٌ فَلَوْ اجْتَمَعَا نَهَى
نُطْلُقُهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ لَوْ حَامِلٌ

۲۰۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلاق دی اپنی
عورت کو حالت حیض میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا رجوع کرے پھر طلاق دے جب وہ
حیض سے پاک ہو یا حاملہ ہو جائے۔

خلاصہ الباب: مقلد یہ ہے کہ طہر کی حالت میں طلاق سے عورت کی عدت آسانی سے گزر جائے گی اسی طرح حالت
حمل عدت وضع حمل ہوگی۔

۴۔ بابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فَنِي

باب: ایسا شخص جو اپنی بیوی کو ایک ہی

مجلس واحد

مجلس میں تین طلاقیں دیدے

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّ ابْنًا لِبَنِي سَعْدٍ عَنْ
السَّحَابِيِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الرُّمَادِ عَنْ عَامِرِ الشَّغْفِيِّ قَالَ
قُلْتُ لِعَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدَّثْتَنِي عَنْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ
تُطْلِقُ رَوْحَةَ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى الْيَسْرِ فَاحْذَرِ ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۰۲۴۔ عامر شعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
فاطمہ بنت قیس سے کہا تم اپنی طلاق کی حدت بیان کرو۔
انہوں نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دیں اور
وہ یمن کو جانے والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
(طلاق) کو برقرار رکھا۔

خلاصہ الباب: فقہاء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وقت اور محل کے لحاظ سے تیس طلاق کی تین قسمیں ہیں

(۱) احسن (۲) احسن (اس کو سنی بھی کہتے ہیں)۔ (۳) بدئی۔

اور واقعہ ہے کہ اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں

(۱) رجعی۔ (۲) بات۔

تیسرا درجہ کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں مفصلہ مطلقہ۔

طلاق احسن یہ ہے کہ جس طہر میں ولی نہ ہو تو اس میں ایک طلاق دے۔ اگرچہ وہ دس یہاں تک کہ اس کی عدت
گزر جائے۔ چونکہ صحابہ کرام اسی کو مستحب سمجھتے تھے طلاق احسن یہ ہے کہ شہر اپنی مدخل بہا منکوحہ کو تین طہروں میں جدا
تین طلاقیں دے۔ اگر عورت کو تین آج ہوا۔ اگر تین آج ہو جیسے آسہ (جو نامید ہوئی ہو حیض سے) صفیہؓ اور عامہؓ۔ تو اس
کو تین مہینے میں تین طلاق دے۔ امام مالک اس طلاق کو بدعت کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طلاق میں اصل اس کا ممانع

ہونا ہے مگر بعض اوقات اس کی ضرورت واقع ہوتی ہے اس لئے اس کو مباح کر دیا گیا اور ضرورت ایک سے پوری ہو سکتی ہے پس ایک سے زائد مسنون نہ ہوگی۔ پہلے مذہب والے کہتے ہیں اس طلاق حسن کے مسنون (مباح) ہونے کی دلیل حدیث ابن عمر ہے جس کو دارقطنی نے سنن میں ترجیح کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی پھر دوسری دو طلاقیں دو طہروں میں دینے کا ارادہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا ابن عمر! ایہ کرنے کا تجھے اللہ نے حکم نہیں دیا تو سنت کو چوک گیا۔ سنت یہ ہے کہ تو طہر کا انتظار کر۔ اور جب طہر میں طلاق دے چنانچہ حسب احکام میں نے اپنی بیوی سے مراجعت کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے یا روک لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلائیے اگر میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں تو کیا اب بھی میرے لئے حلال ہوگا کہ اس سے رجعت کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ تجھ سے ہاتھ ہو جائے گی اور گناہ ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر تین طہروں میں تین طلاقیں واقع کرنا سنت ہے طلاق کی تیسری قسم طلاق بدی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے دے یا ایک حکم کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو یہ طلاقیں واقع ہوگی یا نہیں اور واقعہ ہونے کی صورت میں ایک طلاق واقع ہو یا تین۔ سو بیک وقت ایک مجلس میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے وقوع اور عدم وقوع طلاق کی بابت حافظ ابن القیم نے زوائد میں پانچ مذہب ذکر کئے ہیں

(۱) تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی قرآن و حدیث کی روشنی میں جمہور صحابہ تابعین محدثین فقہاء ائمہ مسلمین اسی کے قائل ہیں۔ چنانچہ خلافاً از بعد ابن مسعود ابو موسیٰ اشعری ابو ہریرہ انس بن مالک ابن عمر عبداللہ بن عمر بن العاص حسن بن علی عمران بن حصین مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔ جس کو تفصیل کے ساتھ ثابت کریں گے اللہ تعالیٰ۔ نیز محمد بن منصور نے کتاب الامالی میں اپنی اسانید کے ساتھ اہل بیت سے بھی یہی روایت کیا ہے الجامع الکافی میں حسن بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے علی بن اسحاق بن زید بن علی بن محمد باقر محمد بن عمر بن علی جعفر بن محمد عبداللہ بن الحسن محمد بن عبد اللہ اور خیار اہل بیت سے اسی کو روایت کیا ہے احمد اور بعد ان کے قبیلین امام ابو زامی ابراہیم نخعی سفیان ثوری اسحاق ابو ثور اور ابو سعید و غیرہ و خلق بیش اس کی قائل ہے۔

(۲) طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ مذہب ابو محمد بن حزم نے نقل کیا ہے جسے امام احمد کہتے ہیں کہ یہ رافضیوں کا قول ہے۔

(۳) ایک طلاق راجحی واقع ہوگی۔ یہ حضرت ابن عباس علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے ایک روایت ہے عبداللہ بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ بھی یہی ہے جس کو محمد بن وضاح نے حکایت کیا ہے ابان بن مہیش نے کتاب اللغات میں نقل کیا ہے (مگر یہ نقل غلط ہے جیسا کہ مقرر یہ ہے) کا امام احمد فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کا مذہب بھی یہی ہے بعض حضرات نے تابعین میں سے ابوہ بن علی اور اس کے اکثر اصحاب کا فتویٰ بتسلیٰ نے ثبوت سے نقل

میں بعض، لکے کا قول ابو بکر رازی نے محمد بن قس سے بعض اختلاف کا اور ابن حبیہ نے بعض حنا بل کا فتویٰ ہے۔ شیخ غنوی نے محمد بن قس بن خالد اور محمد بن عبد السلام غسینی وغیرہ و مشائخ قرطبہ سے بھی یہی نقل کیا ہے اور خود ابن حبیہ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے۔ (۴) مروت مدخل بہا ہو تو تین طلاق واقع ہوں گی اور غیر مدخل بہا ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب کی ایک جماعت کی طرف منسوب ہے۔ محمد بن نصر المروزی نے کتاب اختلاف العلماء میں اس حق بن راہمہ یہ کا بھی یہی مذہب نقل کیا ہے۔ حطاء طاؤس اور عمرو بن دینار کا بھی صحیح مذہب یہی ہے جیسا کہ مصنفی الہائی اور محلی بن حزم میں مرقوم ہے۔ مائین وقوع طلاق یہ کہتے ہیں کہ ایک حکم کے ساتھ یکبارگی تین طلاق دینا بدعت محمدیہ اور بدعت مردود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی بناء ہے من عمل عملاً ایس علیہ اخرنا محصورہ جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حزم نے مکمل میں تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یہ بدعت اور معصیت نہیں بلکہ سنت ہے چنانچہ حضرت ابو بکر عیسیٰ کی روایت نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ قال ابو محمد لو کانت طلاق الفلت مجسومۃ معصیۃ اللہ تعالیٰ لما سکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بہا دالک فصیح مباحۃ ابو محمد کہتا ہے کہ اگر ایک لفظ سے تین طلاق دینا گناہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیان سے سکت نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ یہ سنت مباحہ ہے۔ جو لک ایک طلاق رجعی واقع ہونے کے فاصل میں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں (۱) آیت الطلاق مرتان فاما سکت بمعروف او تسریح ما حسان کہ طلاق دومرتبہ کی ہے (دومرتبہ طلاق دینے کے بعد وہ اختیار ہیں) خواہ یہ کہ رجعت کر کے عورت کو قاعدہ کے مطابق رکھ لے خواہ (یہ کہ رجعت نہ کرے) مدت پوری ہونے کے بعد اور اچھے طریقے سے اس کو چھوڑ دے۔ (۲) اذ اطلقتم النساء فطلقوهن لعنہن وجہ استدلال یہ ہے کہ مرتان اخذ میں اس امر کے لئے بولا جاتا ہے جس کا واقع ہونا یکے بعد دیگرے ہوا ہو اور دوسری آیت میں یہ حکم ہے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی مدت یعنی طہر کی حالت میں طلاق دینا کر و مطلب یہ ہوا کہ ایک طلاق کے بعد طہر میں دوسری طلاق دو معلوم ہوا کہ بیک وقت ایک لفظ سے تین طلاق واقع نہ ہوں گی کیونکہ مرتان کے مصداق کے خلاف ہے۔

جواب یہ ہے کہ مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے بھی ہیں اور دو دو گنا دو بار بھی ہیں نیز اس سے تکثیر بھی مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت «لو نساہا اخرھا مرتین» اور آیت «تستعقبہم مرتین» میں بھی دو گنا ہے کہ ہم منصف دوہے آدو گنا اجر دیا کریں گے اور ان کو دویم اعذاب دیں گے۔ اور آیت «اولا یسرون انہم یفلسون فسی کل عام مرفۃ او مرتین» تکثیر مراد ہے۔ آیت «الطلاق مرتان» "لفظ مرتان تکثیر ہے جس کے معنی وہ ہیں۔ امام بخاری نے آیت کے یہی معنی سمجھے ہیں چنانچہ موصوف نے اس آیت کو "ساب من احاز الثلث لفظ واحد" کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ علامہ کربانی نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ علامہ ابن حزم نے مکمل میں الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے کی تردید اور تقدیر کی ہے۔ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دو گنا تین طلاق، جس کا یہ کہنا کہ الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے ہیں نہاں ہیں

بلکہ یہ آیت تو قول باری تعالیٰ، فَوَلَّيْنَا اِمْرَاَهَا مَوْنٰیْنِ کی طرح ہے کہ مرتبین بھی مضاعف ہے۔ بہر کیف آیت میں یہ نہیں ہے کہ تکرار لفظ سے ایک طہر یا چند طہروں میں طلاق دی جائے تو واقع ہوگی اور جنس میں طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی اسی طرح آیت میں یہ بھی مذکور نہیں کہ تین طلاق بجز تکرار لفظ چند مجلسوں میں دی جائیں تو واقع ہوں گی اور ایک مجلس میں چند بار طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی بلکہ آیت طلاق واقع کرنے میں ائت طالق، ائت طالق، ائت طالق کے لفظ سے تکرار سے سب صورتوں پر دال ہے۔ اور دوسری آیت میں صرف طہر میں طلاق دینے کا حکم ہے ایک طلاق دی جائے یا مجموعہ دو یا تین ہو آیت اس کی تفریق نہیں کرتی۔ اگر کسی نے طہر میں دو یا تین طلاقیں دے دیں تو آیت کریمہ اس سے مانع نہیں نہ اس کو باطل قرار دیتی ہے نہ اس سے ایک طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے۔ اور اگر کسی نے طہر میں ایک طلاق دی پھر رجوع کر لیا اور اسی طہر میں دوسری طلاق دی پھر رجوع کر لیا اس کے بعد اسی طہر میں تیسری طلاق دے دی تو یہ صورت یقیناً آیت کے حکم کا مصداق ہے بلکہ اگر اس کو مستون و سنت کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس سے ایک وقت تین طلاقیں دینے کی ممانعت ثابت نہ ہوگی جب ایک طہر میں دو یا تین موقوف طلاق ہیں مذکورہ آیت سے ثابت ہیں تو مجموعہ دو یا تین طلاق بھی ایک طہر میں جائز ہوگا۔ (۳) حدیث ابن عباسؓ جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبویؐ اور عہد صدیقیؓ اور دو سال خلافت عمرؓ میں تین طلاق ایک شمار ہوتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسے کام میں مجتہد شروع کر دی جس میں ان کے لئے مہلت تھی سو اگر ہم ان کو جاری کر دیں (تو بہتر ہوگا) پس آپؐ نے ان کو جاری کر دیا۔ اور روایت طاؤسؓ میں ہے کہ ابو الہیجا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اپنے امور مستقر برا (عجیب و غریب) بیان کرو کہا عہد نبویؐ و عہد صدیقیؓ میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ آپؐ نے فرمایا تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ بکثرت طلاق دینے لگے تو آپؐ نے تینوں کو ان پر نافذ کر دیا۔ اس دلیل کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ جواب نمبر (۱) یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس کی بابت شیخین نے اختلاف کیا ہے۔ امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے اور امام بخاری نے نہیں اس لئے کہ حدیث ابو الہیجا، نہ سند کے لحاظ سے قابل حجت ہے اور نہ متین کے اعتبار سے اس کی کئی وجوہات ہیں جو مطولات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اور حافظ بیہقی کہتے ہیں میں اس کی وجہ یہی سمجھتا ہوں کہ حدیث ابو الہیجا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دیگر مقام روایات کے خلاف ہے۔ چنانچہ سعید بن جبیرؓ، عطاء بن ابی رباحؓ، مجاہدؓ، عمر بن عمروؓ، بن زیدؓ، مالک بن الحارثؓ، معاویہ بن ابی عیاشؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت کیا ہے کہ آپؐ نے تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے۔ جواب نمبر (۲) طاؤسؓ جو حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں خود اس روایت کے منکر ہیں چنانچہ حسین بن علیؓ کا راوی نے اپنی کتاب ادب القضا میں باخبر علی بن عبد اللہ بن المدینیؓ بطریق عبد الرزاقؓ روایت معمر بن ابی ہاشمؓ طاؤسؓ طاؤسؓ سے روایت کیا ہے اسے قتال مس حدث تک عن طاؤسؓ اسے کہاں بروی طلاق الثلث واحدہ کذبہ۔ طاؤسؓ نے اپنے لڑکے سے کہا کہ جو کچھ ہے یہ کہے کہ طاؤسؓ طلاق الثلث کو واحدہ روایت کرتے ہیں تو اس کی تکذیب کر لینی اس کو جھوٹا سمجھ میری طرف اس کی نسبت غلط ہے چنانچہ عبد اللہ بن طاؤسؓ یہ اس شخص کو جھوٹا کہتے تھے جو ان کے والد کی طرف طلاق الثلث واحدہ کے روایت کرنے کی نسبت کرے جب خود راوی

حدیثِ حادس اس کا منکر ہے تو یہ حدیث کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اسی طرح علامہ ابن ابی رباح جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دیگر شاگردوں کی بہ نسبت آپ کے اقوال و احوال سے زیادہ واقف ہیں وہ بھی اس کے منکر ہیں۔ جواب (۳) راوی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ۱۰۰ اس کے خلاف ہے۔ معنی ابن عباس میں دیکھا جاسکتا ہے یہ ابن ربیع ضبطی نے فرمایا حضرت ابن عباس سے دو ترمذی ہے کہ آپ ایک لفظ سے تین طلاقوں کو تین ہی سمجھتے تھے اور تین کا ہی فتویٰ دیتے تھے اس کو علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں مستدلیات کیا ہے۔ ابن حزم نے معتمد بن حنبل سے یہ فتویٰ نہ مجاہد سے اور امام محمد نے کتاب الاطلاق میں مطاوعہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ یہ قیام گزارش تو حدیث ابن عباس کے ناقابلِ احتجاج ہونے کی صورت میں ہے اور اگر ہم اس کو کسی درجہ میں صحیح بھی مان لیں جب بھی اس سے ایک طلاق رجعی ثابت نہیں ہوتی۔ (جواب ۴) کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اس کی تصریح نہیں کی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم یا آپ کی تقریر سے تھا ممکن ہے کہ آپ کے حکم کے بغیر ہو یا اس معنی کہ زمانہ جاہلیت اور ابتداء اسلام میں یہی طریقہ تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کرفی کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے جس کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے کی ہے اب جن لوگوں کو نسخ کا ہم ہوا وہ تین شمار کرنے لگے اور جن کو نسخ کی اطلاع نہیں تھی وہ ایک پر عمل کرتے رہے۔ جواب (۵) اور اگر یہی جان لیا جائے کہ مہذبہ میں بھی یہی ہوتا تھا ممکن ہے کہ اس میں اس شخص کے بارے میں ہوتا ہو جو اسے طلاق 'انت طالق' 'انت طالق' کہہ کر طلاق دے کہ ان متفرق الفاظ سے حرمت کی تاکید مقصود ہوتی تھی نہ کہ تین طلاق۔ اور اس دور میں سچائی و سلامتی کا غالب تھی حیلہ سازی اور کمکاری کا نام بھی نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کے حالات بدلے اور ایسے امور رونما ہوئے جن کی وجہ سے آپ نے عام صحابہ کے مشورے سے الفاظ مذکورہ کو تاکید پر محمول کرنے سے منع کر کے تین طلاقوں کو لازم کر دیا علامہ قرطبی نے اس جواب کو پسند کیا ہے اور امام نووی نے اس کو واضح الاوجہ کہا ہے۔ علامہ ابن القیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کو تعزیر کا نام دیا ہے تاکہ لوگ یہ دھمکی سن کر متعذر و حاکم قیام کی ناشائستہ حرکت سے باز آجائیں۔ ابن قیم کی یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص اپنی رائے سے شریعت کے حکم کو مسترد کر دے اور چہنچہ صحابہ اس وقت موجود تھے وہ سب خاموش بیٹھے رہیں اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر حضرت حسن بن علی کے زمانہ تک سب ہی حکمِ شریعی کے منانے پر تھے ہوئے تھے استغفر اللہ۔ یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہ سے بعض لہجی ہوگا۔ ری تعزیر جلا وطنی، سجنہ کے نزدیکی یہ بھی شرعی حکم ہے۔ جمہور علماء کے دلائل حسب ذیل ہیں (۱) قرآن کریم نے تین طلاقوں کو قطعی طلاق مانا ہے جو آیت 'فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ' سے ثابت ہے اس آیت نے تین طلاق کے بعد رجوع کا حق چھین لیا ہے۔ (۲) حدیث عائشہ جس کی تخریج احمد مستدلیات نے کی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق قال، میں اس نے کسی سے نکاح نہ کر لیا اس نے بھی طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورت شہرِ اہل سے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ بھی پہلے کی طرح اس کا عہد چھ لے۔ اگر تین طلاق واقع نہ ہو تیں تو شہروں سے لئے عورت کی حلت شہرِ طائفی کے دلی کرنے پر موقوف نہ ہوتی۔ یہاں بھی یہ ذہن

میں رکھنا چاہیے کہ عام بخاری نے اس کی تحریر صحیح باب من اجاز طلاق الشک کے داخل میں کی ہے کیونکہ ابن حزم اور ربیع نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تین طلاقوں کے وقوع کو نقل کیا ہے۔ باقی محمد بن وضاح کی طرف سے ابن اُمیہ نے یا اسنادوں روایات کو منسوب کیا ہے اور ان دونوں کی طاقات نامکمل ہے اور زمانہ کے اعتبار سے یوں حید ہے۔ نیز ہمارے بحث یہاں مدخل بہا کے بارے میں ہے۔ مطا و طافوس و عمرہ بن یزید کا قول یہ مدخل بہا متعلق ہے۔ چنانچہ محمد بن حزم میں تصریح موجود ہے نیز اور محمد بن اسحاق کی راے صحابہ کے خلاف کوئی وقعت نہیں رکھتی کیونکہ یہ احمد فقہ میں سے نہیں ہے اس کا قول یہ روفازی میں مقبول ہے صحت و حرمت میں مقبول نہیں۔ رہا مدخل بہا کا قول یہ متعلق ابن احمد فہم ہے کہ یہ باطل ہے اول اس لئے کہ صحابہ کا اجماع خارج ہے کہ کسی ایک صحابی سے۔ نہ صحیح یہ مقبول نہیں کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اقرار طلاق میں مخالفت کی ہو اور ایک ایسا آدمیوں کے نام نقل نہیں کئے جاسکتے۔ اس کے لئے بہت بد۔ افتر کی ضرورت ہے علاوہ ازیں یہ اجماع سکوتی ہے۔

۵ : باب الرخصة

باب : رجوع (بعد از طلاق) کا بیان

۲۰۲۵ : حَدَّثَنَا شَرْكَسٌ هَلَالُ الصَّوْافِ لَنَا حَقْلُ بْنُ سَلَسَانَ الصُّعْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَسَانَ الصُّعْمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَسَانَ الصُّعْمِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطْمِضِ مَثَلٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَمْرَانَةُ ثُمَّ يَقَعُ بَهَا وَلَمْ يَشْهَدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ عُمَرَانُ طَلَّقْتَ بِغَيْرِ مَثْبُوتٍ وَرَأَيْتَ لَعِبَرِ مَثْبُوتٍ أَشْهَدُ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا

۲۰۲۵ : مطرف بن شحیر سے روایت ہے عمران بن حصین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص طلاق دے اپنی بیوی کو پھر اُس سے جماع کرے اور طلاق پر اُس نے کسی کو گواہ کیا اور وہی رجوع پر؟ عمران نے کہا: اُس نے طلاق بھی سنت کے خلاف دی اور رجوع بھی خلاف سنت کیا۔ طلاق پر بھی لوگوں کو گواہ کرے اور رجوع پر بھی۔

خلاصہ: باب ۵ : اس سے ثابت ہوا کہ اس معاملہ میں گواہ بنا سنبھلے ہوئے ہیں باقی طلاق اور رجوع دونوں بغیر گواہ کے بھی ثابت ہو جاتے ہیں گواہ بنا نا شرط نہیں ہے۔

۶ : بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ الْحَامِلِ إِذَا وَضَعَتْ

باب : بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی حاملہ

ذَا بَطَلَهَا بِأَنْتَ

خاتون بائنت ہو جائے گی

۲۰۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍاءَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَسَانَ الصُّعْمِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطْمِضِ مَثَلٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَمْرَانَةُ ثُمَّ يَقَعُ بَهَا وَلَمْ يَشْهَدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ عُمَرَانُ طَلَّقْتَ بِغَيْرِ مَثْبُوتٍ وَرَأَيْتَ لَعِبَرِ مَثْبُوتٍ أَشْهَدُ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا

۲۰۲۶ : زبیر بن عوام سے مروی ہے کہ ان کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ انہوں نے زبیر سے کہا میرا دل خوش کر دو ایک طلاق دے کر۔ انہوں نے ایک طلاق اُس کو دے دی۔ پھر نماز پڑھ کر واپس لوٹے تو وہ بچہ جن پہلی تھی۔ زبیر نے کہا کیا ہوا اس کو اس نے مجھ سے مکر کیا اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ثُمَّ اَتَى النَّسِيَّ فَقَالَ سَلَى الْكِتَابَ احْلَہُ اَحْلَطَهَا اِلٰی
آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کی میعاد گزر گئی۔

تلاوسہ (۱) باب ۱۰۰ اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل پہنچنا ہے (اسی طرح نکاح سے نکل گئی ہے اب نکاح چاہیے سے یومی ہو سکتی ہے۔

باب: وفات پا جانے والے شخص کی

حاملہ بیوی کی عدت پہنچنے ساتھ ہی

پوری ہو جائیگی

۷: بَابُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا

رُوحُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ

لِلْأَرْوَاحِ

۲۰۲۷ ابوالسنابل سے مروی ہے: سیدہ اسمیہ جو حارث کی بیٹی تھی اپنے خاوند کی وفات کے بعد بیس دن بعد پہنچی۔ جب نکاح سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگار کیا۔ لوگوں کو اچھٹا ہوا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک وہ سنگار کرے۔ اُس کی عدت مکمل ہو چکی۔

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَسْزُودٍ عَنْ ابْنِ رَاسِبٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّامِلِ قَالَ وَصَعْتُ شَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ نُسْتُ الْحَرَّ حَلَّتْهَا بَعْدَ وَفَاةِ رُوحِهَا بَضْعَ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ عَاسِهَا تَتَوَفَّتْ فَعَيَّبَ دَالِكَ عَلَيْهَا وَذَكَرَ امْرَأَتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ تَعَلَّيْ فَلَمَّا مَضَى أَحْلَاهَا

۲۰۲۸ مسروق اور عمرو بن قتیبہ سے مروی ہے: ان دونوں نے سیدہ بنت حارث کو لکھا: ان کا حال پوچھا۔ انہوں نے جواب لکھا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن بعد پہنچا۔ پھر انہوں نے بیماری کی کلاج کی تو ان سے ابوالسنابل نے کہا تو نے بھلتی کی عدت پوری کر لی؟ چار مہینے دس دن۔ پس کروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ہوا؟ اپنا پورا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اگر نیک شخص مل جائے تو نکاح کر لے۔

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُدَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْزُودٍ وَعَمْرِو بْنِ غَسْبَةَ الْهَمَّاسِ كَمَا أَلَى شَيْعَةَ نُسْتُ الْحَرَّ بِسَالَاةِهَا عَنْ امْرَأَتِهَا فَكُنْتُ الْهَمَّاسِ أَيْهَا وَصَعْتُ بَعْدَ وَفَاةِ رُوحِهَا بِحُصَّةٍ وَعَشْرِينَ فَيَبِثَاتٍ تَطْلُفُ الْحَبْرَ فَمَزَّيْنَاهَا ابْنُ السَّامِلِ أَسْ سَفَكَبَ وَقَالَ قَدْ اسْرَغَتْ اعْبَدْنِي آخِرَ الْأَحْلَاسِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا هَانِثُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعْمَلْنِي قَالَ قَبْلَ مَا ذَاكَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ إِنَّ وَحْدَ رُوحَا صَالِحَا فَرَوْحِي

۲۰۲۹ مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اسمیہ کو حکم فرمایا کہ نکاح کر

۲۰۲۹ حَدَّثَنَا بَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَنَابِلٍ قَالَا نَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ غَرْوَةَ عَنْ ابْنِ عَمْرِو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا نكحتم فی المسجد، اذہنی بغض الخمرۃ دعائی فقال کذب وعنت، قالت ففصضت علیہ فقال انکحنی فی بیتک الذی حساء فیہ یعنی روحک حتی یسلع الککبات احلہ فالت فاعتذوب فہ اذ بعدہ اشہر وعشرا

میں یہ سن کر (مارے خوشی کے) غم آنکھوں سے نکل آیا اللہ نے اپنے رسول کی زبان مبارک پر میرے فائدہ کا حکم نازل کیا۔ میں مسجد میں ہی تھی یا کسی حجرے میں کہ پھر جی نے مجھے بلایا اور فرمایا تو کیا کہتی ہے؟ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اسی گھر میں رو جہاں تیرے خاندان کے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن کی (ثانی گئی) مدت پوری ہو جائے۔

خلاصۃ الباب : جس عورت کا شہر فوت ہو جائے اس کے متعلق حکم ہے کہ دن میں اپنے کام اور ضرورت کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے، اپنے خرچہ وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے لیکن رات اس گھر میں گزارے جس میں مدت ہوئی۔

حدیث باب بھی جمہوری دلیل سے صحیحین نے اسی طرح روایت کیا ہے فائدہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے شہر ابو خضص بن مخیہ و محرومی نے ان کو تین طلاقیں دیں اور یمن چلے گئے تو حضرت خالد بن ولیدؓ آپ جماعت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المومنین میمونہؓ سے گھر آئے اور کہا کہ ابو خضص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو کیا اس کے لئے نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے لئے نفقہ نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاق کا وقوع تسلیم کیا تب بھی تعدت واجب رہتی اور تین طلاق نہ ہوتیں تو علیہا العده (کہ اس پر عدت واجب ہے) کیوں فرماتے۔ (۴) مصنف عبد الرزاقی میں ہے کہ عبا، دین صامت فرماتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی عورت وایک ہزار طلاق دی۔ میرے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا دادا اللہ سے نہیں ڈرا۔ بہر حال تین طلاق واقع ہو گئیں، میں ۹۹۷ تو یہ حد سے تجاوز اور ظلم ہے۔ خدا اُتر چاہے تو عذاب آگے آگے اور چاہے تو معاف کر دے گا۔ (۵) تہذیبی طہرانی میں ہے کہ سوید بن غنفلہ کہتے ہیں کہ عائشہؓ بنت فضل حضرت حسن کے نکاح میں تھی جب خلافت پر بیعت لی گئی عائشہؓ نے ان کو مبارک باد دی۔ حضرت حسن نے فرمایا امیہ المومنین کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتی ہے چاہتے تین طلاق اور اسے دس ہزار درہم جعد دیا پھر فرمایا اُمّ میں نے اپنے دادا صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے والد سے جو میرے دادا سے روایت کرتے ہیں خاندان کو تاکہ جب کوئی اپنی عورت کو ظہر میں صاف کرے طلاقات ٹانڈا بہم دے۔ تو عورت اس کے لئے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے سے نکاح نہ کر لے۔ اس سے رجوع کر لیتا۔ یہ حدیث مرفوع ہے اس کی سند کی صحت میں کوئی کلام نہیں حضرت حسن صحابی ہیں انہوں نے ایک لفظ کے ساتھ ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں پس یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں جس میں رجوع کرنا جائز ہے۔ (۶) اسی طرح حدیث عمر بن العشرؓ بخانی جو صحیحین اور سنن ابوداؤد میں مروی ہے امام بخاری نے اس کی تحریر کتاب میں احادیث الطلاق الثلاث کے ذیل میں کی ہے۔

حال انکدھان کے بارے میں وارد ہے۔ (۷) حدیث عائشہؓ اس کو امام بخاری نے سات میں احجاز اطلاق الثبت کے اہل میں لاکر یہ بتایا کہ رفاہ قرنی نے تین طلاقیں دفعہ واحدہ کی تھیں۔ (۸) جہاں صحابی اور اہل بیت بھی ہیں اس کی نقل ابن رجب حلی کے رسالہ "بیان مشکل الاحادیث الواردة فی ان الطلاق الثابت واحدہ" میں اور ابوالفدا کے "الذکرۃ" اور مفتی الاشہار میں اور بہت سارے ملام کرام نے پیش کی ہیں ان کے سامنے "اعلام المواقف" کا وزن ہو سکتا ہے اس کا فیصلہ خود اہل علم کر سکتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرنا کہ وہ تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرتے تھے غلط ہے۔

۹ : تَابَ حُلٌّ تَخْرُجُ الْمَرْأَةُ

فِي غَدَّتِهَا

چاپ: دوران عدت خاتون گھر سے باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟

۲۰۳۲ حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں مروان کے پاس گیا اور میں نے کہا تمہاری بہن قوم غورت کو طلاق دی گئی اور وہ باہر گھومتی پھرتی ہے۔ میں اُس کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا ہم کو فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر بدلنے کی اجازت دی۔ مروان نے کہا سبے شک فاطمہ بنت قیس نے اس کو گھم دیا۔ عروہ نے کہا اللہ کی قسم! حضرت عائشہؓ نے عیب کیا فاطمہ کی اس حدیث پر اور کہا فاطمہ ایک خالی مکان میں تھی تو اسے خوف محسوس ہوا اس لیے نبیؐ نے مکان بدلنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۰۳۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فاطمہ بنت قیس نے کہا یا رسول اللہ! کوئی (چور لٹیرو) میرے گھر میں نہ گھس آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہاں سے نکل لے۔

۲۰۳۴ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میری خالہ کو طلاق دی گئی پھر انہوں نے ارادہ کیا اپنی بھجوروں (کا باغ) کانٹے کا تو ایک ٹھنڈے نے انہیں گھر سے نکلنے پر مجبور کیا۔ وہ نبیؐ کے پاس آئیں۔ آپؐ نے

۲۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَنِ الْعَرَبِيِّ أَنَّ عِنْدَ الْمَدَنِيِّ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزَّمَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ فَقُلْتُ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ طَلَّقَتْ ، فَمَرَزَتْ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْظِلُ ، فَقَالَتْ امْرَأَتَا فَاطِمَةَ سَكَّ قَيْسَ وَآخِرَتَنَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اسْرَهَا ابْنُ تَنْظِلُ فَقَالَ مَرْوَانُ هِيَ امْرَأَتُهُمْ بِذَلِكَ ، قَالَ غَزْوَةُ ، فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ الْفَدَا عَيْتَ ذَلِكَ عَائِشَةَ ، وَقَالَتْ ابْنُ فَاطِمَةَ كَانَتْ هِيَ مُسْكِرًا وَخَشِيَ فَخِيفَ عَلَيْهَا فَلِلَّذَلِكَ اِرْحَمْنَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۰۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ سَكَّ قَيْسَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اِحْصَا ابْنُ تَنْظِلُ عَلَيَّ فَاسْرَهَا ابْنُ تَنْظِلُ

۲۰۳۴ : حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا زَوْجُجَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنُوفٍ ثَنَا حِخَاخُ بْنُ مَحْمَدٍ ، حَمِيْعًا عَنْ ابْنِ خَرِيْجٍ الْحَرَسِيِّ اَبُو الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَّقْتُ حَالَتِي فَاَدَّتْ ابْنُ تَخْدَةَ نَحْلَهَا فَوَحَرَهَا رَحِلُ ابْنِ

تَخْرُجُ إِلَيْهِ فَامَّتِ النِّسَاءُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَلَى فَمَنْ دَعَى مُخْلِكَ ارشاد فرمایا: نہیں اتو کاٹ اپنی کھجوروں کو اس لیے کہ تو فانک عسی ان تصلفی اؤتغلفی مغزوفا صدقہ دے گی یا دیگر نیک کام سرانجام دے گی۔

خلاصہ الساب ۱۰: مطلقہ کو عدت کے دوران گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ قرآن کریم کی آیت لا یحصر حص قطعی سے قطعی آیت کے مقابلہ میں حدیث آحاد سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اگر بہت ہی مجبوری اور ضرورت ہو تو باجماع علماء ہائر کفنا جائز ہے اگر سفر کی حالت میں طلاق ہو اور عدت لازم ہو جائے اور قیام کی جگہ نہ ہو اور جس شہر سے سفر کرنے کے لئے نکلی تھی اس کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو تو واپس آ جائے (سفر میں اقامت عدت نہ کرے اور سفر جاری رکھے) اور اگر منزل مقصود جہاں سے سفر شروع کیا تھا کا فاصلہ مقام طلاق سے برابر ہے تو عورت کو اختیار ہے پاپے تو واپس آ جانے اور چاہے منزل مقصود کی طرف سفر جاری رکھے خواہ وہی ساتھ نہ ہو واپس آنا زیادہ بہتر ہے شوہر کی پامداری اور لحاظ میں کی نہ ہو اور اگر طلاق بحالت سفر ایسے مقام پر ہوئی جہاں قیام ہو سکتا ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسی مقام پر عدت پوری کرے صاحبین کا قول ہے کہ اگر وہی اس کے ساتھ ہو تو وہیں کی طرف لوٹنا اور منزل مقصود کی طرف جانا دونوں حسب تفصیل مذکور جائز ہیں۔

۱۰: بَابُ الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا

بَابُ: جس عورت کو طلاق دی جائے تو
عدت تک شوہر پر پرہیز و نفقہ دینا واجب
ہے یا نہیں؟
هَلْ لَهَا سُكْنَى وَنَفَقَةٌ

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: وَكُنْتُ، ثَلَاثِينَ عَنْ أَبِي نَجْرٍ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ صَحْبِرٍ الْقُدَوِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا مَطْلَقًا فَلَمْ يَمُغِّلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً۔

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَرْبُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ۔

خلاصہ الساب ۱۱: جمہور علماء کے نزدیک تین طلاق والی معتدہ کیلئے بھی نفقہ اور پرہیز ہے جمہور علماء نے فاطمہ بنت قیس کی بات قبول نہیں کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے اسی طرح منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں کہ اس نے یا دیکھا یا بھول گئی۔

۱۱ : بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

جواب: بوقت طلاق بیوی کو کپڑے دینا

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعُجْلِيُّ ،
لَنَا عُثَيْدُ بْنُ الْقَدَاسِ لَنَا هِشَامُ بْنُ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ
عَائِشَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَوَّازِ تَعَرَّضَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حِينَ أَدْحَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ غَدَّتْ شِعَابُ فُطْلَقَهَا . وَأَمَرَ
أُمَامَةَ أَوْ أُمًّا ، فَتَمَتَّعَ بِثَلَاثَةِ أَلْوَابِ وَإِزْقِيَةٍ

۲۰۳۷۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے عمرہ بنت جون نے
اللہ کی پناہ مانگی آنحضرت سے۔ جب وہ آپ کے پاس
لائی گئی تو اس نے تموز پڑھا۔ آپ نے فرمایا: تو نے ایسے
(اللہ عزوجل) کی پناہ طلب کی جس (کافی حق ہے) سے
کہ پناہ مانگی چاہیے۔

۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَحْجِدُ الطَّلَاقَ

جواب: اگر مرد طلاق سے انکاری ہو؟

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْصِي ، لَنَا عُمَرُ بْنُ
أَسِي سَلَمَةَ أَبُو حَفْصِ التَّمِيمِيُّ ، قَالَ إِذَا ادَّعَى الْمَرْأَةُ
طَلَاقَ زَوْجِهَا ، فَجَاءَتْ عَلَى ذَلِكَ مُشَاهِدٌ
عَدْلٍ ، ائْتَحَلَفَ زَوْجُهَا ، فَإِنْ حَلَفَ بَطُلَتْ شَهَادَةُ
الشَّاهِدِ وَإِنْ كَلَّ فَتَكُونُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ وَخَارِ
طَلَاؤُهُ

۲۰۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ
جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے طلاق دے
دی ہے اور طلاق پر ایک معتبر شخص کو گواہ بھی بنائے تو اس
کے خاندان کو قسم دی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھائے کہ میں نے
طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور اگر
وہ (شوہر) قسم نہ کھائے تو اس کا قسم سے انکار کرنا دوسرے
گواہ کے مثل ہوگا اور طلاق مؤثر ہو جائے گی۔

۱۳ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ أَوْ نَكَحَ أَوْ

جواب: ایسی (مذاق) میں طلاق دینا

وَأَجَعَ لَأَجَبًا

نکاح کرنا یا رجوع کرنا

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ نَزِدَكَ لَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَاحٍ ، عَنْ
يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ثَلَاثَ حَذَرْنَ حَذْرَهُنَّ حَذْرُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ .
تَخَالُصَ الرَّجُلُ بِمَا يَكُونُ مَدْبُوبٌ بِهِ كَمَا يَكُونُ مَدْبُوبٌ بِهِ كَمَا يَكُونُ مَدْبُوبٌ بِهِ

۲۰۳۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد
فرمایا: تین باتوں میں مذاق بھی ایسے ہی ہے جیسے حقیقت۔
اور حقیقت میں کہنا تو (بہر حال) حقیقی طور پر ہی (متصور)
ہوتا ہے۔ ۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجعت۔

۱۴ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ

زیر لب طلاق دینا اور زبان سے کچھ ادا نہ

يَتَكَلَّمُ بِهِ

کرنا

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، لَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ،

۲۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں پیدا ہونے والے خیالات و باتوں سے درگزر کیا (اللہ یہ کہ وہ (اُن خیالات) پر عمل پیرا ہو یا زبان سے ادا کرے۔

وَعَدَّةٌ مِّنْ سَلَامَةٍ - وَحَدَّثَنَا خَمِيسٌ مِّنْ سُلَيْمَةَ تَابَ حَالُهَا مِّنْ سَلَامَةٍ، جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُوَيْلَةَ أَسْرِ لَوْحِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّوْا لِأَمْنِي عَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ أَلْسِنًا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ

باب: دیوانے ناپالغ اور سونے والے

۱۵ : بَابُ طَلَاغِ الْمَغْتَوَةِ وَالضَّعِيفِ

کی طلاق کا بیان

وَالثَّانِمِ

۲۰۳۱ : حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا (۱) سونے والے سے (۲) کہ وہ بیدار ہو۔ (۳) ناپالغ سے حتیٰ کہ بلوغت کو پہنچ جائے۔ (۴) دیوانے سے یہاں تک کہ وہ تندرست و توانا ہو جائے۔

۲۰۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّورٍ مِّنْ أَبِي شَيْبَةَ - سَابِرٌ مِّنْ هَازِرُونَ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّالٍ مِّنْ حَدَّثَنَا، وَنَحْنُ مَعَهُ مِّنْ بَغِيٍّ قَالَا نَسَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ مِّنْ مَّهْدِيٍّ تَابَ حَالُهَا مِّنْ سَلَامَةٍ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَنْبُودِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْبَاهِلِ حَتَّى يَسْتَنْقِطَ، وَعَنِ الضَّعِيفِ حَتَّى يَجُورَ، وَعَنِ الْمَغْتَوَى حَتَّى يَتَقَلَّ أَوْ يَبْقَى قَالَ أَبُو سَرُّورٍ هِيَ حَدِيثُهُ وَعَنِ الْبَاهِلِ حَتَّى يَسْتَنْقِطَ

ابو بکر کی روایت یوں ہے (۱) کہ وہ تندرست ہو جائے۔

یہاں

۲۰۳۲ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قلم اٹھالیا گیا ناپالغ سے دیوانے سے اور سونے والے سے۔ (۱) کہ وہ اس حالت سے نکل کر ہوش ہو اس میں آ جائیں۔

۲۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسَارٍ - مَسَارٌ مِّنْ غَدَادَةَ تَابَ حَالُهَا مِّنْ سَلَامَةٍ - أَنَا مَالِكُ الْقَاسِمِ مِّنْ يَرْبُودَ، عَنْ عَلِيٍّ مِّنْ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَرْفَعُ الْقَلَمُ عَنِ الضَّعِيفِ وَعَنِ الْمَغْتَوَى وَعَنِ الْبَاهِلِ

باب: جبر سے یا بھول کر طلاق دینے

۱۶ : بَابُ طَلَاغِ الْمَكْرُهِ

کا بیان

وَالثَّانِسِي

۲۰۳۳ : حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے بھول چوک اور زبردستی (کروائے کے کام) معاف کر دیے۔

۲۰۳۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ يُّوسُفَ الْقَزَّافِيِّ، تَابَ حَالُهَا مِّنْ سَلَامَةٍ - أَنَا مَالِكُ الْقَاسِمِ مِّنْ يَرْبُودَ، عَنْ عَلِيٍّ مِّنْ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّوْا لِأَمْنِي عَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ أَلْسِنًا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ

۲۰۳۴ : حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

۲۰۳۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ - نَسِيبٌ مِّنْ غَيْثَةَ،

عن مسعم . عن قتادة عن زرارة عن ابي ابي هريرة . قال قال رسول الله ﷺ ان الله تحاور لا فتى عفا نوسوس به ضد ذرها . والله نعم لم به او نكلمه . وما استغفر هو عليه

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمادیا میری اُمت سے اس کام (وسوسوں) کو جو اُن کے دلوں میں آئے کہ یہ عمل بڑا بڑا با زبان سے ادا نہ کرے۔ اسی طرح درگزر کر دیا بعد اِکراہ کیے گئے کاموں سے۔

۲۰۳۵ : حدثنا محمد بن النضر بن الحنفی قال الوليد بن مسلم . ثنا الازداعی عن عطاء بن ابي عتاب . عن النبی ﷺ قال ان الله وضع عن ائمتي الخطا والسيئات وما استغفر هو اعليه

۲۰۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ عزوجل نے معاف کر دیا میری اُمت کو نسیان اور باہر مجبوری کیے گئے کام۔

۲۰۳۶ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال عند الله بن مسير . عن محمد بن اسحاق عن نويرة عن غيد بن ابي صالح . عن صفية بنت حيية قالت حدثتني عائشة ان رسول الله ﷺ قال لا طلاق . ولا عتاق في اغلابي .

۲۰۳۶ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبردستی (کرنے کی صورت میں) طلاق اور عتاق نہیں ہے۔

خلاصہ الحکم : مکروہ اور مجبور شخص کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجبور (یعنی جس پر زبردستی کر کے طلاق کی گئی ہو) کی طلاق واقع نہیں ہوتی دلیل حدیث باب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ مکروہ ماقبل بالغ اور طلاق دینے کا اہل ہے اور اپنی بیوی کو قصد اطلاق دے رہا ہے اپنے آپ کو قتل یا باجمہ پاؤں ٹوٹنے سے بچا رہا ہے لہذا اس کا حکم و متعین لازم ہوتا چاہے مضطر اور مکروہ دونوں باتوں کو سمجھتا ہے کہ یا طلاق دے۔ یا اپنے آپ کو مروا لے ایسے میں اسے جو کم تر اور معمولی نظر آتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے یہ اس کام کو قصد وارادہ اور اختیار سے کرنے کی علامت ہے البتہ وہ اس حکم کے نافذ ہونے کو پسند نہیں کرتا لیکن یہ طلاق واقع ہونے میں حائل نہیں بنتا جیسے مذاق میں طلاق دینے والا طلاق کا حکم لاگو ہو نہ کو پسند نہیں کرتا لیکن پھر بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی طلاق واقع ہو جائے گی البتہ طلاق کے رکھنے پر مجبور کرے اور زبان سے نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی یہی حکم غلام کو آزاد کرنے کا ہے اگر مجبور اجبر و اکراہ کی صورت آزاد کیا تب بھی غلام اور باندی آزاد ہو جائیں گے۔ حنفیہ حدیث باب کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خطا، نسیان اور اکراہ کا حکم اخروی یعنی گناہ سے درگزر کر دیا ہے ایسے لوگ مذاب اخروی سے بچ جائیں گے باقی دنیا کے احکام سے ان چیزوں کی بناء پر درگزر نہیں مثلاً جھوٹے سے کیونکہ دنیا دار العمل ہے نماز میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے بالا جماع خطا قتل موجب کفارہ ہے اگر کوئی خطا اپنے مہرث کو قتل کر دے تو قاتل میراث سے محروم ہوتا ہے اسی طرح اور کئی مثالیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ بھول چوک کا اعتبار، بدعتی احکام میں کرتے ہیں۔

۱۷ : باب لا طلاق قتل

النکاح

۲۰۴۷۔ حدثنا أبو ثور بن ثابت عن فضيلة أُمِّنا عامر الأحمري عن
وحدثنا أبو ثور بن ثابت عن حماد بن أسلم عن عبد الرحمن
بن الحارث عن حميد بن عمار عن شعيب بن عبد الله عن
حماد بن أسلم عن رسول الله ﷺ قال لا طلاق فيما لا يملك

۲۰۴۸۔ حدثنا أحمد بن محمد بن سعد بن النضر عن
الشيخين بن وهب عن هشام بن سعد عن الزهري عن
عروة، عن منصور بن موهبة عن النسي ﷺ قال لا
طلاق قتل نكاح ولا عتق قتل ملك

۲۰۴۹۔ حدثنا محمد بن يحيى عن عبد الوارث بن المعتمر
عن جعفر بن عبد الصالح، عن الزناد عن مسروق، عن علي
بن أبي طالب، عن النسي ﷺ قال لا طلاق قتل النكاح

۱۸ : نَابُ مَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ مِنْ

الكلام

۲۰۵۰۔ حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا
أبو الوليد بن مسلم، ثنا الأزواجي قال سألت الزهري عن
أزواج النسي ﷺ استعادت منه فقال أخبرني عروة عن
عائشة أن أبا الحارث لما حدث على رسول الله ﷺ
فدما منها، قالت عروة بالله منك فقال رسول الله ﷺ
غدت معطيهم النخعي بالهلك.

باب : نکاح سے پہلے طلاق لغو

(بات) ہے

۲۰۴۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس عورت کا آدمی مالک (خادمہ) ہی نہیں تو اس کو طلاق
نہیں پڑتی۔

۲۰۴۸۔ مسود بن عازمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نکاح سے قبل طلاق نہیں اور نہ
ملک سے پہلے آزادوی ہے۔ (یعنی جب کسی چیز کا ان
چیزوں میں سے تو مالک نہیں یا جو نہیں تو روکیا)۔

۲۰۴۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نکاح سے قبل طلاق کی
کوئی حیثیت نہیں۔

باب : کن کلمات سے طلاق ہو

جاتی ہے؟

۲۰۵۰ : ازواجی سے روایت ہے میں نے زہری سے
دریافت کیا کہ نبی کی کوئی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی؟
انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے
کہ جون کی بیٹی جب نبی کے پاس لائی گئی اور آپؐ قریب
ہوئے تو بولی میں اللہ کی پناہ مانگی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو
نے پناہ مانگی بڑے کی اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

خلاصۃ الہدایہ : طلاق صریح اور صاف الفاظ سے واقع ہوتی اور کن بات سے بھی واقع ہوتی الحقی باہلک کا لفظ
کنایہ سے طلاق کی نیت سے کیا تو ایک جائز طلاق واقع ہوتی ہے اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہو جائیں گی
اور اگر وہ کسی نیت کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی۔

دحل علیہ وسلم قال یا عائشة! ائنی داکم لک امرأ فلا علیک ان لاتعجلی فیہ حتی تستامری ابویک . قالت قد علم . واللہ ان ابوی لم یجونا لیامرانی بفراقہ قالت فقرا علی ما ائنی النبی فل لاواحک ان نکتن نرقد الحیوة الذنب ورمتہا» (الاحزاب ۱۶۸) اناباب فصلت فی ہذا السنن ابوی قد اخذت اللہ ورسولہ

سے ایک بات کہتا ہوں اور اس میں کوئی برائی نہیں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے۔ حضرت عائشہ نے کہا اللہ کی قسم! آپؐ ٹوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپؐ کو چھوڑ دینے کیلئے نہیں کہیں گے۔ خیر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُؤْخِرُ﴾ اسے نبیؐ اپنی ازواج سے کہہ دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش پسند کرتی ہو تو آؤ میں تم

کو کچھ دوں اور اچھی طرح رخصت کر دو اور اگر تم اللہ کو اور اسکے رسولؐ کو چاہتی ہو تو اللہ نے جو تم میں سے نیک ہیں ان کے لیے بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ میں نے کہا کیا اس بات میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں۔ (مجھے اس معاملے میں مشورے کی کوئی ضرورت نہیں) میرے دل نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اختیار کیا۔

خلاصہ الباب ۲۱ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر عورت اختیار کر دے تو طلاق نہیں واقع ہوتی اگر اپنے اس حق کو اختیار کرے تو طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن یہب احتلاف کا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا دنیا کی مال و دولت کے مقابلہ میں آج کی خواتین اسلام کو بھی اللہ تعالیٰ دنیا کے مقابلہ میں آخرت و ترجیح دینے والی بنادیں اور امہات المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی جیروی مطا فرمادیں۔

باب: عورت کے لیے خلع لینے کی

۲۱. باب كَرَاهِيَةِ الْخُلْعِ

کراہت

لِلْمَرْأَةِ

۲۰۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عورت اپنے خاوند سے جب تک طلاق نہ مانگے جب تک بہت مجبور نہ ہو جائے جو کوئی عورت ایسا کرے کی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی اور (جان لو) جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے آ جاتی ہے۔

۲۰۵۵ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت نے اپنے شوہر سے طلاق طلب کی بلا ضرورت (شرقی

۲۰۵۴ حَدَّثَنَا سُكْرُ بْنُ حُلْفٍ . أَبُو عاصِمٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ ثَوْبَانَ . عَنْ أَبِي عَاصِمٍ . عَنْ أَبِي عَاصِمٍ . أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ رَوْحَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ كَرْهٍ فَتُحْدَ رِيحَ الْحَيَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوحِدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَلَاذَهَرٍ . قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ . عَنْ حَمَّادِ بْنِ رَمْدٍ . عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ . عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَمْرَأَةٌ سَأَلَتْ رَوْحَهَا الطَّلَاقَ هِيَ غَيْرُ مَا نَسِ فَرَّاحَ عَلَيْهَا رَاحَةُ

الحنة

کے تو ایسی عورت پر جنت کی خوشبو سونگھنا بھی حرام کر دیا جاتا ہے۔

خلاصۃ السراپ : ان احادیث میں سخت مجبوری کے ضلع پر وہید سنائی ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو نہ سونگھنے کی ثابت ہو کہ عورت کو مہر کرنا چاہئے شہر کو اذیت نہ دے بلکہ اس کی تابعداری کرے اس کے پاس کوئی نئی پیش آنے تو برداشت کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حمل والیاں بیچے جتنے والیاں اپنے بچوں پر شفقت کرنے والیاں اگر اپنے خاوند کو ایذا دیتیں تو جوان میں سے نمازی ہیں ۵۰ جنت میں جائیں۔

۲۲ : مَا الْمُخْتَلَعَةُ تَأْخُذُ مَا أُعْطَاهَا

باب: ضلع کے بدل خاوند یا گیا مال واپس لے سکتا ہے

۲۰۵۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جبیلہ بنت سلول نبی کے پاس آئی اور کہا اللہ کی قسم! میں ثابت پر کسی دین یا خلق کی برائی سے غصہ نہیں ہوں لیکن میں سخت قہاحت محسوس کرتی ہوں کہ مسلمان ہو کر شوہر کی ناشکری کروں! میں کیا کروں؟ وہ مجھے ہر حال میں پابند ہیں۔ جب آپ نے فرمایا تو اس کا دیا بوباغ والیں کر دے گی؟ بولی جی ہاں پھیر دو گی۔ آخر آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ عورت سے (فلق) اپنا باغ لیں ذائد ہرگز نہ لیں۔

۲۰۵۷ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے جبیلہ بنت سلول ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ وہ خوبصورت نہ تھیں تو جبیلہ نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوتا تو جب ثابت (بکلی) نفہ میرے سامنے آئے تو میں اس کے منہ پر تھوک دیتی۔ آپ نے فرمایا اچھا! تو اس کا باغ لوٹاؤ گی؟ وہ بولی ہاں! پھر اس نے ثابت کا دیا گیا باغ لوٹا دیا اور مجھے نے اُن میں تفریق کروادی۔

۲۰۵۶ حدثنا ازهر بن مزيان ثنا عن الأعمش عن عبد الأعمش عن عبد الله بن عمرو بن عاص عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال: والله ما أخذت على ثابت من دين ولا خلق ولكني أخبرتكم في الإسلام لا أخلفه نكاحاً فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم أفردت عليه حديثه؟ قالت نعم فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأخذ منها حديثه ولا يرداها

۲۰۵۷ حدثنا أبو حنيفة، ثنا أبو خالد الأحمر عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن حذو، قال: كانت حبيبة بنت سهل تحت ثابت بن قيس من بني حنظلة وكان رجلاً دينياً فقال يا رسول الله! والله لو لا مخافة الله إذا دخل علي، لصغت في وجهه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حديثه؟ قالت نعم قال: فردت عليه حديثه قال: ففرض بينهما رسول الله صلى الله عليه وسلم

خلاصۃ السراپ : جب خلق کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اپنے خاوند کو دے اور شوہر اس کو طلاق دے اس ضلع سے ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور عورت پر طے شدہ مال لازم ہوتا ہے اگر زیادتی مروی طرف سے ہو اس کے ضلع میں کچھ نہ ہو تو عورت کی طرف سے ہو تو مرد نے عورت کو جو دیا ہے اس سے لینا مکروہ ہے لیکن اگر اس نے تو فتویٰ کے لحاظ سے جائز ہے یہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

۲۳۔ باب عَذَّة

باب خلع والی عورت عدت کیسے

گزارے؟

الْمُخْتَلَعَةُ

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّسَائِيُّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ شَامِيٌّ عَنْ أَبِي عَنِ اسْحَاقَ الْخِرَمِيِّ عَادَةُ نِ الْضَامِتِ ، عَنْ الرُّبَيْعِ بْنِ مُعَوَّذٍ عَنْ عَمْرٍاءَ ، قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدِيثِي حَدِيثَكَ ، قَالَتْ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي ، ثُمَّ حَنَنْتُ غَضَامِي ، فَسَأَلْتُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعَذَّةِ فَقَالَ لَا عَذَّةَ عَلَيْكَ ، إِلَّا أَنْ يَكُونُ حَدِيثُ عَهْدِكَ ، فَتُخْشَعُ عَهْدُكَ حَتَّى تَحْضِيَ حَبِصَةً ، قَالَتْ وَأَسْمَاعُ فِي ذَلِكَ فَصَاءَ وَسُئِلَ اللَّهُ تَعَالَى فَمِنْ مَرْبِيعِ الْمَعَالِيَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ ثَمَاتٍ نِسْ فَاسْتَلَعَتْ مَهْ

۲۰۵۸۔ عبادہ بن ولید نے صامت سے روایت ہے کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن حضراء سے کہا تم اپنی عدت مجھے سناؤ۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے شوہر سے خلع کی پھر میں حضرت عثمان کے پاس آئی اور ان سے پوچھا مجھ پر کتنی عدت ہے؟ انہوں نے کہا تجھ پر عدت نہیں مگر جب میرے خاوند نے تجھ سے حال میں صحبت کی ہو۔ تو اس کے پاس رہو یہاں تک کہ تجھے ایک حبصہ آجائے۔ ربیع نے کہا سلیمان نے اس میں بیرونی کی نبی کے فیصلے کی۔ مریم مغالیہ کے باب میں۔ وہ ثابت بن قیس بن شمس کے نکاح میں تھیں اور ان سے خلع کی تھی۔

خلاصہ: الباب ۲۳۔ مُخْتَلَعَةُ خلع مصدر سے مشتق ہے بمعنی اُتارنا۔ اصطلاح میں ازالہ ملک کو کہتے ہیں جو لفظ خلع یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ ہو اس کی صحت عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ خلع طلاق بائن ہے اور عورت پر پوری عدت واجب ہوگی (یعنی تین حبصہ) یہی مذہب امام مالک و امام ابوحنیفہ اور مشہور قول امام شافعی کا ہے اور ایک روایت امام احمد سے بھی جی ہے۔ دوسرا قول امام احمد و شافعی کا یہ ہے کہ خلع کچھ نکاح ہے۔ حنفیہ کی دلیل وہ ہے جو امام مالک نے تالیف سے نقل کی کہ ربیع بن معوذ عبد اللہ بن عمر کے پاس آئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنے خاوند کے ساتھ خلع کا کر کیا تو ابن مریضہ اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری عدت مطلقہ والی ہے۔ اسی طرح ام بکرہ سلمیہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لائی تو حضرت عثمان نے ان کو ہانک کر قرار دیا اور فرمایا کہ یہ طلاق بائن ہے۔

۲۴۔ بَابُ الْإِلْيَاءِ

باب: الیاء کا بیان

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ ثَنَا عَدَةُ الزُّرْعِيُّ عَنْ أَبِي الزُّرَّعِ عَنْ عَمْرِاءَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَسْمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى سِتَانَةِ شَهْرٍ أَمْسَكَتُ ثَلَاثَةَ عَشْرَ نِ بَرْنَا حَتَّى إِذَا كَانَ مَسَاءً نَلَّاسُ دَحْلٍ عَلَيَّ ، قُلْتُ ، أَيْكَ أَمْسَكْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ شَهْرًا ، فَقَالَ الشَّيْخُ كَمَا تَرْسُلُ

۲۰۵۹۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی نے قسم کھائی کہ اپنی ازواج سے ایک ماہ تک صحبت نہ کریں گے پھر آپ اکتیس دن تک رک رہے جب تیسویں دن کی سپر ہوئی تو آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے کہا آپ نے تو ایک ماہ کیلئے قسم کھائی تھی کہ ہمارے قریب نہ آئیں گے؟ آپ نے فرمایا مہینہ اٹھا ہوتا ہے اور تین بار سب انگلیوں کو

اصابعه فيه ثلاث مزامت والشفهر كذا وارسل اصابعه كلفها
وامسك اصبعاً واحداً في الثالثة

۲۰۶۰ حدثنا سفيان بن عيينة ثنا يحيى بن زكريا بن
ابن زائدة ، عن حازلة بن محنف عن عفرة ، عن عائشة ،
ان رسول الله ﷺ ائماً الى ، لان زنس وذلت عليه
هذبة فقالت عائشة لقد ائمتك فعبس ﷺ فالي
منهن

۲۰۶۱ حدثنا احمد بن يوسف الشلمی ثنا ابو عاصم ،
عن اس خريم عن يحيى بن عبد الله بن محمد بن صفی
عن عكرمة بن عبد الرحمن عن أم سلمة ، ان رسول الله
ﷺ ائماً الى من مخص ساسه شهراً فلما كان تسعة
وعشرين راح اوعداً فقبل بارسول الله ﷺ امصی
نسع وعشرون فقال الشهز نسع وعشرون

خلاصۃ الباب ایہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائے اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم
ہو تو حلف کو پورا کرے ورنہ قسم کا کفارہ دے یہ شرط عا یا ، نہیں ہو اگر چار مہینے گزر جائیں اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی
ہو تو عورت کو خود بخود ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی یہ مذہب حضرات حنفیہ کا ہے۔ روایات میں ہے کہ امہات المؤمنین
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرچہ میں وسعت کا مطالبہ کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاہ کر لیا تھا حضرت ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما نے اپنی بیویوں کو ڈانٹا اس کے بعد آیت تجھرا مازل ہوئی۔

کھلا رکھا اور اتنا ہوتا ہے اور سب ان کیوں کو کھلا رکھا (ماسوا
ایک) آج ۲۹ دن پورے ہو گئے تو قسم بھی پوری ہو گئی۔

۲۰۶۰ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی نے ایلاہ کیا اس
لئے کہ حضرت زینب نے آپ کا گھبھا ہوا حصہ پھیر دیا تو
حضرت عائشہ نے کہا: زینب نے آپ کو شرمندہ کیا۔ یہ سن
کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور آپ
نے ایلاہ کیا ان (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے۔

۲۰۶۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی
نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک ایلاہ کیا جب انہیں دن
کھل ہوئے تو آپ طلوع آفتاب کے بعد تشریف لائے۔
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ابھی تو انہیں دن ہوئے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ (کبھی) انہیں
دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

۲۰۶۲ سلمہ بن صخر بیاضی سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت
چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت
کرتا جڑ پیچھے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی
عورت سے عہد کر لیا! خیر رمضان تک۔ ایک رات میری
بیوی مجھ سے گفتگو کر رہی تھی کہ اس کی راہ سے کپڑا اوپر ہو گیا۔
میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کے پاس
گیا اور ان سے بیان کیا اور عرض کی کہ میرے لئے یہ مسئلہ تم

۲۵ : بَابُ الظَّهَارِ

باب: ظہار کا بیان

۲۰۶۲ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عند الله ان
سفيان ثنا محمد بن اسحاق ، عن محمد بن عمرو بن
عطاء ، عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صحيم
البيضي ، قال قلت لأمير المؤمنين عمن النساء لا أرى
رخلاصاً لمن يصب من ذلك ما أصبت فلما دخل
رمضان طاهر من امرأتي حتى يسلح رمضان فبما
هي تحذني ذات ليلة انكشف لي منها شيء فوشت

۲۰۶۲ سلمہ بن صخر بیاضی سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت
چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت
کرتا جڑ پیچھے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی
عورت سے عہد کر لیا! خیر رمضان تک۔ ایک رات میری
بیوی مجھ سے گفتگو کر رہی تھی کہ اس کی راہ سے کپڑا اوپر ہو گیا۔
میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کے پاس
گیا اور ان سے بیان کیا اور عرض کی کہ میرے لئے یہ مسئلہ تم

علیہا ہوا فغلبہا فلما اصححت عذوت علی فومنی
 فاحمر لہمہ حمری وقلت لہم سلوا فی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلوا ما نکتہا فعلی اذا نزل اللہ فـ
 کفانا ، او یحکون فبما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یول نفی علیا عازہ ولكن سوف نسلنک
 سحر لرتک اذہب انت فاذکر حاکم لرسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال فحرخت حتی خفت ،
 فاحمرنتہ الحمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انت سداک " فقلت اما سداک واما ، یارسول اللہ
 صابر لکم اللہ علی قال فاعتنی رعدہ قال ، قلت
 والدی معک بالحق اما اصححت انک لا فسی
 ہدہ قال فطہ شہرین فتابعی قال ، قلت یارسول اللہ
 " صلی اللہ علیہ وسلم) وہی دحل علی مادحل من
 البلاء الا بالضموم " قال فیصدق او اطعم سنین
 منک یا قال ، قلت والدی معک بالحق لقد نسا
 لیسنا ہدہ ، مالک عشاء قال فاذہب الی صاحب صدقہ
 منی زین فیقل لہ فلیذہب الیک واطعم سنین منک یا
 وامنع سنینہا

۴۰۶۳ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال سمعتہ انی انی
 غنیدہ عن ابی عن الاعمش عن سلمہ عن
 غزوہ فی الزبیر ، قال ، قال عائشہ تبارک الدی ومع
 سمعہ کل شیء انی لاسمع کلام حولہ لت غلبہ ،
 ومخفی علی بعضہ ، وہی تستکفی رواجہا الی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وہی تقول یارسول اللہ " صلی اللہ
 علیہ وسلم) کل شامی وشرئت لظنی حتی اذا
 کبرت سنی ، وانقطع ولدی ، طاهر من اللیمہ " انی
 آنحضرت سے دریافت کرو۔ انہوں نے کہا ہم تو نہیں
 پوچھیں گے ایسا نہ ہو کہ ہماری شان (برائی) میں کتاب نازل
 ہو جو تاقیامت باقی رہے یا نبی (کچھ) غصہ (فرمایاں اور اس کی
 شرمندگی یا عمر میں باقی رہے لیکن اب تو خودی اپنی غلطی کی
 سزا بھگت اور خودی جا اور نبی سے اپنا حال بیان کر۔ سلمہ نے
 بیان کیا کہ آپ نے فرمایا تو یہ کام کیا ہے؟ عرض کیا ہی ہاں!
 کیا ہے اور میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! اور میں اللہ عزوجل
 کے حکم پر صابر رہوں گا جو میرے بارے میں آئے۔ آپ نے
 فرمایا تو ایک بروہ آزاد کر میں نے کہا قسم اس کی جس
 نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو بس اپنے ہی گھس کا
 مالک ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا وہ مالک تاروز رہے۔
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ جو بامعہ پر آئی یہ روزہ رکھنے
 ہی سے تو آئی۔ آپ نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساتھ
 مساکین کو کھانا کھلا۔ میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو
 سچائی کے ساتھ بھیجا ہم تو اس رات بھی قاتلے سے تھے
 ہمارے پاس رات کا کھانا نہ تھا۔ آپ نے فرمایا نبی زاریق
 کے پاس جا اور اس سے کہہ دو تجھے جو مال دے اس میں سے
 ساتھ مساکین کو کھلا اور جو پیچھے آئے اپنے استعمال میں۔

اَشْكُوَ إِلَيْكَ . فَمَا بَرَحْتُ حَتَّى بَرَأَ حُرَّائِلَ يَهْنُوْلَاءَ . كَرَّارٌ ۖ أَفْهَذَ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْغِيِّ نَحْدَا لَكَ ۖ
الْأَيَّامِ ۖ هَذَا سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْغِيِّ نَحْدَا لَكَ ۖ فِي رَوْحِهَا ۖ وَنَشْكُوَ إِلَى اللَّهِ ۖ (المحاذنة ۱۰) .
”یعنی سن لی اللہ نے اُس عورت کی بات جو بھڑکتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی۔“

خلاصہ الباب ۱۰ : ان احادیث میں ظہار کے کفارہ کا بیان ہے۔ اس حدیث میں جو آیا ہے کہ سلمہ بن اکوع نے اختیار کیا تھا تو ان کی خصوصیت تھی دوسرے لوگوں کو ان پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔

۲۶ : بَابُ الْمَظَاهِرِ يُحَامَعُ قَتْلُ

بَابُ : کفارہ سے قبل ہی اگر ظہار کرنے

والا جماع کر بیٹھے

أَنْ يُكْفَرُ

۲۰۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَصْرٍ
نَسْ عَطَاءَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ
الْبَاصِئِ . عَنْ الشَّيْخِ ۖ هِيَ الْمَظَاهِرُ يُؤَفِّقُ قَتْلُ أَنْ يُكْفَرُ
قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

۲۰۶۵ : حَدَّثَنَا الْعَاسِمُ بْنُ بَرْبَدٍ . قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْمَرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عِكْرَمَةَ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَعَتَبَهَا
قَتْلُ أَنْ يُكْفَرُ . فَاتَى السَّيَّءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْتَ بَاصٍ حَبْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ . فَلَمْ يَنْكُرْ
نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ وَامْرَأَتَا
بِغَيْرِهَا حَتَّى يُكْفَرُ

خلاصہ الباب ۱۰ : جمہور علماء کے نزدیک اگر کفارہ سے قبل جماع کر لیا ہو تو ایک ہی کفارہ دینا ہوگا۔

بَابُ : لعان کا بیان

۲۷ : بَابُ الْبَلَّانِ

۲۰۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَنَمَانِيُّ
ثَنَا الرَّاهِبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ . عَنْ سَهْلِ بْنِ إِسْعَدَ
السَّاعِدِيِّ . قَالَ حَاءُ غُوَيْسَرُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ فَقَالَ سَلَى

۲۰۶۶ : حضرت سہل بن سعدی سے مروی ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے عاصم بن عدی سے پاس آیا اور کہا ”میں نے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کروا کر لیا کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ

کسی بیگم نے شخص کو دیکھے (صحبت کرتے ہوئے) پھر اس کو مار ڈالے تو کیا خود اس کے بدلے مارا جائے یا پھر کیا کرے؟
 خیر عاصم نے نبی سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ایسے سوالوں کو براہِ جانہ۔ پھر عمر عاصم سے ملا اور پوچھا تو نے میرے لیے کیا کیا؟ عاصم نے کہا، میں نے پوچھا لیکن تجھ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں پہنچی۔ میں نے نبی سے پوچھا آپ نے برا محسوس کیا ان سوالوں کو۔ عمر میرے کہا اللہ کی قسم! میں تو جناب رسول اللہ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے پوچھوں گا پھر وہ آیا نبی کے پاس تو دیکھا کہ آپ پر اسی بات وحی نازل ہو رہی ہے۔ آخر آپ نے امان کرایا۔ پھر عمر میرے کہا اللہ کی قسم! اگر میں اب اس عورت کو اپنے ساتھ لے گیا تو گویا میں نے اس پر جھوٹی جہت لگائی۔ آخر عمر میرے اس کو نبی کے بات کرنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا۔ پھر یہ سنت ہو گئی امان کرنے والے میں۔ اس کے بعد نبی نے فرمایا دیکھو اگر عمر میر کی عورت کا لایا بچہ کالی آنکھوں والا ہو۔ سرین والا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ عمر میر نے جی جہت لگائی اور اگر سرخ رنگ کا بچہ جیسے دھرد (کیڑا) تو میں سمجھتا ہوں کہ عمر میر جھوٹا ہے۔
 راوی نے کہا پھر اس عورت کا بچہ بری شکل کا بیٹا ہوا۔

۲۰۶۷ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جلال بن امیہ نے جہت لگائی اپنی بیوی پر نبی کے سامنے شریک بن حنظلہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: تو گواہ لائیں تو قبول کر (حد) اپنی پیٹھ پر۔ جلال نے کہا قسم اُس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ میرے بارے میں کوئی ایسا حکم ضرور اُتارے گا جس سے میری پیٹھ بچ جائے۔ راوی نے کہا پھر یہ آیت اُتری: ﴿وَالَّذِينَ يَزْنُونَ أَرْوَاهُمْ﴾ یعنی جو لوگ جہت لگاتے ہیں اپنی بیویوں کو زنا کی اور ان کے پاس

لے رسول اللہ اور نہت رخصلا و حدم مع امراته و رخصلا ففلفه القبل نہ ۷۰ کہ کیف تصنع؟ فقال عاصمُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السائل۔ ثم لفیة غویمر فسأله، فقال ما صنعت فقال ما صنعت انک ثم تأنسی بخبر سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعاب السائل فقال غویمر والیہ الاتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تسألہ فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوحده فذلک لعلہ فیہما فلا عن بیہما فقال غویمر واللہ المس اسطلفت بیہما رسول اللہ اللہ فقد کذبت علیہا فقال فصار فیہا قبل ان یأسرہ رسول اللہ رخصی اللہ سعالی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فصارت سنة فی الفلانی عی

ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر زحافان حاء ت بہ اسحہ۔ افصح العین عظیمہ الا نکبش، فلا اواف الا قد صدق علیہا۔ وان حاء ت بہ احبہم کاذب وحرۃ فلا اواف الا کاذبا۔ قال فعاء ت بہ علی الثعت المکرزہ

۲۰۶۷۔ حدثنا محمد بن بشر قال ان ابنی عدی قال انساہنام من حجابنا عکرمہ عن انس عباسی رخصی اللہ تعالیٰ علیہما، ان هلال بن امیہ فذلک امراته عند النبی مشربک من سخماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التیبة ان حد فی ظہرک فقال هلال بن امیہ والذی معنک بالحق انی لصادق ولیرسلن اللہ فی امری ما یزنی ظہری قال فزلت۔ والذین یزنیون ازو احفہ ولم یکن لہ شہداء الا القسبہ» حتی بلغ

«وَالْحَامِسَةُ أَنَّ عَصَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنْ الضَّادِقِينَ» (البور: ۶ تا ۹) «فَانصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلَ إِلَيْهِمَا فَهَاجَ فَهَاجَ هَلَالٌ ثُمَّ أَمِنَهُ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَغْلِبُ أَنْ أَحَدُكُمَا كَادَتْ

فَقِيلَ مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْحَامِسَةِ أَنَّ عَصَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الضَّادِقِينَ فَلَوْ أَنَّهَا أَمِنَتْهُ الْمُؤَحَّدَةَ

قَالَ ابْنُ عَسَاكَرٍ فَتَلَاكَ وَبَكَسَتْ. حَتَّى طَلَا بِهَا سَبْرَجَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَفْصَحُ فَوْمِي سَائِرَ النَّوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرِي هَذَا فَإِنْ حَاءَتْ بِهِ أَخْجَلُ الْعَبَسِ. سَاعَ الْأَلْبَنِ حَذَلِجَ السَّاقِيْنَ فِيهِ لَشَرِّكَ نَسْ سَخْمَاءَ فَهَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَصَى مِنْ كَبَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلِهَا تَانٌ

بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہیاں دیں جب پانچویں گواہی کا وقت آیا یعنی یہ کہنے کا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب عورت پر اتارتا اگر مرد سچا ہے تو لوگوں نے کہا یہ گواہی ضرور واجب کرو۔ گی رب و االاجلال والا کرام کے غضب کو اور دوزخ کو اگر یہ جھوٹی ہوئی تو۔ یہ سن کر وہ تان تو جھجکی اور مڑی ہم نے خیال کیا شاید اب سنبھل جائے اور اپنی گواہی سے رجوع کر لے لیکن اُس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قبیلہ کو رسوا کرنے والی نہیں۔ آخر نبیؐ نے فرمایا: دیکھو اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا بھری سرین والا مسوئی پٹلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن جمانا کا ہے۔ آخر اسی صورت کا لڑکا پیدا ہوا۔ جب نبیؐ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ کی کتاب میں (لعان کی بات) حکم نہ ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ (ضرور) کچھ (مدافعت) کرتا۔

۲۰۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ حِلَادِ بْنِ الْحَارِثِ وَاسْتَحَافَ نُوَّالُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ لَمَّا عِنْدَهُ نُوَّالُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلْفِظَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا فَى الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةُ الْخُمَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَنَا رَجُلًا وَحْدَمَعَ امْرَأَةً رَجُلًا فَقَسَلْتُ فَنَلَمْتُهُ، وَإِنْ تَلَمَّ خَلَدْتُ نَمُوَةً، وَاللَّهِ لَا أَتُحَرِّقُ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَحْرَجَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنِي اللَّهُ آيَاتِ اللِّعَانِ، أَلَمْ حَاءَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذَلِكَ سَفَدَ امْرَأَتِهِ فَلَا عَنَ النَّبِيِّ ﷺ نَسَبَهُمَا - وَلَقَالَ عَسَى أَنْ

۲۰۶۸ - عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم شب جمعہ کو مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک شخص کو دیکھے پھر اس کو مار ڈالے تو کیا تم اس کو مار ڈالو گے؟ اور اگر زنانہ سے کہے تو اس کو کوڑے لگاؤ گے۔ اللہ کی قسم! میں یہ تو نبیؐ سے کہوں گا۔ حب اللہ تعالیٰ نے آیات لعان نازل فرمائیں۔ پھر وہ شخص آیا اور اس نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی۔ نبیؐ نے دونوں میں لعان کر لیا اور فرمایا مجھے گمان ہے شاید اس عورت کے ہاں کا اچھا پیدا ہو۔ عین

يحيىء به أسود فحاشات به أسود حنظلًا

ایسے ہی ہوا اس کے ہاں فکٹر یا لے پالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

٢٠٦٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسَارٍ ثَنَا عَزْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
رِخْلَاءَ عَنْ أُمِّهِ وَأَنْشَأَ مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْءِ

۲۰۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اس سے پیدا ہوئے بچے کو پناہ ماننے سے انکاری ہوا تو مجھے نے دونوں میں جدائی کروادی اور بچے ماں سے حوالے کر دیا۔

[illegible]

۲۰۷۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد نے (تہلیل) ٹھکان کی خاتون سے نکاح کیا اور رات کو اس سے صحبت کی اسی کے پاس رہا۔ جب صبح ہوئی تو کہنے لگا میں نے اس کو پاکر و بیٹھ پایا۔ آخر دونوں کا مقدمہ نبیؐ کے پاس پہنچا۔ اس نے کہا میں تو پاکر تھی۔ آپؐ نے حکم دیا تو دونوں نے اعلان کیا اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بھر دلوایا۔

٢٠٤١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَاحِيَةُ بْنُ شُرَيْحٍ
الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ صَفْوَةَ بْنِ رَيْعَةَ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
أَرْبَعٌ مِنَ السَّاءِ لَا مَلَاعَةَ فِيهِنَّ الْمَضْرَابَةُ تَحْتَ
الْمُسْلِمِ، وَالْجُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْخَزَّةُ تَحْتَ
الْمُفْلُوكِ، وَالْمَنْلُوكَةُ تَحْتَ الْخَيْرِ

۲۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار اقسام کی
 عورتوں میں لعان واجب نہیں: ایک نصرانیہ جو مسلمان کے
 نکاح میں ہو دوسری یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو
 تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو چوتھی لونڈی
 جو آزاد کے نکاح میں ہو۔

خلاصہ اسباب ﷺ لعان اس کو کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے یا بچہ کے پیہ ایہ نے پر کہہ دے کہ یہ بچہ میرا نہیں اور عورت زنا کا انکار کرتی ہے تو لعان واجب ہوتا ہے لعان کی صفت اور طریقہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ پہلے مرد چار بار گواہی دے کہ میں اللہ کو گواہ بنا رہا ہوں کہ اس عورت کو زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مجھ پر پھر عورت چار بار گواہی دے اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لے کر کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار اس طرح کہے کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر غضب نازل ہو اگر مرد اس تہمت میں چاہے۔ اس لعان میں یہ شرط ہے کہ دونوں شہادت کے ساتھ یحیٰ بن علی ہو کہ قسم اللہ تعالیٰ کی کہ میں گواہی دیتا ہوں یا دینی ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی وجہ سے لعان کے بعد بیوی سے وطی اور استفادہ حرام ہو جاتا ہے۔ خواہ قاضی نے تفریق نہ کی یا مرد نے طلاق نہ دی ہو اگر مرد تہمت لگانے کے بعد لعان نہ کرے تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا

خود کو چھٹا کرے اور اسے حد مذکور لگے اگر مرد نے لعان کر لیا تو عورت پر لعان واجب ہوگا اگر نہیں کرے گی تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا مرد کی بات کی تصدیق کرے اور اسے حد زنا لگ جائے گی۔
یعنی بچہ ماں کے حوالے اور اس کا نسب باپ سے نہیں بلکہ ماں سے متعلق کر دیا دود بچہ ماں کا وارث ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ لعان مؤمنہ اور آزاد عورت پر تہمت لگانے سے ہوتا ہے اگر عورت مؤمنہ نہیں بلکہ کافرہ ہے یا لونڈی ہو یا اس کو پہلے حد زنا لگ چکی ہو تو لعان نہیں ہوگا۔

باب: (عورت کو اپنے پر) حرام کرنے

۲۸: بَابُ

کابیان

الْحَرَامِ

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ قُرْعَةَ، ثنا مسلمة بن علفمة
لسا داؤد بن ابی ہند، عن عامر، عن مشروق عن
عائشة قالت ألقى رسول الله ﷺ من نسائه وحرم
مطهرات رضی اللہ عنہن (سے) اور حرام کیا (زواج کو اپنے
اوپر) اور قسم میں کفارہ مقرر کیا۔

۲۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ، لنا وقت ابن حزنہ
لسا ہنساف الذہبی عن یحییٰ بن ابی کثیر، عن یحییٰ بن
حکیم، عن سعید بن خبیبر، قال قال ابن عباس فی
الاحرام بمنش وکان ابن عباس یقول لقد کان لکم فی
رسول الله انوة حسنة

۲۰۷۴: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا حرام
میں قسم کا کفارہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے
تھے تم پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد کرنا بہتر
بجتر ہے۔

۲۰۷۵: خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی اپنے
دینا ہوتا ہے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات میں اس کا ذکر ہے۔

۲۹: بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ
۲۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ، لنا حفص بن
عباب، عن الأعمش، عن السرازمی عن الأعمش، عن
عائشة، أنها اغتصفت برسيرة فحبرها رسول الله ﷺ
وكان لها زوج حر

۲۰۷۷: بَابُ: لَوْنْدِي جب آزاد ہو گئی تو اپنے

نفس پہ مختار ہے

إِذَا أُغْتَصِفَتْ

۲۰۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے کہ بریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میں نے آزاد کیا تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور بریرہ کا
خاوند آزاد تھا۔

۲۰۷۹: خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی اپنے
دینا ہوتا ہے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات میں اس کا ذکر ہے۔

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ
الْبَاهِلِيُّ ، قَالَا : سَأَلْنَا عَنْهُ الْوُجَاهُ النَّضِيُّ : مَا حَالُ الْخُدَّاءِ عَنْ
عِكْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عِنْدَ بَنَاتٍ لَهُ
نَعِثٌ كَثَنِي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَنْظُرُ حَلْفَهَا وَيَتَكَبَّرُ وَفَوْغُهُ نَسَبُ
عَلَى حَدِّهِ فَقَالَ النَّسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَنَسِ
بَاعَتَانِ لَا تَنْصَحْتِ مِنْ خَتِ نَعِثٍ بَرِيرَةَ ، وَمَنْ نَعِصَ
بَرِيرَةَ نَعِثٌ ؟ فَقَالَ لَهَا النَّسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ
رَاجَعْتَهُ هَانَتْ أُنْثَى وَلَدَكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَمَّزْنِي ؟
قَالَ أَمَا تَنْصَحِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، سَأَلَ عَنْ أَسْمَةَ بْنِ
رَبِيعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : مَضَى فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ خَيْرٌ
حِينَ أَعْتَقْتُ وَكَانَ زَوْجُهَا مَثْلُوكًا ، وَكَانُوا يَصْدُقُونَ
عَلَيْهَا فَهَدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ
هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَهَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَعْتَقَ

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، سَأَلَ عَنْ شُعْبَانَ ،
عَنْ مَضُورٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ الْأَسْوَدِ ، قَالَتْ
أُمُّ بَرِيرَةَ إِنَّ نَعِثَ ثَلَاثَ حَيَضٍ

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُؤْمَةَ سَأَلَ عَنْ عَائِشَةَ ابْنِ الْعَوَّامِ ،
عَنْ يَسْحَى بْنِ أَبِي اسْحَاقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَدِيَةَ ، عَنْ
أُمِّ هُرَيْرَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ بَرِيرَةَ

خلاصہ الباب : اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ باندی منکوحہ جب آزاد ہو جائے تو اس کے بعد خیار عقیق اس کو ہے یا
خمس تو ائمہ شافعی فرماتے ہیں کہ اگر اس کا شوہر غلام ہو تو اس کو اختیار ہے اگر آزاد ہو تو پھر نہیں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ
دونوں صورتوں میں باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہے حدیث عائشہ امام صاحب کی دلیل ہے۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی
ثابت ہوا کہ وہ آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۳۰: بَابُ فِي طَلَاقِ الْأَمَةِ وَعَدَّتِهَا

۲۰۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ شَيْبَةَ التَّمَلُّسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَاقُ الْأَمَةِ لَهَا وَعَدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

۲۰۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَابٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ خُرَيْجٍ عَنْ مُطَاهِرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَفَرَوْهَا حَيْضَتَانِ

ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ فَذَكَرْنَاهُ لِمُطَاهِرٍ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ خُرَيْجٍ فَابْخَرَسِي عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَفَرَوْهَا حَيْضَتَانِ

بَابُ: لَوْ نَذِيَ كِي طَلَاقٍ أَوْ رَعِدَتْ كَا بِيَان

۲۰۷۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لو نذی کی دو طلاقیں ہیں اور اس (لو نذی) کی حدت دو حیض ہیں۔ (یہ حدیث امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کا مستدل ہے)۔

۲۰۸۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لو نذی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی حدت (بھی) دو حیض ہیں۔ ابونعیم نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے یہ حدیث خود مظاہر بن اسلم سے بیان کی، کبھی مجھ سے یہ حدیث بیان کرو جیسے تم نے یہ حدیث ابن جریج کو بیان کی تھی۔ انہوں نے روایت کیا قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا لو نذی کی دو طلاقیں اور اس کی حدت بھی دو حیض ہیں۔

خلاصہ الباب اس سے خلیفہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ آزاد عورت کی طلاق تین ہیں اور باندی کی دو ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق کے بعد کا احتیاط عورت پر ہے مرد پر نہیں یعنی اگر عورت آزاد ہے تو شوہر کو تین طلاق کا اختیار ہے اگر عورت لونڈی ہے تو دو طلاقوں کے بعد مطلق ہو جائے گی اس حدیث سے ان کی حدت کا بھی ثبوت ہو گیا۔

۳۱: بَابُ طَلَاقِ الْعَنْدِ

۲۰۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَسَكِبَرٍ ثَنَا ابْنُ لَبْنَةَ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي الْعَاقِقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَيِّدِي زَوْجِي أَمَنَةً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُعْرِقَنِي سَبِيًّا وَنِسَاءً قَالَ فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَسْرُوقُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ أَحَدُكُمْ يُزَوِّجُ عِنْدَهُ أَمَنَةً ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُعْرِقَنِي سَبِيًّا أَمَّا الْعَلَاقَى لِمَنْ أَحَدٌ مَالَتَا

بَابُ: غَلَامِ كِي بَارِے مِیں طَلَاقِ كَا بِيَان

۲۰۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میرے مالک نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب وہ کوشش کر رہا ہے کہ ہم دونوں میں جدائی کروادے۔ یہ سن کر نبیؐ (غصہ کی حالت میں) منبر پر تشریف لائے اور کہا: اے لوگو! کیا حال ہے تم میں سے اُس کا کہ وہ نکاح کر دیتا ہے اسے غلام کا لونڈی سے پھر دونوں میں جدائی پاتا ہے۔ (یاد رکھو!) طلاق کا اختیار اسی کو ہے جو پہنڈی تھا۔

۳۲ : باب من طلق امه تطليعتين

ثم اشتراها

باب : اس شخص کا بیان جو لونڈی کو دو

طلاق دے کر پھر خرید لے

۲۰۸۲ مولیٰ بنی نوفل حضرت ابوالحسن نے مروی ہے کہ ان عباس سے ایسے نام کی بابت سوال کیا گیا جو اپنی عورت کو دو طلاق دیں پھر دونوں آزاد ہو جائیں تو کیا وہ اس (لونڈی) سے نکاح کر سکتا ہے؟ وہن عباس نے کہا ہاں! اُن سے کہا گیا یہ فیصلہ کس نے کیا؟ انہوں نے کہا مجی نے۔ (راوی) مہد الرزاق نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا ابوالحسن نے یہ حدیث بیان کر کے اپنے گروں پر بہت ہماری پتھر (بوجھ) اُٹھالیا۔

۲۰۸۲ حدثنا محمد بن عبد الملك بن محبوب عن الزُّمَّحَرِّ ثَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، مَوْلَى سَيِّدِ مَوْلَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدِ طَلْحٍ أَمْرَأَةِ مَطْلَبَئِينَ ثُمَّ أَخَذَا بِرَوْحِهَا ۖ قَالَ بَعْدَ قِتْلٍ لَهُ عَنْ ۖ قَالَ قَصَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُلِبَ الرَّزَّاقُ قَالَ عَنْدَ اللَّهِ نُنْالُكَ لَكَ نَحْتَلِ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا صَخْرَةً عَظِيمَةً عَلَى غَنَفِهِ

۳۳ : باب عدة أم الولد .

باب : اُم ولد کی عدت کا بیان

۲۰۸۳ حضرت عمرو بن حاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمارے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدت کو مشیت مت کرو۔ اُم ولد کی عدت چار ماہ وں دن تک ہے۔

۲۰۸۳ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان بن اسى عروبة عن مطر الرزاق وحده عن حنيفة عن ذؤيب عن عمرو بن العاص ، قال لا نفوذ علينا سنة سبعا محبتة ۖ عدة أم الولد أربعة أشهر وعشرا ۖ

۳۴ : باب كراهية الزينة للمستوفى عنها

باب : بیوہ عورت (دوران عدت)

زیب و زینت نہ کرے

زُوْجِهَا

۲۰۸۴ حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک خاتون نبی کے پاس آئی اور کہا اس کی بیٹی کا شہید وفات پا گیا اور اس (بیٹی کی) آنکھیں (آشوب چشم سے) نکھر رہی ہیں۔ وہ چاہتی ہے کہ سرمہ (یا دوا) لگائے۔ آپ نے فرمایا پہلے تم (مورچیں) ایک سال پورا ہونے پر اونٹ کی مٹکی بھینچ کر تھیں (دو تھپیں گوارا تھا) اور اب تو مدت (فتل) چار ماہ وں دن کی مدت ہے۔

۲۰۸۴ حدثنا الزُّمَّحَرِّ بن أبي شيبه ثنا برنذ ابن هارون اساما يحيى بن سعيد عن خبيد بن رافع ، انه سمع ريب امه واقبلت تحدث لهما سمعت ام سلمة واقبلت حبنة تذاكر ان امرأة اتت النبي ﷺ فقالت ان ابنة لي توفى عنها زوجها فاشتكت عنها هي ترند ان نكحها فقال رسول الله ﷺ قد كانت اخذت من نكاحها عدل من الجول وانما هي اربعة اشهر وعشرا

خلاصہ الباب ۱۱۱: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت میں تو ایسی سخت تکلیف ایک سال تک برداشت کرتی تھیں اب تو صرف چار ماہ وں دن عدت ہے یہ تو ایک بات فرمائی لیکن مذکر کی بنا پر سرمہ لگانا جائز ہے از روئے حدیث۔

۳۵. بَابُ هَلْ تَحْذَرُ الْمَرْأَةُ عَلَى

غَيْرِ زَوْجِهَا

۲۰۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، شَامِيَانُ بْنُ غَيْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوفَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْذَرُ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَحْذَرَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ

۲۰۸۶ حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ التَّرَافِي، شَامِيَانُ بْنُ غَيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْذَرُ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَحْذَرَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ

۲۰۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، شَامِيَانُ بْنُ غَيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْذَرُ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَحْذَرَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ

بَابُ: كَيْفَا عَوْرَتِ اِسْپَنے شوهر کے علاوہ

کسی دوسرے پہ سوگ کر سکتی ہے؟

۲۰۸۵ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کو زیبا نہیں کر کسی میت پر سوگ کرے تین دن سے زیادہ ماسوا خانہ کے۔

۲۰۸۶ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور یوم آخرت پر اُس کو مناسب نہیں سوگ کرنا کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوائے خانہ کے۔

۲۰۸۷ اُمّ عقیلہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے مگر عورت اپنے خاوند پر چار ماہ وں دن تک سوگ کرے اور لگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر لگین بنی ہوئی چادر اوڑھ سکتی ہے اور سرمہ مت لگائے خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاکی حاصل ہو تو تھوڑی سی مقدار عود ہندی (قطر) اور اظفار (خوشبو کی ایک قسم) لگالے۔

خلاصہ الباب ۱۱۲: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سوگ صرف شوہر کی وفات کی وجہ سے ہے شوہر کے علاوہ رشتہ داروں کی وفات سے صرف تین دن سوگ ہے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۶ : بَاثُ الرُّجُلِ بِأَمْرِهِ أَوْ بِطَلَاقِ

أَمْرَاتِهِ

باپ اور والد اپنے بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دو تو باپ کا حکم ماننا چاہیے

۲۰۸۸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اُس سے محبت کرتا تھا اور میرے والد (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) اُس کو برا جانتے تھے۔ آخر انہوں نے نبیؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ طلاق دے دو اُس عورت کو اور میں نے طلاق دیدی۔

۲۰۸۹ حضرت ابو عبد الرحمن سے مروی ہے ایک شخص کو اس کے باپ یا اسکی ماں نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔ اُس شخص نے نہ دیکھا کہ اُس نے اگر طلاق دی تو سو نام آزاؤ کر لگے۔ پھر وہ ابو الدرداء کے پاس آیا وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور اسکو طویل کرتے تھے اور انہوں نے نماز پڑھگی ظہر اور عصر کے درمیان۔ آخر اُس شخص نے ابو الدرداء سے پوچھا تو انہوں نے کہا اپنی نذر پوری کر اپنے والدین کی اطاعت کر۔

ابو الدرداء نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ماں باپ بہتر دروازہ ہیں جنت جانے کا۔ آپؐ حری مثلاً والدین کا خیال کریا نہ کر۔

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْحَنَّةِ، فَحَافِظُ عَلَيِّهِ وَالِدَيْكَ أَوْ تَرَكَهُ

خلاصہ الترغیب مطلب یہ ہے کہ ماں باپ کا اپنی اولاد پر بہت زیادہ حق ہے۔ حدیث ۲۰۸۹ غرض یہ ہے کہ والدین کی اطاعت ایسی بہترین چیز ہے کہ اس اطاعت کی بدولت جنت ملتی ہے اور جنت کی قربان ہر مسلمان کرتا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے ویسے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔

بَابُ الْكُفَّارَاتِ

کتاب الکفارات

کفاروں کا بیان

۱: باب یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے؟

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْصِبٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَسْوُومَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ الْخَيْصِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَلَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

۲۰۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِنْدَ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الضُّعَلِيُّ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَسْوُومَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَامَةَ الْخَيْصِيِّ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحْلِفُ بِهَا أَشْهَدُ عِنْدَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسُ بِيَدِهِ

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ أَبِي مُرَّةٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَاسِ ثَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَتَادِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ اخْتَارَ إِيْمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا وَمُصْرَفِ الْقُلُوبِ

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَالِبٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا كَسْبٌ ثَنَا مَعْنُ بْنُ

۲۰۹۰: حضرت رفاعہ جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو یوں ارشاد فرماتے: قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد ﷺ) کی جان ہے۔

۲۰۹۱: حضرت رفاعہ بن حراہہ جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو قسم کھایا کرتے وہ یوں کھاتے میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں یا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

۲۰۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اکثر قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں ہوتی، ایسا نہیں ہے قسم اُس (اللہ عزوجل) کی جو دلوں کو پھیر دینے والا ہے۔

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یوں

عَبَسَىٰ جَمْعًا عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ هَلَّلَ ، عَنْ اِبْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا وَاسْطَفِرَّ اللَّهُ كَرْتَا هَوْنًا۔

خاصۃً الباب ۱۰: ان احادیث مبارکہ سے قسم کا جائز ہونا معلوم ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے الفاظ بیان ہو سکے ہیں۔

باب ۱۱: ما ساء الله (کی ذات کے) قسم کھانے کی ممانعت

۲۰۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم نے قسم کھاتے سنا اپنے والد کی توارشاد فرمایا ہے: کَلِمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ قَدْ كُتِبَ لَكَ مِنْهُ عَمَلٌ كَرِيمٌ۔ حضرت عمر نے فرمایا: اُس روز کے بعد میں نے کبھی باپ کی قسم نہیں کھائی۔ نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی نقل کر کے۔

۲۰۹۵۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَتَىٰ كَلِمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ۔ (یعنی باپ دادوں) کی۔

۲۰۹۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جَسَدٌ خَلَقَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَىٰ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ كَلِمَةٌ كَرِيمَةٌ۔ (یعنی باپ دادوں) کی۔

۲۰۹۷۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے قسم کھائی کہ لات اور عزیٰ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا (ہرگز) کوئی سچا الٰہ نہیں ہے وہ (وحدہ لاشریک) اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک اور توبہ کہہ کر پھر دوبارہ ایسا مت کرنا۔

۲: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَخْلِفَ

بغیر اللہ

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ لَعْنَتُيْ لِمَا سَمِعْتُ مِنْ غُبَيْبَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ أَنْ يَخْلِفُوا بِأَبَائِهِمْ قَالَ عُمَرُ فَمَا خَلِفْتُ بِهَا دَاكِرًا وَلَا نَوًّا

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ أَنْ يَخْلِفُوا بِأَبَائِهِمْ قَالَ عُمَرُ فَمَا خَلِفْتُ بِهَا دَاكِرًا وَلَا نَوًّا

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ أَنْ يَخْلِفُوا بِأَبَائِهِمْ قَالَ عُمَرُ فَمَا خَلِفْتُ بِهَا دَاكِرًا وَلَا نَوًّا

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحسن بن علي الحللول قالوا سمعنا عيسى بن آدم ، عن اسرار بن عيسى ، عن اسحاق ، عن فضيل بن سعد ، عن سعد ، قال خَلِفْتُ بِالْأَبَاءِ وَالْعَزَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، ثُمَّ انْصَبْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ ، وَلَا تَعُدْ

خاصۃً السَّابِ ہذا غیر اللہ کی قسم کھانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بلکہ اس کو شرک قرار دیا زمانہ جاہلیت میں غیر اللہ کے نام کی قسمیں کھائی جاتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی تلخ کنی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی کھانی چاہئے اس زمانے میں بھی لوگ غیر اللہ کے ناموں کی قسم کھاتے ہیں کوئی پیغمبر علیہ السلام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی اولیا و صالحین کی اور کوئی اپنے باپ دادا کی اور جنس لوگ اپنی اولاد کی قسم کھاتے ہیں یہ سب غلط اور شرکیہ قسمیں ہیں۔ شرک اس لئے کہ خدا تعالیٰ جیسی تعظیم مخلوق خدا کی کرنی شرک ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کے اختیارات کسی دوسرے کے لئے تفویض کرنا اور مخلوق میں سے کسی نیک ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ حاضر ناظر ہے اور عالم الغیب ہے اسی طرح ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے نفع دے اور جس کو چاہے نقصان دے اور پھر ان کو پکارنا اور ان کے نام کی قسمیں کھانا یہ سب شرک ہے۔ اسی قسم کا شرک مشرکین عرب میں تھا اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک رزاق زندہ کرنے والا مرنے والا تدبیریں کرنے والا مانتے ہوئے بھی اللہ کے نبیوں و رسلوں کو غائبانہ پکارتے اور ان کے نام کی نیازیوں دیتے اور کہتے یہ تھے صَاعِدْهُمْ اِلَّا لِسُقْرٰوِنَا اِلٰہِی اللہ ولفی کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب و نزدیکی حاصل ہو جائے سورۃ یونس میں ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے معبودوں کو اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہمارے لئے سفارشی ہوں۔

۳. نَابٌ مِّنْ حَلْفٍ بِمَلَّةٍ

غیر الإسلام

ہاں آپ: جس نے ماسوا اسلام کے کسی دین

میں چلے جانے کی قسم کھائی

۲۰۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَىٰ عَنْ
حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَادَنَا
مُعَذِّدًا ، فَهُوَ كَمَا قَالَ

۲۰۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ
مَحْزَرٍ ، عَنْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَلَا
يَقُولُ اَلَا اِذَا ، لَيْتَهُوْ دَىٰ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحِثْ

۲۱۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا عَمْرُو
نُ رَافِعُ الْحَلْبِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ الْخُسَيْنِ بْنِ
وَالْقِدِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَرْوَدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۰۹۸ تا ۲۰۹۹ : حضرت ابن ضحاک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اسلام کے سوا اور کسی دیگر دین میں چلے جانے کی اگر کسی نے جان بوجھ کر قسم کھائی تو اس نے جہنم کا پورا پورا سا بھی ہو چکا۔

۲۰۹۹ : حضرت انس سے مروی ہے نبیؐ نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ وہ کہتا تھا ایسا کروں تو میں یہودی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔

۲۱۰۰ : حضرت ثرویدہ سے بیان ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص کہے اگر ایسا کروں تو اسلام سے بیزار ہوں اگر وہ جھوٹ کہے اور وہ کام کر بیٹھے جس پر اسلام سے جدا ہونے کی اس

اللہ سے کہتے ہیں کہ اس سے سنی، من الافلاک ان کما۔ نے شرط قائم کی تھی تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا اور اگر کما فلا ینبوا کما قال وان کما صادقاً لہ بعد الذلہ الافلاک اپنی بات چاکر۔ جب بھی اسلام سلامتی کے ساتھ تو اس سال کا کے پاس نہیں لوٹے گا۔

خاتمۃ الباب ۱۰ صاحب انما حق فرماتے ہیں کہ اگر میں سے بہت سے حضرات نے فرمایا کہ اس یحییٰ سے حادث ہونے کے وقت کفار و واجب ہوگا کیونکہ اس نے اس فعل پر کفر کو مطلق کیا ہے تو فعل حرام ہو گیا اور حلال و حرام قرار دینا یحییٰ قسم ہوتا ہے یہی مذہب ہے حنفیہ اور امام احمد کی مشہور روایت بھی یہی ہے۔ امام مالک وشافعی نے فرمایا کہ یہ قسم نہیں لہذا کفارہ بھی نہیں ہوگا اور ایسے آدمی کے کفر کے بارے میں اختلاف کیا ہے علماء بعض فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے اسلام کی حرمت کو پامال کیا ہے اور کفر پر راضی ہوا ہے اس لیے کافر ہو گیا اور بعض دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ قال سے مراد تنبیہ اور وعید میں مبالغہ ہے جس طرح تارک نماز کے بارے میں فرمایا کہ جان بوجہ کر نماز کا تارک کافر ہے۔

۳: باب من حلف للہ باللہ
جائے اُس کو راضی بہ رضا ہو جانا چاہیے

۲۱۰۱: حدثنا محمد بن اسماعیل بن سیرۃ ثنا الساطع بن محمد، عن محمد بن عجلان عن نافع، عن ابن عمر، قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یحلف بالله فقال لا یخلفوا ابداً لکم من حلف بالله فلیضیق ومن حلف للہ باللہ فلیبرص، ومن لم یبرص باللہ، فلیس من اللہ۔

۲۱۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا مت قسم کھاؤ اپنے باپ وادوں کی جو شخص قسم کھائے اللہ کے نام کی کھائے اور چکی کھائے اور جس کسی نے اللہ کی قسم اٹھائی جائے اُس کو راضی ہو جانا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر راضی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتا۔

۲۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی نے فرمایا حضرت یحییٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو کہا تو نے چوری کی۔ وہ بولا نہیں! قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ جیسی علیہ السلام نے کہا میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی آنکھ (یعنی دیکھنے) کو۔

۲۱۰۴: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا حاتم بن اسماعیل، عن ابی نجر بن یحییٰ بن النضر عن ابنہ، عن اسیٰ ہریرۃ ان النبی ﷺ قال راعی غنسی بن مزہم دخل ہنسوی فقال انزلت قال لا والذی لا الہ الا هو فقال غنسی امس باللہ وکلنت مصری

خاتمۃ الباب ۱۱ مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھائی ہے تو پھر اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ دوسری صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جائے گا خطرہ ہے۔

خاتمۃ الباب ۱۲ مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھائی ہے تو پھر اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ دوسری صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جائے گا خطرہ ہے۔ حدیث ۲۱۰۴: حضرت جیسی علیہ السلام کا یہ قول ہمارے لیے مشعل

راہ ہے کہ آدمی دوسرے مسلمان سے اچھا گمان رکھے۔

۵ : بَابُ الْيَمِينِ حُثُّ

أَوْ نَذَمٌ

شرمندگی

۲۱۰۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھانا یا تو حث (یعنی قسم توڑنا) ہے یا ندامت (شرمندگی) ہے۔

جواب: قسم میں ان شاء اللہ (اگر اللہ نے

چاہا) کہہ دیا تو؟

۲۱۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو یہ ان شاء اللہ کہنا اسے فائدہ دے گا۔

۲۱۰۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم میں استثناء کر لیا (مثلاً انشاء اللہ یعنی اگر اللہ نے چاہا کہہ دیا) تو چاہے وہ رجوع کر لے اور چاہے تو چھوڑ دے حادث نہ ہوگا۔

۲۱۰۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس نے قسم میں استثناء کر لیا وہ ہرگز حادث نہ ہوگا۔

جواب: قسم اٹھانی پھر خیال ہوا کہ اس کے

خلاف کرنا بہتر ہے تو

۲۱۰۷۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں اشعر بن کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپؐ سے سواری مانگی تو رسول اللہؐ نے

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو نَعَاوِذَ عَنْ سَيَّارٍ، نَسِي كِدَامَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَبَرٍ، عَنْ ابْنِ عُصَمَرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْحَلْفُ حُثٌّ أَوْ نَذَمٌ

۶ : بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي

الْيَمِينِ

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُسْرِيُّ ثَنَا عَدَدُ التَّرَوِّاقِ أَنَسُ بْنُ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّ شَاءَ اللَّهُ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَدَدُ الْوَارِثِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُصَمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ وَاسْتِثْنَى، إِنْ شَاءَ رَجَعَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، غَيْرَ حَالٍ

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ عُصَمَرٍ رَوَاهُ، قَالَ مَنْ حَلَفَ وَاسْتِثْنَى فَلَيْ يَخْشَ

۷ : بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

خَيْرًا مِنْهَا

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ أَنَسُ بْنُ حَمَّادٍ ابْنُ وَبَرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي نُؤْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ابْنِ مُوسَى، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ

٨: بَابُ مَنْ قَالَ كُفَّارَتَهَا

تَرْكُهَا

٢١١٠ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَهُ اللَّهُ أَنِّي لَأُفِيءُ
عَنْ حَارِثَةَ نَسِ ابْنِ الزَّحَّالِ ، عَنْ عَفْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ،
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَلَمٍ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ ،
أَوْفِيءَا لَا يَضْلُجُ ، فَرَفَعَهُ أَنْ لَا يَتَمَّ عَلَى ذَلِكَ

٢١١ | حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْوَائِلِيُّ، أَنَا
عَوْنُ بْنُ عَمْرٍاءَ، أَنَا رُوِيَ فِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْتِي فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيَرْجِعْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا كَفَّارَتُهَا

٩ : بَابُ كَيْفِ يَطْعَمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

٢١١٢ حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ يَزِيدَ ثَابِتًا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
الْكَلْبِيِّ لَمَّا غَمَزَ نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَغْلَى النَّخَعِيُّ عَنْ
الْمُهَاجِلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ،
قَالَ كَفَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَاحِبٍ مِنْ تَمِيمٍ وَأَمَرَ النَّاسَ
بِذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَحْذِفْ صَاحِبًا مِنْ تَمِيمٍ

١٠ : بَابُ مَنْ أَوْسَطَ مَا تَطْعُمُونَ

أَقْلِيكُمْ

٢١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ ثَنَا مِقْبَالُ بْنُ غَيْسَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي
الْمُعْتَمِرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبِيرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَانَ
الرُّحْلُ يَفُوتُ أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَفُتَ سَعْدُ وَكَانَ الرُّحْلُ يَفُوتُ
أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَفُتَ هِرَاطٌ - (مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ

پاپ: نامناسب قسم کا کفارہ اس نامناسب

کام کو نہ کرنا ہے

۲۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رشتہ ۳۰ توڑنے کی یا نامناسب کام کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا یہ ہے کہ اس کام کو نہ کرے۔

۳۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھا تو اس کام کو چھوڑ دے یہ چھوڑ دینا ہی اس کی قسم کا کفارہ ہے۔

باب: قسم کے کفارہ میں کتنا کھلائے

۲۱۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع کفارہ میں دیا اور لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو بھی اس کا حکم دیا جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ آدھا صاع مکہ مکرمہ دے۔

پاپ: قسم کے کفارہ میں میانہ روی کے

ساتھ کھانا

۲۱۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرد گھروالوں کو کھلاتا ہے جس میں وسعت اور فراوانی ہے اور ایک مرد گھروالوں کو کھلاتا ہے جس میں تنگی ہو تو یہ حکم نازل ہوا کہ قسم کے کفارہ میں فقراء کو کھلاؤ (دوسرا یہ) جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہوئے میانہ روی

۱۱ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْتَخْلَجَ الرَّحْلُ فِي بَيْتِهِ

بَابُ: اپنی قسم پر اصرار کرنے اور کفارہ نہ

وَلَا يُكْفَرُ

دینے سے ممانعت

۲۱۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم پر اصرار کرے (اور توڑے) نہیں حالانکہ اس میں دینی یا لوگوں کا عام دنیوی جزا رہے) تو وہ اللہ کے پاس زیادہ گناہگار ہے۔ ہنسیت اس کفارہ کے جس کا اسے حکم دیا گیا۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ استخرج بيمينه اصرار کرنا اور یہ گمان کرتے ہوئے صادق ہے کفارہ ادا نہ کرنا۔

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ : السَّعْمَرِيُّ . عَنْ مَعْمَرٍ . عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَخْلَجَ أَحَدُنَا فِي الْبَيْتِ فَإِنَّهُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكُفَّارَةِ أَلْفُ أَمْرٍ يَهْدِيهِ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ لَنَا صَالِحُ الْوُحَاظِيُّ لَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَالَمٍ . عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ . عَنْ عِكْرَمَةَ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُفَةً

۱۲ : بَابُ أَنْوَارِ

بَابُ: قسم کھانے والوں کو قسم پوری کرنے

میں مدد دینا

الْمُقْبِسِ

۲۱۱۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : ثنا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ . عَنِ ابْنِ أَبِي الشَّيْخَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ : أَنَّ ابْنَ أَبِي عَزَابٍ . قَالَ : أَمْرًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَاهُ الْمُقْبِسِ

۲۱۱۶۔ حضرت عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ اپنے والد کو لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد کے لئے ہجرت کے ثواب میں سے ایک حصہ تمہارا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اب وہ ہجرت نہیں (جو فتح مکہ سے قبل مسلمانوں پر لازمی تھی) وہ چلا گیا اور حضرت عباسؓ سے مدد کر کہا آپ نے مجھے پہچانا؟ انہوں نے کہا جی۔ بیان کیا سو حضرت عباسؓ ایک قمیص پہنے ہوئے نکلے (کندھے کی) چادر بھی نہ لی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ فلاں کو پہناتے ہیں اور ہمارے اور

۲۱۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ : ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ . أَوْ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَرَسِيِّ . قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ حَاءَ دَابِيَهُ فَلَمَّا بَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِخْلَاءَ لَانِي مَبِيَّتًا مِنَ الْهَيْخَرَةِ فَلَمَّا أَتَى هَيْخَرَةً فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعُمَيْدِ . فَقَالَ قَدْ بَرَفْتُنِي " فَقَالَ لَحَى . فَحَرَّحَ الْغَنَائِمَ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَهَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَ عَرَفْتُمْ فَلَمَّا وَالِدِي نَيْسًا وَنَيْدًا وَجَاءَ دَابِيَهُ لَتَابِعَةً عَلَيَّ

اس کے باہمی تعلقات سے بھی واقف ہیں۔ وہ اپنے والد کو لایا ہے تاکہ آپ اس کے والد سے ہجرت پر بیعت لیں یہی ﷺ نے فرمایا۔ اب تو ہجرت ہی نہیں ہے حضرت عباسؓ نے کہا میں قسم دیتا ہوں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اس کے ہاتھ سے ملایا پھر فرمایا۔ میں نے اپنے چچا کی قسم کو سچا کیا لیکن ہجرت نہیں رہی۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ جس دار کے لوگ مسلمان ہو جائیں وہاں سے ہجرت نہیں ہوتی۔

باب : مَا شَاءَ اللَّهُ وَبُشَّتْ (جو اللہ اور

آپ چاہیں) کہنے کی ممانعت

۲۱۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی قسم ٹھاسے تو یوں نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے جو اللہ چاہے پھر اس کے بعد آپ چاہیں۔

۲۱۱۸ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان مرد نے خواب میں ایک کتابی مرد سے ملاقات کی کتابی (یہودی یا عیسائی) کہنے لگا تم بہت ہی اچھے لوگ ہو اگر شرک نہ کرو تم کہہ دیتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔ مسلمان نے اپنا خواب یہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! میرے ذہن میں بھی یہ بات آتی تھی تو میں کہہ سکتے ہو جو اللہ چاہے اور اللہ کے بعد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

الْبَهْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ لَا هَجْرَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَفَسَمْتُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَمَسَّ بَدَأَ . فَقَالَ الزُّوْتُ عَنِّي وَلَا هَجْرَةَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثَنَا أَحْمَسُ بْنُ الزُّوَيْجِ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِفْرِيسَ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي رِيَادَ . مَانِسَاهُ . سَخِرَ

فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي رِيَادَ . يَعْنِي لَا هَجْرَةَ مِنْ دَارٍ . فَبَدَأَ اسْمُهُ الْهَلْيَا

۱۳ : بَابُ التَّهْنِئَةِ أَنْ يُقَالَ مَا شَاءَ

اللَّهُ وَبُشَّتْ

۲۱۱۷ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ . ثَنَا الْأَخْلَعُ الْكَلْبِيُّ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَبُشَّتْ وَلَكِنْ لَقُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ حَسْبُ

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ . عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو . عَنْ رَعِيٍّ ابْنِ حِرَاشٍ . عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ السَّامِ . أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَى فِي الْيَوْمِ امْرَأَةً لَهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ مَعَ الْقَوْمِ اللَّهُ لَوْلَا أَنْتُمْ قُتِرْنَا . فَقَالُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَدَكَرَ ذَلِكَ لِنَبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ نَحْنُ لَا غَرْفُهَا لَكُمْ فَوَلُّوا أَمَا وَاللَّهِ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الثَّوَابِ . ثَنَا زُوَيْدُ بْنُ عَدُونٍ . عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَعِيٍّ . عَنْ حِرَاشٍ . عَنْ الْحَدِيقِ . عَنْ سَخِرَ أَحْمَسُ عَائِشَةَ لِأَنْتُمْ . عَنْ النَّبِيِّ ﷺ سَخِرَ

نکاح ہے اور اس کے لئے وہ بات (مال خرچ کرنا) آسان ہو جاتی ہے جو غمزدار سے قبل اسکے لئے آسان نہ تھی حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

بَعْلَهُ الْقَدْرُ ، مَا قَدَّرَ لَهُ ، فَيُسْتَخْرَجُ لَهُ مِنَ الْجَحْلِ فَيُسَرُّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُسَرُّ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ذَلِكَ ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : **فَقُلْ أَتَعْلَمُ عَلَيْكَ**

باب: معصیت کی منت ماننا

۲۱۲۳ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی کی منت درست نہیں اور جو آدمی کی ملک میں نہ ہو اس کی نذر بھی درست نہیں۔

۲۱۲۵۔ اہل المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمانی کی منت درست نہیں لیکن اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔

۲۱۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی فرمانبرداری کی، منت مانی وہ اللہ کی فرمانبرداری ضرور کرے (نذر پوری کر لے) اور جس نے نافرمانی کی منت مانی تو وہ نافرمانی (یعنی منت پوری نہ کرے بلکہ کفار دے دے)

باب: جس نے نذر مانی لیکن اسکی تعمین نہ

کی (کہ کس بات پر منت مان رہا ہے؟)

۲۱۴۷۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے منت مافیٰ لیکن منت کی تعیین نہ کی تو اس کا کفارہ قہم کا کفارہ ہی ہے۔

۳۱۲۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جس نے منت مانی لیکن اس کی تعیین

١٦ : بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَغْصِيَةِ

٢١٣٣ أَحَدَانَا سَهْلٌ نَسِيهُنَا شَيْئَانِ مِنْ غِيْثَةٍ
نَآسَا الْيُؤُتُ عَنْ أَسَى قَلَامَةٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَكَمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَذُرُ فِي مَقْصِدِهِ
وَلَا يَدَّ فَمَا لَا يَهْلِكُ الْإِنْسَانُ

٢١٢٥ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ أَنُو
طَاهِرٍ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ ابْنَ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ غَالِثَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَذَرُ
فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَةٍ كَفَّارَةً يَمِينٍ

٢١٢٦ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ أَوْ أَسْمَاءُ - عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ
بَدَأَ أَنْ يَطْبَعَ اللَّهُ فَلْيُطْعَمْ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَقْصِيَ اللَّهُ فَلْيَنْصَحْ .

١٤ : نَابُ مِنْ نَذْرٍ نَذْرًا

وَلَمْ يُسَمِّهِ

٢١٤٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: سَمِعْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ رَافِعٍ، عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْأَحْمَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَادَى نَادِيًا يُسَمِّيه، يَكْفُرُ بِهِ كَفَرًا ذَمِيمًا.

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عِنْدَ الْمَلِكِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الضُّعْلِيُّ . لَنَا حَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ ثَكْبِيرِ بْنِ عَبْدِ

ذکر تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے اور جس نے ایسی
منت مانی جس کو پورا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے تو اس کا
کفارہ بھی کفارہ قسم ہی ہے اور جس نے ایسی منت مانی جو
اس کے بس میں ہے تو اسے چاہئے کہ منت پوری کرے۔

باب: منت پوری کرنا

۲۱۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے جاہلیت میں ایک منت مانی تھی اسلام لانے کے بعد
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ
نے مجھے منت پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم میں
قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہے (کہ اس نے کیا معنی
کے لیے یا جب وہ قسم کھا رہا تھا تو اس کے ذہن میں کوئی بات
کا رہنمائی)۔

۲۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قسم کا وہی مطلب لیا
جائے گا جس میں تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) بھی تمہاری
تصدیق کرے۔

۲۱۳۲: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ

اللہ بن الاشج، عن ثوبان عن ابن عباس، عن النبی
ﷺ قال من نذر نذراً لم یسمہ کفارة کفارة یمنہ
ومن نذر نذراً لم یطغہ کفارة کفارة یمنہ ومن نذر
نذراً اطاعہ فلیف بہ

۱۸ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالْنَّذْرِ

۲۱۲۹ . حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٍ عَنْ
عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلْتُ
النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا تَلَمَّذْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَوْفِيَ سَدْرِي

۲۱۳۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْدَ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ
الْحَوْصَلِيُّ . قَالَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ أَنَّ أَبَا الْمُسَوْدَةَ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ خَبَرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَجُلًا حَاءَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أُحْرِقَ سَوَاقِ
فَقَالَ فِي عَسْكَ شَيْءٌ مِنْ لَمْرٍ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لَا قَالَ أَوْفِ سَدْرَكَ

۲۱۳۱ . حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ
مُهْمُونَةَ بِنْتِ كُرْدَمِ الْبَسْرِيَّةِ، أَنَّ أَبَاهَا قَفَى النَّبِيَّ ﷺ
وَهِيَ رَدِيقَةٌ لَهُ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أُحْرِقَ سَوَاقِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ بَهَاوَشٍ قَالَ لَا قَالَ أَوْفِ سَدْرَكَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ دُحَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ . عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَقْسَمٍ . عَنْ مُهْمُونَةَ
بِنْتِ كُرْدَمِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . نَحْوَهُ

۱۹ : بَابُ مَنْ مَاتَ

وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

۲۱۳۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

نَذْرُهُ

۲۱۳۲: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ

ان سعد بن عبادۃ انسفی رسول اللہ ﷺ فی نذر کان علی اّمہ توفیت ولم تقضہ ، فقال رسول اللہ ﷺ الخصہ عنہا

نذر تھی۔ وہ اسے پورا کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے منت پوری کر دو۔

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا یَحْیٰی بْنُ تُکَیْبٍ ثَنَا اَبُو یُسَیْفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دُثَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنْ اَمْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَذْرٍ کَانَ عَلٰی اَمِّهِ تُوْفِیَتْ وَلَمْ یَقْضِہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُضْمُ عَنْہَا الْوَلٰئُ

۲۱۳۳ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ ان کی والدہ کے ذمہ نذر تھی ان کا انتقال ہو گیا اور وہ نذر پوری نہ کر سکیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ لے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُحْجَّ مَا شِئَا

باب: پیدل حج کی منت ماننا

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا عَلٰی بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنَبِّہٍ ، عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ غُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ نَحْرٍ ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الرَّعْنِیِّ ، اَنْ عِنْدَ اللّٰهِ بْنِ مَالِکِ الْاَحْمَرِ اَنْ غَفِیَہُ نِیَّ عَامِرِ الْاَحْمَرِ اَنْ اُخْتِہُ نَذَرَ اَنْ تَمْسُوْ حَافِیۃً ، عَلٰی مُخْصَمَہُ وَاَنَّہُ ذَکَرَ ذَٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ مَرَّہَا فَلَمَّا رَکَبَ وَلَمْ یَحْمَرْ وَلَمْ یَضْمُ ثَلَاثَہٗ اَیَّامٍ

۲۱۳۳ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے منت مانی کہ سرج میں ننگے سر دوپٹے کے بغیر پیدل چلے گی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے کہو کہ سوار ہو جائے سر ڈھانپے اور تین روزہ رکھ لے۔

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حَمِیْدٍ بْنُ کَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃً ، قَالَ رَاٰی النَّبِیَّ ﷺ شِیْخًا یَمْشِیْ تِسْ اَشْہَہُ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا؟ قَالَ اِنَّمَا نَذَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَکَبْتَ اَلِیْہَا الشَّیْخُ اَقَالَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَنْ مَرْکٍ

۲۱۳۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معمر شخص کو دیکھا کہ اپنے دو لڑکوں کے سہارے پیدل چل رہا ہے تو فرمایا اس کو کیا ہوا تو اس کے لڑکوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول منت مانی تھی۔ فرمایا: اے بڑھے سوار ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہیں۔

۲۱ : بَابُ مَنْ خَلَطَ فِیْ نَذْرِہٖ

باب: منت میں طاعت و معصیت جمع

طَاعَۃً لِّمَعْصِیَۃٍ

کردینا

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَمْرَوِیُّ ، اَنَّہُ عِنْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ، عَنْ غُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۱۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کد میں ایک مرد کے پاس سے

عمر، عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ، مرَّ
 سرَّحَلٍ سَكَنَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا هَذَا؟
 قَالُوا سِرٌّ اِنْ يَضُومَ وَلَا يَسْطَلْ اِلَى اللَّيْلِ وَلَا يَنْكَلِمَ
 وَلَا يَبْرَأَ قَائِمًا، قَالَ لِيَنْكَلِمَ وَلِيَسْطَلْ وَلِيَخْلُسَ وَلْيَنْتَمِ
 صَوْمُهُ۔
 گزرے وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ فرمایا: یہ کیا حرکت ہے۔
 لوگوں نے عرض کیا اس نے منت مانی ہے کہ روزہ رکھے گا
 اور رات تک سایہ میں نہ آئے گا نہ بات کرے گا اور مسلسل
 کھڑا رہے گا۔ فرمایا اسے چاہئے کہ بات کرے سائے
 میں آئے بیٹھ جائے اور روزہ پورا کر لے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَبُهُ الْوَاسِطِيُّ لَنَا
 الْعَلَاءُ نَسَبُهُ الْحِجَارِيُّ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرَمَةَ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُفَةً
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التجارات

تجارت و معاملات کے ابواب

پاپ: کمائی کی ترغیب

۱: بَابُ الْحَبِّ عَلَى الْمَكَايِبِ

۲۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ ترین چیز جو مرد کھائے وہ اس کی اپنی (ہاتھ کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی سے ہے۔

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالُوا أَمَّا أَبُو مُعَاوِيَةَ فَاَلَا يَعْنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّحُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ

۲۱۳۸: حضرت مقدم بن سعد کرب زبیدی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد نے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے زیادہ پاکیزہ کمائی نہیں حاصل کی اور مرد اپنے اوپر اپنی اہلیہ پر اپنے بچوں پر اور اپنے خادم پر جو بھی خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يُحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدٍ يُكَوِّزُ الزُّبَيْدِيَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَسَبَ الرَّحُلُ كَسَبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَمَا اتَّقَى الرَّحُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَاهْلِيهِ وَوَلَدِهِ وَخَدِيمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ

۲۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سچا امانت دار اور جروزی یا مت شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ قَالُوا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا كُنَّا نَسْمَعُ عَنْ خُوَيْسَانَ الْقُسَيْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّاحِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشَّهَادَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں مسکینوں کی

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمَّانٍ عَنْ خَمَّانٍ قَالُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ

مولیٰ۔ مَطْع عَنْ ابْنِ خُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأُضْمَلَةِ وَالْمُسْكِنِ كَالْمُحَادِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَالَّذِي قَفَّزَهُ اللَّيْلُ وَبُضُوهُ النَّهَارُ

گمبداشت کرنے والا اللہ کی راہ میں لانے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات بھر قیام کرے اور دن بھر زور دے۔

۲۱۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَالِدُ بْنُ مَحْلَدٍ نَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَلِيمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا فِي مَخْلَبٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلَى زَأْسَهُ الْقَرْمَاءُ فَقَالَ لَوْ لَغَضْنَا سَرَاكِبَ الْيَوْمِ طَيَّبَ النَّفْسُ فَقَالَ احْلِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ أَهْأَصَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْعَمَى فَقَالَ لَا نَأْسُ بِالْعَمَى لَسِ الْغَى وَالْمُضْخَةُ لِمَسِ الْغَمَى حَبْرٌ مِنَ الْعَمَى وَطَيَّبَ النَّفْسُ مِنَ الْعَمَى

۲۱۳۱ حضرت خباب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مجلس میں تھے کہ نبی کریم ﷺ آئے آپ کے سر پر پانی کے اثرات تھے۔ ہم میں سے کسی نے عرض کیا اہم آپ کو (پہلے کی سبوت زیادہ) خوش خوش محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں الحمد للہ۔ پھر لوگوں نے مالدار کی کا ذکر شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا جو اتقوا اختیار کر۔ ان کے لئے مالدار میں کچھ حرج نہیں اور حق کیلئے تندرستی مالدار سے بھی بہتر ہے اور دل کا خوش ہونا (طبیعت میں فرحت) بھی ایک نعمت ہے۔

خلاصہ: مطلب یہ ہے کہ حلال کمائی کا پیشہ اختیار کرنا بہت عمدہ ہے اور پاکیزہ ہے اور اولاد کا مال کھانا بھی طیب اور پاکیزہ ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا اپنا کیا یا مال ہے۔ حدیث ۲۱۳۹ ان صفات کا حامل تاجر شہیدوں کا رہتا ہے حاصل کر۔ حالانکہ یہ صفات بہت مشکل ہیں اکثر لوگ سودی کاروبار کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے مال فروخت کرتے ہیں۔ حدیث ۲۱۴۱ مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑی مالداری صحت اور تندرستی ہے اور آدمی کے دل کا خوش رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

باب: روزی کی تلاش میں میانہ روی

۲۱۳۲ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ ہر ایک کو وہ (عہد یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۲۱۳۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں

۲: بَابُ الْأَقْتِنَادِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ

۲۱۳۲ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَمَّارٍ، شَا اسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْمَلُوا فِي طَلَبِ الدَّعَاءِ فَإِنْ خَمَلْتُمْ لِمَا خُلِقَ لَكُمْ

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ يَهْرَامٍ شَا الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ مِّنْ غُثَاثِ زَوْجِ بَنَاتِ الشُّعْبِيِّ شَا سُلَيْمَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

سب سے زیادہ عظیم فکر والا شخص وہ ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرتا ہو۔ (یعنی کسی بھی معاملے میں حد سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی حتی المقدور سعی کرتا ہے)۔

۲۱۳۳ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (دنیا کی) تلاش میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ کوئی جی ہر گز نہ مرے گا۔ یہاں تک کہ اپنی روزی لے لے کر چھوڑ دے روزی اس کے کچھ وقت بعد ملے۔ اس لئے اللہ سے ڈرو اور طلب دنیا میں اعتدال سے کام لو احلال حاصل کرو اور حرام چھوڑ دو۔

ہرید الزفانی عن ابي مالك قال قال رسول الله ﷺ اعطيت الناس أنفسهم الذي يهتفون به من ذنباة وافر احمرته قال ابو عبد الله هذا حديث عريق نفوذ به اسماعيل

۲۱۳۳ حدثنا محمد بن النصفى الحنفى نا ابو لؤى عن مسلم عن ابن خزيمة عن ابي الزبير عن حماد بن عبد الله رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس اتقوا الله واحملوا احمى الطلح فان نفسا لن تموت حتى تستوفي رزقها وان اعطا عنها فانفقوا الله واحملوا في الطلح خلويا ماحل ودغوا ماحره

تلاویح/الباب ۳ مطلب یہ ہے کہ انسان کو آخرت کی فکر اور تجارتی میں لگنا چاہئے بقدر ضرورت دنیا میں مشغول رہنا چاہئے جتنی روزی اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھی ہے وہ انسان کو مل کے رہی گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال حرام کی تقسیم فرمائی اور حرام سے اجتناب کا حکم فرمایا ہے۔

باب: تجارت میں تقویٰ اختیار کرنا

۲۱۳۵ حضرت قیس بن خزیمہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں دلال کہا جاتا تھا ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں ایسے نام سے پکارا جو اس سے بہت اچھا تھا۔ فرمایا اے سوداگروں کی جماعت خرید و فروخت میں قسم اٹھائی باقی ہے! لغو بات زبان سے نکل جاتی ہے! اے اس میں صدق خیرات ملا دیا کرو۔

۳: بَابُ التَّقْوَى فِي التَّجَارَةِ

۲۱۳۵ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابو معاوية عن ابي غصم عن شقيق بن قيس نا عروة قال نا نسي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم التماسرة من سار سؤل الله صلى الله عليه وسلم فستامنا منهم هوا احسن منه فقال يا معشر التجار ان البيع بخسرة الحلف والغر وشوائف بالصدقة

۲۱۳۶ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آئے تو لوگ صبح صبح باہم خرید و فروخت میں مشغول تھے۔ آپ ﷺ نے پکار

۲۱۳۶ حدثنا بقوت بن حميد نا كاسب نا يحيى نا سليم الطائفي عن ابي عبد الله نا عثمان نا سليم عن اسماعيل بن غنيد نا رفاعه عن ابيه عن حذو رفاعه قال

حضر خدام رسول اللہ ﷺ فاذا التمسنا بغيره نكروا
فسادهم يامفسر السحار فلما وهوا انصارهم وملؤا
اغصافهم قال ان السحار يتعون يوم القيامة فلمازوا الامم
اتقى الله وبرز وصدق

کر فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! جب انہوں نے
انگارے اٹھائیں اور گردن تان لیں تو فرمایا تاجر قیامت
کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو اللہ
سے ڈریں نیکی کریں اور حج بولیں۔

خلاصۃ السبب: مطلب یہ ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہر وقت اختیار کرنی چاہئے تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
سے بچنا تا جہاں تقویٰ بھی یہی ہوگا ملاوٹ نہ کرے جھوٹی قسم نہ کھائے حج بولے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے اگر کوئی
مطلب ہے تو اس کو مہلت دے اگر ممکن ہو تو قرضہ معاف کرے اور صدقہ خیرات کرنے سے لغو بات یا غیر ضروری قسم کا کفارہ
ہو جائیگا ان الحسبات یدھن السموات

۴: بَابُ اِذَا قَسَمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ
وَجْهِ قَلِيلٍ رَمَهُ

باب: جب مرد کو کوئی روزی کا ذریعہ مل
جائے تو اسے چھوڑے نہیں

۲۱۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
تَسَاءَلُوهُ أَبُو يُونُسَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبِيرٍ، عَنْ إِبْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
أَصَابَ مِنْ ضَرْءٍ فَلْيَلْمُوهُ

۲۱۳۷. حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جسے کسی ذریعہ سے رزق حاصل ہو وہ اسے تھامے
رہے۔

۲۱۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْوٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْخُرَمِيُّ
أَخْبَرَنَا عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَجْهَرُ إِلَى
النَّجَافِ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كُنْتُ أَجْهَرُ إِلَى النَّجَافِ
وَالْمَدِينَةِ أَلَيْسَ لِي الْمَعْرَاقُ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ
وَلِلْمَشْرُوكِ ۚ فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُ إِذَا سَبَّ اللَّهُ لَا حُدُودَ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ هَلَا
يَدْعُهُ حَتَّى يَنْعَرِلَهُ أَوْ يَنْكُرَهُ

۲۱۳۸. حضرت عائشہ فرماتے ہیں میں شام اور مصر کی
طرف اپنے تجارتنے نمائندوں کو بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے
عراق کی طرف بھی بھیج دیا۔ اسکے بعد میں عائشہ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں شام کی طرف
بھیجا کرتا تھا اب میں نے عراق بھیج دیا۔ فرمائے گئیں ایسا
نہ کرو کیا تمہیں اپنی سابقہ منڈی میں کوئی دشواری ہے؟
بلاشبہ میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ
تم میں سے کسی کی روزی کا کوئی ذریعہ بنا دینا تو اسے نہ
چھوڑے یہاں تک کہ وہ بدل جائے یا گزر جائے۔

خلاصۃ السبب: مطلب یہ ہے کہ روزی کی ایسی مدد و مسرت ہی ہوتی ہے تو اس و ترک نہ کرے جیسا کہ حضرت عائشہ کو
امام امین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسے طرف سے رزق کا ساندہ ترک کرے، دوسری طرف شروع نہ

۵: بَابُ الصَّنَاعَاتِ

بَابُ: تجارت مختلف پیشے

۲۱۳۹ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسے بھی نیا کار بیچیا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے بھی؟ فرمایا اور میں بھی اہل مکہ کی بکریاں قیراطوں کے بدلے چرایا کرتا تھا۔ امام ابن ماجہ کے استاد سید کتبہؒ کہیں کہ مطلب یہ ہے کہ ایک بکری کی اجرت ایک قیراط تھی۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا سُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ الْفَرَسِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَخَصَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَاعِي عِصْمَ قَالَ لَهُ اصْحَابُهُ وَالَّتِ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَا تُحْكُمُ أَرْعَاهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ سَالِقِ الْوَيْطِ قَالَ سُوَيْبٌ يَعْنِي كُلَّ شَاةٍ يَقْبِطُ

۲۱۵۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت زکریا علیہ السلام پر بھی تھے۔

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوَاعِثِيُّ وَالْحَارِثِيُّ وَابْنُ حُمَيْلٍ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا مَعَارِضًا

۲۱۵۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائے والوں کو روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائیں۔

۲۱۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اخْيَرُوا مَا خَلَقْتُمْ

۲۱۵۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹے رگھز اور زرگر ہوتے ہیں

۲۱۵۲ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَرْقِدِ السَّحْبِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذْتُ النَّاسَ الصَّنَاعُونَ وَالصُّوَاغُونَ

خاصیتِ اسباب ﴿﴾ معلوم ہوا کہ حلال اور حرام پیشہ و معیوب نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یہ پیشے کرتے ہیں۔

۶: بَابُ الْحَكْمَةِ

بَابُ: ذخیرہ اندوزی اور اپنے شہر میں

وَالْحَلَبِ

تجارت کے لئے دوسرے شہر سے مال لانا

۲۱۵۳ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا دوسرے شہر سے مال

۲۱۵۳ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ الْمَدِينَةَ قَالَ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ الْمَدِينَةَ قَالَ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ الْمَدِينَةَ

عن سعید بن المسیب عن غیر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ اَلْحَالَتُ مَرْزُوقٌ وَالتَّحَكُّزُ مَلْعُونٌ
لائے واسے کو رزق (اور روزی میں برکت و نفع) دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔

۲۱۵۴ حذنا ابو مگر بن ابی نسیۃ ثابریہ عن ہارون عن محمد بن اسحق عن محمد بن الزہام عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد اللہ بن یسلفہ قال قال رسول الله ﷺ لا یَحْتَکِرُ الْاَحَابِطُ
۲۱۵۳ حضرت معمر بن عبد اللہ بن نحلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ذخیرہ اندوزی صرف خطاکار گناہگار کرتا ہے۔

۲۱۵۵ حذنا یحییٰ بن حکیم . ثابو مگر الحنفی ثابو الہیثم بن وایع حدثنی ابو یحییٰ المکی عن فروج مولیٰ غسان بن عثمان عن غیر بن الخطاب . فان سمعت رسول الله ﷺ یقول من احتکر علی السلسلین طعاما صرہ للہ بالخدم والافلاس
۲۱۵۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کرے اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا فرما میں۔

خلاصہ السبب :- احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر سناک کر لے جب مہنگا ہوگا تو فروخت کروں گا۔ جب کا معنی یہ ہے کہ دوسرے شہری ملک سے مال نہ آئے اور آنا اور اپنے شہر میں فروخت کرنا۔ احتکار محصور ہے کہ اس کے رہنے کی وجہ سے وہ توں تک نہیں آئے اور شہر میں نہ وہ فیم نہ مائتہ اوں وغیرہ کی ضرورت نہ اور اس نے بند کر رکھا ہوا ہے۔

۷ باب احقر الراقی

۲۱۵۶ حذنا محمد بن عبد بن سیر بن معاویۃ نا الاعص عن جعفر بن یاس عن ابی بصیر عن اسی سعید الحدادی قال بعنا رسول الله ﷺ ثوباً واکسا فی سمرۃ فمرنا بامرہ فسالناہ عن یقروا فاولو فلدع سیدھم فاولو فقالوا افسک احدہم فی العقر فقلت نعم اولک لانی لانی حنی تولونا عسا قالوا فانا معکم نالاس شاة فقلناھا فقرات علیہ (الحمد) سع مراب ہروی وقلنا القم ہر ص فی انفسا مہاشی فقلنا لا تعفلوا حتی ناسی النبی ﷺ فلما قدما دکتوب لہ لدی صعب ففعل او ما علیت انہا واحد ففلسواھا
۲۱۵۵ حضرت ابو یحییٰ بن حکیم . ثابو مگر الحنفی ثابو الہیثم بن وایع حدثنی ابو یحییٰ المکی عن فروج مولیٰ غسان بن عثمان عن غیر بن الخطاب . فان سمعت رسول الله ﷺ یقول من احتکر علی السلسلین طعاما صرہ للہ بالخدم والافلاس
۲۱۵۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کرے اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا فرما میں۔

وَأَصْرُوا لِي مَعَكُمْ سِتْمًا

بڑھ کر اس پر دم کیا وہ تندرست ہو گیا اور ہم نے بکریاں وصول کر لیں پھر ہمارے دلوں میں ٹھنک پیدا ہوئی میں نے کہا ہمدی نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں جب ہم پہنچے تو میں نے جو کچھ کیا تھا آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں یہ دم بھی ہے؟ ان بکریوں کو تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دوسری سندوں سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خاتمۃ الکتاب: معلوم ہوا کہ دم اور قویہ کی اجرت لینا جائز ہے لیکن یہ واجب ہے کہ دم اور قویہ شریکہ الفاظ پر مشتمل نہ ہوا ورنہ کسی کو اذیت اور نقصان پہنچانے کے لئے نہ ہو۔

۸: بَابُ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

بَابُ: قرآن سکھانے پر اجرت لینا

۲۱۵۷ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو قرآن کریم سکھایا تو اس نے ایک کمان بطور ہدیہ مجھے دی میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نے لے لی ہے تو (دورخ کی) آگ کی ایک کمان تم نے لے لی تو میں نے وہ واپس کر دی۔

۲۱۵۸ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے صفحہ والوں میں بہت لوگوں کو قرآن لکھا سکھایا ان میں سے ایک مرد نے مجھے کمان بطور تحفہ دی میں نے سوچا کہ یہ قیمتی مال بھی نہیں ہے اور اس سے اللہ کی راہ میں تیرا انداز بھی کر لوں گا پھر میں نے رسول اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: اگر تمہیں اسکے بدلے دورخ کی کمان گردن میں لٹکائے جانے سے خوشی ہو تو یہ قبول کرلو۔

۲۱۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا سَأَوْنَاهُ عَنْ رِبَادِ بْنِ أَبِي عُبَادَةَ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ الْأَسودِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشُّقْفَةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَةَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَحْلًا مِنْهُمْ قُرْشًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَزِمُّ عَنْهَا فَنِي سَبَلَ اللَّهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ سَرْكَ أَنْ تَطُوقَ بِهَا طَوْفًا مِنْ دَارٍ فَافْلَهَا .

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَنَسٍ سَهْلٌ ، نَسَا يَخْبِي نُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْبٍ بْنِ يَرْبُودٍ ، نَسَا عَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ نَسَا عَنْهُ الرِّزْحَمُ عَنْ سَلَمٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمْتُ رَحْلًا الْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ قُرْشًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَحَدْتَهَا أَحَدْتُ قُرْشًا مِنْ مَالٍ وَرَدْنَهَا

خلاصۃ السیاق: ان احادیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت نا جائز ہے ہمارے متاخرین فقہاء نے تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست قرار دیا ہے اس لئے کہ وہی امور میں سستی واقع ہو رہی ہے اگر اجرت نہ لی جائے تو قرآن کا علم کے شائع ہونے کا خوف ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ نے ابتداء محض ثواب کی نیت سے قرآن کی تعلیم دینا شروع کی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ فرمایا اگر ابتداء اجرت کی شرط رکھی جائے تو پھر اس حدیث کے خلاف نہیں جیسا کہ کوئی شخص کسی کی گمشدہ چیز اس کے پاس لائے تو اس کی اجرت نا جائز ہے لیکن ابتداء تلاش کر کے لانے کی اجرت مقرر کرے تو جائز ہے اسی طرح تعلیم قرآن کی اجرت ابتداء مقرر کر لی جائے تو جائز ہے۔ ایک توجیہ اس حدیث کی یہ ہے کہ رقیہ کی حدیث سے الا ان احق ما احقنہ علیہ احزاب الکتاب اللہ سے منسوخ ہے۔ نیز امام ذہبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا دایرہ مرفوعہ بن زیاد پر ہے من عبادہ بن نسی من الاسود بن قلیل من عبادہ اور اسود مرفوع نہیں ہے۔ حضرت علی ابن المدینی نے ایسا فرمایا۔

باب: کتے کی قیمت زنا کی اجرت نجوی
کی اجرت اور سائڈ چھوڑنے کی اجرت

۹: بَابُ الشَّهْرِ عَنْ فَنَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ
الْبَغْيِ وَخُلُوفِ الْكَاهِنِ وَعَسْبِ

سے ممانعت

الفعل

۲۱۵۹ | حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
نَسَانِيفِائِشَ اَنْ غَسِيَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي نَجْرٍ اَنْ عِنْدَ
الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَسِ
الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغْيِ وَخُلُوفِ الْكَاهِنِ

۲۱۶۰ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ نَا اَلْأَعْمَشُ عَنْ اَبِي حَارِبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَسِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَعْلِ

۲۱۶۱ | حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
اَنْ لَيْبَعَةَ عَنْ اَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَارِبٍ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ لَسِ النَّسْرِ

خلاصۃ السیاق: ان احادیث کی بناء پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مطلقاً کتے کی بچ نا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جس کتے سے منفعت جائز ہے اس کی بچ بھی جائز ہے۔ نیز ان احادیث میں نہ کھڑا اونٹ یا گدھا سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے۔

۱۰. بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

پاؤں: پچھنے لگانے والے کی کمائی

۲۱۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔

۲۱۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ نَحْنُ شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْبَةَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَصَمَ وَاَعْطَاهُ الْاُخْرَةَ

ابن ماجہ نے کہا ابن عمر اس حدیث میں متفقہ ہیں۔

تَعْرَدُ بِهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقَالَهُ ابْنُ مَاحَةَ

۲۱۶۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم دیا تو میں نے پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۳. حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ نَحْنُ حَفْصُ الصَّغِيرِ هُوَ شَاوُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَاةٍ الْوَاسِطِيُّ شَاوُو دَاوُدَ هَازُونٌ قَالَا نَا وَرَفَاءُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اخْتَصَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَامْرَأَتِي فَاعْطَيْتُ الْحَجَّامَ الْاُخْرَةَ

۲۱۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَمِيدُ بْنُ بَابِ الْوَاسِطِيُّ نَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَصَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ الْاُخْرَةَ

۲۱۶۵: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا۔

۲۱۶۵. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَحْنُ يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي الْأَزْهَرِيُّ عَنِ الرَّهْطَرِيِّ عَنْ أَبِي نُجَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

۲۱۶۶: حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے والی کی کمائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا۔ انہوں نے اپنی احتیاج ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پانی لانے والے اونٹوں کے چارہ میں صرف کر دو۔

۲۱۶۶. حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْجٍ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ نَحْنُ شَامَةُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ الرَّهْطَرِيِّ عَنْ حُرَّامِ بْنِ مَحْبُصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَبَيَّاهُ عَنْهُ فَعَدَّ كَرَهُهُ الْحَاجَةُ فَقَالَ اغْلِقْهُ بَوَّاحِكْ

۱۱: بَابُ مَا يَحِلُّ بَيْعُهُ

پاؤں: جن چیزوں کو بیچنا جائز ہے

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج مکہ کے سال مکہ میں فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا یا شراب، مردار، خنزیر، رادر

۲۱۶۷. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمَقْصُرِيُّ أَنَا الْكَلْبِيُّ نَحْنُ سَعْدُ بْنُ بَرْزَنْدٍ عَنْ ابْنِ حَبِيبٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بت چیتا اس وقت کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول
بتائیے کہ مردار کی چربی چیتا کیسا ہے کیونکہ یہ چربی کشتیوں
پر ملتے ہیں اور کھالوں پر بھی اور لوگ (چراغ میں ڈال
کر) اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا یہ حرام ہے
پھر اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اللہ یہود کو پتاہ کرے اللہ تعالیٰ
نے ان پر چربیوں کو حرام فرمایا تو انہوں نے چربی پکھا کر
(تیل بنا کر) بیچیں اور اس کی قیمت استعمال کی۔

۲۱۶۸ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ممانعت کے بارے میں)
ارشاد فرمایا: گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت
سے اور ان کی کماٹی سے اور ان کی قیمت کھانے سے بھی
منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہود نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال جانا اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت
فرمائی لیکن اس سے شرعی حیلہ کا جائز ہونا تو معلوم نہیں ہوتا لوگ خواہ مخواہ فقہاء کرام پر طعن کر کے اپنی آخرت برباد کرتے
ہیں۔

باب: منابذہ اور ملاصہ سے

ممانعت

۲۱۶۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم
کی کچ سے منع فرمایا: (۱) کچ ملاصہ سے اور (۲) کچ
منابذہ سے۔

۲۱۷۰ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاصہ اور منابذہ سے منع
فرمایا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ملاصہ یہ ہے کہ مرد کیسے بغیر
چیز پر ہاتھ لگا دے (اور اس سے کچ لازم سمجھ لی جائے)

اللہ علیہ وسلم عام الفصح وهو مسکاة ان الله ورسوله حرم
بيع الحميم والحمية والخسائر والاصاصه فضل لہ عند
ذلك يا رسول الله ان كنت فاعلوم الحمية فانه يذهب بها
الشئ ويذهب بها الفحلود وينسحق بها الناس قال هو
حرارة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتل الله
اليهود ان الله حرم عليهم الشحوم فاحملوه ماغوا فاكلوا
نساء

۲۱۶۸ حدثنا احمد بن محمد بن يحيى عن سعد
القطان ثنا هاشم بن القاسم ثنا حمير الزائر عن
عاصم عن ابي الملقف عن غنيد الله الا مرفقي عن ابي
أمامة قال يهي رسول الله ﷺ عن بيع النعيات وعن
سوالين وعن كسبين وعن اكل النمايين

۲۱۶۹ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد الله بن نعيم
وابو أمامة عن غنيد الله انس عمرو عن حبيب بن عبد
الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال يهي
رسول الله ﷺ عن بيعين عن الملاصه والمنابذه

۱۲: باب ما جاء في النهي عن المنابذة

والملاصه

۲۱۷۰ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وثنا عبد الله بن نعيم
وابو أمامة عن غنيد الله انس عمرو عن حبيب بن عبد
الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال يهي
رسول الله ﷺ عن بيعين عن الملاصه والمنابذه

۲۱۷۰ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وثنا عبد الله بن نعيم
وابو أمامة عن غنيد الله انس عمرو عن حبيب بن عبد
الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال يهي
رسول الله ﷺ عن بيعين عن الملاصه والمنابذه

سَهْلٌ فَإِنْ شَقَّيْنَا الْمَلَامَةَ أَنْ يَلْمَسَ الرَّجُلُ ۖ اور متاخذ یہ ہے کہ جو میرے پاس ہے وہ میری طرف
بیدہ الشیء ولا یرافۃ والفسادۃ ان تقول انی مامعک پھینک دے اور جو میرے پاس ہے وہ میں میری طرف
والفیء الذک مامعی پھینک دیتا ہوں (اس سے بیخ لازم ہو جائے گی)۔

خلاصۃ السبب ۛ متاخذہ کی تعریف یہ ہے کہ فروخت کرنے والا اپنا کپڑا مشتری کی طرف پھینکے اور مشتری پانچ کی طرف
پھینک دے اور یہ کہے کہ یہ کپڑا اس کپڑے کے بدلہ میں ہے بعض نے متاخذہ کی تعریف یہ کی ہے کہ کپڑا پیچھے سے بیخ
مکمل ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے یہ کہے کہ جب تو نے بیخ لیا میں نے تیرا کپڑا چھوڑا تو بیخ واجب ہوگی
(مغرب) خلاصہ یہ ہے کہ میں یہ سامان حیرے ہاتھ اتارنے میں فروخت کرتا ہوں سو جب میں تجھ کو چھوڑ دوں یا ہاتھ لگاؤں تو بیخ
واجب ہے۔ (طحاوی) یا ایک دوسرے کا کپڑا چھوئے اور چھوئے والے کو با اختیار و بیت بیخ لازم ہو جائے (فتح) بیخ کی یہ
سورتیں زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا۔

۱۳ : بَابُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ اخِيهِ وَلَا يَسْوِمُ عَلَى سَوْمِهِ
باب: اپنے بھائی کی بیخ پر بیخ نہ کرے اور
بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے

۲۱۷۱ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ نَحْنُ مَالِكُ بْنُ اسْمَعِيلَ عَنْ
۲۱۷۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
دافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال لا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کی بیخ پر
عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ
دوسرا بیخ نہ کرے۔

۲۱۷۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ نَحْنُ شُعْبَانُ بْنُ الرَّهْوِيِّ
۲۱۷۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی بیخ پر
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ اخِيهِ وَلَا يَسْوِمُ
بیخ نہ کرے اور اس کے قیمت لگانے کے بعد قیمت نہ
عَلَى سَوْمِ اخِيهِ
لگائے۔

خلاصۃ السبب ۛ بیخ پر بیخ یہ ہے کہ پانچ خریدار سے کہے کہ تو نے یہ چیز جو خریدی ہے وہ اس کے پھر میں اس سے بجز
تجھ کو اس قیمت پر دیتا ہوں (سوم (خرچ) یہ ہے کہ ایک آدمی نے ایک شے کا بھاء طے کر دیا ہے اب دوسرا بھی جا کر اسی
شے کا بھاء طے کرنا شروع کر دے خریدنے کا ارادہ ہو یا دوسرے آدمی کو بھگانے کے لئے تاکہ وہ زیادہ قیمت دے یہ سب
کام منع فرمادیے کیونکہ اس کی اس حرکت سے ایک مسلمان بھائی کو نقصان ہوگا۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشَّحْشِ
باب: شحش سے ممانعت

۲۱۷۳ : حَدَّثَنَا قُرْآنُ بْنُ مُضْعَبٍ نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ الرَّئِيزِيُّ
۲۱۷۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

! شحش یہ ہے کہ خریدنے کا ارادہ نہ ہو صرف قیمت زیا، بگوانے کے لئے خریدار کے سامنے یہ کہنا کہ مجھے اتنے میں ۱۰۰ (۱۰۰ چاقہ)

عن مالک ج وحديثنا ابو حذافه لما مالک بن انس عن
ماجع عن ابن عمر ان النبي ﷺ يهيى عن النجس
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجس سے منع فرمایا۔

۲۱۷۳ . حدثنا هشام بن عمار وسهل بن امي سهل قالا
لما سئفان عن الزهري عن سعيد بن ابي هريرة عن
النبي ﷺ قال لا ساحلوا .
۲۱۷۴ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجس مت کیا کرو۔

خلاصہ الباب ☆ نجس یعنی بلا ارادہ خریداری صرف دوسروں کو ابھارنے کے لئے شے کی قیمت بڑھانا کر دہ ہے۔

۱۵ : باب النہی أن یبئع حاصر لباد
۲۱۷۵ . حدثنا ابو یحییٰ عن ابي حشبة لما سئفان بن غبیه
عن الزهري عن سعيد بن ابي هريرة عن
رسول الله ﷺ قال لا یبئع حاصر لباد
۲۱۷۶ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔

۲۱۷۶ . حدثنا هشام بن عمار قنا سئفان بن غبیه عن
ابی الزبیر عن حمیر بن عبد الله ان الشیء ﷺ قال لا یبئع
حاصر لباد دغو الناس یزرقی الله بعضهم من بعض
۲۱۷۷ . حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے
لوگوں کو چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے روزی دیتے ہیں۔
۲۱۷۷ . حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔ حضرت طاہر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا: شہر والا دیہات والے کا دلال نہ بنے۔

خلاصہ الباب ☆ حاضر شہری کو کہتے ہیں بارو یہاں کو۔ بیع حاضر لبادی یہ ہے کہ قحط سالی میں باہر کا آدمی اتنا فروخت کرنے کے لئے لایا شہری نے اس سے کہا جلدی نہ کر میں اس کو گراں فروخت کر دوں گا تو یہ بکروہ ہے از روئے حدیث۔

۱۶ : باب النہی عن تلقی الجلب
۲۱۷۸ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہر سے آنے والے قافلوں سے نہ ملو اگر کوئی ملا اور کچھ خرید لیا تو

۲۱۷۸ . حدثنا ابو یحییٰ عن ابي حشبة وعلى بن محبوب
قالا لما ابو اسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن
سیرین عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال لا تلقوا
۲۱۷۹ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہر سے آنے والے قافلوں سے نہ ملو اگر کوئی ملا اور کچھ خرید لیا تو

الْإِخْلَافَ هُمْ تَلْقَىٰ جَنَّةً شَئْبًا فَاشْتَرَىٰ فَصَاحَةً بِالْخَبَارِ إِذَا
أَمَى السُّؤَالُ

۲۱۷۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلْقَى الْحَبْلَ .

۲۱۸۰ : حَدَّثَنَا بِهَيْبُ بْنُ حَكِيمٍ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ
وَحَدَّثَنَا مِنْ مَعْنَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ
نُصْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الشَّهِيدِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَالِ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ ثَابِتٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَنْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلْقَى السُّؤَالُ

خلاصہ الباب ☆ جنگی چلبہ یہ ہے کہ شہری آدمی کا آگے بڑھ کر راج والے قافلہ سے مل کر تلہ سستا خریدنا جبکہ اہل
قافلہ کو شہر کا رخ معلوم نہ ہو کر وہ ہے۔

باب: بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار

۱۷ : بَابُ الْبَيْعَانِ بِالْخَبَارِ

ہے جب تک جدانہ ہو

مَا لَمْ يَفْتَرَقَا

۲۱۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُصَرِّقِيُّ أَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ إِذَا بَاعَ الرَّجُلَانِ فَكُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِالْخَبَارِ مَا لَمْ يَفْتَرَقَا
وَكَأَنَّهُمَا حَصِيصَةٌ أَوْ يُحْبَرُ اخْتَصَمَا الْأَعْرَفَانِ حَتَّى اخْتَصَمَا
الْأَحَرَّ فَبَاعَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ
بَاعَا وَلَمْ يَفْرُقْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ

۲۱۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَاحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ قَالَا ثَابِتٌ
حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ حَمَلٍ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْوَصِيِّ عَنْ أَبِي
بُرْزَةَ الْأَسْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ بِالْخَبَارِ
مَا لَمْ يَفْتَرَقَا

۲۱۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَيْهٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ

۲۱۸۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مرد خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ (دونوں) جدانہ ہوں (یعنی) اکٹھے ہیں۔

۲۱۸۵ : حضرت حسن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔

اھٹ بن قیس کے ہاتھ فروخت کیا جس میں دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے میں ہزار میں تمہارے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ اھٹ بن قیس نے کہا کہ میں نے تو آپ سے دس ہزار میں خریدا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسی صورت میں بائع اور مشتری کو بیع صحیح کرنے کا اختیار بھی ہے۔ اس نے کہا میری رائے یہ ہو رہی ہے کہ بیع صحیح کر دوں۔ آپؐ نے بیع صحیح کر دی۔

باب: جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع منع ہے اور جو چیز اپنی ضمان میں نہ ہو اس کا نفع منع ہے

منع ہے

۲۱۸۷۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کوئی مرد مجھ سے بیع کا مطالبہ کرے اور وہ چیز میرے پاس نہ ہو تو کیا میں اسے بیچ دوں؟ فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو وہ نہ بیچو۔

۲۱۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کی بیع حلال نہیں اور جو چیز تمہاری ضمان میں نہیں اس کا نفع بھی حلال نہیں۔

۲۱۸۹۔ حضرت قتاد بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھدکھا تو جو چیز ضمان میں نہ ہو اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

قَالَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ أَسَاغِ الْإِبْنِ أَيْ الْبَلْبِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّاحِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَبِيصٍ وَهَذَا مِنْ وَفْقِ الْأَمَارَةِ فَاحْتَلَفَا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُكَ بَعْشَرِينَ الْغَا وَفَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَبِيصٍ إِنَّمَا اخْتَرَيْتُكَ مِنْكَ بَعْشَرَةَ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شُبَيْتٍ حَدَّثَكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعَ قَالَ فَاتَى أَرَى أَنَّ أَوْفَ الْبَيْعِ فَرْدَةٌ

۲۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ

عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ

يُضْمَنُ

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ لَنَا مُحَمَّدُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي شُبَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَاهِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرِّخْلُ يَسْأَلُ الْبَيْعَ وَالْبَيْعُ عِنْدِي أَمْ لَا يُبْعَى قَالَ لَا يُبْعَى مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُرْوَانَ قَالَ لَنَا حَفْصُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو خُرَيْبٍ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ قَالَ لَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْعُ رِبْحُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا غُثَمَانُ بْنُ أَسَى شَبَابَةَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنَابٍ بْنِ أَسَدٍ قَالَ لَنَا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ يَهَادُ عَنْ شَفِ مَالِهِ يُضْمَنُ

۲۱ - بَابُ اِدَا بَاغَ الْمُحْضِرَانِ

فَهُوَ لِلْأَوَّلِ

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ ثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قِصَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ غُفَّةَ بْنِ عَامِرٍ أَوْ سَفْرَةَ ابْنِ خُبَابٍ عَنْ الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَخِلَ بَاغٌ بِنِعَا مِنْ رَحْلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا

۲۱۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الشَّرْحِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَشْرِعٍ عَنْ قِصَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ ثَنَا سَفْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِدَا بَاغَ الْمُحْضِرَانِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ .

بَابُ: جب دو با اختیار شخص بیع کریں تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی

۲۱۹۰: حضرت حمر بن عامر یا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دو مردوں سے بیع کر لی تو بیع پہلے کی ہوگی۔

۲۱۹۱: حضرت حسن بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو با اختیار شخص بیع کر لیں تو پہلے کی بیع صحیح ہوگی۔

۲۲ : بَابُ بَيْعِ الْغُرْمَانِ

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ يَلْعَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ حَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّعَ عَنْ بَيْعِ الْغُرْمَانِ

۲۱۹۳ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَغْلُوبَ الرَّحَامِيُّ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مُعْمَدٍ كَاتِبِ الْمَلِكِ لَيْسَ اسَ ثَنَا عِنْدَ اللَّهِ لَيْسَ عَامِرُ الْأَنْصَلِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّعَ عَنْ بَيْعِ الْغُرْمَانِ

قَالَ أَبُو عَمْرٍو عِنْدَ اللَّهِ الْغُرْمَانِ عَنْ يَشْرِعِ الرَّحْلُ دَانَةَ سَمَاتَةَ دَيْسَارَ فَيْغَطَةَ دَيْلَارَيْنَ عَزَنُونَا فَيَقُولُ وَانْ لَمْ يَشْرِى الدَّانَةَ فَالدَّيْلَارَيْنِ لَكَ

وَقِيلَ يَلْعَنُ وَاللَّهِ أَغْلَبُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّحْلُ الشَّيْءَ مُبْدِعَ إِلَى الشَّامِ فَرَضْنَا أَنْ يَقَالَ لَوْ اشْتَرَى وَفَقُولُ أَنْ أَحَدُهُمَا وَالْأُخْرَى لَكَ

بَابُ: بیع میں بیعانہ کا حکم

۲۱۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ عربان کا مطلب یہ ہے کہ مرد سوار خریدے یا سوار شرفی کے بدلے اور دو اشرفی بطور بیعانہ دے دے اور یہ کہے کہ اگر میں نے سوار خریدی تو بھی یہ دونوں اشرفیاں تمہاری ہوں گی۔

اور بعض نے کہا کہ اللہ اعلم عربان یہ ہے کہ مرد کو لی چیز خریدے تو فروخت کنندہ کو ایک درہم کم یا زیادہ دے اور کہے کہ اگر میں نے یہ چیز لی تو ٹھیک ورنہ یہ درہم تمہارا۔

خلاصۃ السباب بیع عربان یہ ہے کہ بائع کو شتری کہے کہ یہ اونٹ میں نے تجھ سے سو دینار میں خریدا اور یہ دو دینار بطور بیعانہ کے قبول کر اگر میں یہ اونٹ نہ خریدوں تو یہ دو دینار تیرے ہیں یہ سراسر ظلم ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔

۲۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ بَابُ: بَيْعِ حَصَاةٍ أَوْ بَيْعِ غُرُرٍ

وَعَنْ بَيْعِ الْغُرُرِ سے ممانعت

۲۱۹۴ حَدَّثَنَا مُنْعَرُذُ بْنُ سُلَيْمَةَ الْعَدَنِيُّ لَمَّا عِنْدَ الْغُرُرِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے اور حَصَاة (کنگری) کی بیع (دونوں اقسام کی بیع) سے منع فرمایا۔

۲۱۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَابٍ وَالْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَطِيَةِ الْغُسْرِيُّ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیع سے منع فرمایا۔

خلاصۃ السباب بیع حَصَاة یہ ہے کہ آدمی گریزہ چھینکے اور جس چیز پر وہ غریزہ لگے اس کی بیع ہو جائے یہ زمانہ جاہلیت میں رائج تھا۔ بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا ہو اس کی بیع کرنا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۲۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَابُ: جَانُورِوْنَ كَا حَمَلِ خَرِيْدَا يَاتِيَا تَهْنُوْنَ مِيْن

شُرَاءِ مَا هِيَ نَطْوُنْ جو دو دوہ ہے اسی حالت میں وہ خریدنا یا

الْإِنْعَامِ وَضُرُوْعَهَا غوطہ خور کے ایک مرتبہ کے غوطہ میں جو

وَضُرُوْعَةٌ بھی آئے (شکار کرنے سے قبل) اسے

الْغَائِصِ خریدنا منع ہے

۲۱۹۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . لَمَّا حَانَ لَنَا اِسْمَاعِيْلُ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ اللہ کے

نَسَا حِفْصَهُ نَسْنُ عِنْدَ اللّٰهِ اَلْاِمَامِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْوَاهِبِ رسول نے جانوروں کے صل خریدنے سے منع فرمایا یہاں

۱۔ بیع حَصَاة یہ ہے کہ غریبہ کنگری چھینکے گا وہ جس چیز کو بھی لگائی اس کی بیع ہو جائے گی جاہلیت میں اس کا رواج تھا۔ (مسو قیہ)

۲۔ بیع غرر میں یہ بھی داخل ہے کہ بائع یا تلف مع کو یہ کہنے پر قادر نہ ہو جیسے مچھلی تا اب میں ہو یا پرندہ ہوا میں ہو اسی حالت میں اس کی بیع کر دینی۔ (مسو قیہ)

تک کہ بچہ ہو جائے اور خنوں میں دودھ خریدنے سے منع فرمایا اللہ یہ کہ ماپ لیں (یعنی دوہنے کے بعد) اور بھائے ہوئے غلام کو (اسی حالت میں) خریدنے سے منع فرمایا اور غنیمت کا حصہ تقسیم سے قبل خریدنے سے منع فرمایا اور صدقات خریدنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وصول کر لے جائیں اور غوطہ خور کا ایک غوطہ خریدنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیچ سے منع فرمایا۔

الاصطی عن محمد بن ولید القدنی عن سیر بن حوشب عن ابی سعید الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سراء مافی بطون الامام حتی تصنع وعما فی ضروعها الا مکمل وعن سراء النعد وهو ابی وعن سراء المعام حتی تقسم وعن سراء الصدقات حتی تلفض وعن صریة العاص

۲۱۹۷۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان عن ابی یوسف عن سعد بن خبیر عن ابن عمر ان النبی ﷺ بھی عن بیع حمل المحلہ

نہج (جلد دوم)۔ ہا نوروں کے بیچوں میں بچوں کی بیچ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور صریة العاص یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہال پھیکا اس کی اتنی قیمت ہے خواہ چٹنی چھپیں۔ اس میں آئیں یا نہ آئیں یہ بیچ بھی قاسم ہے۔

۲۵ : بَابُ بَيْعِ الْمُرَابَّةِ

باب: نیامی کا بیان

۲۱۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ عرض کیا۔ ایک ٹاٹ ہے۔ کچھ بچھا لیتے ہیں اور کچھ اوڑھ لیتے ہیں اور پانی پینے کا پیالہ ہے۔ فرمایا۔ دونوں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لے کر آئے۔ رسول اللہؐ نے دونوں چیزیں اپنے ہاتھوں میں لیں اور فرمایا یہ دو چیزیں کون خریدے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا کہ میں دونوں چیزیں ایک درہم میں لیتا ہوں آپؐ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے زائد میں کون لے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا میں دو درہم میں لیتا ہوں تو آپؐ نے وہ دونوں درہم انصاری کو دیے اور فرمایا: ایک درہم سے آٹھ خرید کر گھر دو اور دوسرے سے کھانا خرید کر میرے پاس

۲۱۹۸۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا عیسیٰ بن نونس ثنا الاخضر بن عجلان ثنا ابو بکر الحنفی عن انس بن مالک ان رجلا من الانصار جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال لك في بيتك شيء قال بلى جلس سئس بعصه وسئس بعصه وقد خ بشرت فيه لاء قال انسى بهما قال فافاه بهما فاحدهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ثم قال من يشتري هذين فقال رخل اما احدهما بدرهم قال من يريه علي درهم مرتين او ثلاثا قال رخل اما احدهما بدرهمين فاعطاهما الانصاري وقال اسر باحدهما طعاما فائده الى اهلك واخر مال اخر فدوما فانسى به ففعل فاحده رسول الله صلى الله عليه وسلم فبذره غنودا مبدوه وقال اذهب فاختط ولا ارك حسنة عشر برما ففعل فاختط وسع فحاء وقد

أَصَابَ عَشْرَةَ هَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ بَعْضَهَا طَعَامًا وَبَعْضَهَا
تَوْنَانًا قَالَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَحْتِيَ وَالْمَسْأَلَةُ لَكُمْ هُنَا
وَحَيْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ الْمَسْأَلَةُ لَا تَنْصَلُحُ إِلَّا لَدُنِي فَفَرَّ
مُذْهِقٍ أَوْ لَدُنِي عَرْمٍ مُنْطَعٍ لَوْ دُمَ مُنْجِعٌ
پاس دس درہم تھے۔ فرمایا: کچھ کا کھانا خرید لو اور کچھ سے کپڑا۔ پھر فرمایا کہ خود کھانا تمہارے لئے بہتر ہے بہت اس کے کہ تم
قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہو کہ مانگنے کا داغ تمہارے چہرہ پر ہو مانگنا درست نہیں سوائے اُس کے جو انتہائی محتاج
ہو یا سخت مقروض ہو یا خون میں گرفتار ہو جو ستائے۔

خلاصۃ الکتاب ✽ اس کو نیامی یعنی بولی لگانا کہتے ہیں از روئے حدیث ہا کر ہے بشرطیکہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

باب: بیع فسخ کرنے کا بیان

۲۶: بَابُ الْإِقَالَةِ

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي الْعَدْنَانِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ
سَعِيدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْإِقَالِ مُسْلِمًا إِقَالَةُ اللَّهِ عِثْرَةَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ
حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان سے اقالہ کر لے
(یعنی بیچ کر ہوئی چیز واپس لے لے) اللہ تعالیٰ روز
قیامت اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائیں گے۔

خلاصۃ الکتاب ✽ اس حدیث میں اقالہ کا ثبوت اور سودا بکھیرنے والے کو آخرت کی خوشخبری سنائی ہے۔

باب: نرخ مقرر کرنا مکروہ (منع) ہے

۲۷: بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسَعَّرَ

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا حِمْزُ بْنُ
نَسْرِ سَلَمَةَ عَنْ قَنَادَةَ وَحَمِيدَ وَثَابِتٍ عَنْ أَبِي نَسْرِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاذَا السَّعْرُ فَمَنْ لَنَا فَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّعْرُ الْفَاضِلُ النَّاسِطُ الرَّاغِبِ أَيْ
لَا خَيْرَ إِنْ الْفَيْ رُبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنْطَلِقُ مَسْطَلَمَةً فِي دَمٍ
وَلَا مَالٍ
حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے عہد
میں قیمتیں گراں ہو گئیں تو لوگوں نے عرض
کیا: اے اللہ کے رسول! قیمتیں گراں ہو گئیں۔ اس لئے
آپؐ ہمارے لئے قیمتیں متعین فرما دیں۔ آپؐ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ نرخ مقرر فرماتے ہیں وہ کبھی روک لیتے ہیں
کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہی رازق ہیں میں اُمید کرتا ہوں
کہ اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوں کہ کوئی
مجھ سے خونی یا مالی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

۲۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنَا عَلَا غُلِي ثَنَا سَعِيدُ
عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي مَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ عَلَا السَّعْرُ عَلَى
میں قیمتیں گراں ہو گئیں تو لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول اگر آپ قیتمیں متعین فرمادیں (تو بھر ہوگا) فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم سے ایسی حالت میں جدا ہوں کہ کوئی مجھ سے ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو جو میں نے اس پر کیا ہو۔

باب: خرید و فروخت میں نرمی سے کام لینا
۲۲۰۲: حضرت عثمان بن عثمان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نرد کو جنت میں داخل فرمائیں جو خرید و فروخت میں نرمی کرتا ہو۔

۲۲۰۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رحم فرمائے اُس بندہ پر جو نرمی کرے بیچنے میں خریدنے میں اتنا خسار و مطالبہ کرنے میں۔

باب: نرخ لگانا

۲۲۰۴: حضرت قتیبہ بن النعمان فرماتی ہیں کہ میں ایک عمرہ کے موقع پر مردہ کے پاس نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں خرید و فروخت کرتی ہوں جب میں خریدنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت دینے کا ارادہ ہوتا ہے اس سے بھی کم بتاتی ہوں اور جب چیز بیچنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت کا ارادہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بتاتی ہوں پھر کم کرتے کرتے مطلوبہ قیمت پر آ جاتی ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا قتیبہ ایسا نہ کیا کرو جب تم بیچنا چاہو تو مطلوبہ قیمت ہی ذکر و خواہ تم دو یا نہ دو۔

۲۲۰۵: حضرت جابر فرماتے ہیں میں ایک جنگ میں نبی کے ساتھ تھا آپ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تمہاری بخشش

عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففانوا الزلا فؤمت با رسول اللہ قال انی لازخو ان افارکم ولا یظلسی احدکم مظلمة طفنت

۲۸: بَابُ السَّمَاخَةِ فِي الْبَيْعِ

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ السُّلَمِيُّ التُّوَيْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ قُرْظٍ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْحَلُ اللَّهِ الْحَكَّةَ رَحَلًا كَانَ سَهْلًا يَتَلَقَّى وَمُسْتَرِيًا

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا عُثْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ كَثِيرَ بْنَ فَيْدَرٍ الْحَنْصَلِيَّ قَالَهُ لَمْ يَكُنْ عُثْمَانُ مُحَمَّدُ بْنُ طَرْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشْتَمِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَزَّ إِذَا بَاغَ شَيْخًا إِذَا اشْرَى شَيْخًا إِذَا اقْصَى

۲۹: بَابُ السُّوْمِ

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ كَسْبٍ قَالَ بَغَى بَنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ خُصِمَ عَنْ قَبْلَةِ أُمِّ بَنِي تَمَارٍ وَصِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا فَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبِغَضِ عَمْرَةٍ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي امْرَأَةٌ بَيْعٌ وَأَشْرَيْتُ فَإِذَا أَزِفْتُ أَنْ أَبَاغَ الشَّيْءَ سَمِعْتُ بِهِ أَقْلَ مِمَّا أُرِيدُ وَإِذَا أَزِفْتُ أَنْ أَبَاغَ الشَّيْءَ سَمِعْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَتْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ لِاتَّعَلَّقِي بِأَفْئَلَةٍ إِذَا أَزِفْتُ أَنْ تَبَاغَى شَيْئًا فَاسْتَأْصِمِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ أُعْطِيتِ أَوْضَعْتَ

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَمْ يَرِنْدُ بْنُ هَازُونَ عَنْ الْخَرَنَزَرِيِّ عَنْ أَبِي لُصْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيَ اللَّهُ

فرمائے اپنا پانی لانے والا یہ اونٹ ایک اشرفی کے بدلے مجھے بیچتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں عیدہ بیچ کر جاؤں پھر یہ اونٹ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کیا تم اسے ایک اور اشرفی کے بدلے بیچتے ہو (یعنی کل دو اشرفی) اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ آپ مسلسل ایک ایک اشرفی میرے لئے بڑھاتے رہے اور ہر اشرفی کی جگہ یہ فرماتے رہے اور اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ یہاں تک کہ میں اشرفیوں تک بیچ کر گئے جب میں عیدہ پہنچا تو میں نے اونٹ کا سر تھاوا اور نبی کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہلال! انکو غنیمت میں سے ہیں اشرفیاں دیدہ اور فرمایا: اپنا اونٹ لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کے پاس جانا۔

۲۲۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منع فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب سے قبل قیمت لگانے سے (کیونکہ یہ ذکر و عبادت کا وقت ہے) اور دو دھ دینے والا جانور بیچنے سے منع فرمایا۔

باب: خرید و فروخت میں قسمیں

اٹھانے کی کراہت

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تمیں شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ ان سے کلام فرمائے گی نہ نظر کرم فرمائے گی نہ گناہوں سے پاک فرمائے گی اور انکو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک دھڑکنے کے پاس بیٹان میں زائد پانی ہو اور مسافر کو نہ دے اور ایک دھڑکنے جس نے عصر کے بعد دوسرے سرے سے سامان کا سودا کیا تو اللہ کے نام سے یہ قسم اٹھائی کہ یہ سامان اسنے کا لیا ہے دوسرے نے انکی تصدیق کر دی حالانکہ واقع میں ایسا نہ تھا

نعالی عنہ قال كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ عَمَالٍ لَمَّا اتَّبَعَ نَاصِحَكَ هَذَا بِدَيْنَارٍ وَاللَّهِ بِغَيْرِ لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ نَاصِحَتُكُمْ إِذَا اتَيْتَ الْمَدِينَةَ قَالَ صِغْبَةُ بِدَيْنَارٍ وَاللَّهِ بِغَيْرِ لَكَ قَالَ هَذَا بَرِيدٌ بِي دَيْنَارًا وَدَيْنَارًا وَيَقُولُ مَكَانَ خَلِي دَيْنَارًا وَاللَّهِ بِغَيْرِ لَكَ خَلِي بَلَغَ عَشْرِينَ دَيْنَارًا فَلَمَّا اتَيْتَ الْمَدِينَةَ أَحْذَثَ بِرَأْسِ النَّاصِحِ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَغْطِيَهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ عَشْرِينَ دَيْنَارًا وَقَالَ الطَّلُقُ بِنَاصِحِكَ فَأَذْهَبَ بِهِ إِلَى الْفَلَاحِ

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَبُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ هَذَا لَمَّا غَزِيَ اللَّهُ بْنُ مُوسَى أَتَانَا الرَّيْثِيُّ بْنُ خَبَبٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِشْرِينَ دَيْنَارًا قِيلَ لَوْلَا عَشْرُونَ دَيْنَارًا قَالَ نَاصِحٌ

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِيمَانِ فِي

الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَابٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَلَا تَبْتَاعُوا مِنْهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِمُ الْقِيَامَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ النَّارِ زُجِّلَ عَلَى فَضْلِ مَا بِالْقِلَافَةِ يَنْتَفِعُ مِنَ السَّبِيلِ وَرُحِّلَ مَانِعٌ زُجِّلَ سَبْعَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَاحِظًا بِكَذَا وَتَحَذًا فَصَلِّهِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَزُجِّلَ بَايِعٌ إِيْمَانًا لَا بِنَابِغَةٍ

اور ایک وہ مرد جو دنیا کی خاطر کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر وہ امام اسے کچھ نہ یاد دے تو بیعت کی پابندی کرے اور اگر نہ دے تو امام کے ساتھ وفادہ کرے۔

أَلَا لَذُنْبًا هَٰذَا غَطَاةٌ مِنْهَا وَمَنْ لَمْ يَغْطِهَا لَمْ يَغْفَرْ لَهُ

۲۴۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں شخص ایسے ہیں کہ روئے قیامت اللہ نہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر کرے گا نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان کو دردناک عذاب ہوگا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں وہ تو نامراد ہوئے اور گناہوں میں پڑ گئے۔ فرمایا: ازار (شلوار تہبند) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور دے کر احسان بنانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

۲۴۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إسماعِيلَ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ الْمُسَوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُثَرِّبٍ عَنْ حُرْشَةَ بْنِ الْخَثْعَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُثَرِّبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُرْشَةَ بْنِ الْخَثْعَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَرْحَمُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَكُنْتُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَحَسْرُوا قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَارَةً وَالْمُسْلِمُ غَطَاةٌ وَالْمُسْلِمُ سَفْعَةٌ بِالْحَلْفِ الْكَادِبِ

۲۴۰۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیچتے وقت قسم سے بہت بچو کیونکہ اس سے (بہر حال) سامان تو بک جاتا ہے لیکن پھر بے برکتی بھی (لازم) ہوتی ہے۔

۲۴۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلْبٍ ثَنَا عِزُّدِ الْعَالِي (ح) وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إسماعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَقِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا وَالْحَلْفُ هِيَ النِّعَ وَاللَّهُ يَنْقُذُ ثُمَّ يَنْقُذُ

خلاصہ: ان احادیث میں تین آدمیوں کو مدد سنائی گئی ہے اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نصیب فرمادے۔

چاپ: بیوند کیا ہوا کھجور کا درخت یا مال

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَتَاغَى فَخْلًا مُؤَبَّرًا

والا غلام بیچنا

عَبْدُ اللَّهِ مَالٌ

۲۴۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا جس نے بیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا بھل فروخت کنندہ کا ہوگا اللہ یہ خریدار پہلے طے کر

۲۴۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْخَمْرِ سَخْلًا قَدْ أَتَتْهُ فَلَمَّصَتْهَا لِلذَّائِعِ إِلَّا أَنْ

بشرط المُشْتَاغ

لے (کہ پھل میں لوٹکا تو خریدار کا ہو جائیگا)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْأَلْبَنِيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مَالِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَوْبِهِ

۲۲۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْأَلْبَنِيَّ بْنَ سَعْدٍ (ح)

۲۲۱۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ حَنْبَلٍ حَمِيقًا عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیوند کیا ہوا کھجور کا

ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

درخت بیچا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاعٍ بَخْلًا قَدْ أَمُوتَ

خریدار پہلے سے شرط ٹھہرا لے اور جو مال والا غلام

فَسَمَرُهَا لِلدَّيِّ مَاعِهَا إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُشْتَاغُ وَمَنْ أَمَاعَ

خریدے تو اس کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار

عَنْهُ وَلَمْ يَمَالْ فَهَالِكٌ لِلدَّيِّ مَاعِهَا إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُشْتَاغُ .

شرط ٹھہرا لے۔

۲۲۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا

۲۲۱۲ : دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَهْمَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ بَخْلًا وَبَاعَ

عَنْهُ جَمَعَهُمَا حَمِيقًا .

۲۲۱۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَهْمَةَ بْنُ خَالِدٍ السُّعْمَرِيُّ أَبُو النَّعْلَسِ قَالَا

۲۲۱۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْفَصْلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ

بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَحْسَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَصَى رَسُولُ

یہ فیصلہ صادر فرمایا: کھجور کا پھل بیوند کاری کرنے والا

اللَّهُ ﷺ بِسَمَرِ الْبَخْلِ لِمَنْ أَمَرَهَا إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ الْمُشْتَاغُ

کا ہوگا الا یہ کہ خریدار پہلے ہی شرط ٹھہرا لے اور غلام

وَأَنْ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ نَاعَهُ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ

کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار شرط ٹھہرا

الْمُشْتَاغُ

لے۔

خلاصۃ الباب : تاہم کا معنی بیوند کرنا جب بیوند کرتے ہیں تو درخت میں کھجور ضرور پیدا ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے

ملاؤ گا تاہم کے بعد اور پہلے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک کھجور کے پھل میں تاہم شرط ہے اگر تاہم ہوئی تو پھل بائع کا ہوگا ورنہ مشتری

(خریدار) کا ہوگا احادیث باب ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہیں حنفیہ کے نزدیک اگر بائع نے پھل دار درخت فروخت کیا تو درخت

کی بیج میں پھل شریک کے بغیر داخل نہ ہوگا کیونکہ درخت کے ساتھ پھل کا متصل ہونا گونڈھٹائی ہے مگر فقہی کے لئے نہیں ہے

بلکہ کٹنے ہی کے لئے حنفیہ کی دلیل وہ حدیث مرفوع ہے جو امام محمد نے "اصل" میں روایت کی ہے مفہوم حدیث کا یہ ہے کہ جو

ایسی زمین خریدے جس میں کھجور کے درخت ہوں تو پھل بائع کا ہوگا۔ الا یہ کہ مشتری شرط لگائے اس میں تاہم و عدم تاہم کی

کوئی قید نہیں تہذا اپنے اطلاق پر ہے گی اور علامہ ذہبی نے گو اس کی بابت "غریب بہذا اللفظ" کہا مگر اس سے امام

محمد کا استدلال کرنا اس کی صحت کی دلیل ہے۔

تمام الاموال متعلق علیہ ہے البتہ تمام اور باندی کے بدنی کپڑوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

۳۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْأَثْمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ

چاپ: پھل قابل استعمال ہونے سے قبل

صَلَاخِهَا

بیچنے سے ممانعت

۲۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا وَالْهَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَسْمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاهِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُسَنَّبِ وَأَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاخُهَا يَهَى النَّالِعِ وَالْمُسْتَفْرِى.

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شَاهِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُسَنَّبِ وَأَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاخُهَا.

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ خُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْيَاسَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاخُهَا.

۲۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَتَّاحٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاهِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُسَنَّبِ وَأَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاخُهَا.

خلاصہ الحاشیہ: بیع شمار کی چار صورتیں ہیں (۱) پھلوں کی بیع ان کے کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ شرط لگائی کہ لائن اتفاق کے پھلوں کو اتار لیا جائے گا یہ بالاتفاق صحیح ہے۔ (۲) نمودار ہونے کے بعد کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ شرط لگائی گئی کہ بائع پھلوں کو درخت پر رہنے دے گا۔ یہ بالاتفاق صحیح نہیں۔ (۳) کارآمد ہوجانے کے بعد فروخت کیا یہ بالاتفاق صحیح ہے۔ (۴) پھلوں کی بوجھوتری تمام ہوجانے کے بعد بیع ہوئی اور درخت پر رہنے دینے کی شرط لگائی گئی اس میں تشکیک اور امام محمد کا اختلاف ہے۔ یعنی تشکیک کے نزدیک یہ بیع فاسد ہے کیونکہ یہ شرط متفقہائے عقد کے خلاف ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تعامل الناس کی وجہ سے بیع جائز ہے امام محمد کی رائے اس کو اختیار کیا ہے۔

۳۳: بَابُ بَيْعِ الْيَمَارِ بَيْنَيْنِ

چاپ: کئی برس کے لئے میوہ بیچنا اور

وَالْجَانَحَةِ

آفت کا بیان

۲۴۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ فَلَا: ۲۴۱۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لئے (باغ کا پھل) بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۴۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ فَلَا يَخْصِي بْنُ خُمْزَةَ فَلَا يُوْرُ: ۲۴۱۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی پھل بیچا پھر اس پر آفت آن پڑی تو وہ اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ لے وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کس بنیاد پر لیتے ہے۔

۳۴: بَابُ الرُّحْجَانِ فِي الْوَزْنِ

چاپ: جھکتا تو لا

۲۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إسماعِيلَ فَلَا وَقَا وَبُجَعِ شَيْبَانُ عَنْ سَمَاكِ: ۲۴۲۰: حضرت سدید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اور عمرہ عیدی ہجر کے علاقہ سے کپڑے لائے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پانچمارہ کا سودا کیا اور ہمارے پاس ایک تولے والا تھا جو اجرت لے کر (قیمت ادا کرنے کے لئے اشرفی درہم) تولتا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تو لے والے تول اور جھکتا تول۔

۲۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ: ۲۴۲۱: حضرت مالک ابو صفوان بن عیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پانچمارہ فروخت کیا آپ نے میرے لئے (قیمت میں اشرفی یا درہم) تول اور جھکتا تول۔

۲۴۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۲۴۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تولو تو جھکتا تولو۔

۲۴۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۲۴۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تولو تو جھکتا تولو۔

۳۵ : بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْكَيْلِ وَالْوُزْنِ

۲۴۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَسْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ :
تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَقْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ
حَدَّثَنِیْ اُمِّیْ حَدَّثَنِیْ یَزِیدُ النَّخَعِیُّ اَنْ عُمَرُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ
عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الشَّیْخُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ الْمَدِیْنَةَ کَانُوا مِنْ اَحْسَنِ
النَّاسِ کَیْلًا فَانْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ «وَنِلَّ لِلْمُطَفِّعِ»
[المطففين ۱] فَاحْسَنُوا الْکَیْلَ بَعْدَ ذَلِکَ

۳۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغَشَنِ

۲۴۲۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا نَضِيانُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُمِّیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ
ﷺ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَادْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ فَاَدَّاهُ مَعْتُوشًا
فَاَدَّاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِنَا مِنْ
عَشَنِ

۲۴۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ ثَنَا
يُزَيْدُ بْنُ اَبِيْ اسْحَقٍ عَنْ اَبِيْ اسْحَقٍ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ
الْحَمْرَاءِ قَالَ زَايْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
بِحَبَابٍ وَخَلَّيْ عِدَّةَ طَعَامٍ فِيْ رِجْلِ عَاءٍ فَادْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ فَقَالَ
لَعَلَّكَ عَشَنْتَ مِنْ عَشَا فَنَيْسَ مَا

۳۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ مَالِهِمْ

يُقْبَضُ

۲۴۲۶ : حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَبِيْ اَسْبَغٍ
سَافِعٍ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ اَنْ الشَّيْخَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ اشَاعَ طَعَامًا فَلَا
بَعْدَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۲۴۲۷ : حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الثَّقَفِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح
وَحَدَّثَنَا مَسْرُورُ بْنُ مَعَادٍ الصَّرِيْرُ ثَنَا أَبُو عَوَالِدٍ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ قَالَ

بَابُ : نَآپِ تَوَلِّیِّ مِیْنِ اَحْتِیَاطِ

۲۴۲۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طریف
لائے تو یہاں کے لوگ ناپ تول میں سب سے پرست
تھے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "بلاکرت ہے
ناپ تول میں کی کرنے والوں کے لئے .." تو اس
کے بعد انہوں نے ناپ تول اچھا کر دیا۔

بَابُ : مِلَاوُثِ سَے مَنَافِعِ

۲۴۲۴ : حضرت ابوبریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول
ﷺ ایک اناج بیچنے والے مرد کے پاس سے گزرے۔
آپؐ نے ڈبیر میں ہاتھ ڈالا تو اس میں ملاوٹ کی گئی تھی
تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : ملاوٹ کرنے والا ہم
میں سے نہیں ہے۔

۲۴۲۵ : حضرت ابوالحرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا
رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پہلو کی جانب سے گزرے۔
اس کے پاس برتن میں اناج تھا۔ آپؐ نے اس میں ہاتھ
ڈالا پھر فرمایا : لگتا ہے تم دھوکہ دے رہے ہو (اچھا اناج اوپر
اور میوہ نیچے) جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ : اَنَآجِ كَے اِپنے قَبْضَہ مِیْنِ آنَے سَے

قَبْلِ آگَے بَیْچنے سَے مَنَافِعِ

۲۴۲۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اناج خریدے تو آگے
تہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔

۲۴۲۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اناج

ثُمَّ عَمَرُوهُ ثُمَّ دَنُّوا عَنْ طَلُوبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَاغِ طَعَامٌ فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

خریدے تو وہ آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اسے وصول کر لے۔

قَالَ ابْنُ عَوَامَةَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاحِبٌ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلُ الطَّعَامِ

حضرت ابو عوامہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز (کا حکم) اناج کی مانند ہے۔

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكُنْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي قَبِيلَةَ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَبْحَثَ فِيهِ الضَّاعِلُ صَاغُ الْمَتَاعِ وَصَاغُ الْمُشْتَرَى

۲۲۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج بیچنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہوں بیچنے والے کا ماپ تول اور خریدار کا ماپ تول۔

خلاصہ الباب :- اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کا مذہب یہی ہے جب تک مشتری کی کُل وزن نہ دھرائے اس وقت اس کے لئے مکمل یا ذرونی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں (مکروہ تحریمی ہے)۔

حدیث ۲۲۲۸ سے ثابت ہوا کہ قبضہ سے پہلے منقولہ اشیاء کی فروخت جائز نہیں یہی مذہب ہے احناف کا اور امام شافعی کا۔ امام مالکؒ کے نزدیک صرف ملہ قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں باقی چیزیں جائز ہیں امام احمد کا مذہب شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی نے یہی نقل کیا ہے۔

باب اندازے سے ڈھیر کی خرید و

۳۸ : بَابُ بَيْعِ

فروخت

الْمُخَارَافَةِ

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ ابْنِ سَهْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْنَا نُسَيْرَ بْنَ الطَّعَامِ مِنَ الرُّسُلَانِ حِرَافًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي بَيْعُهُ حَتَّى نَقْلَهُ مِنْ مَكَانِهِ

۲۲۲۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم سواروں سے غلہ خریدتے ڈھیر کے ڈھیر انداز سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ غلہ اپنی جگہ سے منتقل کئے بغیر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَزَنْدٍ عَنْ ابْنِ لَهْبَعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَزْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْأَسْبَبِ عَنْ عُفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ هُوَ السُّوقِيُّ قَالُوا لَوْ كُنْتُ فِي وَسْطِ هَذَا كَعْدٍ فَادْفَعْتُ الْوَسَاقَ التَّمْرَ سَكْبِلَهُ وَأَخَذْتُ شَفْطِي فَدَحَلْتَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءًا

۲۲۳۰۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بازار میں چھو بارے فروخت کرتا تھا میں کہتا میں نے اپنے اس نوکرے میں ماپ کراٹنے صاع ڈالے ہیں تو میں اسی حساب سے کھجور کے نوکرے دے دیتا اور اپنا حصہ لے لیتا پھر مجھے اس میں تردد ہوا تو میں نے اللہ کے

فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا سَمِعْتَ
الْكَيْلَ فَكَيْلُهُ .
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا :
جب تم کو کر کے سناں صاع میں تو خریدار کے سامنے ماپو۔

چاپ : اناج ماپنے میں برکت
کی توقع

۳۹ : بَابُ مَا يُزَجَى فِي كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ
الْبُرَّةِ

۲۲۳۱ : حَدَّثَنَا جِهَانُ بْنُ عَمَّارٍ قَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّادٍ قَا
نَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُصَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ
الْمَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَيْلُوا
طَعَامَكُمْ بَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ .
۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ
دِينَارِ الْحَنْصَلِيِّ قَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمَقْدَامِيِّ عَنْ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ
عَنْ النَّسِيِّ ﷺ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ بَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ .

۲۲۳۱ : حضرت عبد اللہ بن ہرمازی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا اپنا اناج ماپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں
برکت ہو جائے گی۔
۲۲۳۲ : حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
اپنا اناج ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہو
جائے گی۔

چاپ : بازار اور اُن میں جانا

۴۰ : بَابُ الْأَسْوَاقِ وَدُخُولِهَا

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَرِينٍ عَنْ الْمُنْظَرِ الْحَرَامِيِّ قَا
أَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ سُلَيْمٍ
خَدَّاسِيُّ مُحَمَّمَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ آتَانَ الْخَسَنِيُّ قَا أَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّادِ
أَبَا الْوَلِيدِ عَنْ الْمُنْظَرِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبَا الْمُنْظَرِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى سُوقِ الشَّيْطَانِ فَطَرَهُ فَفَلَّانُ
لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى سُوقٍ فَطَرَهُ
فَفَلَّانُ لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا السُّوقِ فَطَفَفَ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا سُوقُكُمْ فَلَا يَنْتَفِصُ وَلَا يَضُرُّ عَلَيْهِ
خَرَجٌ .
۲۲۳۴ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَرِينٍ عَنْ الْمُنْظَرِ الْخَزَنِيِّ قَا أَنَا
عَبْسِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَا عَنْ الْغَفَلِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

۲۲۳۳ : حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ سوق النبیط (نای بازار) میں گئے اور
اس میں خریداری کو (حال) دیکھا تو فرمایا یہ بازار
تمہارے لئے (سوزن نہیں) کیونکہ (یہاں دھوکہ
بہت ہوتا ہے) پھر ایک اور بازار میں گئے اور وہاں بھی
دیکھ بھال کی اور فرمایا : یہ بازار بھی تمہارے لئے
(موزن) نہیں پھر اس بازار میں آئے اور پکڑ لگایا پھر
فرمایا یہ ہے تمہارا بازار (یہاں خرید و فروخت کرو)
یہاں لین دین میں کمی نہ کی جائے گی اور اس پر محصول
مقرر نہ کیا جائے گا۔

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَرِينٍ عَنْ الْمُنْظَرِ الْحَرَامِيِّ قَا
أَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ سُلَيْمٍ
خَدَّاسِيُّ مُحَمَّمَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ آتَانَ الْخَسَنِيُّ قَا أَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّادِ
أَبَا الْوَلِيدِ عَنْ الْمُنْظَرِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَبَا الْمُنْظَرِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى سُوقِ الشَّيْطَانِ فَطَرَهُ فَفَلَّانُ
لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى سُوقٍ فَطَرَهُ
فَفَلَّانُ لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا السُّوقِ فَطَفَفَ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا سُوقُكُمْ فَلَا يَنْتَفِصُ وَلَا يَضُرُّ عَلَيْهِ
خَرَجٌ .
۲۲۳۴ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَرِينٍ عَنْ الْمُنْظَرِ الْخَزَنِيِّ قَا أَنَا
عَبْسِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَا عَنْ الْغَفَلِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

۲۲۳۴ : حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَوةِ الصُّبْحِ غَدَاً بِرِزْقَةِ الْاِيْمَانِ وَمِنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَاً بِرِزْقَةِ الْبَيْتِ .
 فرماتے ہیں: جو صبح نماز کے لئے آیا اس نے ایمان کا جہیز لیا اور جو صبح بازار کی طرف گیا اس نے ایمان کا جہیز لیا۔

۲۲۳۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ الصَّرْبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوْقَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ بَيْنَ عَمَلَيْنِ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْحَيَرُ مَخْلُوعٌ وَهُوَ عَلَى خَلْقٍ شَيْءٍ فَيَدِينُهُ كَمَا اللَّهُ لَهُ الْإِنْفُ الْكَفَّ حَسْبُهُ وَمَا غَنَّهُ الْإِنْفُ سِتْرُهُ وَسَيِّدُهُ لَمْ يَنْهَ فِي الْخَبَةِ
 ۲۲۳۵ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ بَيْنَ عَمَلَيْنِ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْحَيَرُ مَخْلُوعٌ وَهُوَ عَلَى خَلْقٍ شَيْءٍ فَيَدِينُهُ كَمَا اللَّهُ لَهُ الْإِنْفُ الْكَفَّ حَسْبُهُ وَمَا غَنَّهُ الْإِنْفُ سِتْرُهُ وَسَيِّدُهُ لَمْ يَنْهَ فِي الْخَبَةِ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور جنت میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کروائیں گے۔

خلاصۃ الباب : اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں بشرطیکہ ان مساجد میں شریعت کے خلاف امور کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ ایسی مساجد جہاں شریعت کے موافق احکام ادا ہوتے ہیں ان ہی میں جانے کا ثواب ہے اور وہی خیر البقا ہیں بازار تو دنیا کے کاموں کے لئے ہے صبح سویرے پہلے تو مسجد ہی میں جانا چاہئے جو شخص مسجد کے بجائے بازار گیا وہ تو شیطان کا ساتھی ہے اور اس کا جہیز اٹھایا۔

بازار اندر عز و جل کی یاد سے غفلت اور دنیا میں مشغول ہونے کی جگہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بہت اجر عظیم کا باعث ہوا۔ (علوی)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: (أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا)۔ [صحیح مسلم] ”زیادہ محبوب مکانوں شہروں کے طرف اللہ کی مسجدیں ہیں اور بہت بغض مکانوں شہروں کی طرف اللہ کے بازار ہیں۔“ صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ: ”جو کوئی دن کے اول مسجد کی طرف جائے (اور) آخر وقت میں بھی اللہ اس کے لیے مہمانی کرنا لازم ہے بہشت میں۔“ (ابومعاذ)

۳۱ : بَابُ مَا يُرْجَى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُورِ
 ۲۲۳۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَغْرِ الْعَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفُ تَارِكٍ لَأُمْنِي فِي
 باب : صبح کے وقت میں متوقع برکت
 ۲۲۳۶ : حضرت صحیحہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میری امت کو صبح میں برکت دیجئے۔ فرمایا کہ جب آپ صلی

فَالْأَنْزِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ نَاعَ مُخْطَلَةً فَهُوَ
سَالِحٌ فَلَا تَلَا نَهَ الْهَامَ فَإِنْ رَفَعَا زِدْ مَعَهَا مَتْلَى لَيْسَ (أَوْ قَالَ)
مَتْلَى لَيْسَ فَمُخَا.

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعِلٍ لَمْ يَخْتِجْ قَدْ
الْمُسْتَوْذَقُ عَنْ حَامِرٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْعُودٍ أَنَّ قَالَ أَتَيْتُهُ عَلَى الضَّادِ الْمُسْتَوْذَقِ أَبِي الْقَاسِمِ
ﷺ أَلَا حَدَّثَنَا قَالَ بَنِي الْمُحْفَلَاتِ حَلَانَةَ وَلَا نَحْلُ
الْحَلَاةُ لِنَسْلِمِ.

خلاصہ الباب ۱۰ مصرعہ اے کہتے ہیں جس بکری یا گائے بھینس کا دودھ تین روز تک نہ دھوا جائے تاکہ خریدار سمجھے کہ
اس کا دودھ زیادہ ہے۔ اس فصل سے منع کیا گیا اگر کسی نے ایسی بیج کی بھر مشتری اس جانور کو واپس کرتا ہے تو اس بارے
میں اختلاف ہے۔

۳۳ : بَابُ الْخُرَاجِ بِالضَّمَانِ
۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ
وَكَبِعَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَّاءَ بْنِ ابْنَاءِ أَبِي
رَحْصَةَ الْعَلَفِيِّ عَنْ غُرُورَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَصَى أَنَّ حِرَاحَ الْعَدِ بَصَامَةَ

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَمْ يَخْتِجْ قَدْ
حَالِدِ بْنِ الرَّسْحِيِّ قَدْ هِشَامُ بْنُ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَحْلَ اسْمَ عَمْرٍاءَ فَاسْتَعْلَمَهُ ثُمَّ وَحَدَهُ عَمْرٍاءَ فَذَلَّ فَطَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْهُ قَدْ اشْتَعَلَ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْخُرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۴۴ : بَابُ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ
۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُسَيْبٍ قَدْ عَمْرٍاءُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَاءَ اللَّهِ
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ خُنْدَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ

باب : نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے
۲۲۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر
فرمایا کہ غلام کی کمائی اس کے ضمان کے ساتھ مربوط
ہے۔

۲۲۳۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک فرد نے
غلام خریدا اے کام میں لگایا پھر اس میں عیب دیکھا تو واپس
کر دیا۔ فروخت کنندہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس
نے میرے غلام کو کام میں لگا کر فائدہ اٹھایا تو اللہ کے رسول
ﷺ نے فرمایا: نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے۔

باب : غلام کو واپس کرنے کا اختیار
۲۲۳۴۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ تعالیٰ
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: غلام کو واپس کرنے کا اختیار تین روز

تک ہے۔

ثلاثة أيام

۴۲۳۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار یوم تک (باع کی) کوئی دس داری نہیں۔

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ غَفْقَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا غَهْدَةَ بَعْدَ اَرْبَعٍ .

باب: معیوب چیز بیچتے وقت عیب ظاہر کرو دینا

۳۵: بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا

فَلْيَبَيِّنْهُ

۴۲۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ معیوب چیز فروخت کرے الا یہ کہ اس کے سامنے عیب ظاہر کر دے۔

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ خَبْرٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ سَمْعَانَ أَخِي أَنَّهُ يَحَدِّثُ عَنْ بَرْدِ بْنِ أَنَسٍ خَبَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ غَفْقَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ بَاعُ مَنْ أَحْبَبَهُ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَّهُ لَهُ

۴۲۳۷: حضرت واہد بن اسحق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عیب دار چیز عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کی وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا اور فرشتے مسلسل اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصَّحَّاحِ ثَنَا غَفْقَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَخْسٍ عَنْ مَخْخُولٍ وَثَلَيْتَانِ بْنِ مُرْسَى عَنْ وَالِدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يَبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَفْتٍ اللَّهِ وَلَمْ يَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ

خلاصہ: الباب ☆ جب بائع عیب بیان کر دے پھر مشتری اس کو خریدے تو اب پھیرے کا اختیار نہ ہوگا اگر بائع عیب بیان نہ کرے تو پھر عیب مشتری کے لئے ثابت ہوتا ہے۔

باب: (رشتہ دار) قیدیوں میں تفریق سے ممانعت

۳۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

السَّبْيِ

۴۲۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھرانہ اکٹھا ہی عطا فرمادیجئے اس لئے کہ آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ ان میں ہدائی کرا دیں۔

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَثَلَيْتَانِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ لَنَا وَكَتَبَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ خَالِيفٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُوتِيَ نَالِسِي أَهْلِ الْبَيْتِ حَبِيبًا نَحْرَاهُ أَنْ يَفْرَقَ بَيْنَهُمْ

۲۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَدْ عَظَّمْنَا عَنْ أَنَسَ
الْحِجَاجِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُتَمِّزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ وَهَبُ بْنُ زَيْدٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَحْوَرَيْنِ فَبِغْتُ
أَحَدَهُمَا فَقَالَ مَا هَذَا الْعُلَامَانِ قُلْتُ بَغْتُ أَحَدَهُمَا قَالَ
زُفَّةٌ

۲۲۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْهَبَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُوسَى أَنَا ابْنُ أَبِيهِمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
أَبِي إِزِيدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أُخِيهِ

خلاصہ الباب ☆ حارم غلاموں اور باندیوں میں تفریق کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک بڑا ہے دوسرا
چھوٹا تو ان میں تفریق جائز نہیں۔ شافعیہ کا مسلک یہی ہے البتہ امام احمد فرماتے ہیں چاہے بڑے ہوں ان میں تفریق یعنی
جدا کرنا جائز نہیں۔

باب: غلام کو خرید لینا

۴۷: بَابُ بَيْعِ الرِّقِيِّ

۲۲۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ عَظَّمْنَا عَنْ لَيْثِ بْنِ
السَّكَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُحْسِنِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ
نَسْ حَالِدُ بْنُ هُوَزَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ الْإِنْفَرْتُكَ بَكَتَا
عَنْهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى
فَأَخْرَجَ لِي بَكَتَا فَإِذَا فِيهِ هَذَا مَا اشْفَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدٍ
نَسْ هُوَزَةَ بْنُ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْفَرَى بَيْنَهُ عَدَاؤُهُ أَوَامَةً لَا دَاءَ وَلَا عَابِلَةَ وَلَا حِفَةَ بَنِي
الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ

۲۲۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَدْ عَظَّمْنَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَخْمَرِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْفَرَى
أَحَدُكُمْ الْحَبَابَةَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَلْكَ حَبْرَهَا

۲۲۵۱: حضرت عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت
عداء بن خالد بن ہوزہ نے فرمایا: میں تمہیں وہ مکتوب نہ
پر حاکوں جو رسول اللہ نے میرے لئے تحریر فرمایا؟ میں نے
کہا: کیوں نہیں ضرور پڑھائیے۔ انہوں نے ایک مکتوب
نکال کر مجھے دیا۔ اس میں تھا: یہ وہ ہے جو عداء بن خالد نے
محمد رسول اللہ سے خرید لیا۔ ان سے ایک غلام خرید لیا (لکھا
تھا) ایک لوٹری خریدی اس میں دو کوئی بیماری ہے نہ چوری کا
مال ہے نہ حرام مال۔ مسلمان کی بیع مسلمان سے ہے۔

اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اسکے شر سے اور انکی سرشت میں جو شر آپ نے رکھا اس سے" اور برکت کی دعا مانگے اور جب تم میں سے کوئی اونٹ خریدے تو انکی کوہان بالائی حصہ سے پکڑ کر برکت کی دعا مانگے اور یہ مذکورہ دعا بھی مانگے۔

وَحَبْرٌ مَا حَلَّتْهَا عَلَيْهِ وَغَوَّضِيكَ مِنْ حَرْهَا وَشَرَّهَا
حَلَّتْهَا عَلَيْهِ وَلَيْدَعُ مَالِكُوكَ إِذَا انْشَرَى أَحَدُكُمْ
مَعْبُورًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَامِهِ وَلَيْدَعُ مَالِكُوكَ وَلْيَقُلْ مِثْلَ
ذَلِكَ

ہاپ: بیع صرف اور ان چیزوں کا بیان
جنہیں نقد بھی کم و بیش بیچنا درست نہیں

۴۸: بَابُ الصَّرْفِ وَمَا لَا يَجُوزُ مُتَقَاصًا
يَذَا بَيْدَا

۲۲۵۳- امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا، سونے کے عوض سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے تو سود نہیں اور گندم، گندم کے عوض اور جو، جو کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور، کھجور کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

۲۲۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ نَافِئُ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَنَّاسُ بْنُ عَسَاوٍ وَصَفْوَةُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّخَّاحِ قَالُوا سَمِعْنَا شُعْبَانَ بْنَ غَيْبَةَ عَنِ الرَّطْبِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ الْأَحْذَثَانَ الشَّيْخَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالنَّزْرُ مَالِكُوكَ وَالشَّعْبَرُ مَالِكُوكَ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالنَّزْرُ مَالِكُوكَ وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ

۲۲۵۴- حضرت مسلم بن یسار اور عبد اللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ یہودیوں یا عیسائیوں کے گرجے میں جمع ہوئے تو حضرت عبادہ نے حدیث بیان کی فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو عوض اور چھو ہارے کو چھو ہارے کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ایک راوی نے یہ بھی کہا کہ اور تم کو تمک، تمک دوسرے سے تمک کا مکہ کرہ نہیں کیا اور ہمیں حکم دیا کہ گندم جو کے عوض اور جو گندم کے عوض نقد در نقد بیسے چاہیں (کی میٹھی کے ساتھ بیچیں)۔

۲۲۵۴ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ شَا بِرِزْدِ بْنِ زُوَيْجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ حَدِيثِ شَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ غُلَيْبَةَ قَالَ سَمِعْنَا سُلَيْمَةَ بْنَ عُلْفَمَةَ الْيَمَنِيَّ شَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِيرٍ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَيْبَةَ حَدَّثَا قَالَا جَمَعَ الْأَنْسَرِيُّ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ أَهْفٍ كَيْسِيَّةً وَأَنَافِيَّ بَيْعَةِ حَدِيثِهِمْ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْبُورِقِ بِالْبُورِقِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالنَّزْرُ مَالِكُوكَ وَالشَّعْبَرُ مَالِكُوكَ قَالَ أَحَدُهُمَا بِالْمَلْحِ بِالْمَلْحِ وَلَمْ يَفْلَحْ إِلَّا أَحَدُهُمَا أَنْ بَيْعَ النَّزْرِ بِالشَّعْبَرِ وَالشَّعْبَرُ مَالِكُوكَ بِذَا بَيْدَا كَيْفَ شَأْنًا

۲۲۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ نَافِئُ بْنُ شَيْبَةَ شَا بِرِزْدِ بْنِ زُوَيْجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ حَدِيثِ شَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ غُلَيْبَةَ قَالَ سَمِعْنَا سُلَيْمَةَ بْنَ عُلْفَمَةَ الْيَمَنِيَّ شَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِيرٍ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَيْبَةَ حَدَّثَا قَالَا جَمَعَ الْأَنْسَرِيُّ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ أَهْفٍ كَيْسِيَّةً وَأَنَافِيَّ بَيْعَةِ حَدِيثِهِمْ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْبُورِقِ بِالْبُورِقِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالنَّزْرُ مَالِكُوكَ وَالشَّعْبَرُ مَالِكُوكَ قَالَ أَحَدُهُمَا بِالْمَلْحِ بِالْمَلْحِ وَلَمْ يَفْلَحْ إِلَّا أَحَدُهُمَا أَنْ بَيْعَ النَّزْرِ بِالشَّعْبَرِ وَالشَّعْبَرُ مَالِكُوكَ بِذَا بَيْدَا كَيْفَ شَأْنًا

فَصَبَّلْ نَسْ عَزَّوَالِ عَنِ ابْنِ ابْنِ نَعْمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبُطْءُ بِالْبُطْءِ وَالْذَّهَبُ بِالْذَّهَبِ وَالشَّعْبُ
بِالشَّعْبِ وَالْحَنْظَةُ بِالْحَنْظَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کے بدلے
چاندی اور سونے کے بدلے سونا اور جو کے بدلے جو اور
گندم کے بدلے گندم برابر برابر بیچا کرو۔

۲۲۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَلَمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَنْتَقِلُ بِزَوْجَاتِهِ نَتْرًا مَنْ نَتْرٍ الْحَنْجِ
وَسَمِعْتُ لَهُ نَتْرًا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَنَتْرٌ هُوَ السَّعْرُ فَطَالَ
زَسُونُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضْلُغُ صَاعٌ نَتْرٍ
سَاعِينَ وَلَا دِرْهَمٌ مِثْلَهُنَّ مِنَ الدَّرْهَمِ بِالذَّنْبَارِ
وَالذَّنْبَارِ وَلَا فَضْلٌ مِنْهُمَا إِلَّا وَزْنًا

۲۲۵۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کھجور دیتے ہم اس کے بدلہ میں
اچھی کھجور لے لیتے اور اپنی کھجور کچھ زیادہ دے دیتے تو
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع
کھجور دو صاع کے عوض بیچنا درست نہیں اور ایک درہم
ایک درہم کے عوض ایک اشرفی ایک اشرفی کے عوض جن
کا وزن برابر ہو کسی طرف بھی زیادہ ہو بیچنا درست ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث ربوا (سود) کی حرمت کے بارے میں ہیں ربوا لغت میں مطلق زیادتی کو کہتے ہیں۔
شریعت میں ربوا مال کی اس زیادتی کو کہتے ہیں جو معاوضہ مال میں بلا عوض ہو یعنی دوہم جن چیزوں میں سے ایک کا
دوسرے پر بمعیار شرعی زائد ہونا ربوا کہلاتا ہے۔ معیار شرعی سے مراد اس کو وزن ہے نفس ربوا کی حرمت تو آیت
﴿وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ ولا تاكلوا الربوا کے سے ثابت ہے جس میں کوئی ملک و شیعہ نہیں لیکن آیت میں انتہائی اجمال ہے اسی
وجہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کشفی نہ ہوئی اور انہوں نے السہم بس لنا یہاذا شافیا سے متحاب درخواست پیش کی تو
زبان نبوت پر یہ کلمات شافہ جاری ہوئے یہ جو ان احادیث میں مذکور ہیں باقی کتب حدیث میں بھی تقریباً سولہ صحابہ کرام
سے مروی ہے۔ اب اہل فہرہ ربوا کا دائرہ صرف انہی مذکورہ اشیاء تک محدود رکھتے ہیں لیکن علماء مجتہدین رحمہم اللہ کا اس پر
اتفاق ہے کہ ان چھ چیزوں کے علاوہ دیگر اشیاء میں بھی ربوا ہو سکتا ہے جن کا حکم ان پر قیاس کر کے نکالا جائے گا اور اس پر
بھی اتفاق ہے کہ ماخذ علت یہی حدیث ہے لیکن معیار حرمت اور علت ممانعت میں آراء مختلف ہیں۔ امام شافعی کے قول
جدید میں گندم جو کھجور اور نمک میں طعم (کھانا) اور سونے چاندی سے شمیمت اور دوسرا وصف جنس کا حتم ہونا علت قرار دیا
ہے چونکہ چوند وغیرہ میں یہ دونوں غلٹیں نہیں پائی جاتیں اس لئے شوافع کے یہاں اس میں کمی بیشی جائز ہوگی۔ امام مالک
نے گندم جو کھجور نمک میں غذائیت اور باقی اشیاء میں ذخیرہ کرنا علت مانی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشیاء
کے مقابلہ سے اتحاد جنس اور مماثلت سے قدر معبود یعنی کبلی یا وزنی ہونا حرمت ربوا کی علت نکالی ہے۔ امام صاحب فرماتے
ہیں کہ حدیث مذکور میں چھ اشیاء کو بطور مثال ذکر کر کے ایک قاعدہ کلیہ کی طرف اشارہ ہے اس واسطے سونا چاندی وزنی ہیں
باقی اشیاء سکینی ہیں تو گویا یوں ارشاد نبوی ہوا کہ ہر کبلی اور موزونی چیز میں مماثلت ضروری ہے اور مماثلت دو اعتبار سے
ہوتی ہے صورت اور معنی۔

۳۹ : بَابُ مَنْ قَالَ لَا رَبَّ إِلَّا

فِي السَّبْتِ

سُودَا وَحَارِثِي فِيهِ

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أبا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ الْقُرْهُمَ بِالْقُرْهُمِ وَالذُّبَابُ بِالذُّبَابِ فَقُلْتُ أَيْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَنِ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَفِيضٌ أَنَسُ عَنَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ الْخُرْمِيُّ عَنْ هَدِيدٍ يَقُولُ فِي الضَّرْفِ أَشْيَاءُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ مَا وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَكِنْ الْخُرْمِيُّ أَمَامَةُ ابْنِ رَبِيعٍ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا الزَّيْمِيُّ فِي السَّبْتِ

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَلِيٍّ الزَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَأْتِيهِ مِنَ الضَّرْفِ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبُحِثْتُ ذَلِكَ عَنْهُ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيْتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اللَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ رَحِمْتَ قَالَ بَلَى أَمَا كَانَ ذَلِكَ وَأَيُّ مَنِي وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الضَّرْفِ

۲۲۵۷ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے ابوسعید خدریؓ کو یہ فرماتے سنا: درم درم کے عوض اشرفی اشرفی کے عوض بیچنا جائز ہے۔ میں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کچھ اور بات سنی ہے تو ابوسعید خدریؓ نے کہا: سنو! میں ابن عباسؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ یہ جو آپؓ بیع صرف کے متعلق کہتے ہیں اسکے متعلق بتائیے۔ آپؓ نے اللہ کے رسولؐ سے کچھ سنا ہے یا اللہ کی کتاب میں غور کر کے سمجھا ہے کہنے لگے یہ مسئلہ میں نے اللہ کی کتاب میں غور کر کے سمجھا نہ خود اللہ کے رسولؐ سے سنا البتہ (حضرت) اسامہ بن زیدؓ نے مجھے بتایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: سودا و حارثی ہی ہے۔

۲۲۵۸ : حضرت ابو الجوزاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو سنا کہ صرف کو جائز قرار دیتے ہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا ہے میں کہہ میں ان سے ملا اور کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپؓ نے رجوع کر لیا ہے۔ فرماتے لگتی ہاں یہ میری رائے تھی اور ان ابوسعیدؓ نے مجھے اللہ کے رسولؐ کی حدیث سنائی کہ آپؐ نے صرف سے منع فرمایا (جب برابر برابر اللہ در نقد نہ ہو)۔

تَحَارَاتُ الْبَابِ ۵۰ : ابْنُ أَحْمَدَ عَنْ سُدُودٍ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَلِيٍّ الزَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَأْتِيهِ مِنَ الضَّرْفِ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبُحِثْتُ ذَلِكَ عَنْهُ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيْتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اللَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ رَحِمْتَ قَالَ بَلَى أَمَا كَانَ ذَلِكَ وَأَيُّ مَنِي وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الضَّرْفِ

بَابُ : سَوْنَةُ كُوفَانِي كَيْ بَدَلِ

فَرُوحَتِ كَرْنَا

۵۰ : بَابُ ضَرْفِ الْمَذْهَبِ

بِالْوَرَقِ

۲۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَسٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ شَعْبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أبا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ الْقُرْهُمَ بِالْقُرْهُمِ وَالذُّبَابُ بِالذُّبَابِ فَقُلْتُ أَيْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَنِ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَفِيضٌ أَنَسُ عَنَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ الْخُرْمِيُّ عَنْ هَدِيدٍ يَقُولُ فِي الضَّرْفِ أَشْيَاءُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ مَا وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَكِنْ الْخُرْمِيُّ أَمَامَةُ ابْنِ رَبِيعٍ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا الزَّيْمِيُّ فِي السَّبْتِ

۲۲۵۹ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو چاندی کے

سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرَقِ رِثَا الْأَهَاءِ وَهَاءُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نُنْ أَيْ شَيْئَةً سَمِعْتُ شُعْبَانَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالْوَرَقِ اخْطَطُوا .

عوض فروخت کرنا سود ہے الہ یہ کہ نقد در نقد ہوا ابو بکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبان کو یہ کہتے سنا یا د رکھنا سونے کو چاندی کے عوض فرمایا ہے (یعنی اختلاف عیش کے پاؤ جو دوا حار کو سود فرمایا ہے)۔

۲۲۶۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَبُو الْيُثَيْمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَنَسٍ شَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدَسٍ أَنَّ الْأَعْثَانَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَضْطَرُّ مِنَ الْفَرَاهِمِ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ بِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ أَلْنَا إِخَاءَهُ حَالَنَا نَعْلُوكَ وَرَفَقَ

۲۲۶۰ . حضرت مالک بن ادس بن حدان کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون در اہم کی بیع صرف کرے گا طلحہ بن عبید اللہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ پھر ظہر کر آنا جب ہمارا خواجی آئے گا تو ہم در اہم دے دیں گے۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَّا وَاللَّهِ لَنُغْلِبَنَّ وَرَقَهُ أَوْ لَنَقْرُدَنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرَقُ مَالُ الذَّهَبِ وَرِثَا إِخَاءِهِ وَهَاءُ

اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا ہرگز نہیں، اللہ یا تم اس کو چاندی ابھی دیا اس کا سونا اسے واپس کر دو اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا چاندی سونے کے عوض فروخت کرنا سود ہے الہ یہ کہ نقد در نقد ہو۔

۲۲۶۱ . حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ أَنَا ابْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ النَّاسِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي النَّعَّاسِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حِذَافَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّينَارُ بِالذَّهَبِ وَلِلزَّهْمِ مَالُ الزَّهْمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِالْوَرَقِ فَلْيَضْطَرِّفْهَا بِذَهَبٍ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَضْطَرِّفْهَا بِالْوَرَقِ وَالضَّرْفُ هَاءُ وَهَاءُ

۲۲۶۱ . حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اشرفی اشرفی کے عوض اور درم درم کے عوض بچو تو ان میں کی بیشی نہ ہو جس کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اس کو سونے کے عوض اور جس کو سونے کی ضرورت ہو وہ اس کو چاندی کے عوض لے لے اور بیع تو صرف ہاتھوں ہاتھ ہو ضروری ہے۔

۵۱ : بَابُ : چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی لینا

من الذهب

۲۲۶۲ . حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَنَّ حَنِيبَ بْنَ شُعْبَانَ نَزَّاجًا وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ أَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّافِعِ أَوْ سَمَاعُ

۲۲۶۲ . حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا تو میں چاندی (جو قیمت میں طے ہوئی) کے عوض سونا اور کبھی سونا (جو قیمت میں طے

ہوتا اس کے (عوض چاندی اور دراہم کے عوض اشرفیاں اور اشرفیوں کے عوض دراہم لے لیتا تھا پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: جب سونا چاندی میں سے ایک چیز کو اور دوسری دو تو اپنے ساتھی سے ایسی حالت میں جدا نہ ہو کہ تمہارے درمیان کچھ ٹکٹک اور اشتباہ ہو (بلکہ معاملہ بالکل صاف کر کے اور حساب بے باقی کر کے جدا ہو)۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

پانچ: دراہم اور اشرفیاں توڑنے

سے ممانعت

۲۲۶۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کا رائج سکہ توڑنے سے منع فرمایا الا یہ کہ مجبوری ہو۔

پانچ: تازہ بھجور چھو ہارے کے عوض بیچنا

۲۲۶۴ حضرت ابو عیاش ثمالی نے سعد بن ابی وقاصؓ سے پوچھا کہ سفید گیہوں جو کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ تو سعدؓ نے ان سے کہا: ان میں بہتر چیز کون سی ہے؟ میں نے کہا سفید گیہوں۔ آپؓ نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ سے پوچھا گیا کہ تازہ بھجور چھو ہارے کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تازہ بھجور جب خشک ہوگی تو کم ہو جائیگی؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے اس سے منع فرمادیا۔

وَلَا تَغْلِبُوا الْاِثْمَ بِالْاِثْمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي غَيْرٍ قَالَ كُنْتُ اَبِیْ فُكْتُ اَخَذْتُ الذَّهَبَ مِنَ الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّنَابِيرَ مِنَ الذَّرَاهِمِ وَالذَّرَاهِمَ مِنَ الذَّنَابِيرِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِذَا اخَذْتَ اَحَدَهُمَا وَاعْطَيْتَ الْاُخَرَ فَلَا تَعَارَفْ صَاحِبَ وَبَيْتِكَ وَبَيْتِ لَيْسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا يَغْلِبُ ابْنُ اِسْحَقَ اَنْبَاؤُا حَفَاضَةَ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ سَمَکَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي غَيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ تَخَوُّة

۵۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ الذَّرَاهِمِ

وَالذَّنَابِيرِ

۲۲۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُؤَيَّدُ بْنُ سَعْدٍ وَهَارُونَ ابْنُ اِسْحَقَ قَالُوا اَسْمَاءُ الْمُخَضَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَصَّالٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ كَسْرِ سَكَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْخَافِرَةِ يَنْهَاهُمُ إِلَّا مِنْ نَابِ

۵۳: بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

۲۲۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكُنْجٍ وَاسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا مَالِكُ بْنُ اَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْدٍ مَوْلَى اَلْاَسْوَدِ بْنِ شَيْفَانَ اَنْ رَزَمَا اَمَّا عِيَانِي مَوْلَى لِسَى لُحْمَةَ اَلْحَرَّةِ اَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ عَنِ اَشْرَاءِ التَّنْبُضِ بِالْمَلَّتْ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اِنَّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ التَّنْبُضُ فَمِثْلُ بَيْعِي عَنْهُ وَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ عَنْ اَشْرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُضُ الرُّطَبُ اِذَا يَسَّ قَالُوا لِمَ فَبَيَّ عَنْ ذَلِكَ

خلاصہ: باب ۵۲ یہ حدیث احمد شاہ اور صاحبین کی دلیل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پختہ بھجور کو چھو ہارے کے عوض کیل کے اعتبار سے فروخت کرنا ناجائز نہیں کیونکہ جد میں ترکھور خشک ہو کر کم ہو جائے گی امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں برابر برابر فروخت کرنا جائز ہے امام صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ان حدیثوں میں ادعا رافع کرنے سے منع کرنا مقصود ہے کیونکہ

سوال اسی کی بابت تھا چنانچہ سنن ابی داؤد و مستدرک حاکم و دارقطنی اور طحاوی کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔ ان کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض اوجھا کر فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب: مزاہبہ اور محالہ

۵۳: بَابُ الْمَزَاهِبَةِ وَالْمُحَالَاتِ

۲۲۶۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَيْبِدٍ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَامِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَاهِبِ وَالْمُحَالَاتِ أَنْ يَبِيعَ الْوُخْلُ قَمْزًا حَاتِلَةً إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِمَنْزِلٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَتْ نَخْلًا أَنْ يَبِيعَ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَتْ زَوْغًا أَنْ يَبِيعَ بِكَيْلٍ طَعَامٍ يَهِي غَنَ ذَلِكَ كَلَهُ

۲۲۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے مزاہبہ سے منع فرمایا اور مزاہبہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کی کھجوریں قلمی ہوئی کھجوروں کے بدلہ میں اندازے سے بیچے اور اپنے انگوروں کو مائی ہوئی کشمش کے بدلے میں اندازے سے بیچے اور کھیتی کو ماپے ہوئے اناج کے بدلے اندازے سے بیچے۔ آپؐ نے ان سب سے منع فرمایا۔

۲۲۶۶. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ أَنُوبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَسَعْدُ بْنُ مَبْنٍ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَحَالَاتِ وَالْمَزَاهِبِ

۲۲۶۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محالہ اور مزاہبہ سے منع فرمایا۔

۲۲۶۷. حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الشَّيْخِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَافِعِ بْنِ حَذَفٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَ الْمَحَالَاتِ وَالْمَزَاهِبِ

۲۲۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محالہ اور مزاہبہ سے منع فرمایا۔

خلاصہ کتاب ان احادیث میں بیع مزاہبہ اور محالہ سے منع فرمایا ہے۔ بیع مزاہبہ یعنی درخت خرما پے کی ہوئی کھجوروں کو خشک کئی ہوئی کھجوروں کے عوض اندازہ کے ساتھ ماپ کر فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام شافعی پانچ وقت سے کم میں اس صورت کو جائز کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہبہ سے منع فرمایا ہے اور عراق کی اجازت دی ہے عراق جمع ہے عریث کی جس کی تفسیر امام شافعی کے یہاں وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی بشرطیکہ پانچ وقت سے کم میں ہو حنفیہ کہتے ہیں کہ عریث دراصل علیہ کو کہتے ہیں اہل عرب کی مادت تھی کہ وہ اپنے باغ سے ایک آدھ درخت کے پھل مسکین کو ہبہ کر دیتے پھر جب پھل کے موسم میں باغ کا مالک اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آتا تو اس انجی مسکین کی ہبہ سے غلجی محسوس کرتا پس اس ضرورت کے پیش نظر مالک کو اس کی اجازت دی گئی کہ وہ مسکین کو ان پھلوں کے بجائے دوسرے کئے ہوئے پھل دے دے تو ظاہر کے لحاظ سے گو یہ بیع کی صورت ہے لیکن درحقیقت بیع نہیں بلکہ ہبہ ہے۔

۵۵ : بَابُ بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ بِخَرْصِهَا نَفْرًا

بَابُ بَيْعِ عَرَايَا

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَسَا شَيْئَانِ مِنْ غَبِيَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

۲۲۶۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ بَخِيصٍ أَنَسٍ مَعْبُودٍ عَنْ دَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَحَصَ فِي بَيْعِ الْغُرَبَةِ خَرْصَهَا نَفْرًا قَالَ بَخِيصُ الْعَرَايَا أَنْ يَتَشَمَّرَ الرِّجْلُ نَفْرًا الْخَالَصَ طَعَامَ أَهْلِهِ وَطَنَا خَرْصَهَا نَفْرًا.

۲۲۶۹۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کو اندازاً اس کے برابر گجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت دی۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ عرایا یہ ہے کہ مرد اپنے اثاثہ کے کھانے کے لئے گجوروں کے درخت خریدے۔ اور اس کے بدلے میں اندازاً اتنی ہی گجوریں دے۔

۵۶ : بَابُ الْخِيَوَانِ بِالْخِيَوَانِ

بَابُ : جَانُورُ كُو جَانُورُ كُے بدلہ میں

نَسِيئَةً

أَوْ حَارِ يَتَيْتَا

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عِدَّةَ مَنْ سَلِمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَزْوَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سُفْوَةَ بْنِ خُذْلَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْخِيَوَانِ بِالْخِيَوَانِ نَسِيئَةً

۲۲۷۰۔ حضرت سرور بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلہ میں ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَمَّارٍ وَابْنُ حَالِبٍ عَنْ حَنَافٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا بَيْعَ مَالِ الْخِيَوَانِ وَاحِدًا مَالَيْنِ مَذَابِدَ وَكَوْهَةً نَسِيئَةً

۲۲۷۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلہ یا حقوں یا حقہ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ادھار کو پسند نہ فرمایا۔

عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے دو تین درخت مثلاً مکین کو دے دے پھر وہ مکین باغ میں چل اُتارنے کے لئے آتا ہے ماح طور سے موسم میں باغوں والے اہل خانہ سمیت باغ میں ہی اقامت اختیار کر لیتے تھے اس لئے مالک کو اور اہل خانہ کو بار بار کی آمد و رفت سے دقت ہوتی تو مالک مکین سے کہتا کہ جتنی گجور پر ہے اندازاً اتنی ہی تم مجھ سے اتنی ہوئی وصول کر لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کیونکہ پہلے جو درخت دے دیے وہ بہتر تھے جس پر مکین کا قبضہ نہیں ہوا اس لئے یہ تمام نہ ہونے کی وجہ سے مالک کے لئے رجوع جائز ہوا پھر اس نے اس میں بہتر تار کے عوض ایک اور بہتر (اتری ہوئی گجوریں دے) کر دیا تو اس میں بھی شرعا کوئی قہارت میں بخلاف بیع عرایا کے کہ وہ درست نہیں کیونکہ وہ اس سے مختلف ہے۔ (عمد القریہ)

۵۷: بَابُ الْخَيَّانِ بِالْخَيَّانِ مُتَّفَاعِلًا

باب: جانور کو جانور کے بدلہ میں کم و بیش

بَدَا بَيِّنًا

لیکن نقد بیچنا

۲۲۷۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْفِيُّ قَالَا الْخَيْسِيُّ بْنُ غَزْوَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَا عِنْدَ الرَّخْمِ بْنِ مِهْدِيٍّ قَالَا قَالَا حَدَّثَنَا بَنُو سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَى صَبِيَّةً سَبْعَةَ أَرْوَاسٍ

۲۲۷۲ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مہدی رضی اللہ عنہا کو سات ٹھاسوں کے بدلہ میں خریدی۔ حضرت عبدالرحمن کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت وحید بکلی رضی اللہ عنہ سے خریدی۔

فَالْغَزْوَةُ عِنْدَ الرَّخْمِ مِنْ دُخَانِ الْكَلْبِ

باب: سود سے شدید ممانعت

۵۸: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الرِّبَا

۲۲۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ قَبِيلَةَ أَشْرَئِي بْنِ عَلِيٍّ فَوَمَّ نَطَوْنَهُمْ كَمَا لُتُّوا فِيهَا الْحَبَاثُ فَرَى مِنْ عَارِجٍ نَطَوْنَهُمْ فَفُتُّوا مِنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِائِيلُ قَالَا هَؤُلَاءِ الْخَلَّةُ الرُّبَا

۲۲۷۳ - حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے (معراج اور) میری کرائی گئی میں ایک جماعت کے پاس سے گزر رہا تھا ان میں بہت سے سانپ بیڑوں پیٹ کر سونے کی مانند تھے ان میں بہت سے سانپ بیڑوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے میں نے کہا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے یہ سود خور ہیں۔

۲۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَعْقَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّبَا سَتَعُونَ خُوبًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَكُحَّ الرُّخْلُ أُمَّةً

۲۲۷۴ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود (میں) ستر گناہ ہیں سب سے ہلکا گناہ ایسے ہے جیسے مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔

۲۲۷۵ - حَدَّثَنَا غَزْوَةُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبِيُّ أَبُو حَفْصٍ قَالَا نَسِ ابْنُ عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الرَّاهِمِ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَا الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَعُونَ دَانًا

۲۲۷۵ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے تہتر باب ہیں (یعنی تہتر گنا ہوں کے برابر ہے)

۲۲۷۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْفِيُّ قَالَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَمَّ سَعِيدٌ عَنْ فَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ غُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَا لَزِمْتُ أَبَةَ الرِّبَا وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ

۲۲۷۶ - حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں (معاملات میں) سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی (اسلئے) وہ منسوخ نہیں (اور) اللہ کے رسول ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ اس آیت کی پوری تعمیر نہ فرما سکے اسلئے سود کو

يُحْسِنُهَا لَنَا فَذَعُوْا الرِّمَا وَ الرِّبِّيَّةَ

بھی چھوڑ دو اور جس میں سود کا شہہ ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

۲۲۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا سَمَاعٌ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ أَكْلَ الرِّمَا وَمُؤْكَلَهُ وَ شَاهِدِيَّةَ وَ كَاتِبَهُ .

۲۲۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کی گواہی دینے والے اور اس کا معاملہ لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی۔

۲۲۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَبِئْسَ عَلَى النَّاسِ رِمَانٌ لَا يَنْفِي مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّمَا فَمِنْ لَوْ يَأْكُلُ أَصَابَهُ مِنْ عَارِهِ

۲۲۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ کوئی بھی ایسا نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو اور جو سود نہ کھائے اسے بھی سود کا غبار میں عارہ

۲۲۷۹: حَدَّثَنَا الْعَاسِمُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُزَيْنٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا اخَذَ أَكْثَرَ مِنَ الرِّمَا إِلَّا تَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قَلَّةٍ

۲۲۷۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی سود (کالین وین) زیادہ کرتا ہے اس کا انجام مال کی کمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۃ السراپ : ان احادیث میں سود کی برائی بیان کی گئی ہے سود کی حرمت کے بابت آیت قرآنیہ قطعی ہے نا قابل تنقیح ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی آدمی سود سے نہ بچے گا تو یہ پیشین گوئی اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے جتنا بھی کوئی سو سے بچتا ہے نہیں بچ سکتا۔

۵۹: بَابُ السَّلَفِ فِي تَحْيِلِ مَغْلُومٍ وَوَزْنِ مَغْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ .

بَابُ: مقررہ ماپ تول میں مقررہ مدت تک سلف کرنا

۲۲۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَبِيَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الصَّهْبَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَهُ الشَّيْءُ ﷺ وَهُوَ يَسْأَلُونَ فِي الصُّمْرِ السُّتَيْسِ وَالْفَالِثِ فَقَالَ مَنْ أَشْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيَسْلِفْ فِي كِتَابِ مَغْلُومٍ وَوَزْنِ مَغْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ

۲۲۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تخریف لائے اس وقت اہل مدینہ کھجوریں دو تین سال تک کے لئے سلف کرتے تھے آپ نے فرمایا جو سلف کرے تو اسے چاہئے کہ معین ماپ تول میں معینہ مدت کے لئے سلف کرے۔

۲۲۸۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا حَسَبُ ثَنَا الْوَلِيدُ

۲۲۸۱: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ ایک مرد

نَسْلِمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَمْرَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
سَلَامَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَلَامَ قَالَ حَانَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ بَنِي قُلَافٍ أَسْلَمُوا
لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ وَآلِهِمْ قَدْ حَاطُوا فَاحَافُوا أَنْ يَزْنَلُوا لِقُلَافٍ
النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عَسَدَةِ قُلَافٍ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ عِنْدِي كَذَا
وَكَذَا يُسْنِدُهُ قَدْ شَافَهُ زَوْجًا قَالَ لَوْلَا مَا نَدَى سَفَرٌ كَذَا
وَكَذَا مِنْ حَاطِطِ بَنِي قُلَافٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَفَرٌ
كَذَا وَكَذَا أَلَيْسَ أَخِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ مِنْ حَاطِطِ بَنِي
قُلَافٍ

۲۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَابِتِي عَنْ سَعْدِ بْنِ
الرَّخْصِ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُحَالِدِ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ
أَنَّ شَدَّادَ بْنَ مَرْزُوقٍ هُوَ السَّلَمُ فَأَرْسَلُوا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّهُ أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ أَبِي مُجَرَّمٍ
وَعُمَرَ هُوَ الْحَنْطَةُ وَالشَّعْبَرُ وَالزُّبَيْدُ وَالْفَرَسُ عِنْدَ قَوْمٍ مَا
عِنْدَهُمْ

۲۲۸۳ - فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي قُلَافٍ مَثَلُ ذَلِكَ

۲۲۸۴ - حضرت ابو جعفر الدفرائی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن
شہداد اور حضرت ابو ہریرہ کا سلم کے بارے میں اختلاف
ہوا انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ
کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا تو فرمایا ہم رسول
اللہ اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں گندم
جو کشمش اور کھجور میں جن لوگوں کے پاس یہ چیزیں
ہوتیں ان سے سلم کرتے تھے میں نے اس کے بعد حضرت
ابن ابی زبئی سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

خلاصۃ الیاس :- ان ابواب میں حج سلم کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ از روئے قیاس سلم جائز نہیں کیونکہ
بوقت عقد یتنظم فیہ (مجمع) موجود نہیں ہوتی مگر یہ کتاب وسنت اور اجماع سب سے ثابت ہے اس لئے قیاس کو ترک کرنا پڑا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بخدا حق تعالیٰ نے سلف (سلم) کو حلال فرمایا ہے اور اس کے بارے میں اصول
آیت "بَابِهَا الْبَلِغِينَ اخْتَوَا إِذَا نَدَا تَبِعَهُمْ بَدِئَ إِلَى أَحِلِّ مَسْمُومٍ" نازل فرمائی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج سلم سات
شرطوں سے صحیح ہوگی (۱) مسلم فیہ (مجمع) کی جن میں مضموم ہو کہ گیہوں ہے یا کھجور۔ (۲) نوع معلوم ہو کہ وہ گیہوں یا کھجور
آدمیوں کے پیچھے ہوئے ہوں گے یا بارش کے۔ (۳) حقیقت معلوم ہو کہ عمدہ قسم کے ہوں گے یا گھٹیا۔ (۴) مقدار معلوم ہو کہ
دس من ہوں گے یا بیس من کیونکہ ان چیزوں کے اختلاف سے یتنظم فیہ (مجمع) مختلف ہوتی ہے اس لئے بیان کر دینا ضروری ہے
تاکہ جھڑانہ ہو۔ (۵) مدت معلوم ہو کہ پندرہ روز بعد لے گا یا بیس روز بعد۔ امام شافعی کے یہاں باء مدت بھی صحیح ہے بحر حنیفہ
کے یہاں اقل مدت (کم از کم) میں چند اقوال ہیں۔ (۶) رأس المال کی مقدار معلوم ہو اگر عقد رأس المال کی مقدار سے
متعلق ہو۔ (۷) جن اشیاء میں بار برداری کی کلفت ہو ان میں مکان ایچہ (بج ادکار کرنے کی جگہ) کا بیان۔ صاحبان اور

انہم ثلاثہ کے نزدیک اس کی بھی ضرورت نہیں۔ نیز حنفیہ کے نزدیک جائز اور میں فقہ مسلم صحیح نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان میں کچھ مسلم سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کو حاکم دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہم ثلاثہ کے نزدیک حیوان میں کچھ مسلم درست ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی طرف سے جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوان کی کچھ حیوان کے عوض میں اوجار جائز ہے حالانکہ صحیح احادیث جس کو ابن حبان، عبدالرزاق، دارقطنی، بزار، ترمذی، طبرانی، ترمذی، مسند احمد سے روایت کیا ہے اس کی مخالفت ثابت ہے۔

۶۰ : بَابُ مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَضُرُّهُ

باب : ایک مال میں مسلم کی تو اسے

الشیء غیرہ

دوسرے مال میں نہ پھیرے

۲۲۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ
نُورِ الْوَلِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ حَنِيْظَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ
سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَلَفْتُ فِي شَيْءٍ فَلَا
تَضُرُّكَ إِلَى غَيْرِهِ

۲۲۸۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب
تم کسی ایک چیز میں مسلم کرو تو باقی اسے دوسری چیز میں نہ
غیر کرو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ نُورِ الْوَلِيدِ بْنِ زِيَادٍ
حَنِظَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَدَكَّرَ مَلَأَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدًا

۶۱ : بَابُ إِذَا أَسْلَمَ فِي نَخْلٍ بَعِيْنِهِ

باب : معین کھجور کے درخت میں مسلم کی

اور اس سال اس پر پھل نہ آیا تو؟

لَمْ يُطْلَعْ

۲۲۸۴ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الشَّرْحِ لَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ ابْنِ
السَّخْنِ عَنْ الشَّحْرَاءِ قَالَ قُلْتُ لَعَنَ اللَّهُ نَارَ غَيْرِ أَسْلَمَ فِي
نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ قَالَ لَا قُلْتُ لِمَ قَالَ أَنْ رَخِلَا أَسْلَمَ فِي
حَبِيبَةِ نَخْلٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
قَالَ أَنْ يُطْلَعَ السَّخْلُ فَلَمْ يُطْلَعْ السَّخْلُ شَيْئًا وَلَكِ الْغَامُ
فَقَالَ الْمَشْعَرِيُّ هُوَ ابْنِي حَتَّى يُطْلَعَ وَقَالَ الْبَاقِ أَمَا بَعْدُ
السَّخْلُ هَذِهِ الشَّاةُ فَاصْصَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَاقِ أَحَدٌ مِنْ تَخْلُكُ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ هَمَّ
تَسْتَحِلُّ مَا لَهُ إِنْزَعُ عَلَيْهِ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ وَلَا تَسْلَفُوا فِي

۲۲۸۴ : بخاری کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا
میں کھجور کے درخت میں پھل آنے سے قبل مسلم کر لوں؟
فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا کیوں؟ فرمایا نبی کے زمانہ
میں ایک مرد نے باغ میں مسلم کی پھل آنے سے قبل۔ پھر
اس سال باغ میں کچھ بھی پھل نہ آیا تو خریدار نے کہا
جب تک پھل نہ آئے یہ میرا ہے اور فروخت کنندہ نے کہا
کہ میں نے تو تمہیں اسی سال (کا پھل) بیچا تھا اور بس
ان دونوں نے اپنا جھگڑا اللہ کے رسول کی خدمت میں
پیش کیا آپ نے فروخت کنندہ سے فرمایا: اس نے

نَغْلِي حَتَّى يَنْدُوَ اَصْلَاحُهُ .

تمہارے باغ سے کچھ پھل لیا؟ اس نے کہا نہیں آپؐ

نے فرمایا: اگر تم اسکا مال کیسے حلال سمجھ رہے ہو جو تم نے اس سے لیا ہے واپس کرو اور جب تک درخت کے پھلوں کا قائل استعمال ہونا معلوم نہ ہو درخت میں مسلم نہ کرو۔

۶۲ : بَابُ السَّلْمِ فِي الْحَيَوَانِ

پہلے باب: جانور میں مسلم کرنا

۲۲۸۵ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَارِئُ بْنُ السَّلْمِ عَنْ عِطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي زَائِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَمَ مِنْ رَجُلٍ سَكْرًا قَبْلَ اِدَا حَسَاثِ اِبْلِ الضَّدَّةِ قَصِيصًا فَلَمَّا قَدِمْتُ قَالَ يَا مَالِ رَاعِ اِفْصِ هَذَا الرِّجْلَ سَكْرًا فَلَمَّا احْذَرْنَا عَاذَ الْخُرَيْثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اخْسَهُمْ قِصَاصًا

۲۲۸۵ حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک مرد سے جوان اونٹ (بکر) میں مسلم کی اور فرمایا جب صدق کے اونٹ آئیں گے تو ہم جہیں ادا لگی کریں گے جب صدق کے اونٹ آئے تو آپؐ نے فرمایا: اے ابو رافع اس مرد کو اسکا بکر (جوان اونٹ) ادا کرو مجھے (صدق کے اونٹوں میں) صرف رہا ہی یا اس سے بڑا ملا۔ میں نے نبیؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا: رباعی دے دو اسلئے کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو ادا لگی اچھے طریقے سے کریں۔

۲۲۸۶ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَارِئُ بْنُ السَّلْمِ عَنْ نَسَائِعِ بْنِ اِبْنِ سَالِحٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ هَانٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرْضَانَ بْنَ سَابِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِغْرَأْنِي الْفَصَى مَكْرِيًا فَاعْطَاهُ بَعِيرًا مُسَا فَقَالَ اِغْرَأْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا امْسُ مِنْ بَعِيرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ النَّاسِ خَيْرُهُمْ قِصَاصًا

۲۲۸۶ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا میرا بکر (جوان اونٹ) ادا کیجئے۔ آپؐ نے اسے مسن (اس سے بڑا اونٹ) دے دیا تو دیہاتی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ میرے اونٹ سے بڑا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنا قرض اچھے طریقے سے ادا کریں۔

۶۳ : بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

پہلے باب: شرک و مضاربہ

۲۲۸۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَدُوُّ الزَّخْمِيِّ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ اَبِي رَافِعٍ أَنَّ مِهَاجِرَ بْنَ قَانَدٍ السَّابِغِ الشَّابَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُنْتُ شَرِيكِي فِي الْحَاثِلَةِ فَكُنْتُ خَيْرَ شَرِيكٍ كُنْتُ لَا تَدْرِي وَلَا تَعَارَفِي

۲۲۸۷ حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: زمانہ جاہلیت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے شریک تھے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین شریک تھے نہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے مقابلہ کرتے تھے نہ جھگڑتے تھے۔

۲۲۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو الشَّامِثِ سَلَمٌ بْنُ حَمَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ دَاوُدَ
الْحِمْصَرِيَّ عَنْ شَفِيعَانَ عَنْ أَسَى اسْحَقَ عَنْ أَبِي غَنِيْدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اخْضَرْتُكَ أَنَا وَ سَعْدٌ وَعُمَارُ يَوْمَ نَذَرَ
فِيهَا نَصِيْبَتْ فَلَمْ أَحْضِرْ أَنَا وَلَا عُمَارُ بِشَيْءٍ وَ حَاءَ سَعْدٌ
بِرُخْلَيْنِ

۲۲۸۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَ سَمِعْتُ
نَابِيَةَ الرُّبُؤِ نَسَا بَصُرْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ
الرُّحْمِ) بْنِ فَاوُدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَدَلَّتْ فِيهِمْ السَّرَكَةُ التَّبَعُ إِلَى أَخِي
وَالْمُقَارَصَةُ وَ اخْلَاطَ التُّرَا لَشُعْبَرٍ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ

خلاصہ الباب : مضاربہ کی تعریف یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے وہ اس میں تجارت کرے اس شرط پر کہ
تلف میں دونوں کا حصہ ہوگا۔ اس حدیث کے راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کو بیان فرماتے ہیں جہاں اللہ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شروع فطرت سے ایسے تھے کہ ایسے اخلاق تو تعلیم و تربیت اور عبادہ کے بعد بھی حاصل ہوتا
مشکل ہیں۔

چاپ : مرد اپنی اولاد کا مال کس حد تک

استعمال کر سکتا ہے

۶۳ : بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ مَالٍ

وَلَدِهِ

۲۲۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُنَيْمٍ عَنْ عَثْمَةَ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَتَيْتَ مَا أَكَلْتَهُ مِنْ كَسْبِكَ وَإِنْ
أَوْلَاكَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

۲۲۹۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْسَ بْنَ مُؤَنَسٍ قَالَ
يُوسُفُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رُخْلَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ لِي مَالٌ وَلَدٌ وَإِنْ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَبْخَاحَ مَالِي فَقَالَ أَلَسْتَ
وَمَا لَكَ لَا يَبْخَاحُ

۲۲۹۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پاکیزہ ترین چیز جو تم
کھاؤ وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد (کی
کمائی) بھی تمہاری کمائی ہے۔

۲۲۹۱ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا مال
بھی ہے اور اولاد بھی اور میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا تمام
مال ہڑپ کر جائے۔ آپ نے فرمایا : تو اور تیرا مال
دونوں تیرے باپ کے ہیں۔

۲۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ وَبَحْشُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: قَالَتْ بَرْنَةُ ابْنُ هَارُونَ الْقَلْبَاءُ خُبَّاحٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدَةَ قَالَ خَاءٌ وَجَلَّ إِلَى الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي ابْنًا خَالِي فَقَالَ لَنْتَ وَمَا لَكَ لِابْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْبَعِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ أَهْوَالِهِمْ

۲۲۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا باپ میرا مال بڑپ کر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اور حیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس لئے تم ان کا مال کھاؤ۔

خلاصۃ السراپ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنے بیٹے کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ چنانچہ ماں باپ سے کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتا والدین کے اپنی اولاد پر بہت حقوق ہیں کا حقدان کو پورا کرنا مشکل ہے۔

۶۵: بَابُ مَا يَلْمُزُ أَقْرَبَ مَالٍ
زَوْجِهَا

پاپ: بیوی کے لئے خاوند کا مال لینے کی کس حد تک گنجائش ہے؟

۲۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَمْرٍو الطُّسْرِيُّ قَالُوا قَاتَا وَبَحْشٌ قَالَتْ بَرْنَةُ ابْنُ هَارُونَ الْقَلْبَاءُ خُبَّاحٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدَةَ قَالَ خَاءٌ وَجَلَّ إِلَى الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْتَ وَمَا لَكَ لِابْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْبَعِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ أَهْوَالِهِمْ

۲۲۹۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ بخیل مرد ہے مجھے اتنا نہیں دیتا کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے الا یہ کہ میں اس کی لاطعی میں اس کے مال میں سے کچھ لے لوں (تو اس سے گزارہ ہو جاتا ہے) آپؐ نے فرمایا اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے موافق تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو جائے۔

۲۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنِيَّةٌ لَنَا أَنَّهُ وَأَبُو نَعْمَانٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ شُرَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَفَّتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا ابْنٌ فِي حَبْلِيهِ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةَ مِنْ تَبَبِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَخُوها وَلَهُ مِثْلُهُ يَمَّا تَحْسَبُ وَلَهَا سِمَا تَلَفَّتِ وَلِلْحَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُضَ مِنْ أَخُوهُمْ شَيْئًا

۲۲۹۳: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بیوی خاوند کے گھر سے برہاد اور ضائع کئے بغیر خرچ کرے یا فرمایا کھلائے تو اس کو بھی اس کا اجر ملے گا خاوند کو اس کا اجر ملے گا اس لئے کہ اس نے کمایا اور خازن کو اتنا ہی اجر ملے گا اور ان میں سے کسی کے اجر میں کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

۲۲۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
 حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحِزْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أبا
 أَسَامَةَ السَّاهَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْعُ الْمَرْءُ مِنْ نِسْبِهِ
 شَيْئًا إِلَّا سَأَلَ وَوَجِهاً فَأَلَوْا بِأَرْسُولِ اللَّهِ وَلَا الطَّعَادُ قَالَ
 ذَلِكَ مِنْ أَفْضَلِ أَمْرٍ أَلَا .

۲۲۹۵: حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے
 اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا بیوی اپنے گھر سے
 کوئی چیز بھی خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔
 صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کو کھانے کی
 چیز بھی خرچ نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تو ہمارے افضل
 ترین اور قیمتی و مرغوب اموال میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ کو اجازت دی تو معلوم ہوا کہ بیوی اپنے خرچے کے لئے شوہر کے مال
 سے ضرورت کے موافق لے سکتی ہے۔

باب: غلام کے لئے کس حد تک دینے

۶۶: نَابٌ مَا يَلْعَبُ أَنْ يُعْطَى

اور صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟

وَبِتَصَدَّقُ

۲۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّخَّاحِ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَحْدَانَ
 عَمْرُو بْنُ وَاقٍ ثَنَا جُوَيْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْفُلَاحِيِّ سَمِعَ أبا
 مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ دَفْعَ الْمَمْلُوكِ

۲۲۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْجٍ ثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ
 عَمَاتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسَدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَوْلَى أَبِي الْوَلَّحِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَوْلَايَ يُعْطِي الشَّيْءَ فَأُطْعِمُهُ
 مِنْهُ فَمَسَعَنِي إِذْ قَالَ فَصَرَفَنِي فَسَأَلْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَوْسَالَهُ فَعَلَّمَنِي لَا أَنْهِيَ إِلَّا دَفْعَهُ فَقَالَ الْآخِرُ
 نَيْكَمَا

۲۲۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت بھی
 قبول فرما لیتے تھے۔

۲۲۹۷: حضرت ابی الولح کے غلام عُمیر کہتے ہیں کہ میرا
 آقا مجھے کوئی چیز دیتا تو میں اس میں سے دوسروں کو بھی
 کھلا دیتا۔ اس نے مجھے روکا یا سرزنش کی تو میں نے یا اس
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں نے عرض کیا
 میں اس سے نہیں رک سکتا یا میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔
 آپؐ نے فرمایا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

خلاصۃ الباب ✽ سبحان اللہ! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق! آج کے زمانے میں جب کہ "نفسا نفسی" اور
 "شیئیں" کا دور دورہ ہے وہیں یہ پیارا اخلاق (ﷺ) ہمیں اک ادنیٰ سے غلام کی دعوت قبول کرتے ہوئے اور خوشی
 قبول کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کاش کہ مسلمان آج اس بات کو سمجھ لیں کہ اسلام میں فضیلت صرف اور صرف تقویٰ
 والے کو حاصل ہے باقی مال و دولت یہ تو آئی جانی شے ہے آج اس کے پاس تو کل اس کے پاس۔ حدیث ۲۲۹۷ میں غلام
 کو ایسے مال میں سے جو مالک نے اُسے بخش دیا صدقہ کرنے کی اجازت مرحمت ہو رہی ہے اور مالک کو بھی نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے امر بالمعروف پر ابھارتے ہوئے یہ فرمایا کہ اس کے ثواب میں تو بھی حصہ دار ہے۔ (ابو حازم)

٦٤ : بَابُ مَنْ مَرَّ عَلَى مَا شِئَ قَوْمٌ أَوْ حَائِطٌ

هَلْ يُصِيبُ مِنْهُ

٢٢٩٨ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّادٍ
ج وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا قَالَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
قَالَ سَمِعْتُ عَازِدَ بْنَ شُرَحْبِيلَ (وَخَلَا مِنْ تَبَى غَيْرَ) قَالَ
إِسْأَاعَامُ مُحْمَصِيَةَ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ خَاتَمًا مِنْ
حِطَابِهَا فَاخْذْتُ شَيْئًا مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا وَخَلَعْتُ فِي كِسْفَتِي
فَخَاءُ صَاحِبِ الْحَالِطِ لِفَضْرَتِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَاتَيْتُ الشَّيْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْرَقَهُ فَقَالَ لِلرُّحْلِ مَا أَطْعَمْتَهُ أَذْ
كَانَ حَاجِبًا أَوْ سَاعَةً وَلَا عَلِمْتُهُ أَذْ كَانَ جَاهِلًا فَامَرَهُ الشَّيْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَأَمَرَ لَهُ مَوْسِيَّ مِنْ طَعَامِ
أَوْصَفَ وَمُقَ.

٢٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ وَيَقُوتُ بْنُ حُمَيْدٍ
كَاسِبٌ قَالَ لَنَا مُعْصِرُ بْنُ شَلَيْحَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا
الْحَكَمِ الْعُقَارِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي حُدَيْسٌ عَنْ عَمِّهَا رَافِعِ بْنِ
عَمْرِ الْعُقَارِيِّ قَالَ كُنْتُ وَآتَا عَلَامٌ اَرْمِي مَحَلًّا اَوْ قَالَ مَحَلَّ
الْاَنْصَارِ فَاتَى بِي الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلَامُ
(وَقَالَ اَنْتُمْ كَاسِبٌ فَقَالَ يَأْتِي) لِمَ تَرْمِي النَّحْلَ قَالَ قُلْتُ
اَحْمَلُ قَالَ فَلَا تَرْمِي النَّحْلَ وَكُلَّ مِمَّا يَنْقُطُ فِي اَسْفَلِهَا
قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اَلَيْتُمُ اَنْتُمْ بَطْنُ

۲۳۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَائِمُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ
الْحُسَيْنِيَّ عَنْ ابْنِ نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَكَّأَ عَلَى
رَأْسِهِ فَسَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحْلَاكَ وَالْأَفْضَلُ فِي غَيْرِ

باب : جانور کے گلہ یا باغ سے گزر ہو تو

دودھ یا پھل کھانے کے لئے لینا

۲۲۹۸: بنی فمر کے ایک صاحب عباد بن شریل کہتے ہیں کہ ایک سال ہمارے ہاں قحط پڑا تو میں مدینہ گیا وہاں ایک باغ میں چنچا اور اناج کی بانی لے کر ضعیف اور کھالی اور کچھ اناج اپنے کپڑے میں باندھ لیا اسٹے میں باغ کا مالک آیا اس نے میری پٹائی کی اور میرا کپڑا بھی لے لیا۔ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کر دی کہ بھوکھا تھا۔ نبیؐ نے اسے اسے فرمایا: تو نے اسے کھلایا بھی نہیں اور یہ جاہل تھا تو نے اسے بتایا بھی نہیں (کہ دوسرے کا مال بلا اجازت نہیں لیا کرتے) پھر نبیؐ نے اسے حکم دیا تو اس نے میرا کپڑا واپس کر دیا اور آپؐ نے میرے لئے ایک دینار آدھا دینا اناج کا حکم دیا۔

۲۳۹۹: حضرت رافع بن عمر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ بچپن میں اپنے باپا فرمایا انصار کے کعبور کے درختوں پر پتھر مارتا تھا مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فرمایا: اے لڑکے! (ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا بیٹا!) تم درختوں پر گھباری کیوں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پھل کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آئندہ گھباری مت کرنا اور جو خود نیچے گر جائے وہ کھا سکتے ہو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ بھیرا اور فرمایا اے اللہ اس کا بیٹ بھردے۔

۲۳۰۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم جانوروں کے گھگھے پر پہنچو اور بھوک لگی ہو تو چرواہے کو تین یا دو آواز دو اگر وہ جواب دے (تو اس سے اجازت لے لو) ورنہ ابقدر ضرورت بیٹو اور شائع

اِنْ تُفْسِدُوا اِذَا الْبَيْتَ عَلٰى خَالِطٍ مُّسْتَبَاحٍ فَادِّعُوا صَاحِبَ
النِّسَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَانْ اِحْبَبَكَ وَاِلَّا فَكُلْ مِنْ اَنْ لَا
تُقْسِدَ
ذکر کرو اور جب کسی باغ میں پہنچو (اور بھوک لگی ہو) تو
باغ کے مالک کو تین بار آواز دو دو جواب دے تو ٹھیک
ورنہ بقدر ضرورت کھا لو اور ضائع مت کرو۔

۲۳۰۱ : حَدَّثَنَا هَدِيدَةُ بْنُ عَدُوٍّ الْوَهَّابِيُّ وَأَبُو ثَوْبٍ عَنْ حَسْبَانَ
الْوَسْطِيِّ وَعَلِيِّ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ قَالُوا اتَّقَا بَعْضِي نُسَلِّمُكَ اللَّهُمَّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَحَذَّ حَسْبًا
۲۳۰۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں
سے کوئی باغ سے گزرے تو بقدر ضرورت کھا لے اور
کپڑے باندھے نہیں۔

خاصہٴ الرباب : علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جو بچل درخت سے گرتا ہے اس کا کھانا بغیر مالک کی اجازت صحیح ہے یا
نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ ہر ملک کا دستور جدا ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہوگا جو بچل درخت سے گرے اس کے کھانے کی
مام اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کے مطابق اجازت مرحمت فرما
دی۔ حدیث ۲۳۰۱ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے جب کسی کھیت یا باغ سے گزرے تو
مالک کو تین بار پکارے اگر وہ نہ بولے تو بقدر حاجت نہ یا میوہ استعمال کر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالک اور امام شافعی
اور جمہور علماء کے نزدیک کسی کو حق حاصل نہیں کہ نیچے کا بچل یا دو دوہ استعمال کرے مگر جب اضطراری حالت ہو تو بقدر رفع
ضرورت استعمال جائز ہے اس حدیث کے بارے میں امام طحاوی نے فرمایا کہ اوائل اسلام کی ہیں کہ جب مہمانی واجب تھی
بخدمت میں یا حدیث منسوخ ہو گئیں اور ضیافت کا جو پ ختم ہو گیا۔

۶۸ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُصَيَّبَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

بَابُ مَا لَكَ مِنَ الْأَجَازِ كَمَا لَكَ مِنَ الْبَغِ كَوْنُ شَيْءٍ

استعمال کرنے سے ممانعت

بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

۲۳۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ قَالَ أَبِیْنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَحَذَّ حَسْبًا
وَحَلَّ بِغَيْرِ أَذْنِهِ أَحَبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُوْنِي مَشْرُوءَةً مِنْ خَمْسٍ
سَاتٍ حَزَانَةٍ فَيَسْتَلِ طَعَامَهُ هَانِمًا تَحْزُنُ لَهُمْ حَزُونُ
مَوَاشِيهِهِمْ أَطْعَمَاهُمْ فَلَا يَخْلُفُنْ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ
أَذْنِهِ
۲۳۰۲ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ گھڑے ہوئے
اور فرمایا : تم سے کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کے گلے
سے دو دو نہ دو ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ کوئی دوسرا
اس کے بالا خانے پر جا کر اس کے خزانے کا دروازہ توڑے اور
اتاج نکال کر لے جائے جانور والوں کیلئے اس کے جانوروں
کے تھن اس کے کھانے کا ٹھکانہ (سٹور) ہیں اسلئے تم میں سے
کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کا جانور نہ وہے۔

۲۳۰۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ستر کے دوران ہم نے اونٹ دیکھے جن کے تھن بندھے ہوئے تھے وہ کانٹے دار درختوں میں چر رہے تھے ہم ان کی طرف تیزی سے بڑھے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں آواز دی ہم آپ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹ ایک مسلمان گھرانے کے ہیں یہ ان کی خوراک ہیں اور اللہ کے بعد یہی ان کا سب کچھ ہے (یعنی اللہ کے بعد اسباب کی دنیا میں ان کا سہارا یہی اونٹ اور ان کا دودھ ہے) کیا تم اس بات سے خوش ہو گے کہ جب تم واپس اپنے گوشوں کے پاس پہنچو تو دیکھو

کہ ان میں سے کھانا کوئی اور لے آ رہا ہے کیا تمہاری رائے میں یہ عدل ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر یہ بھی اسی کی مانند ہے ہم نے عرض کیا: اگر ہمیں کھانے پینے کی حاجت ہو تو؟ فرمایا: کھا لو لیکن ساتھ مت اٹھاؤ اپنی بھی لو کر ساتھ مت لے جاؤ۔

۶۹ : بَابُ اتِّخَاذِ الْمَنَاشِيَةِ

۲۳۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا وَصَحَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اتَّحَذِي عَسَمًا فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً .

۲۳۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ لُثَيْمٍ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِفْرَيْسَ عَنْ خُصْبَيْنٍ عَنْ غَابِرٍ عَنْ غَزْوَةَ النَّبَاوَيْيَ يَرْفَعُهُ قَالُوا أَلَسَلْ عَرُؤُا لَاهِلِهَا وَالْعَسَمُ تَرْكَةُ وَالْحَيْرُ مَعْقُودَةٌ هِيَ مَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

چاپ : جانور رکھنا

۲۳۰۳ : حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بکریاں رکھ لو ان میں برکت ہے۔

۲۳۰۵ : حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ (پالنے) سے مالک میں غرور پیدا ہوتا ہے اور بکریاں برکت ہیں اور بھلائی قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں باندھ دی گئی ہے۔

۲۳۰۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

۲۳۰۶ : حَدَّثَنَا عُسَيْمُ بْنُ الْفَضْلِ السَّيِّدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ هُرَيْرٍ أَبُو خَزِيمَةَ الضُّبَيْرِيُّ قَالَا قَالَا تَمْرُ مَيْمُونُ حِمَارَةٌ قَالَا وَزَيْدُ اسْمَاءَ سَجْدَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عَسَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الشفاعة من ذواب الجنة

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنُ غَزْوَةَ عَنِ الْمُقْتَدِرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْأَغْنِيَاءَ بِاتِّحَادِ الْعِصَمِ وَأَمَرَ الْفُقَرَاءَ بِاتِّحَادِ الذُّحَاخِ
وَقَالَ عَنِ اتِّحَادِ الْأَغْنِيَاءِ الذُّحَاخَ يَأْذُنُ اللَّهُ يَهْلِكُ
الْفُقَرَى

۲۳۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو بکریاں اور
تاداروں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب مالدار
بھی مرغیاں پال لیں تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو تباہ کرنے کا
حکم دے دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاحکام

احکام اور فیصلوں کے ابواب

باب: قاضیوں کا ذکر

۱۰۰ باب ذکر القضاة

۲۳۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے لوگوں کے درمیان قاضی مقرر کر دیا گیا اسے چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔

۲۳۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مِثْثُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ غُلْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُغْتَرَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ خُيِّلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

۲۳۰۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عہدہ قضا کا مطالبہ کیا اسے اس کے گھس کے سپرد کر دیا گیا اور جسے قاضی بننے پر مجبور کیا جائے تو اس پر ایک فرشتہ نازل ہو کر اہم راستہ کی طرف اس کی راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

۲۳۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَالِ بْنِ أَنَسٍ ثَنَا مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وَكُنِيَ لِي نَفْسُهُ وَمَنْ خُيِّرَ عَلَيْهِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ مُسَدَّدٌ

۲۳۱۰۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے (عامل بنا کر) بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان ہوں میں ان کے درمیان فیصلے کروں گا حالانکہ مجھے فیصلہ کرنے کا سلیقہ نہیں فرماتے ہیں کہ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا پھر فرمایا: اے اللہ

۲۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْخَثَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعْضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْنِي وَأَنَا شَابٌّ أَقْصَى بَيْنَهُمْ وَلَا أَذَرِي مَالِي قَضَاءً قَالَ فَصِرَبٌ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْدِ قَلْبَهُ وَتَوَثَّ لِمَا هُوَ قَالَ فَمَا شَكُكْتَ غَدًا فِي قَضَائِهِ بَيْنَ النَّاسِ

اس کے دل کو ہدایت پر رکھ اور اس کی زبان کو مضبوط کر۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ میں کبھی تردد نہ ہوا۔

خلاصۃ السراپ: ☆ مطلب یہ ہے کہ قضاء کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اس میں آخرت میں تباہ ہونے کا کبھی ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے پس اس لئے سلف صالحین نے تکلیف اور مصیبتیں جھیلنا گوارہ کر لیا لیکن قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کو منصور نے قید کیا اور مارا بھی لیکن قاضی بنا قبول نہیں کیا۔ (الجواہر النحاسین الجواہر)۔

باب: ظلم اور رشوت سے شدید ممانعت

۲۳۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہو گا وہ روز قیامت اس حالت میں حاضر ہو گا کہ ایک فرشتہ اس کی گردن سے پکڑے ہوئے ہو گا پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر یہ حکم ہو گا کہ اس کو پھینک دو تو وہ اسے پھینک دے گا ایک شخص کو جس میں چالیس سال تک وہ گرتا چلا جائے گا۔

۲۳۱۲: حضرت عبداللہ بن ابی ریحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ اس کے ساتھ ہوئے ہیں اور جب وہ ظلم کرے پھر تو اللہ اسے اس کے نفس کے حوالہ کر دیتے ہیں۔

۲۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

۲: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْخَيْفِ وَالرِّشْوَةِ

۲۳۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلَّافٍ الْبَاهِلِيُّ تَابِعِيُّ بْنِ سَعْدٍ الْقَطَّانُ قَالَا مُعَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَامِنٌ خَاكِمٌ يَخْطُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا حَانَ يَوْمُ الْقِسَامَةِ وَمَلَكَ أَحَدٌ مَقْصَدًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ قَالَ اللَّهُ الْفَافَةُ هِيَ مَهْوَاةُ الرُّمَحِ حَرِيفًا

۲۳۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَابٍ تَابِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِانَ الْقَطَّانِ عَنْ خُسَيْبِ بْنِ يَغْثَى بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ السَّحَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْحَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْفَاضِي مَالِهِ بَضْرَفَا دَحَارٍ وَكَلَّةٌ إِلَى نَفْسِهِ

۲۳۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبَجَعَ قَالَا ابْنُ أَبِي دَنْبٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرَشِي

خلاصۃ السراپ: ☆ ان احادیث میں ظلم اور رشوت کے لینے دینے پر شدید وعید بیان کی گئی ہے رشوت لینے والے پر تو خابر ہے کہ وہ رشوت لے کر ضرور اس فریق کی رعایت کرے گا اور رشوت دینے والے پر اس لئے کہ وہ رشوت دے کر دوسرے کا مال ناحق کماے گا۔ متاخرین علماء نے فرمایا ہے کہ اگر ایک آدمی کا مقدمہ حق ہے اور کوئی حاکم بغیر رشوت کے حق فیصلہ نہ

کرتا ہو تو ظلم کو دفع کرنے کے لئے اگر رشوت دے کر اپنا جائز کام کروا تا ہے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ بہر حال حدیث میں مطلقاً دونوں پر وعید ہے۔

۳: بَابُ الْأَحْكَامِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ

۲۳۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالاَ عِنْدَ الْعَرِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَاوِزِيُّ نَسَا بَرِئِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْيَهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّرَاحِمِ النَّسَمِيِّ عَنْ نَسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَمْعَ بْنَ رَسُوْلٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحْكَمَ الْأَحْكَامُ فَاخْتَهَدَ فَاصْأَبَ قَلَّةَ أَخْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاخْتَهَدَ فَاحْطَأْ قَلَّةَ أُخْرَى.

۲۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالاَ عِنْدَ الْعَرِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَاوِزِيُّ نَسَا بَرِئِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْيَهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّرَاحِمِ النَّسَمِيِّ عَنْ نَسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَمْعَ بْنَ رَسُوْلٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحْكَمَ الْأَحْكَامُ فَاخْتَهَدَ فَاصْأَبَ قَلَّةَ أَخْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاخْتَهَدَ فَاحْطَأْ قَلَّةَ أُخْرَى.

باب: حاکم اجتہاد کر کے حق کو سمجھ لے

۲۳۱۴: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جب حاکم فیصلہ کرتے وقت خوب اجتہاد و کوشش کرے اور حق سمجھ لے تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔

یہ کہہ دیتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کر کے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۳۱۵: حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ اگر بڑے وکی اپنے والدہ سے مروی یہ حدیث نہ ہوتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں دو دوزخی اور ایک جنتی۔ ایک وہ مرد جس نے حق کو چانا پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا تو وہ جنتی ہے اور ایک مرد جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کے دو دوزخی ہے اور ایک وہ مرد جس نے فیصلہ کرنے میں ظلم و جور سے کام لیا وہ بھی دوزخی ہے تو ہم یہ کہہ دیجئے کہ قاضی جب اجتہاد کرے تو وہ جنتی ہے۔

خلاصۃ السباب ✽ ان احادیث میں اجتہاد کی فضیلت بیان ہوئی ہے اجتہاد کی تعریف یہ ہے کہ حامل اوصاف آدمی کا اپنی طاقت و کوشش کو احکام شرعیہ کے استنباد کرنے میں صرف کر دینے کو اجتہاد کہتے ہیں اس کا حکم خود شارع علیہ السلام نے دیا ہے اور خود بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس کو بند بھی فرمایا ہے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو بطور امتحان کے دریافت کیا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو حضرت معاذ نے عرض کیا کہ میں اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پائوں؟ عرض کیا اس سے فیصلہ کروں گا جس سے اللہ کے رسول (ﷺ) نے کیا۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ پائوں؟ عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصویب فرمانا اور خدا کا شکر ادا کرنا دلیل صریح ہے کہ جب کوئی حکم کتاب اللہ و سنت رسول میں مصرح نہ ہو تو اجتہاد سے کام لیا جائے۔ حدیث باب میں تو اجتہاد صحیح پر دو نیکیاں ملنے کی بشارت سنائی اور لفظی پر ایک اجر و نیکی۔ امام ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا آپ نے فرمایا: ان کا فیصلہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی موجودگی میں فیصلہ کروں؟ آپ نے فرمایا: فیصلہ کر اس لئے کہ اگر تو نے صحیح فیصلہ کیا تو تجھے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تو نے غلطی کی تو صرف ایک نیکی ملے گی اس سلسلہ میں صاحب ترجمان السنۃ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ خالق نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو منصب تشریف سے نوازا تھا اس کے رسول نے اپنے صحابہ کرام کو منصب اجتہاد سے نوازا دیا اور اس طرح جو نعمت رسول کے حصہ میں آئی تھی امت کا بھی اس میں حصہ لگ گیا۔ (ہر کس ناکس کو اجتہاد کی اجازت نہیں) جس شخص کو قوت اجتہاد یہ حاصل نہ ہو اس کو اجتہاد کرنے کی اجازت نہیں۔ ابو داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کے ذکاوت لگ گیا پھر اس کو احکام ہو گیا ساتھیوں نے اس کو غسل کا حکم کیا اس نے غسل کیا اور مر گیا آپ کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا لوگوں نے اس کو قتل کیا خدا ان کو قتل کرے کیا نادانگی کا علاج یہ نہ تھا کہ پوچھ لیتے اس کو تو یہ کافی تھا کہ تنہم کرتا اور اپنے زخم پر پانی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر کے باقی بدن کو دھو لیتا۔ ساتھیوں نے اپنی رائے سے آیت "وان کستم حلیبا فاطھروا" کو معذور و غیر معذور کے حق میں اور آیت "وان کستم عروسی" کو حدیث اصغر کے ساتھ خاص سمجھ کر فتویٰ دے دیا اس فتویٰ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد انکار فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتویٰ دینے والے صلاحیت اجتہاد نہ رکھتے تھے اس لئے اجتہاد سے فتویٰ دینا ان کے لئے جائز نہیں رکھا گیا۔ مؤطا امام مالک میں عطاء بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کی بابت مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو قبل از صحبت تین طلاقیں دیں عطاء نے کہا کہ باکرہ کو ایک ہی طلاق پڑتی ہے حضرت عبداللہ بولے تم تو نرے واعظ آدمی ہو ایک طلاق سے ہائے ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے حلال کر کے نکاح ہو جاتی ہے۔ حضرت عطاء کے فتویٰ کے باوجود ان کے اتنے بڑے محدث عالم ہونے کے حضرت عبداللہ نے محض ان کی قوت اجتہاد یہ کی کمی کی وجہ سے معتبر و معتد بہ نہیں سمجھا اور "انما انت فاضل" سے ان کے مجتہد ہونے کی طرف ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ نقل روایت اور بات ہے اور فتوہ اجتہاد اور بات ہے۔ تو عالم ہونے کے باوجود، بعض لوگوں میں درجہ اجتہاد نہیں ہوتا تعجب ہے ان لوگوں پر جو اس کے قائل ہیں کہ چند کتابیں دیکھنے سے مجتہد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور سلف صالحین سے بھی آگے بڑھنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ تعجب ان پر ہے جو یہ کہتے ہیں پہلے بزرگوں کے پاس علم کی کچی آج کے لوگوں کے پاس علم زیادہ ہے خصوصاً امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی مرویات مزید ہوں ایسے لوگ امام صاحب کے مقام اور مرتبہ سے ناواقف ہوتے ہیں تقریباً چار ہزار شیوخ سے حدیث کا علم حاصل کیا تعجب کی پٹی آنکھوں سے سکھول کر دیکھیں تو امام ابو حنیفہ کے مقام رفیع کا علم ہو جائے گا۔

٣ : بَابُ لَا يَخُكُّمُ الْخَاكِمُ وَهُوَ

عَصِيَانٌ

پاپ: حاکم غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ

کے

٢٣١٦ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَرْبُودَ وَ أَحْمَدُ بْنُ شَابِثٍ الْحَضْرِيُّ قَالُوا نَا سَمِعْنَا مِنْ
عَبْدَةِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي ثَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْضَى
النَّفَاسُ لِلَّهِ وَهُوَ عَضَانٌ.

ہشام نے یوں کہا کہ حاکم جب حالت غضب (غصہ) میں ہو تو اسے فیصلے صادر نہیں کرنا چاہیے۔

فَالْهَمَامُ فِي حَدِيثِهِ لَا يَسْعَى لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضَى
بَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ عَصَبَانُ.

خلاصہ الکتاب : اس حدیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ حاکم قاضی یا مفتی قصہ کی حالت میں یا غم یا جھوک یا خند کے لحاظ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اگر قصہ کی حالت میں فیصلہ کر دے تو جہور علماء کے نزدیک وہ فیصلہ صحیح اور حق نہیں ہے۔ باقی روایات میں جو آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قصہ کی حالت میں فیصلہ فرمایا تو یہ حضور کی خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قصہ غالب نہیں آتا تھا۔

٥ : بَابُ قَضِيَّةِ الْحَاكِمِ لَا تَحُلُّ خَرَامًا وَلَا

تُحَرِّمُ حَالًا

پاب: حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو

حرام نہیں کر سکتا

۲۳۱ء حضرت ام سلمہؓ قرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو اور میں تو بشری ہوں (غیب نہیں جانتا) اور شاید تم میں سے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بہتر ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ تمہارا بیان سننے پر کرتا ہوں لہذا میں جسے بھی اسکے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ (یہ سمجھ کر کہ میرے دلانے سے وہ چیز اسکی ہوگئی) اسے نہ لے کیونکہ میں تو اُسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں جسے وہ روزِ قیامت لے کر آئے گا۔

٢٣١٤ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
عُزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَالْمَا لَا بَشَرَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ
يَكُونَ الْحَرُّ يَخْشِيهِ مِنْ بَعْضِ وَالْمَا أَقْبَى لَكُمْ عَلَى نَجْوِي
مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَحِبِّهِ شَيْئًا فَلَا
بِأَحَدٍ وَفَإِذَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ الثَّارِ بَاتِيَ بِهَا يَوْمَ
الْعِيَّةِ

۲۳۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو بشر

٢٣١٨ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
لَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ابن عمرؓ قال رسول الله ﷺ إنما أنا بشر ولعل
مفصصكم أن يكون أحد من مخلص من بعض فمن قطع له
من حق أخيه قطعة فأنما أقطع له قطعة من النار
ہوں اور شاید تم میں ایک دلیل دینے میں دوسرے سے
بڑھ کر ہو۔ لہذا میں جسے اس کے بھائی کا تھوڑا سا حق بھی
دلا دوں تو میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

خلاصۃ الایاد نہایت میں ہے کہ المصنوع المیل عن جمعة الاستقامة کہ جسکی کہ جانب پلٹ جانے کو کچھ کہتے ہیں۔
اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ علماء کا حکم کسی حرام کو حلال نہیں بنا سکتا۔

باب: پرانی چیز کا دعویٰ کرنا اور اس میں

۶: بَابُ مَنْ ادَّعى مَا لَيْسَ لَهُ وَ

جھگڑا کرنا

خَاصَمَ فِيهِ

۲۳۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَدِ
الْوَارِثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ غَنِيَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَسْرِ بْنِ الْحُسَيْنِ
دَعَا عَنْ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ أَنَّ
ابْنَ الْأَسْوَدِ الدُّبَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي دُرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
يَقُولُ مَنْ ادَّعى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنْهُ وَلَيْسَ لَهُ مَقْعَدٌ مِنَ النَّارِ.
۲۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَغْلِبَةَ بْنِ سَوَّاءٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو
مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُعَلِّهِ عَنْ مَطَرِ بْنِ الزَّوَّاقِ عَنْ
نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعَانَ عَلَى
حُضْرَةِ نَظْمٍ (أَوْ يُعِينُ عَلَى ظُلْمٍ) لَمْ يَزَلْ فِي سَطْحِ اللَّهِ
۲۳۱۹: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
فرماتے سنا: جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں
تھی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانہ
بنائے۔

۲۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو
کسی خصوصیت میں ظلم کی مدد کرتا ہے وہ مسلسل اللہ کی
ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ وہ دوزخ سے باز
آجائے۔

خلاصۃ الایاد ان احادیث سے یہ ہدایت ملی ہے کہ ظلم کرنے سے بہت بچنا چاہئے اگر کسی کی شامت سے کسی ظالم کی
اعانت کی ہے تو یہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ سبکی اور پرہیزگاری پر تو ایک دوسرے کا تعاون کرو لیکن اللہ تعالیٰ کی
نافرمانی اور گناہ میں اعانت و تعاون نہ کرو۔

باب: مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ

۷: بَابُ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدْعَى وَالْبَيِّنَةِ عَلَى

پر قسم

الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۲۳۲۱: حَدَّثَنَا حُزَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى الْمُسَوِّدِيُّ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ أَنَا بْنُ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعَطَّى النَّاسُ
۲۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو
محض ان کے دعویٰ کی وجہ سے دے دیا جائے تو کچھ لوگ

بدعوہم اذعی ناس دماء رجال و انوالہم ولكن النبیون علی الشدعی علیہ
دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگیں لیکن
مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَ كُنْجٌ وَ أَنُو مُعَاوَنَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَا لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ
كَانَ يَسِيْرُ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ إِذْ وَرَعَ فَحَدَّثَنِي فَقَدَمْتُهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَشَّةٌ قُلْتُ لَا قَالَ
لِيُتَبَوَّذَ اِخْلُفْ قُلْتُ إِذَا بِخَلْفٍ فِيهِ يَذْهَبُ بِمَا لِي
فَانْزِلْ اللَّهُ شَحَابَهُ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ يَعْهَدُ اللَّهُ
وَ اكْبَاهِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ﴾ [آل عمران: ۷۸] أَلَى
آخر الآية۔

خلاصہ: الباب ۱۰۰ حنفیہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ مدعی کے ذمہ نہیں نہیں بلکہ گواہی ہے اور مدعی علیہ پر یحین (قسم) عائد
ہوتی ہے۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر مال حاصل کرنا

۲۳۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی قسم اٹھائی اور وہ اس
قسم میں جھوٹا تھا اور اس قسم کے ذریعہ کسی بھی مسلمان کا
مال ناحق لے لیا تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ
اللہ اس پر غصہ ہوں گے۔ (العیاض باللہ من غصہ)

۲۳۲۴۔ حضرت ابوامامہ حارثی فرماتے ہیں کہ انہوں
نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مرد
کسی مرد مسلم کا حق قسم کھا کر ناجائز طور پر حاصل کر لے
اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں اور دوزخ
اس کے لئے واجب فرما دیتے ہیں اس پر لوگوں میں سے

۸ : بَابُ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَأُجْرَةٌ لِيَقْتَضِعَ بِهَا مَالًا

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا وَ كُنْجٌ
وَأَنُو مُعَاوَنَةُ قَالَا لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاحْرَ يَقْطَعُ بِهَا مَالًا أَمْرِي
مُسْلِمٌ لِي اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عَشِيْرٌ

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَنَا أَنَسُ بْنُ
الْوَلِيدِ بْنِ كَبِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَ عَنِ
اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ الْخَضْرَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ وَخَلَّ حَقَّ أَمْرِي مُسْلِمٌ بِيَمِينِهِ إِلَّا
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِلَّةَ وَتَوَحَّ لَه الدَّارُ فَقَالَ وَخَلَّ مِنَ الْقَوْمِ

علیہ السلام

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تواریخ نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ۲۶

یہود کے دل میں تواریخ کی قدر زیادہ ہے ہو سکتا ہے کہ اس کی تعلیم کی بناء پر جوئی قسم نہ کھائے گا اور اسی طرح نصرانی سے قسم لی جائے گی کہ تم اس اللہ کی قسم کھاؤ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری۔

۱۱: بَابُ الرَّجُلَانِ يَذْعِبَانِ السَّبْعَةَ وَلَيْسَ

چاپ: دو مرد کسی سامان کا دعویٰ کریں اور کسی

بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ

کے پاس ثبوت نہ ہو

۲۳۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَمَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَزْوَنةٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمَلَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَنَّ وَخَلَيْنِ ادْعَا دَانَةَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاسْرَعَا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَسْتَهْمَا عَلَى الْيَمِينِ

۲۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو مردوں نے ایک سواری کا دعویٰ کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قرعہ ڈال کر قسم اٹھائیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھائے اور سواری کا مالک ہو جائے۔

۲۳۳۰: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالُوا ثَنَا زُوَيْدُ بْنُ عَدَاةٍ ثَنَا مَيْمُونُ بْنُ قُسَاةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مُزَيْدٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ بَيْنَهُمَا دَانَةٌ وَلَيْسَ لَوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهَا بَيْنَهُمَا نَضْعِينَ

۲۳۳۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مردوں نے ایک سواری کے متعلق اپنا جھگڑا پیش کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا۔ آپ نے اس کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

خلاصۃ الباب ۲۷: عامہ چلیں فرماتے ہیں مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سامان کا دعویٰ کیا جو تیسرے آدمی کے پاس ہو وہ تیسرا کہے کہ میں اصل مالک ہو چاہتا ہوں تو قرعہ ڈالا (تو جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھا کر وہ سامان لے جائے۔ اس میں اختلاف ہے کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ سامان تیسرے آدمی کے پاس رہے گا اگر دونوں نے بینہ قائم کئے تو ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ان دو شخصوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیں گے۔ اس طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں کو امام قائم کریں امام احمد فرماتے ہیں کہ قرعہ اندازی ہوگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کی تھی۔ حنفیہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں دو آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا ایک اونٹ میں اور دونوں نے گواہ قائم کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیا یہی قرعہ اندازی! سو یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا کہ امام طحاوی نے ثابت کیا ہے۔

۱۲ : بَابُ مَنْ سُرِقَ لَهُ شَيْءٌ

فَوَجَدَهُ فِي يَدِ

رَجُلٍ اشْتَرَاهُ

چاپ: کسی کی کوئی چیز چوری ہوگئی پھر

اسے کسی مرد کے پاس ملی جس نے وہ چیز

خریدی ہے

۲۳۳۱: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مرد کا مال چا تا رہے یا اس کا سامان چوری ہو جائے پھر وہ کسی مرد کے قبضہ میں ملے جو اسے بچ رہا ہو تو مالک اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنا والا فروخت کنندہ سے درشن واپس لے لے۔

۲۳۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أُنُو معاويةَ ثَنَا حجاج عن سعيد بن عبيد بن زيد بن عتبة عن ابنه عن سمرة بن خذب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ضاع للرجل مال أو سرق له متاع فوجده في يد رجلٍ فلهو أخفى به ويؤمّر المشتري على البيع بالنسيء.

۱۳ : بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَا اقْتَضَتْ الْمَوَاضِي

۲۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شهابٍ أَنَّ ابْنَ مَحْبُظَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافَةَ لِبُرَاءٍ كَانَتْ ضَارِبَةً دَخَلَتْ فِي حَائِطِ فَوْزٍ فَأَقْسَدَتْ فِيهِ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقَصَى أَنْ حَفِظَ الْأَمْوَالَ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاضِي مَا أَصَابَتْ مَوَاضِيَهُمُ بِاللَّيْلِ.

چاپ: جو مال جانور خراب کرویں اس کا حکم

۲۳۳۲: حضرت ابن مجہد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی شریر تھی وہ لوگوں کے باغ میں ٹھس گئی اور ان کا باغ خراب کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں اموال کی حفاظت مالکوں کے ذمہ ہے اور رات کو جانور خراب کر دیں تو اس کا تاوان جانوروں کے مالکوں پر ہے۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ عَفَّانٍ ثَنَا معاويةُ بْنُ جهمٍ عن شفيان عن عبيد الله بن عيسى عن الوهري عن خزام بن محبظة عن الزاهد بن عذوب أَنَّ نَافَةَ لَالِ النَّهْءِ اقْتَضَتْ شَيْئًا فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ

خلاصہ: الرباب ☆ یہ حکم اس لئے ہے کہ باغ والے لوگ باغ کی حفاظت دن کے وقت کرتے ہیں اور مویشی والے رات کو باندھ کر رکھتے ہیں جب جانور رات کو کسی کے کھیت میں گئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے جانوروں کی رکھوائی نہیں کی یہ اس صورت میں ہے کہ جب جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو اور جب اس کے ساتھ ہو پھر کسی کا کھیت ضائع کر دے تو مالک پر تاوان واجب ہوگا خواہ وہ سوار ہو یا نکلے والا یا آگے آگے چل رہا ہو یہ مذہب امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا ہے حنفیہ فرماتے ہیں اگر جانور کا مالک ساتھ نہ ہو تو ضمان نہیں چاہئے رات ہو یا دن کا وقت ہو۔

۱۴ : بَابُ الْحُكْمِ بِغِنًى

گَسَرَ شَيْئًا

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَمَا زَيْنُكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَسِرِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ زَيْلِ بْنِ شُرَافَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيشَةَ أَخْبِرْنِي عَنْ خُلْفَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَوْ مَا نَفَرُوا الْقُرْآنَ ﴿وَالَّذِكَ لَعَلِّي خُلْفَى عَظِيمٍ﴾؟ [القام ۱] قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَصَعْتُ لَهُ طَعَامًا وَصَعْتُ لَهُ حِفْصَةً طَعَامًا قَالَتْ فَتَنَفَّسْتُ حِفْصَةً فَقُلْتُ لِلْحَارِثَةِ : انْطَلِقِي فَأَكْبِي فَنَضَعُهَا فَمَلَحَقْنَاهَا وَقَدْ هُمْتُ أَنْ نَضَعَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَخَفْتَنَهَا فَأَتَكَسَّرَتْ فَفَضَعْتُهَا وَانْتَشَرَ الطَّعَامُ قَالَتْ فَحَمَلْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى الْبَطْنِ فَلَا تَكُلُوا ثُمَّ بَعَثَ بِفَضْعَتِي فَنَضَعُهَا إِلَى خِفْصَةٍ فَقَالَ خُدُّوْا طَرَفًا مَكَانَ طَرَفِكُمْ وَكُلُوا مِمَّا فِيهَا قَالَتْ وَابَتْ ذَلِكَ لِي وَجِهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فَمَا حَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ نَسَا حَمِيَّةَ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحَدِي أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَزْمَلْتُ أُخْرَى بِفَضْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَرَبْتُ بَدَ الرَّسُولِ فَتَنَفَّسْتُ فَالْكُسْرُ فَتَأَخَّذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُسْرَ فَضَمَّ أَحَدَهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ عَارِثُ أُمَّكُمْ تَكُلُوا فَكُلُوا حَتَّى جَاءَتْ بِفَضْعِهَا النَّسَى فَمِنْ فِيهَا فَدَفَعَ الْفَضْعَةَ الضَّحِيخَةَ إِلَى

پاپ: کوئی شخص کسی چیز کو توڑ ڈالے تو

اس کا حکم

۲۳۳۳ بخوسواہ کے ایک مرد کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے رسولؐ کے اخلاق کے متعلق بتائیے۔ فرمانے لگیں: کیا تم قرآن میں پڑھتے ہو؟ ﴿وَالَّذِكَ لَعَلِّي خُلْفَى عَظِيمٍ﴾ آپؐ بڑے اخلاق والے ہیں۔ نیز فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا اور حصہ نے بھی آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا تو میں نے اپنی چھوڑ کر سے کہا جاؤ حصہ کا پیالہ الٹ دو۔ وہ اس وقت پچھلی جب حصہ آپؐ کے سامنے پیالہ رکھنے لگی تھیں تو پیالہ الٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا اللہ کے رسولؐ نے وہ پیالہ اور کھانا دسترخوان پر جمع کیا سب نے کھا لیا پھر آپؐ نے میرا پیالہ حصہ کے پاس بھیجا اور فرمایا اپنے برتن کے بدلہ برتن لے لو اور جو اس میں ہے وہ کھا لو فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے آپؐ کے چہرہ پر اسکا کوئی اثر محسوس نہ کیا۔

۲۳۳۴ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ دوسری نے کھانے کا ایک پیالہ بھیجا پھیلنے لگا (ناراضگی سے) لاٹے والے کے ہاتھ پر مارا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا تو اللہ کے رسولؐ نے دونوں ٹکڑوں کو اٹھا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا اور اس میں کھانا جمع کرنے لگے اور (حاضرین صحابہؓ سے) فرمانے لگے کہ تمہاری ماں کو غیرت آئی (کہ میرا کھانا تیار نہ ہوا) اور دوسری نے تیار کر کے بھیج دیا) اب یہ کھا لو سب نے کھانا کھایا پھر پھیلنے والے کے ہاتھ سے

الزَّائِلُونَ وَسِرْكَ الْمَكْشُورَةُ هِيَ نِسْتُ الْهَيْئِ
 ایک پیالہ کے آئیں تو آپ نے سالم پیالہ کھانا لانے
 والے کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنی زبہ کے گھر رہنے
 دیا جنہوں نے پیالہ توڑا تھا۔

خلاصۃ السبب ﴿۱﴾ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کو رشک آ
 گیا سبحان اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اخلاق کہ خلقی کا انہار نہ فرمایا کوئی اور ہوتا تو یوں پر بہت ناراض ہوتا اس
 قصہ میں پیالہ کے بدلہ میں پیالہ اس لئے دیا کہ دونوں برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور سحانا بھی حضور ہی کا تھا ورنہ
 برتن دوسرے برتن کی مثال نہیں ہوتا بلکہ ذوات الہیہ میں سے ہے۔

پاپ: مرد اپنے ہمسایہ کی دیوار پر

۱۵ : بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ خَشِيَّةَ عَلِيٍّ

چھت رکھے

جدارِ خارہ

۲۳۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا
 جب تم میں سے کسی کا پڑوسی اس سے اس کی دیوار پر گلڑی
 گاڑنے کی اجازت مانگے تو اسے روکے نہیں۔ جب
 ابو ہریرہؓ نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے سر جھکا
 لئے۔ ابو ہریرہؓ نے دیکھا تو فرمایا: کیا ہوا؟ میں دیکھ رہا
 ہوں کہ تم اس سے روگردانی کر رہے ہو اللہ کی قسم!
 میں تمہارے کندھوں کے درمیان اسے ماروں گا یعنی یہ
 حدیث خوب سناؤں گا۔

۲۳۳۵ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَنَحْنُ مِنَ الصَّاحِبِ فَلَا
 نَسْتَشْفِئُ مِنْ غَيْبَةِ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ
 حَائِزَةً أَنْ يَغْرُزَ خَشِيَّةً فِي حِدَارِهِ فَلَا يَسْتَعْجِلْهَا فَلَمَّا حَدَّثْتُهُمْ
 أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَأُوا رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ مَا لَكُمْ
 أَرَأَيْتُمْ عَلَيْهَا مُغْرَضِينَ وَاللَّهِ لَا زَمِينَ بَهَا بَيْنَ
 أَكْفَانِكُمْ

۲۳۳۶: حضرت کرمہ بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ بنو مغیرہ کے دو
 شخصوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اس کا خام آزار ہے اگر
 دوسرا اس کی دیوار میں گلڑی گاڑے تو؟ مجمع بن یزید اور بہت
 سے انصاری صحابہ آئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے
 ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی
 کو اپنی دیوار میں گلڑی گاڑنے سے نہ روکے تو اس نے کہا
 اے بھائی! (شریعت کا) فیصلہ تمہارے موافق اور میرے
 خلاف ہے جبکہ میں قسم بھی اٹھا چکا ہوں لہذا تم میری دیوار

۲۳۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَحْيَى بْنُ حَلَفٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ
 ابْنِ خَرِيجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ يَحْيَى الْأَعْرَجَ
 أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ سَلَمَةَ الْأَعْرَجَ أَنَّ الْحَوَئِثَ مِنْ بَنِي مَغِيرَةَ اعْتَقُوا
 أَحَدَهُمَا أَنْ لَا يَغْرُزَ خَشِيَّةً فِي حِدَارِهِ فَاقْبَلُ مُنْعِنٌ مِنْ يُونُسَ
 وَرَحَالٌ كَثِيرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَعْجِلْ أَحَدُكُمْ حَائِزَةً أَنْ يَغْرُزَ
 خَشِيَّةً فِي حِدَارِهِ فَقَالَ يَا أَحْمَدُ! إِنَّكَ مُفْضِي لَكَ عَلَيَّ
 وَقَدْ حَلَفْتُ فَاخْعَلْ أَسْطُوْنَا قُوْنَ حَائِطِي أَوْ حِدَارِي

خلاصۃ السراپ ☆ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو دلیل ہے اس بارے میں کہ فیصلہ ظاہری بناء پر ہوتا ہے اس واسطے علماء نے فرمایا اگر دیوار میں جھگڑا ہو تو جس کی کڑیاں اس پر لگی ہوئی ہوں تو دیوار بھی اسی کی گنجی جائے گی یہ اس صورت میں ہے کہ جب گواہ نہ ہوں۔

جواب: قبضہ کی شرط لگانا

۱۹ : بَابُ مَنِ اشْتَرَطَ الْخِلَاصَ

۲۳۴۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابُو الْوَلِيدِ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ خَدَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَالِي عَنْ أَبِي الشَّيْخِ ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَنَعَ الْبَيْعُ مِنْ رَحْلَتِي فَالْبَيْعُ لِلْأُولَى قَالَ الْوَلِيدُ فِي هَذَا الْوَلِيدُ الْبَطَالُ الْخِلَاصَ

۲۳۴۴ : حضرت سمرہ بن خدب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مال دو شخصوں کو بیچ دیا جائے تو پہلے خریدار کو ملے گا۔ ابوالولید کہتے ہیں کہ اس حدیث سے قبضہ کی شرط ظہرانا باطل ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ السراپ ☆ حدیث سے غلام کی شرط کا ابطال ثابت ہوتا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلی بیع درست ہے۔

جواب: قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا

۲۰ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالْقُرْعَةِ

۲۳۴۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ وَنَحْمُذُ بْنُ الْمُسْنِيٍّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا حَالِدُ الْخُدَّاءِ عَنْ أَبِي فُلَانَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّبِ عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رُحْلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ مَسْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَغْنَفَهُمْ عَبْدُ مَوْنَةَ فَحَرَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ النَّبِيُّ وَارْتَقَى أُرْعَةً

۲۳۴۶ : حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَمَكِيُّ ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ حَلَابٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رُحْلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ مَسْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَغْنَفَهُمْ عَبْدُ مَوْنَةَ فَحَرَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ النَّبِيُّ وَارْتَقَى أُرْعَةً

۲۳۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ ثَنَا أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةٍ عَنْ غَالِشَةَ أَنَّ الشَّيْخَ عَمَّارَةَ كَانَ إِذَا سَافَرَ الْفُرُوعَ بَلَغَ مِنْهَا

۲۳۴۵ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کے چھ غلام تھے ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ مال نہ تھا مرتے وقت اس نے ان سب کو آزاد کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دودھ حصہ کر کے قرعہ ڈالا اور دودھ کو آزاد کر دیا اور چار کو بدستور غلام رہنے دیا۔

۲۳۴۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بیع میں دو مردوں کا اختلاف ہو گیا ان میں سے کسی کے پاس گواہ یا ثبوت نہ تھا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے کے لئے تم قرعہ ڈالو جوہیں پسند ہو یا نہ پسند۔

۲۳۴۷ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے (جس کے نام قرعہ لکھتا ہے سر میں سمجھ کر کھینچتے)

۲۳۳۸ حَدَّثَنَا اسْحَابُ نَيْلٍ مَبْصُورٍ اَنَا عِنْدَ الزُّزَاقِ
 اَنَا عِنْدَ الشَّوْبَرِيِّ عَنْ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِنْدِ
 حَبِيبِ الْحَضَرَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ اُمِّي عَلِيٌّ نَيْلٍ اُمِّي
 طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَا لَيْسَ فِي ثَلَاثَةِ
 فِئَوِمْهُوَ اَعْلَى اَمْرِهُ فِي طَلَبِهِ وَاحِدُ فَسَالِ الْبَيْتِ فَقَالَ
 اَتَقْرَأُ لِهَذَا بِاَلْوَلَدِ؟ فَقَالَ لَا اَنْتُمْ سَالِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَتَقْرَأُ
 لِهَذَا بِاَلْوَلَدِ فَقَالَ لَا فَعَلِمْكُمْ سَالِ الْبَيْتِ اَتَقْرَأُ لِهَذَا
 بِاَلْوَلَدِ فَقَالَ لَا فَافْعَرْغِ تَبَهُمُ الْخُفْ الْوَلَدِ بِاللَّذِي اَصَابَهُ
 الْفُسْرَعَةُ وَحَمَلِ عَلَيْهِ لَقْنِي الَّذِي هَذَا كَرِ ذَلِكِ لِلْنِّسِي صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّحَ بَدَثُ هُوَ اَحَدُهُ

۲۳۳۸ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے
 حضرت علیؑ کے پاس ایک مقدمہ آیا کہ تین مردوں نے
 ایک عورت سے ایک ہی طہر میں صحبت کی (پھر سب کے
 بعد اس عورت کے یہاں بچہ ہوا تو تینوں نے اس بچہ کا
 دعویٰ کر دیا) حضرت علیؑ نے دو سے پوچھا کہ تم یہ
 اقرار کرتے ہو کہ یہ بچہ تیسرے کا ہے؟ کہنے لگے۔ نہیں
 پھر دوسرے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم اس تیسرے کے
 حق میں بچہ کے نسب کا اقرار کرتے ہو؟ کہنے لگے
 نہیں۔ اس طرح انہوں نے جن سے دو بھی پوچھا کہ تم
 اقرار کرتے ہو کہ بچہ تیسرے کا ہے؟ تو وہ انکار کرتے۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ لگا بچہ اس کو دے دیا اور دو تہائی دیت اس پر لازم کی۔ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

خلاصۃ الباب ۲۳۳۸ ان احادیث سے قرعہ اندازی کا جواز معلوم ہوتا ہے اس سے قطعی الطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔
 حدیث ۲۳۳۸ تہائی دیت اس لئے دلوئی کہ دعویٰ کے ہو جب اس لڑکے میں تین آدمی شریک تھے اور گواہ کسی کے پاس
 نہیں تھا تو قرعہ اندازی کی ضرورت سمجھی پس قرعہ کرنے سے نسب کے طوق کا فائدہ دیا اس آدمی کے لئے جس کے نام قرعہ لگا یا یہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غمی اس وجہ سے تھی کہ یہ فیصلہ بہت عجیب اسلوب پر کیا گیا تھا۔
 لیکن ابوداؤد نے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں
 یہ حکم فرمایا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا اور کسی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا۔

چاپ: قیافہ کا بیان

۲۱ : بَابُ الْقَافَةِ

۲۳۳۹ حَدَّثَنَا اَبُو مُكْرَمٍ اُمِّي شَيْبَةَ وَهَشَامٌ نَيْلٍ عِنْدِ
 وَمُحَمَّدُ نَيْلٍ الْفَضَّاحِ قَالُوا اَنَا شَيْبَانُ نَيْلٍ غَيْثَةُ عِبِ الزُّهْرِيِّ
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ
 دَاثَ بِسَوْمٍ مَسْرُوزٍ وَهُوَ يَقُولُ بِعَائِشَةَ اَللَّهُ تَعَالَى اَنْ
 مَجْرَزًا اَللَّهُ لَحَى دَخَلَ عَلَيَّ هَوَايَ اَسَامَةُ وَزَيْنَبُ عَلَيْهِمَا
 قَطْبَةُ قَدْ عَطَا رَغَةً وَسَهْمًا وَقَدْ بَدَثَ اللَّهُ اَنْهِيْمَا فَقَالَ اَنْ

۲۳۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ
 کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بہت خوش خوش
 تشریف لائے اور فرمایا اری عائشہ تمہیں معلوم نہیں کہ
 مجھ رہ گئی (قیافہ شناس) میرے پاس آیا اور اس نے
 اسامہ اور زید کو دیکھا ان دونوں کے پاس ایک چادر تھی
 ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے کہنے لگا یہ پاؤں ایک

هذه الالقدم بعضها من بعض .

دوسرے سے ملتے ہیں (باپ بیٹے کے ہیں)

۲۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْجٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
لَنَا اسْرَائِيلُ لَنَا سَمَاعٌ مِنْ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَسَابٍ ابْنِ قُرَيْشَةَ أَنَّهُ قَالَ كَاهِنَةُ فَطَالُوا لَهَا اخْبَرْتَنَا نَفْسُهَا
أَنَّهَا مَصَاحِبُ الْمَقَامِ قَالَتْ ابْنُ النَّفَمِ حَرَزْنَاهُ كَسَاءَ عَلِيٍّ
هَذِهِ الشَّهْلَةُ ثُمَّ مَضَيْنَا عَنْهَا أَبَاكَكُمْ فَإِنْ فَحَرُوا كَسَاءَ ثُمَّ
مَشَى النَّاسُ عَلَيْهَا فَانْصَرَفَتْ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ هَذَا أَفْرَجَكُمْ إِلَيْهِ شَهْلًا ثُمَّ مَكَتُوا بَعْدَ ذَلِكَ
عَشْرِينَ سَنَةً أَوْ مِائَةً اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۵۰ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش
کے لوگ ایک کاہنہ (نجوی) عورت کے پاس گئے اور
اس سے کہا ہمیں بتاؤ کہ ہم میں سے کون مقام ابراہیم
والے (یعنی ابراہیمؑ) کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے؟ کہنے
لگی : اگر تم اس نرم جگہ پر چا دو رتان دو پھر اس پر چلو تو میں
تمہیں بتا دوں گی۔ فرماتے ہیں لوگوں نے ایک چا دو رتان
دی پھر سب اس پر چلے اس نے اللہ کے رسول کو نشان
قدم دیکھا تو بولی تم میں انکے سب سے زیادہ مشابہ یہ
ہیں پھر اس کے بعد تیس برس یا چھتا اللہ نے چاہا لوگ
ظہر سے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے محمد کو نبوت عطا فرمائی۔

خلاصۃ السباب : قیاد یہ ہے کہ اعضا کی مناسبت کا علم اور حرکات و سکنات سے اندازہ لگانا۔ منافقین حضرت اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہما کے نسب میں عیب لگاتے تھے اس لئے کہ حضرت زیدؓ تو گورے رنگ والے تھے لیکن حضرت اسامہ رضی اللہ
عنہ سارے رنگ کے کیونکہ ان کی والدہ ام ایمن سیاہ فام تھیں منافقین اس کی قبیح حرکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور
قلق ہوا جب قیاد شناس نے دونوں کو اکٹھا لیجئے ہوئے دیکھا تو اس نے پاؤں دیکھ کر ایک طرح کے بتائے تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو خوشی حاصل ہوئی اور منافق رو سیاہ ہوئے۔

۲۲ : بَابُ تَحْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ

چاپ : بچہ کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے

آپوئہ

جس کے پاس چاہے رہے

۲۳۵۱ : حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْثَةَ
زَيْدَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ ابْنِ مَيْمُونَةَ عَنْ ابْنِ مَيْمُونَةَ
عَنْ أُمِّ قُرَيْشَةَ أَنَّ الشَّيْخَ عَلَانَةَ بْنَ أَبِيهِ وَأُمَّهُ
وَقَالَ يَا عَلَامُ هَذِهِ أُمُّكَ وَهَذَا أَبُوكَ

۲۳۵۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اختیار دیا کہ اپنے
ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے اور فرمایا :
اے لڑکے یہ تیری والدہ ہیں اور یہ تیرے والد ہیں۔

۲۳۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عَلِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ خَدِجَةَ ابْنِ أَبِي نَوْبَةَ أَخَذَ صَاحِبًا إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۵۲ : حضرت مہدی المہدیؑ اپنے والد سے دو دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نبیؐ کے پاس اپنا بھڑا لے
کر گئے ان میں ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا آپؐ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْدَثُ مَا كَافَرُوا بِالْآخِرِ مُنْذِرًا فَحَبْرُهُ فَهَوَّجَهُ
اَلَى الْكَافِرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ فَهَوَّجَهُ اِلَى الْمُسْلِمِ فَقَصَى لَهُ
بِهِ
ہو گئے پھر آپؐ نے مسلمان کے حق میں انکا فیصلہ کر دیا۔

خلاصۃ الباب ❦ یہ احادیث امام شافعی کا مستدل ہیں ان کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے کو اختیار ہو گا ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے۔ احناف کہتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا جب تک خود کھانے پینے اور لباس پہننے اور احتیاج کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ حضرت ابو بکر خضافؓ فرماتے ہیں کہ سات سال تک اپنی ماں کے پاس رہے گا حنفیہ کے نزدیک یہی مفتی ہے۔

۲۳ : بَابُ الصَّلْحِ

باب: صلح کا بیان

۲۳۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ
عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ غَزْوَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَّو
فَالِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّلْحُ حَالُ زَيْنِ
الْمُسْلِمِينَ اَلَا صَلْحًا خَيْرٌ مِنْ حَلَالٍ اَوْ اَحْلَ حَرَامًا

خلاصۃ الباب ❦ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی صلح ہر قسم کی جائز ہے البتہ خلاف شریعت جائز نہیں۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد و ترمذی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۴ : بَابُ الْحَجْرِ عَلَى مَنْ يَفْسُدُ

باب: اپنا مال برباد کرنے والے پر پابندی

الْكَانَا

مَالَهُ

۲۳۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَقَتِهِ صَفَتْ وَكَانَ
يُسَابِقُ وَإِنْ أَهْلَتِ امْرَأَتُهُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
بِأَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْزَعْ عَنْهُ فِدْعَاءُ
الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَبْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَضِرُّ عَنِ النِّعِ
فَقَالَ إِذَا دَابَعْتَ فَقُلْ هَذَا وَلَا حِلَامَةَ

۲۳۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ

۲۳۵۵ : محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میرے چچا احمد

عہد بن عمر کے سر میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے زبان میں شکستگی آ گئی تھی اس کے باوجود وہ خرید و فروخت نہیں چھوڑتے تھے اور انہیں نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کی۔ آپ نے فرمایا: جب تم خرید و فروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے پھر جو سامان بھی تم خریدو جہیں اس میں تین شب تک اختیار ہے کہ پسند ہو تو رکھ لو تا پسند ہو تو فروخت کنندہ کو واپس کر دو۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَخْسٍ بْنِ حَبَابٍ قَالَ هُوَ حَدَّثَنِي مُسْعِدُ بْنُ عُمَرَ وَحُمَانُ وَخَلَاةُ أَصَانَةَ أُمِّهِ قَالُوا وَابِئْسَ فَكْسَرَتْ لِسَانَهُ وَحُمَانٌ لَا يَدْعُ عَلِيَّ ذَلِكَ الْبَحَاةَ وَحُمَانٌ لَا يَزَالُ يَغْتَابُ قَاتِي السُّلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا حِلَّاءَ لِمَنْ فَتَ هِيَ تُحِلُّ بِسَلْمَةِ ابْنِهَا بِالْبَحَاةِ فَلَا تَلِيَّ فَإِنْ رَجِيتَ فَأَنْتَ بَيْتُكَ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَنْتَ ذُذْخَا عَلَى صَاحِبِهَا.

خلاصۃ الارباب ☆ لا حلّاء کا معنی یہ ہے کہ مجھے دھوکہ نہ دو اگر دھوکا ثابت ہو گیا تو معاملہ فتح کرنے کا مجھے اختیار ہوگا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ مجھے تین دن تک اختیار ہے اس حدیث میں ان کے اختلاف ہے بعض علماء نے حضرت عہد کے لئے اس حدیث کو خاص قرار دیا ہے۔ اس کو کسی فریب خوردہ کے لئے اختیار نہیں یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور دوسرے ان کے کہ اسے اور امام مالک کی صحیح روایت بھی یہی ہے۔ بعض مالکیہ یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی بناء پر فریب خوردہ کے لئے اختیار ہوگا بشرطیکہ ایک تہائی قیمت کے برابر ہو۔

پاؤ: جس کے پاس مال نہ رہے اسے
مغلس قرار دینا اور قرض خواہوں کی خاطر
اس کا مال فروخت کرنا

۲۵ : بَابُ تَقْلِبِ الْمُعْدِمِ
وَالْبَيْعِ عَلَيْهِ
بِغَرْمَانِهِ

۲۳۵۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کو ان پھلوں میں نقصان ہوا جو اس نے خریدے تھے اور اس پر بہت قرضہ ہو گیا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن اتنی مقدار نہ ہوئی کہ اس کا تمام قرضہ ادا ہو سکے تو آپ نے فرمایا: جو جھیں مل گیا وہ لے لو اور جھیں (فی الحال) اور کچھ نہ ملے گا۔

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ تَكْفِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَسْوَجِ عَنْ عِيَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَابَ وَجِلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هِيَ نَمَارِ ابْنِهَا فَاغْتَرَفْتُهَا فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَصَدَّقْتُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ وَبِهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَحَدَنُكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ بَعِي الْغُرْمَاءَ.

۲۳۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نَنْ مُسْلِمٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ الْأَمْكَنِيِّ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَّعَ مُعَاذَ بْنَ حَبَلٍ مِنْ غُرْمَاءِ نَهْمَ
 اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَسِ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ اسْتَخْلَصَنِي
 سَالِي نَهْمَ اسْتَعْمَلَنِي۔
 کے رسول ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو قرض
 خواہوں سے چھڑایا پھر انہیں یمن کا عامل مقرر فرمایا۔
 حضرت معاذ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرا
 مال بچ کر میری جان چھڑائی پھر مجھے عامل مقرر فرمایا۔

خلاصہ: **باب ۲۶** لیس لکم الا ذلک کا معنی یہ ہے کہ اسے قرض خواہوں کو قید اور ذلت نہیں دیتے کیونکہ اس کا
 افلاس ظاہر ہو گیا ہے اور جب کسی آدمی کا افلاس (بھوکا ہونا) ثابت ہو جائے تو اس کو قید میں نہیں ڈالا جاسکتا بلکہ اسے مال
 کے حصول تک مہلت دی جائے گی جب اور مال اس کو حاصل ہو جائے تو وہ مال قرض خواہ لے لیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے
 کہ اس وقت تم لوگوں کے لئے یہی مال ہے بعد میں جب اور مال اس کو مل جائے تو اس وقت تم لے لینا اس حدیث کا یہ معنی
 نہیں کہ فقط یہی مال تم لوگوں کے لئے ہے اور کچھ نہیں یعنی قرآن وحدیث سے قرض دار کے لئے مہلت دینا ثابت ہے۔

۲۶ : بَابُ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ
 چاہے: ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا

مال بعینہ اس کے پاس پالیا

قَدْ افْلَسَ

۲۳۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَبِي حَسَنَةَ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَسَنَةَ
 وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْأَشْجَثَ بْنَ سَعْدٍ حَمِيقًا عَنْ
 يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ
 وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ افْلَسَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جو مفلس ہونے والے مرد کے پاس اپنا سامان
 بعینہ پالے تو وہ دوسروں کی بیسویت اس کا زیادہ حقدار
 ہے۔

۲۳۵۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَابِتُ اسْمَاعِيلَ ابْنُ عِيَّاشٍ
 عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ عَنِ الرَّؤُفِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا رَجُلٌ
 بَاعَ سَلْعَةً فَأَذْرَكَ سَلْعَةً بِعَيْنَيْهَا عِنْدَ رَجُلٍ وَفَدَّ افْلَسَ وَلَمْ
 يَكُنْ قِطْعٌ مِنْ لَيْسَتِهَا شَيْئًا لَهَا لَوْ وَإِنْ كَانَ قِطْعٌ مِنْ لَيْسَتِهَا
 شَيْئًا فَهُوَ أَشْوَى لِلْغُرْمَاءِ
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی سامان فروخت کیا
 پھر خریدار کے پاس وہ سامان بعینہ پایا جبکہ وہ خریدار
 مفلس ہو چکا تھا تو اگر اس نے سامان کی قیمت کا کچھ
 حصہ بھی وصول نہیں کیا تو وہ سامان اس فروخت کنندہ کا
 ہے اور اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول کر لی تھی تو
 اب وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہوگا۔

۲۳۶۰ : حَدَّثَنَا الشَّرِيفُ ابْنُ الْمُثَنَّى الْحَرَامِيُّ وَعِنْدَ
 حضرت ابن خلدون زرعی جو مدینہ کے قاضی تھے

فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جو مفلس ہو گیا تھا حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ہی شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: جو شخص بھی مر جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان والا اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ بعینہ اس سامان کو پالے۔

الرُّخْصَةُ مِنَ ابْرَاهِيمَ الْبَنِي شَيْفَى قَالَ لَا اَنْ اَمِي فِدْبِكَ عَنْ اَمِي اَمِي ذَنْبٍ عَنْ اَمِي اَلْعَمْرُو بْنُ عَمْرُو بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَمِي حَلْدَةَ الزُّرْدِي وَكَانَ قَاصِبًا مَالِ مَدْيَنَةَ قَالَ جِئْنَا اَنَا خُرَيْرَةُ هِيَ صَاحِبَةٌ لَا قَدْ اَقْلَسَ قَطَالٌ هَذَا لَدَيْ قَضَى فِيهِ اَللّٰهُ ﷻ اَبَا وَخَلِي مَاتَ اَوْ اَقْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَحْدَةً بَعْدَهُ

۲۳۶۱۔ حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مر جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہ موجود ہو خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو یا نہ وصول کیا ہو بہر صورت وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہو گا۔

۲۳۶۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ كَثِيرٌ دِينَارٍ الْحُمْصِيُّ لَنَا الْبَسَانُ ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْأَخْزَعِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ اَبَا اَمْرِي مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالٌ اَمْرِي بَعْدَهُ اَفْضَى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَفْضَ فَهُوَ اَمْرُو لِلْعَرَمَاءِ

خلاصہ الاسباب ✽ ملا کا اختلاف ہے کہ ایک شخص مفلس قرار دیا گیا اور اس کے پاس ایک شخص کی کوئی چیز بعینہ موجود ہے جو اس شخص سے خریدی تھی تو احناف کے نزدیک وہ شخص دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک رہے گا بشرطیکہ اقل اس قبضہ کے بعد ہو امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنی چیز کا حقدار ہے معاملہ فتح کر کے اپنی چیز لے سکتا ہے احناف کی دلیل دارقطنی کی روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس آدمی نے اپنا سامان کسی شخص کے ہاتھ فروخت کیا پھر وہ سامان مفلس کے پاس موجود پایا تو وہ شخص دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہو گا۔ اگرچہ یہ حدیث مرسل ہے مگر حدیث مرسل ہماری حجت ہے اور ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے روایات مختلف ہیں احناف کا مسلک احادیث کے مطابق ہے نہ کہ خلاف حدیث۔

پہلو: جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی اس کے لئے گواہی دینا مکروہ ہے

۲۔ بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ

۲۳۶۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں۔ فرمایا میرے زمانہ کے لوگ پھر ان کے بعد آنے والے پھر اُن کے بعد والے پھر

۲۳۶۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ لَنَا حَرْبُزَنْ عَنْ مَضُودٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ فَرَضِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ الَّذِينَ

يَلْزَمُهُمْ ثُمَّ يَحْيُ قَوْمٌ تَلْزَمُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ
 اے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی
 اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۲۳۶۳ : خَلَفْنَا عِنْدَ اللَّهِ نُنَاحِ نَا حَرْبُ عَنْ عِنْدَ
 الْمَلِكِ نَحْنُ غَنِي عَنْ حَاسِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَطَبًا غَمَرُ نُنَ
 الْخَطَبُ مَالِحَانِي فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ مِثْلَ شِفَاسِي فَجَنَّمُ فَهَلْ اخْفَظُونِي فَنِي
 اضْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلْزَمُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلْزَمُهُمْ ثُمَّ
 يَفْشُو الْكُذْبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّحْلُ وَمَا يَنْتَشِهُدُ وَيَخْلَفُ
 وَمَا يَنْتَخِلَفُ
 ۲۳۶۳ : حضرت جابر بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن
 خطابؓ نے جاپہ نامی مقام میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا
 اس میں فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے ہی
 کھڑے ہوئے جیسے میں تم میں کھڑا ہوا اور فرمایا میرے
 صحابہ کے متعلق میرا خیال رکھنا (یعنی ان کو ایذا پہنچانا
 اور ان کی بے احترامی نہ کرنا) پھر ان کے بعد والوں
 کے متعلق پھر ان کے بعد والوں کے متعلق (میرا خیال
 رکھنا) پھر جموت بچھل جائے گا اور مرد گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا اور قسم اٹھائے گا حالانکہ
 اس سے قسم نہیں مانگی گئی ہوگی۔

خلاصۃ السباب : مطلب یہ ہے کہ خیر القرون کے بعد لوگ بہت بے احتیاط ہوں گے بن جائے بھی گواہی دیں گے آج
 کل اس کا مشاہدہ عدالتوں میں ہو رہا ہے کہ ہر وقت گواہی دینے کے لئے بہت لوگ تیار ہوتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانے
 میں دریغ نہیں کرتے جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم اکبر الکبار گناہوں میں سے ہے۔ حدیث ۲۳۶۳ : اس حدیث میں دو
 چیزوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے: (۱) بلا مطالبہ گواہی اور قسم کھانے سے۔ (۲) صحابہ کرام اور تابعین کرام اور متبع تابعین
 کو ایذا دینے سے بچنے کی بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارشادات بھی اس باب میں موجود ہیں مثلاً میرے صحابہ کے
 بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کسی کو دیکھو کہ میرے صحابہ پر سب و شتم کرنا ہو تو جواب میں کہو کہ تمہاری
 اس شرارت پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس طرح تابعین رحمہم اللہ کی عزت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی تنقیص کرنا اور اس
 پر طعن کرنا سخت گناہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے خوف کرنا چاہئے کہ جو صحابہ پر طعن کرتے ہیں اور امام ابو
 حنیفہ جو کہ تابعی ہیں ان پر زبان درازی کرتے ہیں۔

۲۸۰ : بَابُ الرَّجُلِ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لَا يَعْلَمُ بِهَا
 صاحبہا
 ۲۳۶۳ : کسی کو معاملہ کا علم ہو لیکن صاحب
 معاملہ کو اس کے گواہ ہونے کا علم نہ ہو

۲۳۶۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْخُفَعِيُّ قَالَا تَنَاوَذْنَا مِنَ الْخَبَابِ الْعُكْلِيِّ اخْرَجَنِي أَلِيُّ بْنُ
 سَهْلٍ مِنْ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو نَجْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزَمٍ
 ۲۳۶۳ : حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بہترین گواہ وہ ہے جو گواہی دے

حدیثی محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن غنمان بن غنمان
قبل ازیں کہ اس سے گواہی دینے کا مطالبہ کیا جائے۔

حدثني حماد بن زيد بن ثابت الجعفي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري أنه سمع زَيْدَ بن حَالِدِ الْجُهَنِي يَقُولُ
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قُلُوبُ أَنْبِيَائِهِ.

خلاصہ السبب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا حق مارا جا رہا ہے یا اس کی عزت یا جان کے نقصان ہو رہا ہو تو بن جائے گواہی دینا درست ہے پہلی حدیثوں کے مضمون سے یہ پتہ چلتا ہے۔

٢٩ : بَابُ الْأَشْهَادِ عَلَى الدُّيُونِ

باب: قرضوں پر گواہ بنانا

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا غَيْبَةُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْحُسَيْنِيُّ وَحَمَلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ قَالَا سَأَلْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُجْلِيَّ قَالَا عَنْهُ الْمَلِكُ تَبِ أَمْسَى نَضْرَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ نَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَدَايْتُمْ سَلْبِي إِلَىٰ أَحَدٍ مُنْسَوٍّ﴾ حَتَّىٰ يَلْعَ: ﴿هَٰذَا أَمْرٌ مِّنْ مِّغْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [البقرة: ۲۸۲-۲۸۳] فَقَالَ هَذِهِ نَسَخَتْ

۲۳۶۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل ایمان جب تم ایک مدت کے لئے باہم قرضہ کا معاملہ کرو تو لکھ لو“ (البقرة: ۲۸۲-۲۸۳) پڑھتے پڑھتے یہاں پہنچے ”اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو۔۔۔“ فرمایا: اس حصہ سے (بجائے اطمینان) پہلا حصہ منسوخ ہوگا۔

☆ **فخ** اصطلاحی فخ مراد نہیں ہے ماقبل میں لکھنے کا حکم احتیاج ہے یعنی اگر امن نہیں ہے تو معاملہ کو قحریہ میں لاؤ اور اگر اطمینان اور امن ہو تو کوئی حرج نہیں نہ لکھنے اور نہ گواہ جانے اور گروئی نہ رکھنے میں۔

٣٠ : بَابُ مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

باب: جس کی گواہی جائز نہیں

۲۳۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی اس شخص کی جس کو حالت اسلام میں حد لگی ہو اور نہ کینہ رکھنے والی کی اپنے بھائی کے خلاف (جس سے دو کینہ رکھتا ہے)۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
خُصْرَسِيُّ سَالَعٍ ثُمُّ بَرْدَةُ عَنْ ابْنِ الْقَهْدَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ عِصَاءِ ابْنِ بَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

۲۳۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا: جنگل میں رہنے والے کی گواہی جی میں

بَقُولُ لَا نَحْزُرُ شَهَادَةَ بَدِئْتُ عَلَى صَاحِبِ قَرْبَةٍ رهنے والے کے خلاف جائز نہیں۔

خلاصۃ المسایب ☆ خیانت اور کید کی وجہ سے آدمی قاسق ہو جاتا ہے اور قاسق کی گواہی کے قبول نہ ہونے پر اجتماع ہے اور محدود فی القذف کی گواہی بھی مقبول نہیں مطلب یہ ہے کہ شاہد کے لئے مسلمان ہونا آزاد ہونا بالغ اور عادل ہونا شرط ہے۔

چاپ: ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنا

۲۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۳۱: بَابُ الْقَضَاءِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ

۲۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ النَّدِيمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّائِزِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الذُّوْرِيُّ قَالَا لَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزْدِيِّ عَنْ زَيْنَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ غَدَّ الْوُثَّابُ لَنَا حَفْظَرُ قَالَ حَفْظَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَاجِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَابٍ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ لَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّنْجِيُّ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دُبَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ .

۲۳۷۱: حضرت سرق سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی گواہی اور مدعی کی قسم (پر فیصلہ) کو نافذ قرار دیا۔

۲۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَرْبُذُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ حُوزَيْرَةَ بْنَ أَسْمَاءَ لَنَا غَدَّ اللَّهُ بْنُ يَرْبُذٍ مَوْلَى الْفُتَيْتِ عَنْ دُخْلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ شُرَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَجْلَا شَهَادَةَ الرَّاحِلِ وَبَعَثَ الطَّالِبَ .

چاپ: جھوٹی گواہی

۲۳۷۲: حضرت خرم بن فاکہ اسری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح اور فرامی سلام پھیر کر کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ کے

۳۲: بَابُ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

۲۳۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ لَنَا سَعْدَانُ الْقُضْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ الْعَمْدَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ حَزْرَمِ بْنِ فَائِكِ الْأَسَدِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ

الْفُسُحُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ فَاتَمَّ فَقَالَ غَدَلْتُ شَهَادَةَ الرُّوْزِ بِأَلَا خَيْرَ أَكْ سَأَلْتُهُ فَلَا تَكُ مُرَابٌ لَّمْ تَلَا هَدِيمَ آيَاتِهِ ﴿وَإِخْتِصُوا قَوْلَ الرُّوْزِ خُطَاءً لِلَّهِ عِنْدَ مُشْرِئِهِ﴾»

[الحج ۳۰، ۳۱]

۲۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں سرک نہ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے دوزخ واجب کر دیں۔

۲۳۷۳ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَاتِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزُولَ قَدَمَا شَاعِدِ الرُّوْزِ حَتَّى يُوْجِبَ اللَّهُ لَهُ الدَّرَجَ

باب: یہود و نصاریٰ کی گواہی ایک دوسرے کے متعلق

۳۳: بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

۲۳۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں گواہی کو معتبر قرار دیا۔

۲۳۷۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَجَارَ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النہیات

ہبہ کے ابواب

باب: مرد کا اپنی اولاد کو عطیہ دینا

۲۳۷۵: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ اٹکے والد انہیں اٹھا کر نبیؐ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی کہ آپؐ گوارہ بنے کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا اتنا نعمان کو دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اتنا ہی دیا جتنا نعمان کو دیا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر میرے علاوہ کسی اور کو گوارہ بنا لو فرمایا کیا تم اس سے خوش نہ ہو گے کہ سب تمہاری فرمانبرداری میں برابر ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا پھر پہلی بات کا جواب نفی میں کیوں۔

۲۳۷۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپؐ کو گوارہ بنائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی تمام اولاد کو تم نے (غلام) ہبہ کیا عرض کیا نہیں فرمایا پھر یہ (غلام بھی) واپس لے لو۔

۱: بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَلَّى وَلَدَهُ

۲۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَحْزَنُ بْنُ خَلْفٍ ثَابِتٌ بَرَزْدٌ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ قَاوَةَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ بِهِ أَوْتَةً بِخِمْلَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْهَذَا ابْنِي فَمَا تَحْلَتُ النُّعْمَانُ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَكُلَّ يَتِيمِكَ تَحْلَتُ مِثْلَ الدُّنْيِ تَحْلَتُ النُّعْمَانُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْهَذَا عَلَيَّ هَذَا غَيْرِي قَالَ أَلَيْسَ بِشَرِّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا

۲۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَسْبَانَ ثَابِتٌ شَيْبَانٍ عَنِ الرَّهْزَوِيِّ عَنْ خُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ تَحَلَّى غُلَامًا وَاللَّهُ حَاضِرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَشَهَّدَ فَقَالَ أَتَحْلِي وَلَدَكَ تَحْلَتُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَارْزُقْهُ

خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ تھا ایک بیٹے کو دے دیا دوسروں کو محروم رکھا ایسا کرنے سے دوسری اولاد کے دل میں بعض وکینہ پیدا ہوگا وہ بھلائی نہیں کریں گے یہ واقعہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی آتا ہے صحیحین میں ہے کہ اسے بشیر رضی اللہ عنہ جو آپؐ نے دیا ہے وہ واپس کر دو۔ مسلم میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خیر میرے والد نے صدقہ میں رجوع کیا۔ ثابت یہ ہوا کہ اولاد کو کم یا

زیادہ دینا علم ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولاد میں برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تقریف نافذ ہو جائے گا جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا بعض لوگوں کے نزدیک برابری واجب ہے۔

۲: بَابُ مَنْ اَعْطِيَ وَلَدَهُ ثُمَّ رَزَعَ فِيهِ

۲۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو نَجْرٍ بْنُ خَلَّادٍ
السَّاهَلِيُّ قَالَا إِنَّ ابْنَ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُغَلَمِ عَنْ غَمْرٍ وَ
نَسِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ غَالِبٍ وَابْنِ عُمَرَ بْنِ لَفَّانٍ
الْحَدِيثُ إِلَى الشَّيْخِ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْوَالِدِ أَنْ يَعْطِيَ
الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْزِعَ فِيهَا أَوْ الْوَالِدُ فِيمَا يَعْطِي وَلَدَهُ

۲۳۷۷: حضرات ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کے
لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز دے پھر واپس لے لے۔ الایہ
کہ والد اپنی اولاد کو کوئی چیز دے (تو وہ واپس لے سکتا
ہے)۔

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَا
سَعِيدٌ عَنِ الْأَخْوَلِ عَنْ غَمْرٍ وَنَسِ شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ نَسْرِ اللَّهِ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ لَا يَرْزِعُ أَحَدُكُمْ فِي هَبِّهِ أَوْ الْوَالِدُ
مِنْ وَلَدِهِ

۲۳۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں
سے کوئی اپنے دے دیے میں رجوع نہ کرے مگر والد اپنی اولاد
کو دے دے تو (واپس لے سکتا ہے)

خاصۃ السباب: یہ احادیث امام شافعی کا مستدل ہیں ان کے نزدیک کوئی واجب رجوع کا حق نہیں رکھتا سوائے باپ
کے یعنی والد ہیہ کر کے واپس لے سکتا ہے حنفیہ کے نزدیک ہر بہہ کرنے والا خواہ کوئی ہو واپس لینے کا حق رکھتا ہے حنفیہ کی
دلیل دوسری احادیث ہیں جس میں رجوع کا ذکر ہے۔

۳: بَابُ الْغُمَرَى

۲۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
بْنِ ابْنِ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَمْرٍ وَغْنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ
هُزَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ رحمۃ اللہ علیہ لَا غُمَرَى لِمَنْ أَغْمَرَ شَيْئًا
فِيهِ لَهْ

۲۳۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری کچھ نہیں ہے
لہذا جس کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی تو وہ اسی کی
ہے۔

۲۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ شَهَابًا عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
أَغْمَرَ رَجُلًا غُمَرَى لَهُ وَلَعِبِهِ فَلَمْ يَطْعَمْ قَوْلَهُ حَقًّا فِيمَا فِيهِ

۲۳۸۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا: جس نے کسی مرد کو عمر بھر کے لئے
کوئی چیز دی اور اس کی اولاد کو دی تو اس کے اس قول نے
اس چیز میں اس کا حق ختم کر دیا وہ چیز اس کی ہے جس

لَمِنْ اَعْمَرَ وَلَعْنَهُ۔ کو عمری کے طور پر دی اور اس کی اولاد کی ہے۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ ۲۳۸۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ خُصْرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ رِثْدَنِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَوایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری وارث کو
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ الْعُمَرَى لِلزَّوَارِثِ دِلایا۔

خلاصہ الباب ۱۰ عمری امار کا اسم پشال اعمروہ الداو عمری میں نے اس کو اپنا مکان زندگی بھر کے لئے دے دیا
جب وہ مر جائے گا تو واپس لے لوں گا۔ اس طرح جبہ کرنا صحیح ہے اور واپسی کی شرط باطل ہے پس مدت العمر وہ مکان معمر
(جس کو عمر بھر کے لئے دیا گیا) کے لئے ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ کے لئے ہوگا۔ خنیفہ اور امام شافعی کا
قول چدید اور امام احمد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
شریح 'مجاہد' طاؤس اور سفیان ثوری سے بھی یہی مروی ہے۔ امام مالک اور لیث کا قول یہ ہے کہ عمری میں منافع کی تملیک
ہوتی ہے نہ کہ عین شے کی تملیک۔ پس تا دم حیات مکان معمر کے لئے ہوگا اور بعد مرگ اصل مالک کو واپس کیا جائے گا۔
احادیث باب خنیفہ کی دلیل ہیں۔

۴ : بَابُ الرَّقْبِيِّ

باب: رقبی کا بیان

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنَا عِنْدَ الزَّوْاقِيِّ اَنَا ۲۳۸۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
اَنْسُ خَرَجَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رقبی کچھ نہیں لہذا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رَقْبِيْ هُمْ اَزَقُّ شَيْئًا فَيُؤَلِّفُ لَہُ جس کو کوئی چیز رقبی کے طور پر دی گئی تو وہ اسی کی ہے
حَبْلُهُ وَمَمْلَانَهُ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

قَالَ وَالرَّقْبِيُّ اَنْ يَقُولَ هُوَ لِتَالِحٍ مَتًى وَمَنْكَ مَوْثًا رَوای کہتے ہیں کہ رقبی کا مطلب یہ ہے کہ یوں
کہے کہ یہ چیز تم تم میں سے جو بعد میں مرے اس کی ہے۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ رَافِعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ۲۳۸۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
نَسِ مُحَمَّدًا اَنْ يُّؤْتِيَ مَعَاوِيَةَ قَالَ نَا دَاوُدَ عَنْ اَبِي الرَّقْبِيِّ عَنْ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے اس کے
حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى حَانُوْفٌ لئے جس کو عمری کے طور پر دیا جائے۔ اور رقبی جائز ہے
لَمِنْ اَعْمَرَهَا وَالرَّقْبِيُّ حَانُوْفٌ لَمِنْ اَزَقِهَا اس کے لئے جسے رقبی کے طور پر دیا جائے۔

خلاصہ الباب ۱۰ رقبی یہ ہے کہ مالک یوں کہے داوی لک رقبی یعنی اگر میں تجھ سے پہلے مر جاؤں تو یہ گھر تیرا ہے
اور اگر مجھ سے پہلے تو مر جائے تو میرا ہے۔ (ابو خنیفہ اور امام محمد) طرفین اور امام مالک کے نزدیک جبہ کی یہ صورت جائز
نہیں کیونکہ اس میں ان میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک رقبی
جائز ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔

۵ : بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

چاپ: ہدیہ واپس لینا

۲۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَوْفَسْنَا عَنْ
عُزْبٍ عَنْ جُلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْبُذِيِّ يَقُودُ فِي
عَطْبِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ خَتِي إِذَا شَبَعَ فَأَهْ ثُمَّ عَادَ فِي فِتْنَةٍ
فَاكْتَلَهُ

۲۳۸۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی
مثال جو اپنے عطیہ ہدیہ میں رجوع کرے کتے کی سی ہے
کہ وہ کھاتا ہے جب سیر ہو جاتا ہے تو کتے کو دیتا ہے پھر
دوبارہ کتے چاٹ لیتا ہے۔

۲۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَانَةَ تَحْدِثُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي عُمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ الْغَالِدُ فِي هَبَةٍ كَالْغَالِدِ فِي فِتْنَةٍ

۲۳۸۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اپنا ہدیہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے اپنی تے چاٹنے
والا۔

۲۳۸۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ الْعَزْغَرِيُّ
ثَنَا بَرْزَنْجُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ثَنَا الْغَمْرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغَالِدُ فِي هَبَةٍ كَالْغَالِدِ بِقُودٍ
فِي فِتْنَةٍ

۲۳۸۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہدیہ میں
رجوع کرنے والا کتے کی مانند ہے جو اپنی تے چاٹ لیتا
ہے۔

خلاصہ: کتاب ۶ : ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کوئی شے پرہیز کر کے واپس لینا بہت بڑی کم ظرفی اور غلط
پن کا بدترین مظاہرہ ہے۔

۶ : بَابُ مَنْ وَهَبَ هَبَةً رَجَاءً

چاپ: جس نے ہدیہ دیا اس امید سے کہ

تو اپنا

اُس کا بدل ملے گا

۲۳۸۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا
وَكَيْعٌ ثَنَا إِسْرَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَارِنَةَ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دُبَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّحْلُ أَحَقُّ بِهَبَةٍ مَالِهِ يَنْتَ مِنْهَا

۲۳۸۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرد اپنے ہبہ (کو
واپس لینے) کا حق رکھتا ہے جب تک اسے ہبہ کا بدل نہ
دیا جائے۔

۷ : بَابُ غَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

پُأْتِ: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا

رُوحِهَا

عطیہ دینا

۲۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرُّقَيْيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
الْبُخَارِيُّ لَمْ يَلِدْ مُخْتَلَفًا عَنْ سَلَمَةَ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ الشَّاحِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ فِي حُطَّةٍ حَطَّهَا لَا يَخُوزُ لِمَرْأَةٍ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ
رُوحِهَا إِذَا هُوَ مَلِكٌ عَصَمَهَا .

۲۳۸۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا : عورت کے لئے اپنے مال
میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں جبکہ
خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

۲۳۸۹ : حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ
أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخِي (وَحَلُّ مِنْ
وَلَدِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ أَنَّ حَذَفَةَ خَيْرَةَ
امْرَأَةٍ تَخَفُ مِنْ مَالِكِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَخِلِي لَهَا فَمَالِكُ ابْنِي تَصَدَّقْتُ بِهَا فَقَالَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا
إِلَّا بِإِذْنِ رُوحِهَا فَمَالِكُ كَعْبُ قَالَ نَعَمْ فَبَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
رُوحَهَا فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِحَبْرَةٍ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِمَخْلُوقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ
فَقِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا .

۲۳۸۹ : حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ خیرہ اپنا زیور لے
کر رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا
کہ میں نے یہ صدقہ کر دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے
ان سے فرمایا : عورت کے لئے اپنے مال میں بھی خاوند
کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں تو کیا تم نے کعب
سے اجازت لی؟ عرض کرنے لگیں جی ہاں! تو اللہ کے
رسول ﷺ نے کسی کو حضرت کعب بن مالک کے پاس
بھیجا کہ کیا آپ نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی
اجازت دی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تب آپ نے وہ
زیور خیرہ سے قبول فرمایا۔

خلاصۃ الہام : یہ حکم مصلحت دیا ہے کیونکہ عورتیں زیادہ تر ناقص العقل ہوتی ہیں بے جا خرچ کرتی ہیں اور جہاں خرچ کرنا
ہوتا ہے وہاں کجوس بن جاتی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصدقات

صدقات کے ابواب

باب: صدقہ دے کرواپس لینا

۲۳۹۰ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دے کرواپس مت لو۔

۲۳۹۱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کرواپس لے لے کئے کی سی ہے جو سٹے کرتا ہے پھر لوٹ کر اپنی سٹے چاٹ لیتا ہے۔

خلاصہ الباب: ان حدیثوں میں صدقہ دے کرواپس لینے کی قہرمت بیان کی گئی ہے کئے کی بری حرکت سے بچہ دی ہے اس شخص کی حرکت کو۔

۱: بَابُ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ

۲۳۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْفُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ

۲۳۹۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّعَمِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُسْلِمٍ تَابَ الْأَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَصْدُقُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَاْكُلُ قَبْلَهُ

باب: کوئی چیز صدقہ میں دی پھر دیکھا کہ وہ

فروخت ہو رہی ہے تو کیا صدقہ کرنے والا وہ چیز خرید سکتا ہے

۲۳۹۲ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہوں نے ایک گھوڑا

۲: بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ

فَوَجَدَهَا تَبَاعًا

هَلْ يَشْتَرِيهَا

۲۳۹۲ حَدَّثَنَا تميم بن المنصور الواسطيُّ ثنا اسحاق بن يوسف عن سريك عن هشام بن عروة عن عمر بن

صدق کیا۔ پھر دیکھا کہ جس کو صدق میں دیا تھا وہ اس کو کم قیمت میں فروخت کر رہا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا صدق نہ خریدو۔

۲۳۹۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے راہ خدا میں ایک گھوڑا دیا جس کا نام غریا عمرہ تھا پھر دیکھا کہ اس کی نسل میں سے ایک بچھیرا یا بچھیری فروخت ہو رہی ہے (تو خریدنا چاہا) لیکن آپ کو خریدنے سے منع کر دیا گیا۔

خلاصہ الباب ۲: ابن الملک فرماتے ہیں ظاہر یہ میں سے بعض علماء کا مذہب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لئے اپنی شے خریدنا حرام ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

باب: کسی نے کوئی چیز صدقہ میں دی پھر

وہی چیز وراثت میں اس کو ملے

۲۳۹۴: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اپنی والدہ کو ایک ہاندی صدقہ میں دی تھی اور ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں اجر بھی دیا اور میراث (میں وہ ہاندی) بھی تمہیں واپس دے دی۔

۲۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے اپنی والدہ کو اپنا باغ عطیہ میں دیا تھا ان کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے میرے علاوہ اور کوئی وارث نہیں چھوڑا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تمہارا صدقہ قبول ہوا اور تمہارا باغ واپس تمہیں مل گیا۔

عند اللہ من عمر یعنی عن ابنہ عن حدہ عمر انہ تصدق بعرض علی عنہ رسول اللہ ﷺ فانصر صاحبها ببغیا کثیر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن ذلک فقال لا یتبع صدقک

۲۳۹۳: حدثنا یحییٰ بن حکیم بن اسریذ بن ہارون ثنا سلیمان التیمی عن ابی غسان التھذبی عن عبد اللہ بن عاصم عن الزبیر بن العوام انہ حمل علی فوس یفلان لہ عسرة الزعمرة فوافی فہما الزعمرة من فلالہا یناغ ینسب الی ہرسة فہی عنہا

۳ باب من تصدق بصدقہ ثم

ورثہا

۲۳۹۴: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن عبد اللہ بن عطاء عن عبد اللہ بن نریذہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ عن ابنہ قال جاءنا امرأة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی تصدقت علی ائمتی بحاریة وانہا ماتت فقال احرک اللہ ورة علیک المیراث

۲۳۹۵: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عبد اللہ بن حفص الزہری ثنا عبد اللہ عن عبد الکریم عن عمرو بن شعب عن ابنہ عن حدہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت ائمتی حدیقة لی وانہا ماتت ولم تترك وارثا غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحت صدقک ورجعت الیک حدیقتک

خلافہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس طرح والدہ ہودیا ہوا علیہ اور مال اس شخص کیلئے میراث ہے اسی طرح یہ پانچویں بھی میراث ہوگی۔

۴: بَابُ مَنْ وَقَفَ

باب: وقف کرنا

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا بَصْرٌ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ قَا مَعْنَهُ نُنْ سَلِيْمَانُ عَنْ اَبِي عَزْزٍ عَنْ دَاْعٍ عَنْ اَبِي غَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَصَابَ غَمْرٌ بَنِي الْحَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْضًا سَحِيْرًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصْبْتُ مَالًا مَّحْبَرٌ لِّمَنْ اَصْبَ مَالًا قَطُّ هُوَ النَّفْسُ عِنْدِيْ مِنْهُ هُمَا نَافَرْتُمْنِيْ بِهِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَشِشْتُ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَعَمِلَ بِهَا غَمْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى اَنْ لَا يُبَاعَ اَصْلُهَا وَلَا يُوْرَثَ تَصَدَّقْ بِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَفِي الْفَرَسِ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبْلِ اللّٰهِ وَانِ السَّيْلِ وَالضَّيْفِ لَا خِسَاجَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاسْأَلَهَا بِالْمَغْرُوْفِ اَوْ يُطْعَمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّكٍ

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ غَمْرٍ الْعَدَنِيُّ قَا سَلَمَانُ عَنْ غُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ غَمْرٍ عَنْ دَاْعٍ عَنْ اَبِيْ غَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَمْرٌ بَنِي الْحَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصْبْتُ مَالًا مَّحْبَرٌ لِّمَنْ اَصْبَ مَالًا قَطُّ هُوَ احْبَثُ اِنِّيْ مِنْهَا وَقَدْ اَوْرَثْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنْ اَصْلَهَا وَاسْأَلْ نَفَرَتَهَا

قَالَ اِنِّيْ اَسْأَلُ غَمْرًا فَوَحَّدْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرٍ فَهُوَ كَمَا فِيْ سَنَنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاْعٍ عَنْ اَبِيْ غَمْرٍ قَالَ قَالَ غَمْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَا كُوْرَ بَخْوَةً .

۲۳۹۶ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو خیبر میں زمین ملی تو مشورہ کی غرض سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ مرغوب اور نفیس مال مجھے پہلے کبھی نہ ملا آپؐ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیں گے؟ آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اصل (زمین اپنی ملک) میں روک رکھو اور انکی پیداوار آمدن صدقہ کرو۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے اسی پر عمل کیا کہ یہ زمین بچیں نہ جائے اور نہ وراثت میں تقسیم کی جائے انکی پیداوار صدقہ ہے ناداروں، رشتہ داروں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے، مجاہدین کیلئے، مسافروں کیلئے اور مہمانوں کیلئے اس کا متولی اگر دستور کے مطابق خود کھائے یا دوستوں کو کھلائے تو کچھ حرج نہیں بشرطیکہ بطور سرمایہ جمع نہ کرے۔

۲۳۹۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! خیبر کے موصوں سے زیادہ پسندیدہ اور میرے نزدیک قابل قدر مال مجھے کبھی نہ ملا اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اسے صدقہ کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصل زمین (اپنی ملک میں) روک رکھو اور اس کی پیداوار راہ خدا میں وقف کرو۔

امام ابن ماجہ کے استاذ ابن ابی عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنی کتاب (بیاض) میں دوسری جگہ بھی دیکھی۔ سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ تابع سے وہ ابن عمر سے کہ عمرؓ نے اسی کی مثل فرمایا۔

خلاصۃ السلاب پہ معلوم ہوا کہ وقت کرنے والا بھی اپنی ضرورت کے بقدر اپنے لئے موقوف شے سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بطور سرمایہ کے جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵ : بَابُ الْعَارِيَةِ

باب: عاریت کا بیان

۲۳۹۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّانٍ حَدَّثَنَا شُرَيْبُ بْنُ حَسَنٍ نَا مُسْلِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَمَامَنَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مُؤَذَّافَةٌ وَالْمُنْحَةُ مُؤَذَّوْدَةٌ

۲۳۹۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّاهِئِةِ الْقَمَشَلِيُّ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ الْعَارِيَةَ مُؤَذَّافَةً وَالْمُنْحَةَ مُؤَذَّوْدَةً

۲۴۰۰ - حَدَّثَنَا الرَّاهِئِةُ بْنُ الْمُسَمَّرِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ لَنَا أَنَسُ بْنُ عَدِيٍّ حَمِيصًا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اخْتَلَفَتْ حَتَّى تَوُذَّيَ

۲۳۹۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا عاریت لی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ بعد میں واپس کر دیا جائے۔

۲۳۹۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مانگی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ واپس کر دیا جائے۔

۲۴۰۰: حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاتھ کے ذمہ ہے جو کچھ اس نے لیا یہاں تک کہ ادا کرے۔

خلاصۃ السلاب پہ عرب کی اصطلاح میں عاریہ کو منہ کہتے ہیں۔ حنیہ کے نزدیک عاریت کا حکم امانت جیسا ہے کہ جس طرح امانت کی ضمان و تاوان نہیں ہوتا اسی طرح مانگی چیز کا بھی تاوان نہیں بشرطیکہ اس کی حفاظت معروف طریقہ پر کی ہو۔

۶ : بَابُ الْوَدِيعَةِ

باب: امانت کا بیان

۲۴۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكِيمِ الْأَنصَارِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ سُوَيْبٍ عَنْ الشَّيْثِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَّافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَوْدَعَ وَدِيعَةً فَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ

۲۴۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن حمرہ بن حاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

۷: بَابُ الْأَمِينِ يَجْزِي

فِيهِ قَبْرُحُ

۲۳۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنِ أَبِي هُبَيْرَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ
غُبَيْبَةَ عَنْ شَيْبَةَ نَسْ عَنْ قَدِيدٍ عَنْ غُرُورَةَ النَّدَافِي رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَاهُ
دِينَارًا يُخْصِرُ لَهْ شَاةً فَاشْتَرَى لَهْ شَاتَيْنِ فَاعْتَدَاهُمَا
سَدِيدًا وَشَدِيدًا فَذَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْبُرْكَهَةِ قَالَ قَالَ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى الثُّرَابَ لَرَبِحَ
فِيهِ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حُثَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا
سَعِيدُ بْنُ بَرْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْحَرْثِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَأْخُذْ
نَسْ زَيْدًا عَنْ غُرُورَةَ نَسْ ابْنِ الْحَجْدِ النَّدَافِي قَالَ قَدِمَ حَثَّ
فَأَغْطَانِي النَّسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا فَهَكَذَا مَخْرُجُهُ

۸: بَابُ الْحَوَالَةِ

۲۳۰۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ غُبَيْبَةَ عَنْ
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلْمُ مَطْلُ الْعَنَى وَإِذَا تَبَعَ أَخَذَتْكُمْ
عَلَى مَلِيٍّ فَلْيُتْبِعْ

۲۳۰۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَوْفَلَةَ ثَنَا هُشَيْنَةُ عَنْ يُونُسَ
نَسْ غُبَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْعَنَى ظُلْمٌ وَإِذَا
أَحْلَسْتَ عَلَى مَلِيٍّ فَاتَّبِعْهُ

۷: بَابُ الْإِمْنِ مَالِ الْأَمَانَةِ مِنْ تِجَارَتِ كَرَسِ

اور اس کو اس میں نفع ہو جائے تو

۲۳۰۲ حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ نبی نے
اپنے واسطے بکری خریدنے کیلئے ایک اشرفی دی انہوں
نے آپ کیلئے دو بکریاں خرید لیں پھر ایک بکری ایک
اشرفی میں فروخت کر دی اور نبی کی خدمت میں ایک
بکری اور ایک اشرفی پیش کر دی تو اللہ کے رسول نے انکو
برکت کی دعا دی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کی دعا کا اثر تھا
کہ اگر وہ مٹی بھی خریدے تو اس میں بھی انکو نفع ہوتا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عروہ بن
بعد باریقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قافلہ آیا تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اشرفی دی آگے دی
مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۷: بَابُ حَوَالَةِ كَالْبَيَانِ

۲۳۰۳ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
نے فرمایا ظلم یہ ہے کہ مالدار ادائیگی میں تاخیر کرے اور
جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالہ کیا جائے (کہ جو قرض
ہم سے لیا ہے وہ اُس سے لو) تو وہ مالدار کا پیچھا کرے۔

۲۳۰۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال دار کا مال
منول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے مالدار کے حوالہ کیا جائے
تو تو مالدار کا پیچھا کر۔

خلاصۃ الہدایہ: حوالہ کی تعریف یہ ہے کہ مقروض شخص قرض دوسرے آدمی کے حوالہ کر دے کہ وہ ادا کر دے گا اور وہ
شخص اس کو قبول کر لے ان احادیث میں قرض ادا کرنے میں مال منول کرنے کی مذمت بیان فرمائی ہے کہ یہ فعل ظلم کے
زمرے میں شمار ہوتا ہے۔

۹ : بَابُ الْكَفَالَةِ

بَابُ : ضمانت کا بیان

۲۳۰۵ - حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ضامن جواب دہ ہے اور قرض ادا کرنا چاہیے۔

۲۳۰۶ - حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اپنے دس دینار کے مقروض کا پیچھا کیا اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ تمہیں دوں بولا اللہ کی قسم میں تمہارا پیچھا چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم میرا قرض ادا کرو یا ضامن دو وہ اسے تمہاری پاس تکھنچے لایا تو تمہاری قرض خواہ سے کہا تم اسے کتنی مہلت دیتے ہو؟ کہنے لگا ایک ماہ۔ آپؐ نے فرمایا میں اسکی ضمانت دیتا ہوں پھر وہ قرضدار اسی وقت قرض خواہ کے پاس پہنچا جس وقت کہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ تمہاری اس سے پوچھا کہ یہ مال تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ کہنے لگا ایک خزانہ (کان) سے۔ آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس کا قرض خود ادا فرمادیا۔

۲۳۰۷ - حضرت ابوقادۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپؐ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو کیونکہ اس کے ذمہ قرض ہے حضرت ابوقادۃؓ نے عرض کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں نبی ﷺ نے فرمایا پورا قرض ادا کرو گے عرض کیا پورا ادا کروں گا۔ اس میت کے ذمہ گناہ یا دینس درہم قرض تھے۔

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عُرْفَةَ قَالَا سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ عِزَابٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أبا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرِّعْمُ عَارِمٌ وَالَّذِينَ مَفْضِي

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّخَّاحِ ثَنَا عِنْدَ الْعُرْبِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَوْزَعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَرِنَمَا لَهُ مِئْتَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَى شَيْءٍ أَغْلَبَكُمَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَهَابُ لَكَ حَتَّى تَنْصِبِي الْأُمْتِيَّ مُحَمَّدِي فَحَزَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَسْتَظِرُّ فَقَالَ شَيْخًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا اخْتِمْ لَكَ فِعَاءَهُ هِيَ الْوَفَى الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ اصْنَعْتَ هَذَا ؟ فَقَالَ مِنْ مَغْدَبٍ قَالَ لَا حَبْرَ فِيهَا وَفَصَّاهَا عَنْهُ

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ غُثَمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِحَارَةٍ لِبَصْلَى عَلَيْهَا فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ فِتْنًا فَقَالَ ابْنُ قَتَادَةَ أَمَا التَّكْفُلُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَإِنَّ مَالَهُ فِعَاءٌ وَكَانَ الَّذِي عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا.

خلاصہ الباب : کفارہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی مقروض کا تکفل (ضامن) ہو جائے تو اب وہ ضامن ہوگا۔

دیکھا قرض کتنی بڑی اور بری بلا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھتے اور پڑھانے سے تامل فرما رہے ہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شہادت کی وجہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد جیسے یہ قرض وغیرہ معاف نہیں ہوتے۔ بعض علما نے اس سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ میت کی طرف سے ضمانت دینا درست ہے اگرچہ اس نے قرض کے موافق مال نہ چھوڑا ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض جتنا مال چھوڑا ہو تو ضمانت درست ہے ورنہ نہیں۔

باب: جو قرض اس نیت سے لے کہ

۱۰ : بَابُ مِنْ اِذَا نِ دَيْنًا وَهُوَ

(جلد) ادا کروں گا

يَلْوِي قَضَاءً

۲۳۰۸ ام المومنین سیدہ میمونہ قرض لے لیا کرتی تھیں ان کے بعض گھروالوں نے ان سے کہا کہ آپ ایسا نہ کیا کریں اور ان کے لئے اسے معیوب کہا۔ فرمانے لگیں کیوں نہ لیا کروں (جبکہ) میں نے اپنے نبی اور پیارے ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو مسلمان بھی قرض لے اور اللہ کو اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ یہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے دنیا میں ادا کر دیتے ہیں۔

۲۳۰۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّادَةَ عَنْ خُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ خَدِيجَةَ عَنْ عَمْرِاءَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَتْ لَدَيْنَا دَيْنًا فَقَالَ لَهَا مَعْصُورٌ اَهْلِي لَا تَفْعَلِيْ وَانْكُرِيْ ذَلِكَ عَلَيْهَا قَالَتْ لِمَ اَنْتِ سَمِعْتِ نِسِيْ وَخَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَدَّيْنِ دَيْنًا يَغْلِبُهُ اللّٰهُ مِنْهُ اَللّٰهُ يُرِيْدُ اَدَاءَهُ اَلَا اِذَا هُوَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا

۲۳۰۹ حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے بشرطیکہ قرض ایسے مقصد کے لئے نہ ہو جو اللہ کو ناپسند ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے فرماتے کہ جاؤ اور میرے لئے قرض لاؤ اسلئے کہ مجھے ناپسند ہے کہ میں ایک رات بھی گزراؤں الا یہ کہ اللہ میرے ساتھ ہو جب سے میں نے اللہ کے رسول سے یہ حدیث سنی۔

۲۳۰۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَرْوَابَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْذَرِ عَنْ ابْنِ اَبِيْ مُدْرِيْجٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ شُعْبَانَ عَنْ مَوْلٰى الْاَسْلَمِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللّٰهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يَفْقِصَ دَيْنَهُ مَا لَمْ يَحْكُ فَيَمَّا يَحْكُوْهُ اللّٰهُ قَالَ فَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ نَنْ حَفْصٍ يَقُوْلُ لِحَاوَرِهِ اَذْهَبْ فَحُذِنِيْ بِدَيْنِ فَاتَى الْاُخْرٰةَ اَنْ اَمْسَتْ لَيْلَةً اَلَا وَاللّٰهِ مَعِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلاصہ: باب: مطلب یہ ہے کہ جو قرض اپنے ضروری خرچ کے لئے اور اہل و عیال کی ضرورت کے لئے لیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اچھی نیت کو جاننے میں ابتداً اس کی ضرورت دے فرماتے ہیں اور اس کا قرض ادا کر دیتے ہیں اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی طرح بھی محمود نہیں سلف صالحین اور نیک لوگ قرض سے ڈرتے ہیں اور بعض اولیاء اللہ سے جو منقول ہے کہ وہ قرض بہت لیتے تھے تو وہ اپنی خواہش نفسانی کے لئے نہیں بلکہ چھ جوں اور مساکین کو دینے کے لئے۔

۱۱ : بَابُ مَنْ أَذَانَ ذِيْلًا لَمْ يَنْوُ

بَابُ : جو قرضہ ادا نہ کرنے کی نیت

قَضَاءُهُ

سے لے

۲۳۱۰ : حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مرد بھی قرض لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ قرضہ ادا نہ کرے گا وہ اللہ سے (اس حال میں) ملے گا۔ (یعنی) چور ہو کر۔

۲۳۱۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَبِيحٍ بْنُ صُهَيْبٍ الْخَيْرِ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رِبَادٍ عَنْ صَبِيحٍ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنَا صُهَيْبُ الْخَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَسْبَةَ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رَخِلَ بِدِينِ دِيْلًا وَهُوَ مُخْمَعٌ أَنْ لَا يُؤَقِّدَهُ إِمَامُهُ لِقَى اللَّهَ سَارِقًا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْبَصْرِيُّ لَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رِبَادٍ عَنْ ابْنِ عَدُوٍّ عَنْ صُهَيْبِ بْنِ عَمْرِو عَنْ الشَّيْخِ مَخْرُوجًا۔

۲۳۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے اموال تلف کرنے کے ارادہ سے حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے تلف فرمائے۔

۲۳۱۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَسْبَةَ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى بَنِي مُطْعِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُؤَنِّدُ أَخْلَافَهَا تَلَفَهُ اللَّهُ۔

خلاصہ الباب : ان احادیث میں اس قرض کی مذمت کا بیان ہے جو نہ واپس کرنے کی نیت سے لیا گیا ہو ایسا شخص چور کی صورت میں اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوگا۔ کاش کہ لوگ ان احادیث میں سنائی گئی وعید سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی زندگیوں کو برباد نہ کر دیاں اور نہ اپنی شخص کیا اور ادارے کیا بلکہ حکومتیں تک عوام سے اس نیت سے مال حاصل کرتی ہیں کہ کوئی نہ کوئی طریقہ نکال کر ہضم کی کر لیں گے۔ پاکستان میں حال ہی میں ہوئے سب سے بڑی مالیاتی بحران جس میں بلکہ کارپوریشنیں، مالیاتی ادارے، انشورنس کمپنیاں، فاریکس کمپنیاں وغیرہ جنہوں نے بھی عوام سے پیسے لے کر ہزپ کیا وہ سب اس وعید کی مستحق ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو بھیجی تو فیض عطا کرے۔ (ابو حمزہ)

۱۲ : بَابُ التَّشْبِيْدِ فِي الذَّنْبِ

بَابُ : قرض کے بارے میں شدید وعید

۲۳۱۲ : رسول اللہ ﷺ کے آ زاد کردہ امام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی روح اس کے جسم سے ایسی

۲۳۱۲ : حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ لَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ لَنَا سَعْدَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حالت میں جدا ہو کر دو تین باتوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا تکبر سے اور مال نفیست (اور دیگر اموال اجتماعہ) میں خیانت سے اور قرضہ سے۔

۲۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی جان اس کے قرضہ کے ساتھ معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا جائے۔

۲۳۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کے ذمہ ایک اشرفی یا ایک درہم بھی ہو تو اس کی ادائیگی اس کی نیکیوں سے کی جائے گی کیونکہ وہاں اشرفی یا درہم نہ ہوں گے۔

پاپ: جو قرضہ یا بے سہارا مال بچے چھوڑے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ)

کے ذمہ ہیں

۲۳۱۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول کے ابتدائی زمانہ میں جب کوئی مومن فوت ہو جاتا تو آسمان پر اس کے ذمہ قرض بھی ہوتا تو آپ کو دریافت فرماتے کہ اس ترکہ میں قرض کی ادائیگی کی گنجائش ہے؟ اگر کہتے کہ جی ہاں تو آپ انکی نماز جنازہ ادا فرماتے اور اگر نئی میں جواب ملتا تو آپ فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی ادا کر دو پھر جب اللہ نے آپ پر فتوحات فرمائیں تو آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں لہذا جو مر جائے اور ان کے ذمہ دین ہو تو انکی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ مال ان کے وارثوں کا ہے۔

وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ هَارَقَ الرُّوحَ الْحَسَنَ وَهُوَ تَوْبٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكَثْرِ وَالْعُلُولِ وَالثَّانِي

۲۳۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ الْعُمَيْدِيُّ قَالَا الرَّاهِمِيُّ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مَعْلُوقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يَنْقُضِيَ عَنْهُ

۲۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَنَّ سِوَاءَ قَالَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَطَرِ بْنِ الْوَرَّاقِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ أَوْ دِرْهَمٌ فَصِي مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ لَهُ دَيْنٌ وَلَا دِرْهَمٌ

۱۳: بَابُ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا

فَعَلَى النَّاسِ وَعَلَى

رَسُولِهِ

۲۳۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ الْخَبَرِيُّ يُؤْنَسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا تَوَفَّى الْمُؤْمِنَ مِنْ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ حَلَّ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ فَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ الْفَتْوحَ قَالَ أَنَا أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ هَمِّنْ يُؤْفَى وَعَلَيْهِ ذَيْنِ فَعَلَى فَضَاءٍ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثِهِ

۲۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَتَبَ لَنَا سَعْدَانُ عَنْ
 جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ مَا لَا
 يَلُودُ لَهُ وَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ أَضَاعَهَا عَلَى الْوَلَى وَالْمَوْلَى
 بِالْمُؤْمِنِينَ

۲۳۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال چھوڑے تو وہ
 اس کے ورثہ کا ہے اور جو قرعہ یا عیال چھوڑے تو ان کا
 ذمہ سمجھو یہ ہے اور وہ عیال میرے سپرد ہیں اور میں اہل
 ایمان کے بہت قریب ہوں۔

۱۳: بَابُ أَنْظَارِ الْمُغْسِرِ

باب: جنگدست کو مہلت دینا

۲۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرُونُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو نَعْوَاةٍ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَنْ يَشْرِ عَلَى مُغْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ

۲۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
 کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنگدست پر
 آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں
 آسانی فرمائیں گے۔

۲۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْمٍ لَنَا ابْنُ
 لَسَا الْأَعْمَشِ عَنْ لُقَيْعِ ابْنِ ذَاوُدَ عَنْ ثَوْبَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ
 الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ مُغْسِرًا كَانَ لَهُ
 سَكَلٌ يَوْمَ صَفَةِ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ جَلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ
 يَوْمٍ صَفَةٍ

۲۳۱۸: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنگدست کو مہلت
 دے تو اس کو ہر ایام کے بدلہ صدقہ کا اجر ملے گا اور جو
 ادائیگی کی میعاد گزرے کے بعد بھی مہلت دے تو اس کو
 ہر روز قرعہ کے بقدر صدقہ کا اجر ملے گا۔

۲۳۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ لَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ خَطْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي النَّسْرِ
 صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْتَرَأَ
 يُطْلَهُ اللَّهُ فِي طَلِّهِ فَلْيَنْظُرْ مُغْسِرًا أَوْ لَيْصَعَهُ لَهُ

۲۳۱۹: صحابی رسول حضرت ابو ایسر رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند
 ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے (روز قیامت) اپنے عرش کا سایہ
 عطا فرمائیں تو وہ جنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض
 (تھوڑا بہت) معاف کر دے۔

۲۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدَّارٍ لَنَا أَبُو عَامِرٍ لَنَا خُثَيْبَةُ عَنْ
 عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رُبْعِي بْنَ حَرَابِشٍ
 يُحَدِّثُ عَنْ خَدِيجَةَ عَنْ الشَّيْءِ ﷺ أَنَّ وَحْلَامَاتَ فَلْيَنْظُرْ لَهُ
 مَا عَمِلَتْ ۚ (وَلَنَا ذَكَرَ أَبُو دَعْرَجٍ) قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَحْرَزْتُ فِي
 السُّكَّةِ وَالنَّقْدِ وَالنَّظَرَ الْمُغْسِرَ فَفَعَلَ اللَّهُ لَهُ

۲۳۲۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد مر گیا۔ اس سے کہا
 گیا تو نے کیا عمل کیا؟ اسے خود یاد آیا یا اسے یاد دلایا گیا
 کہنے لگا میں سدا اور نقد میں چشم پوشی کرتا تھا اور جنگدست
 کو مہلت دیتا تھا تو اللہ نے اس کی بخشش فرمادی حضرت
 ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے بھی

قال أبو مسعود رضي الله عنه هذا من رسول الله صلى

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

اللہ علیہ وسلم

جواب: اچھے طریقہ سے مطالبہ کرنا اور حق

۱۵: نَابُ حُسْنِ الْمُطَالَبَةِ وَ اخَذَ الْحَقَّ

لینے میں برائی سے بچنا

فِي عَفَافٍ

۲۳۲۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بٹے فرمایا۔ جو کسی حق کا مطالبہ کرے تو عفاف و تقویٰ کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ اس کا حق پورا ادا ہو یا نہ ہو۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْلٍ الْعَسْلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيصٍ قَالَا تَنَا مِنْ اُمِّ مَرْثَمَ لَنَا بِخَبْرٍ لَنَا الْيُوزَ عَنْ غِنْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي حَنْصَلٍ عَنْ رَافِعٍ عَنْ اَبِي غَمْرٍ وَعَالِشَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ طَالَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ وَابٍ اَوْ غَيْرِ وَابٍ

۲۳۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حق سے ارشاد فرمایا: اپنا حق عفاف و تقویٰ سے لو پورا دیا تو نہ ہو۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّلِ شِ الصَّنَاعِيُّ الْقُسِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحَبِّ الْقُرَظِيُّ قَالَا سَعْدُ بْنُ الشَّاهِبِ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَاسِينَ عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَصَاحِبِ الْحَقِّ خُذْ حَقَّكَ فِي عَفَافٍ وَابٍ اَوْ غَيْرِ وَابٍ

جواب: عمدگی سے ادا کرنا

۱۶: نَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

۲۳۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ ج وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِرٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْصَلٍ قَالَا تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُهَيْشٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ خَيْرَكُمْ (اَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ) احْسَنُكُمْ قَضَاءً

۲۳۲۴۔ حضرت ابن ابی ربیع مخزومی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ جین کے موقع پر ان سے ہمیں یا چالیس ہزار قرض لیا جب آپ تشریف لائے تو سارا قرض ادا کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں گھر میں اور مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہ ہے کہ پورا ادا کیا جائے اور گھر یہ ادا کیا جائے۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَكُنَيْجٌ لَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْرَاجِمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ اُمِّ زَيْنَبَةَ الْمُخَزُومِي عَنْ اَبِيهِ الْمُخَزُومِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَنْدَةَ ابْنِ اُمِّ الْيَسْرِ ﷺ اَسْتَلَفَ مِنْهُ جِسْرًا خَبِيًّا فَلَا تِلْ اَوْ اُزْعِيصَ الْفَا فَلَمَّا قَدِمَ فَمَضَاهَا اِنَّهُ تَمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي اَفْكَالِكَ وَمَالِكَ اِنَّهَا حَرَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ

بعض افراد کا مطلب ہے کہ گھر یا ایک کا بھرت دوسرا کر سارے غرض دونوں میں مشرک ہو۔

١٤ : بَابُ إِيصَاحِبِ الْحَقِّ

سُلْطَانُ

باب صاحب حق کو سخت بات کہنے کا

حق ہے

۲۳۴۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد آیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض یا حق کا مطالبہ کر رہا تھا اس نے کوئی سخت بات کہی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کو مزاد دینے کا ارادہ کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظہر جاؤ اس لئے کہ قرض خواہ کو مقرض پر غلبہ حاصل ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کرے۔“

٣٣٢٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُلَامٍ الْأَعْلَى الضُّعَلِيُّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُشَيْنٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ الْكَلَامِ فِيهِمْ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرْضَاكَ الْبَدِينُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى صَاحِبِهِ خَيْرٌ لِنَفْسِهِ

۲۳۶: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبیؐ کے پاس آیا اور آپ سے دین کا معاملہ کیا جو آپ کے ذمہ تھا اس نے آپ کے ساتھ سختی کا معاملہ کیا سختی کہ یہ کہا کہ میں تمہیں تنگ کر دوں گا ورنہ میرا قرض ادا کرو۔ آپ کے صحابہؓ نے اسے ڈانٹا اور کہا تجھ پر افسوس ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو کس سے گفتگو کر رہا ہے۔ کہنے لگا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں تو نبیؐ نے فرمایا تم حق مانگتے والے کے ساتھ کیوں نہیں ہو تے (اس کی حمایت کیوں نہیں کرتے) پھر خولہ بنت قیس کے پاس کسی کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کھجور اور تو ہمیں قرض دے دو جب ہماری کھجور آئے گی تو ہم ادا لگی کر دیں گے۔ کہنے لگی جی ہاں میرے والد آپ پر قربان اسے اللہ کے رسول ارادوی کہتے ہیں کہ خولہ نے کھجور قرض دی کہا کہ آپؐ نے میرا حق پورا دیا اللہ آپ کو پورا دے تو نبیؐ نے تو اس کو ذرا اپنا حق بغیر مشقت کے وصول نہ کر سکے۔

٢٣٢٦ . حَدَّثَنَا الرَّاهِطِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
عُثْمَانَ بْنِ شَوْثَانَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ : قَالَا ابْنِي عَمْرٍ
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : حَاءُ
أَعْرَابِيٍّ السُّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَصَّدُ دِينًا كَانَ عَلَيْهِ
الْإِسْلَامُ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ لَهُ : أَرَأَيْتَ غَلَبَكَ إِلَّا قَصَبِي فَأَنْتَهَرَهُ
بِمُحَابَبَةِ وَقَالُوا : وَتَحَكَّمْ لِنَدْرِي مَنْ نَكَلَّمُ قَالَ : ابْنِي أَخْلَبُ
حَقَّقِي فَقَالَ السُّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا مَعَ صَاحِبِ
الْحَقِّ كُتُمْتُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى حَوْلَةِ سِتِّ قَبَسٍ فَقَالَ لَهَا : إِنْ كَانَ
عِنْدَكَ سِرٌّ فَأَقْرِضِيْنِي حَتَّى يَهْتِمَا بِمَنْزِلِنَا فَيَقْبِصَكَ فَقَالَتْ
بِعَمَمٍ بَأْسَى أَسْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَأَقْرِضِيْنِي فَقَصِي الْأَعْرَابِيَّ وَأَطْعَمِي فَقَالَ أَوْضِيبِ أَوْضِيبِ اللَّهُ
لَكَ فَقَالَ أَوْضِيبِي الْفَأَمْسَ اللَّهُ لَا قُدْرَتَ أَمَةً لَا يَأْخُذُ
الشَّعِيبُ فِيهَا حَقًّا غَيْرَ مُنْعَعٍ

☆ **خلاصہ الباب** اس حدیث سے حضور کے اخلاق عالیہ معلوم ہوتے ہیں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گئی دلیل ہے کہ ایسے اخلاق نبوت ہی کے ہوتے ہیں اگر کوئی بادشاہ یا حاکم ہو تا تو اس کی تذلیل کر کے ہر جا دیتا۔

۱۸ : بَابُ الْحَبْسِ فِي الدِّينِ

باب: قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرض دار

وَالْمُلَازِمَةِ

کا پیچھنا نہ چھوڑنا اس کے ساتھ رہنا

۲۳۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكُنْتُ قَالَا وَبُرْتُ بْنُ أَبِي ذَلِيلَةَ الطَّاهِيَّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ مَيْمُونٍ بَنِي مُسْنَكَةَ (قَالَ وَبُيِّنَ وَأَلَّى عَلَيْهِ غَيْرًا) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي الْوَاحِدَ لِي عِزَّةً وَغُفْرَةً

۲۳۲۷ : حضرت شریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس قرض ادا کرنے کو ہو اس کا تاخیر کرنا اس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الطَّاهِيَّ بِمَعْنَى عِزَّةً شَكَابَةً وَغُفْرَةً سَخَةً

علی طحیسی کا قول ہے عِز سے مراد شکایت کرنا ہے اور سزا سے مراد قید کرنا ہے۔

۲۳۲۸ : حَدَّثَنَا هِدَيْتَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا الشَّطْرُ بْنُ شَمِيلٍ ثَنَا الْهَزْمَانِيُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَّه قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْوَاقَةُ ثُمَّ مَرَّ بِي أَحَرُ الشَّهَادِ فَقَالَ مَا قُلْتُ أَسِيرُكَ يَا أَخَانِي نَبِيٍّ .

۲۳۲۸ : حرماں بن حبیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک مقروض کو لایا آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اس کا پیچھا مت چھوڑو پھر دن کے آخر میں میرے قریب سے گزرے تو فرمایا اے بوجھیں تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔

۲۳۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَيْحٍ وَبَيْحِيُّ بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَتَيْنَا يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ الرَّهْزَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّصَاصِيَّ ابْنَ أَبِي حَذْرَةَ ذَبَّاهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَرْضَعَتْ أَصْوَافُهُمَا حَتَّى سَمِعْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قِيْتُ نَبِيٍّ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَذَى كَعْبًا فَقَالَ لِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُغَ مَنْ ذَبَّكَ هَذَا وَأَزْمَا يَدَهُ إِلَى الشَّطْرِ فَقَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ ثُمَّ فَاجِبُهُ .

۲۳۲۹ : حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حذرہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمہ تھا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ اللہ کے رسولؐ نے اپنے گھر میں سن لیں۔ آپؐ نے کعب کو آواز دی انہوں نے کہا لیک! اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دو اور ہاتھ سے نصف کا اشارہ فرمایا۔ کعبؓ نے کہا میں نے آدھا چھوڑ دیا آپؐ نے (ابن ابی حذرہ) سے فرمایا: اٹھو اور ادا لگے کرو۔

۱۹ : بَابُ الْقَرْضِ

باب: قرض دینے کی فضیلت

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا بَغْلَى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ نَسِيمٍ عَنْ نُسَيْبٍ قَالَ قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ ابْنُ

۲۳۳۰ : حضرت قیس بن رومی کہتے ہیں کہ سلمان بن اؤنان نے حضرت عاتکہ کو گناہ ملنے تک کے لئے ہزار

درہم قرض دیئے تھے جب ان کو تنخواہ ملی تو سلمان نے اونگی کا مطالبہ کیا اور ان پر تلخی کی تو مقرر نے ادا کی کر دی لیکن یوں لگا کہ مقرر ناراض ہونے ہیں پھر مقرر کی ماہ تک ٹھہرے اس کے بعد سلمان کے پاس (دوبارہ) گئے اور کہا کہ مجھے ہزار درہم تنخواہ ملنے تک کے لئے قرض دیجئے کہنے لگے گی ہاں بڑی خوشی سے اے ام حبیبہ سر بمہر قبلی جو تمہارے پاس ہے لاؤ وہ لائیں تو کہا سنئے اللہ کی قسم یہ وہی آپ والے درہم ہیں جو آپ نے ادا کئے تھے میں نے ان میں سے ایک درہم بھی نہیں بلایا۔ مقرر نے کہا اللہ ہی کے لئے تمہارے والد کی خوبی (عرب بطور تعریف یہ جملہ کہا کرتے تھے) (جب تمہیں پیسوں کی ضرورت نہ تھی تو) تم نے میرے ساتھ وہ سلوک

آداب بفرمیں علفمۃ الف درہم الی عطائہ فلما حرج عطائہ نقصاھا منہ واشتد علیہ نقصاؤ فکان علفمۃ عصب فمک انھزۃ اذ اتاہ فقال بفرضی الف درہم الی عطائی فال نعم و کرمۃ یا اثم غنۃ ہلنی تلک الحریطة المسخوۃ النی عندک فجاءت بها فقال اما واللہ انھا لدر اعمک النی قصینی ما حرکت مہا درہما واحدا قال لللہ ابوک ما حملک علی ما فعلت بی قال ما سمعت منک قال ما سمعت بی قال سمعتک تذکر عن ابن مسعود رسی اللہ تعالیٰ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم بفرض مسلما قرضا مرئیں الا کان کصفقھا مرۃ قال کذلک انبائی ابن مسعود

کیوں کیا تھا سلمان نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے آپ سے سنی۔ فرمایا کون سی حدیث آپ نے مجھ سے سنی کہا میں نے آپ کو حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی دوسرے مسلمان کو دوبارہ قرض دے تو اسے ایک مرتبہ اتنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (اس لئے آپ سے مطالبہ کیا تا کہ دوبارہ ضرورت پڑے اور آپ دوبارہ مانگیں) فرمایا حضرت ابن مسعود نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۳۳۱ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے شب اسراء میں جنت کے دروازہ پر یہ لکھا دیکھا کہ صدقہ کا اجر دس گنا ملے گا اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اے جبرائیل کیا وجہ ہے کہ قرض دینا صدقہ دینے سے افضل ہے؟ جبرائیل نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات سائل کے پاس کچھ ہوتا پھر بھی وہ سوال کرتا ہے جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا۔

۲۳۳۱ حدثنا غیبۃ اللہ بن عبد الکرم لانا ہشام بن خالد نا خالد بن یزید نا یزید نا حاتم نا ہشام نا خالد نا خالد بن یزید نا ابی مالک عن ابیہ عن انس نا مالک قال قال رسول اللہ ﷺ وابت لیلۃ انس بن علی باب الجنة مخبونا الصدقة بعشر امثالها والقرض بشماسة عشر فقلت یا حمران ما مال القرض الفصل من الصدقة قال لان السائل یسأل وعنده والمستقرض لا یشترض الا من حاحہ

۲۳۳۲ حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق حنائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ ہم میں سے

۲۳۳۲ حدثنا ہشام بن عمار نا اسماعیل بن عیاض حدثنی غائبۃ بن حمید النبی عن محیی بن نسی اسحاق

أَتَيْتُ النَّبِيَّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ عَنْ خَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
الْمُزَحَلِ مَسْأَلَةً فَقَالَ وَشَوَّلَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَعْدَى لَهُ
أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الذَّهَبِ فَلَا يَزْكِيهَا وَلَا يُفْلَسُ إِلَّا أَنْ يَجُوزَ
حَرِيضُهُ وَبَنَةُ قُلٍّ ذَلِكَ

ایک مرد اپنے بھائی کو قرض دیتا ہے پھر وہ اسے دے دیتا
ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں
سے کوئی قرض دے پھر وہ اسے دے دے یا جانور پر سوار
کرے تو وہ سوار نہ ہو اور دے دے کہ قول نہ کرے الا یہ کہ ان
دونوں کے درمیان قرض سے قبل بھی ایسا معاملہ رہا ہو۔

خلاصہ: (ابواب) ☆ اس لئے حضرت سلیمانؑ نے شدید تھکا سار کے ایسا قرض مقرر سے وصول کر لیا تاکہ مقررہ دو بارہ قرض
لیں اور انہیں زیادہ ثواب ملے یہ ہمارے اسلاف تھے نیز دوسری حدیثوں میں بھی قرض دینے کا ثواب ذکر کیا گیا معلوم ہوا
کہ مطلق قرض دینے کا ثواب بھی ہے۔ حدیث: ۲۳۳۲ سے ثابت ہوا کہ قرض خواہ اپنے مقروض سے کسی قسم کا نفع اور فائدہ
حاصل نہ کرے الا یہ کہ پہلے سے ان کے درمیان ایسے معاملات ہوتے رہے تھے۔

۲۰ : بَابُ إِذَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ

چاپ: میت کی جانب سے دین ادا کرنا

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ
نَسْ سَلَمَةُ الْخَرَمِيُّ عَنِ الْمَلِكِ أَبُو حَفْصٍ عَنْ أَبِي نُصْرَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَعْوَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الْخَافَ مَاتَ
وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ عِيَالًا فَارْذُتْ أَنْ أَتَقَفَّهَا
عَلَى عِيَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَافَ
مُخْتَصَّ سِدْنِيهِ وَفَقِصَ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُ الْأَدْيَارِينَ الْأَعْلَمَتَيْنِ الْوَرَاةَ وَالْيَسَ
لَهَا بَنَةُ قَالَ فَاعْطَاهَا فَاتَّيَا مُحَقَّةً

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوَاهِبِ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الْحُسَيْنِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ غَزْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَمَةً تَوَفَّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ
ثَلَاثِينَ وَسَقَا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَضَرَّ حَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
فَأَمَّا أَنْ يُنْظَرَهُ فَكَلَّمَ حَابِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُفْضَلَ لَهُ الْيَتِيمَ فَجَاءَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ شَرَّ تَحْلِهِ بِالْأَدَى لَهُ عَلَيْهِ فَمَا عَلَيْهِ

۲۳۳۳ حضرت سعد بن ابی الوائلؓ سے روایت ہے کہ ان
کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے
اور عیال بھی چھوڑے تو میں نے چاہا کہ یہ درہم اس کے
عیال پر خرچ کروں نبیؐ نے فرمایا تمہارا بھائی اپنے قرضہ
میں مجھوں سے تو اسکی طرف سے ادائیگی کرو۔ انہوں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں نے اس کی طرف سے
تمام ادائیگی کر دی سوائے دو اشرفیوں کے کہ ایک عورت
دو اشرفیوں کی دعویدار ہے اور اسکے پاس کوئی ثبوت نہیں
ہے۔ فرمایا اُس کو بھی دیدہ دیکھ دو برحق ہے۔

۲۳۳۴ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ان
کے والد کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمہ ایک یہودی کے
تین لوکرے تھے تو حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے اس
یہودی سے مہلت مانگی اس نے مہلت دینے سے انکار کیا
تو حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی کہ اس
یہودی سے میری سفارش کرویں رسول اللہ ﷺ اس
یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے یہ بات کی

فَكَفَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسَىٰ أَنْ يَطْرُقَ
فَدَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْعَ فَمَشَىٰ
فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَارِئَةِ خَدْلَةَ فَاتَوَهَّ الذَّنْيَ لَهُ فَحَدَّثَهُ بِغَدِّ مَارِجٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَسُفًا وَفَصَلَ لَهُ اثْنَا
عَشَرَ وَسُفًا فَجَاءَ حَامِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَائِبًا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ
فَاخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ أَرْفَأَهُ وَأَخْبَرَهُ بِالْقَضَى الَّذِي فَضَّلَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْ بِذَلِكَ غُمَرُ بْنُ
الْحَضْرَاءِ فَلَمَّا جَاءَهُ إِلَى غُمَرٍ فَاخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ غُمَرُ لَقَدْ
عَلِمْتُ حِينَ مَشَىٰ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُأَخْبِرَ اللَّهَ فِيهَا

کہ اپنے قرضہ کے بدلہ جابر کے درخت پر جو کجوریں
ہیں لے لے دو نہ مانا پھر آپ نے اس سے کہا کہ جابر کو
مہلت دے دے اس نے مہلت دینے سے بھی انکار کیا
تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابر کے) باغ
میں گئے اور اس میں چلے پھرے پھر جابر سے فرمایا
کجوریں کاٹ کر یہودی کا قرض ادا کرو حضرت جابرؓ
نے رسول اللہ کے واپس آنے کے بعد تیس نوکرے
کجوریں اتاریں اور بارہ نوکرے حزیہ اتارے تو
حضرت جابرؓ یہ بتانے کے لئے کہ کجوروں میں برکت و
اضافہ ہو گیا رسول اللہ کے پاس آئے آپ موجود نہ تھے
جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت جابرؓ آئے اور
بتایا کہ یہودی کا قرضہ (تیس نوکرے) بھی ادا کر دیا اتنا

اتنا باقی بھی بچ گیا (حالانکہ پہلے وہ اتنا کم تھا کہ یہودی لینے کو تیار نہ تھا پھر آپ کے باغ میں چلنے کی برکت سے اس میں
اضافہ ہوا) تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن خطاب کو بھی یہ بات بتاؤ۔ حضرت جابرؓ سیدنا عمر بن خطابؓ
کے پاس گئے اور ان کو ساری بات بتائی حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں
چل پھر رہے تھے مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائیں گے۔

خلاصہ الباب ۲۰ : عرب کے لوگ کجوروں کے اندازہ کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے وہ کجوریں تیس و سق سے کم
تھیں اسی لئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرائی اس یہودی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت
اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے کہ تھوڑی سی کجوریں قرض سے بھی زیادہ ہو گئیں اس کے
علاوہ اور واقعہ میں تھوڑا سا کھانا بہت بڑی جماعت کو کافی ہو گیا بلکہ بچ بھی گیا۔

۲۱ : بَابُ ثَلَاثٍ مِنْ

أَذَانٍ فِيهِ قَضَى

اللَّهُ عَنْهُ

۲۳۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثَيْبٍ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ وَعَنْ
الْزُّهْرِيِّ الشَّامِيِّ وَأَبِي أَسْمَاءَ وَحَفْصَةَ بْنِ سَوَّابٍ عَنْ أَبِي

۲۳۳۵ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسولؐ نے فرمایا "مقروض سے رو نہ قیامت قرضہ ادا کرایا

انعم قال انو ثروب وحنن عن شعبان عن ابن النعم
 عن عثمان بن عند المعافری عن عند الله بن عمرو قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين بفضی بن
 صاحبه يوم القيامة ادا مات الا من بدین فی ثلاث حلال
 الزحل تصفت لونه فی سبل الله فستدین بقوى به
 لعذب الله وعذبوه وزحل يموت عنده مسلم لا نجد ما
 به كحسنة ونور به الا بدین وزحل خاف الله على نفسه
 الغزاة فيسكن حسنة على دينه قال الله بفضی عن هو لاء
 يوم القيامة

جائے گا اگر وہ (قرض ادا کے بغیر) مر گیا مگر جو تین
 باتوں میں قرض لے تو ان کا قرض روز قیامت اللہ تعالیٰ
 ادا فرمائیں گے۔ ایک مرد اور خدا میں (جہاد میں) اس
 کی قوت کم ہو جائے تو وہ قرض لے کر قوت حاصل کرے
 اللہ کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے دوسرے
 ایک مرد کے پاس کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اسکے
 پاس کفن و دفن کیلئے خرچہ نہ ہو سوائے قرض کے تیسرے وہ
 مرد جو بے نکاح رہے میں اللہ سے ڈرے اور اپنے و بی
 حدش کے پیش نظر نکاح کر لے (قرض لے کر)۔

نظارۃ السالکین
 آدمی کو کفن و دفن کے لئے یا اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے قرض لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے قرض خواہ کو اپنی طرف
 سے جنت کی نعمتیں عطا کر کے خوش کر دیں گے اور قرضدار کی نیکیاں اس کو نہیں دی جائیں گی اس سے ثابت ہوا کہ کوئی بھی
 شخص اگر باعث اجر و ثواب کاموں میں مقروض ہو جائے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں یا یتیموں اور
 مساکین کی پرورش میں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن اس کی قرض کی ادائیگی کی صورت پیدا کر دیں گے لیکن
 شرط یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو اور یہ بھی کہ اتنا مال قرض دار کو نہ ملے جس سے قرض ادا کر سکے۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الرُّسُوْنِ

گروی رکھنے کے ابواب

باب: گروی رکھنا

۱: بَابُ الرُّهْنِ

۲۳۳۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۳۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا حَفْصُ بْنُ عِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِی الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ ذِرَاعًا

۲۳۳۷ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لئے جوئے۔

۲۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْحَقْفِيُّ حَدَّثَنِی ابْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَهْن رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذِرَاعَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَاحْدَ لَاحِلَهُ مِنْ شَعِيرَةٍ

۲۳۳۸ حضرت انسؓ بت بڑیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس اناج کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۲۳۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابُو كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِيَ وَذِرَاعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِطَعَامٍ

۲۳۳۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس حالت میں ہوا کہ آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۲۳۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْحَضْرِيُّ قُتَيْبَةَ تَابُو كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوُفِيَ وَذِرَاعُهُ رَهْنٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

غلامیہ اسباب: رہن لغت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں۔ لیکن اصطلاح شریعت میں رہن ایسی مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینے کو کہتے ہیں جس سے پورا حق یا بعض حق وصول کر لینا ممکن ہو جیسے مہونے سے قرض کا وصول کر لینا خواہ دین (قرض) حقیقی ہو یا حکماً رہن کی مشروعیت نص کتاب اللہ سے ثابت ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ إِنْ تَرَكَمُوهَا فَمَا لَهُنَّ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ ۚ وَإِنْ تَمْلِكُنَّ أَثَرَهُ الْكُتُبِ وَالْأُتُوْا تَرَوْنَ قَبْرَهُ مَكْنًى ۖ عَلَيَّ مَا بَعَثْتُ مِنْ ثَمَرِهِ ۚ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَشَلٌّ لِلْجَبَلِ ۚ وَرَبُّكُمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

اب بھی اس کی مشروعیت پر نص ہے یہ حدیث صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے بخاری میں حضرت انسؓ سے اور نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے تیس صاع جو خریدے اور اس کے عوض میں اپنی ایک ذرورہن رکھی۔

۴ : بَابُ الرِّهْنِ مَرْكُوبٌ

باب: گروی کے جانور پر سواری کی جاسکتی

وَمَحَلُّوتْ

ہے اور اُس کا دودھ پیا جاسکتا ہے

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ شَاوِ كُنِيَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ
عَسِّ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي غُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْثُ يُرْسَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَيْسَ الذَّرُّ
يَنْسَرُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَزْكُ وَيَسْرُبُ
بَعْقَتُهُ

۲۳۳۰۔ حضرت ابو بکر بن ابی خثیمہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول
ﷺ نے فرمایا: جانور پر سواری کی جاسکتی ہے جب وہ
گروئی ہو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جاسکتا
ہے جب وہ گروئی ہو اور سواری کرنے والے اور دودھ
پینے والے کے ذمہ اس جانور کا خرچہ ہے۔

خلاصۃ الالباب : اس میں اختلاف ہے کہ مرتب شے مرتبوں سے کسی قسم کا فائدہ لے سکتا ہے یا نہیں تو ائمہ ثلاثہ (امام ابو حنیفہ، مالک اور امام شافعی) کے نزدیک مرتب کسی قسم کا فائدہ نہیں لے سکتا بلکہ فائدہ راہب لے گا اور خرچ بھی وہی کرے گا ان حضرات کی دلیل وہ ہے جو امام شافعی نے مرسلاً حضرت سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گروہی رکھنا مرتبوں چیز کو راہب سے نہیں روک سکتا اور اس کے منافع راہب کے لئے ہیں اور اس کا غرم (یعنی خرچ وغیرہ) بھی اسی کے لئے ہے۔ یہ حدیث دارقطنی، حاکم اور بیہقی اور ابن حبان میں بھی آتی ہے۔ دارقطنی نے فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

٣ : بَابُ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ

باب: رہن روکا نہ جائے

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ تَنَاوَلَهُمَا أَبُو هُرَيْرَةَ ابْنُ الْمُخْتَارِ
عَنِ اشْحَقِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَا يَغْلِقُ الرَّحْمَنُ
۲۳۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمن روکا نہ
جائے۔

۴ : بابُ اجرِ الأخفاء

٢٢٢٢ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَمَّ يَخْبِي أَنَّ سَلِيمَ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسَوِّمِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَمْ حَضَرْتُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ
حُضْمَةً حُضْمَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحُلٌ أَغْطِي بِي ثُمَّ غُلَزٌ وَرَحُلٌ
سَاعَ خَرًّا أَكَلْتُ لَحْمَهُ وَرَحُلٌ أَشَاحَرُ اخْبِرْنَا ، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ
وَقَدْ يُوَفِّهِ أُخْرَى

پاپ: مزدوروں کی مزدوری

۲۳۳۴ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت میں ان کا مقابلہ ہوں گا اور جس کا مقابلہ میں ہوا تو میں روزِ قیامت اس پر غالب آؤں گا جو شخص میرے ساتھ معاہدہ کرے۔ پھر یہ بھی کہے کہ جو شخص آزاد کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے اور جو شخص کسی کو مزدور مقرر کرے پھر اس سے پورا کام لے اور اس کی مزدوری پوری نہ دے۔

٢٣٣٣ حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُدْسِيُّ شَا وَهَبُ بْنُ
سَعِيدٍ شَا عَطِيَّةُ السُّلَمِيُّ شَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ رِيْدٍ شَا اسْمُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(أَعْطَى الْأَخْيَرَ أَخْرَ قُلْ إِنْ يَحْتَفِرْ عِرْقُهُ)

۲۳۳۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پیٹہ شک ہوئے سے قبل دے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت و مزدوری دے دو ایسے کرنا جائز نہیں کہ حیلہ اور تدبیر سے کام لے لے اور اجرت دینے میں نال مول کرے اور کھا جائے یہ تو ظلم ہے۔

٥ : بَابُ إِحَارَةِ الْأَحْبَرِ عَلَى طَعَامِ بَطْنِهِ

٢٣٣٣ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْحُمْصِيُّ ثَابِتُهُ لِي
الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ بَرْبَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ
السُّدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ (إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ
الْسَّلَامُ) أَمْرٌ مُعْجَزٌ لِمَا سَمِعْنَا مِنْهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ رَاحٍ وَطَعَامُ
عُثْمَانَ .

باب: پیٹ کی روٹی کے بدلہ مزدور رکھنا

۲۳۴۴۔ حضرت عقیلہ بن ابی ریحان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ﴿طہ﴾ (سورہ طہ) کی تلاوت شروع فرمائی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت یا دس سال اپنے آپ کو مزدوری میں رکھا اس شرط پر کہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا اور پیٹ کی روٹی لیں گے۔

٢٣٣٥ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمرُو بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ سَمِعْتُ أُمَّ يَزِيدَ
سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ

۲۳۳۵ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میری اشو و نسا تہی کی حالت میں ہوئی، میں نے ہجرت مسکنی کی حالت میں کی اور میں بنت غزوہؓ و ان کا مزدور و غلام تھا۔ پیٹ کی روٹی کے بدلے

وہا حَرْثٌ مَسْكِينًا وَتُحْتِ احْبِرًا لَا تَنَالُهُ عَزْوَانٌ مَطْعَامٌ بَطْنِي
وَعَقْفَةٌ دَخَلْنِي اخْتَلَبَ لَهْمٌ اِذَا تَوَلَّوْا وَاحْمِلُوْا لَهْمَهُ اِذَا رَحَلُوْا
فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْغَنِيَّ فَوَاوَا وَجَعَلَ اَنَا هَرْنُوْةً
جس نے دین کو مضبوط بنایا اور ابو ہریرہ کو لوگوں کا پیشوا بنایا۔

خلاصہ الباب ۱۲: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ہجرت کر مدین میں پہنچے تو وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کے
لوگوں کو بے معاہدہ یہ تھا کہ آٹھ یا س برس تک ان کی خدمت کریں عفت و پاکدامنی کے ساتھ اور پیٹ بھر کر کھانا کھاویں یہ
واقعہ قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ حدیث ۲۳۳۵ یہ کلمات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور حدیث
بالعمہ اور عکر کے طور پر کہیں نہ کہ فخر و غرور سے اور قرآن کریم میں ہے۔ ﴿وَإِنَّمَا يُعْمِدُ رَبُّكَ بِضَعْفٍ﴾ یعنی اپنے رب
کی عنایت بیان کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح کے تحدید کی کلمات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا پیشوا بنایا بہت زیادہ احادیث ان سے مروی ہیں اور لوگوں نے ان سے احادیث حاصل کیں اور حق
تعالیٰ شانہ نے ان کو گورنری بھی عطا فرمائی تھی۔

۶ : بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَفِي كُلَّ ذُلٍّ بِمَنْزَرَةٍ
اور عمدہ کجیور کی شرط ٹھہرانا

۲۳۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُضَاعِيُّ شَا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
عُثَابٍ قَالَ أَصَابَ سَيِّئُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاصَةٌ فَلَمَّعَ
ذَلِكَ عَلِيًّا فَحَزَّحَ فَلَمَّعَ عَنَّا لَمَّعَتْ فِيهِ شَيْئًا لَيْقِيَتْ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى نِسْنَانًا لِرُخْلٍ مِّنَ
الْيَهُودِ فَاسْتَفَى لَهُ سِتْعَةَ عَشَرَ ذُلًّا كُلُّ ذُلٍّ بِمَنْزَرَةٍ فَجَبَرَهُ
الْيَهُودِيُّ مِّنْ تَمَرِهِ سِتْعَ عَشْرَةَ غُخْوَةً فَجَاءَ بِهَا إِلَى سَيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُورٍ شَا عَنِ الرَّحْمَنِ شَا
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَحْتِ
اَذَلُّوا الذُّلُّ بِمَنْزَرَةٍ وَاسْتَرْطُوا أَهْلًا حَلْدَةً

۲۳۳۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُتَمِّدِ شَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصْبِي شَا

۲۳۳۶ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو
شدید بھوک لگی حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو کام کی تلاش میں
نکلے تاکہ کچھ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
کھانے کے لئے پیش کر دیں حضرت علیؓ ایک یہودی مرد
کے باغ میں آئے اور اس کے لئے سترہ ذول کھینچے ہر
ذول ایک کجیور کے عوض تو یہودی نے اپنی کجیوروں میں
سے سترہ مجہ کجیوریں پیش کرائیں اعتبار دیا وہ یہ کجیوریں
لے کر اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۲۳۳۷ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ایک
کجیور کے عوض ذول کھینچتا تھا اور یہ شرط ٹھہرا لیتا تھا کہ
عمدہ کجیوروں کا۔

۲۳۳۸ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد آیا

اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ کا رنگ بدلا ہوا لگ رہا ہے؟ فرمایا: ”بھوک“ وہ انصاری اپنے گھر گئے تو گھر میں کچھ نہ ملا وہ کام کی تلاش میں نکلے دیکھا کہ ایک یہودی کھجور کے باغ کو پانی دے رہا ہے۔ انصاری نے یہودی سے کہا تمہارے باغ کو میں پانی دوں؟ کہنے لگا: ٹھیک ہے انہوں نے ہر ڈول ایک کھجور کے عوض نکالا اور انصاری نے یہ شرط بھی ٹھہرائی کہ کالی سوکھی اور خراب کھجور نہیں لوں گا بلکہ اچھی اور عمدہ کھجور لوں گا انہوں نے باغ بیچ کر دو صاع کے قریب کھجوریں حاصل کیں اور نبی کی خدمت میں پیش کر دیں۔

عَنْ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَذَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ خَآءَ زَجَلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَى لَوْنَكُمْ مُتَغَيِّرًا قَالَ (الْحَمْضُ) فَانْطَلَقَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمْ يَجِدْ فِي رَحْلِهِ شَيْئًا فَحَرَحَ بِظُلْمٍ فَأَدَا هُوَ سَهْوَدِيٌّ يَسْتَفِي سَخْلًا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْيَهُودِيِّ اسْتَفِي مَخْلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ ذُلٍّ مَقْرُوفٍ وَاسْطَرَطَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا يَأْخُذَ حَذْرَةً وَلَا نَارِزَةً وَلَا حَشْفَةً وَلَا يَأْخُذَ إِلَّا حِلْدَةً فَاسْتَفَى سَخْرٍ مِنْ ضَاعَتَيْنِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض
بنائی پروینا

۲۳۳۹. حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے محاذِ حِمْزِ ابراہیم سے منع فرمایا (ان کی تشریح کتاب البیوع میں گزر چکی) اور فرمایا تین قسم کے آدمی زمین کاشت کریں ایک وہ مرد جس کے پاس زمین ہو وہ اسے کاشت کرے اور دوسرے وہ مرد جسے زمین بطور عطیہ دی گئی ہو وہ اسے کاشت کرے تیسرے وہ مرد جو زمین سونے چاندی کے عوض کرایہ پر لے۔

۲۳۵۰. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مزارعت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیجؓ کو یہ کہتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو ان کے کہنے پر ہم نے مزارعت چھوڑ دی۔

۲۳۵۱. حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴ : بَابُ الْمَزَارَعَةِ بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ لَمَّا أُوِيَ الْأَخْوَاصُ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَارَعَةِ قَالَ (أَمَّا يَزْرَعُ ثَلَاثَةً رَحْلٌ لَهُ أَزْهَلُ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَحْلٌ مَسْحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مَسَحَ وَرَحْلٌ مُسْكِرٌ أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ).

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ قَالَ لَمَّا سَفَّيْنَا نِيْلَ غَبِيَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَهَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نَحَارِبُ وَلَا نَمْرِي بِذَلِكَ مَاذَا حَسِبَ سَمِعَا وَائِلَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ فَرَحْنَا قَوْلَهُ.

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ لَمَّا

کہ ہم میں سے کچھ مردوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ یہ زمینیں تھائی یا چوتھائی پیدوار کے عوض بٹائی پر دیتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زائد زمینیں ہوں تو وہ یا خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے (بٹائی پر نہ دے)۔

۲۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس زمین ہو تو اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے۔

اَلْاَرْضُ لِلّٰہِ ثُمَّ لِلْاَزْوَاعِ حُدُوثُ غَطَاءٍ فَاِنْ سَعَتْ حَابِرُ بنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ کُنَّا لِرَجَالٍ مِّنْ قَبْلِکُمْ اَوْصِیْنِ یُؤَاحِرُوْنَهَا عَلٰی الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ فَقَالَ الشَّیْءُ صُلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُنْ کُنَّا لَہُ فُضُوْلٌ اَوْصِیْنِ فَلِیُزَوَّعَہَا اَوْ لِیُزَوَّعَہَا اَخَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُتَسَکَّ اَرْضَہُ ۔

۲۳۵۲: حَدَّثَنَا اَبُو اَیُّوبَ بنِ سَعِیْدٍ الْحَضَرَمِیُّ قَالَا اَنَّ نُبُوَۃَ الرُّبْعِ بِنُ مَاعٍ قَالَا مَعَاوِیَۃُ بِنُ سَلَامٍ عَنْ نَحْسِ بْنِ اِمْنٍ کَثِیْرٍ عَنْ اِمْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اِمْنِ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ کُنَّا لَہُ اَرْضٌ فَلْیُزَوَّعَہَا اَوْ لِیُتَسَخَّرَہَا اَحَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُتَسَکَّ اَرْضَہُ ۔

خلاصہ الہاد مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی بودوسر آدمی اس میں محنت کرے اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کل اس کو بٹائی کہتے ہیں جب پیدوار زائد کے نزدیک جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں دلیل رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں محافلہ سے منع کیا گیا ہے۔ جب پیدوار اور صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کا تختہ ان وہاں کے لوگوں کو بطریق معاملہ اور اس کی زمین بطور مزارعت عطا فرمائی تھی۔ انصوحہ الجماعة الانسانی: اسی پر صحابہ اور تابعین کا عمل رہا ہے جو آج تک جاری ہے لہذا اخیر واحد اور قیاس متروک ہو جائے گا۔ صاحبین کے نزدیک مزارعت کی چار صورتیں ہیں قین جائز اور ایک نا جائز۔ جائز صورتیں یہ ہیں (۱) زمین اور بیج ایک آدمی کا ہو اور تیل اور کام دوسرے کا ہو۔ (۲) زمین ایک کی ہو اور باقی (بیج) عمل تیل دوسرے کا ہو۔ (۳) عمل ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا ہو یہ تین صورتیں جائز ہیں۔ (۴) زمین اور تیل ایک کا ہو اور بیج اور عمل (کام) دوسرے کا ہو ظاہر الروایہ کے لحاظ سے صورت باطل اور نا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں تیل بعض پیدوار کے عوض میں اجرت پر لینا لازم آتا ہے جو جائز نہیں نیز اگر بیج اور تیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور زمین اور عمل (کام) دوسرے کا ہو۔ یا صرف تیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا ہو یا صرف بیج ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا تو یہ تین صورتیں بھی فاسد ہیں تفصیل کے لئے درجی کا مطالعہ کیجئے۔

پاپ: زمین اجرت پر دینا

۸: ثَابِتُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

۲۳۵۳: حَدَّثَنَا اَبُو شُرَيْبٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ سُلَيْمَانَ وَائُوْ ۔ ۲۳۵۳: حضرت ثابغ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ

زمین کھیت اجرت پر دیا کرتے تھے انکے پاس ایک صاحب آئے اور رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہوئے سنایا کہ اللہ کے رسولؐ نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمرؓ کے میں بھی انکے ساتھ ہوا یہ مقام بلاط میں رافع بن خدیج کے پاس پہنچے اور اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کھیت کرائے پر دینا ترک فرمادیے۔

۲۳۵۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کرنے کے لئے دے دے اور اجرت پر نہ دے۔

۲۳۵۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ سے منع فرمایا۔

اور محافلہ زمین کو کرایہ پر لینے کو کہتے ہیں۔

چاپ: خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض

کرایہ پر دینے کی اجازت

۲۳۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب لوگوں کو زمین اجرت پر دینے کے متعلق کثرت گفتگو کرتے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کی منع فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت کیوں نہیں دیتا اور کرایہ پر دینے سے منع نہ فرمایا تھا۔

۲۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَسَاءَ وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (إِذَا قَالَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ غَمَسٍ) عَنْ سَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ كَانِ لِبُكَيْرٍ لَزْطَةً مَرَارِغًا فَاتَاهُ أَسْنَانُ فَاحْزَرَهُ عَنْ رَافِعٍ نَسْنَسَ حَذَرَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَرَاءِ الْمَرَارِغِ فَهَدَبَ ابْنُ عُمَرَ وَهَدَتْ مَعَهُ حَتَّى قَاتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَاحْزَرَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَى عَنْ كَرَاءِ الْمَرَارِغِ فَتَرَكَ عِنْدَ اللَّهِ كَرَاءَهَا

۲۳۵۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ كَثِيرٍ نَسْنَسَ الْحَفْصِيُّ قَاتَاهُ صَفْرَةَ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مِطْرَبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَامِرٍ نَسْنَسَ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ حَطَبًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (مَنْ كَرَأَتْ لَهُ لَزْطَةً فَلْيُزْرِعْهَا وَلْيُزْرِعْهَا) وَلَا يُؤَاجِرْهَا

۲۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَاتَاهُ مِطْرَبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَاتَاهُ الْمَلِكُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخُثَيْمِ عَنْ ابْنِ سَلَمَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَاتَاهُ الْخَزَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سَعِيدٍ الْخَلَوِيَّ يَقُولُ يَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُحَافَلَةُ اسْتِجْارُ الْأَرْضِ

۹: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كَرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ

بِالْذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۲۳۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْكَثِيرِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ ابْنَهُ النَّاسَ فِي كَرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَسْأَلُوا أَحَدَكُمْ الْخَاءَ) وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَرَاءِهَا

۲۳۵۷: حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُسْرِيُّ قَاتَاهُ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت زمین دے (کاشتکاری کے لئے) یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے عوض اتنے اتنے (پیسے یا) کوئی چیز لینے سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہی حق ہے انصار اس کو کھا قتلہ کہتے ہیں۔

الرِّزَاقُ اِمَّا مَعْمُرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَنْسَحُ احَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضًا حَتَّى لَهُ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا) بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْفَحْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمَحَافَلَةُ

۲۳۵۸۔ حضرت حذافہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن رافعؓ سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کرایہ پر دیتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ تمہاری اور جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ میری پھر ہمیں پیداوار کے عوض زمین کرایہ پر دینے سے منع کر دیا گیا اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینے سے منع نہیں کیا گیا۔

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَخْسِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُطَيْلَةَ بْنِ قَبَسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ لَكَ مَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَسَى مَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ فَهَيْسَا أَنْ تُكْرِيَهَا بِنَا أَخْرَجَتْ وَلَمْ تَنْتَهِ أَنْ تُكْرِي الْأَرْضَ بِالْأُورُقِ

باب: جو مزارعت کروہے

۲۳۵۹۔ حضرت رافع بن خدیجؓ اپنے چچا طلحہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایک مفید کام سے منع فرمایا میں نے کہا: جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ حق ہے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے زمین کا کیا کرتے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم تہائی چوتھائی یا چند و تنہم جو کے عوض اجرت پر دیتے ہیں فرمایا ایسا مت کرو خود کاشت کرو یا کسی دوسرے کو کاشتکاری کیلئے دے دو۔

۱۰: بَابُ مَا يَنْكُرُ مِنَ الْمَزَارَعَةِ
۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ التَّوَاهِمِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ سَأَلَ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَاجِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَخْتَصِمُ عَنْ عَبْدِ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ لَنَا وَإِنَّمَا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا تَضَعُونَ بِمَحَافِلِكُمْ) فَلَمَّا نَوَّحُوا عَنْهَا عَلَى الثَّلَثِ وَالرُّبْعِ وَالْأَوْسُقِ مِنَ التَّوَزُّعِ الشُّعْبِ فَقَالَ (فَلَا تَعْمَلُوا إِلَّا زَعُومًا أَوْ زُرْعُومًا)

۲۳۶۰۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی جب اپنی زمین سے مستغنی ہوتا تو تہائی چوتھائی اور آدھی پیداوار کے عوض کاشت کیلئے دے دیتا اور تین تالیوں کی شرط ٹھہرا لیتا کہ انگی پیداوار میں لوٹا اور بھوسہ میں لوٹا اور ربیع کے پانی سے جو پیداوار ہو وہ میں لوٹا اور اس وقت زندگی پر مشقت تھی

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخْسٍ أَنَّنَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَسْزُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا شَتَعْلَى عَنْ أَرْضِهِ اعْطَاهَا بِالثَّلَثِ وَالرُّبْعِ وَالشُّعْبِ وَاسْتَوْرَطَ ثَلَاثَ حُدُودٍ وَالْقَضَاةُ وَمَا يَنْتَفِي الرُّبْعُ وَكَانَ الْغَيْشُ إِذَا دَاكَّ شَدِيدًا وَكَانَ يَعْمَلُ

فِيهَا سَاحِدِيدٌ وَسَمَا خَذَةُ اللَّهِ وَلَئِيصٌ بِهَا مَسْعَةٌ فَلَمَّا بَا
رَأَعُ نَسْ حَدِيثٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَا نَحْمُ عَنْ أَنْبَرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةً لِلَّهِ وَطَاعَةً رَسُولُهُ
أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا نَحْمُ عَنْ
الْحِفْلِ وَيَقُولُ (مَنْ اسْتَعْنَى عَنْ أَزْوَاجِهِ فَلَيْسَ بِهَا أَحَدًا
أُولَئِكَ)۔

فرماتے ہیں بٹائی پر دینے سے اور فرماتے ہیں کہ جس کو اپنی زمین کاشت کرنے کی حاجت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو کاشت
کیلئے مفت ہی دے دے یا زمین خالی پڑی رہے دے۔

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو
غَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي
الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّسَّاسِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ بَعَثَ اللَّهُ
لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَمَّا وَاللَّهِ أَكْثَرُ مَا بَلَغْتُ مِنَ الْإِسْلَامِ أَنِّي
رَجُلَانِ الشَّيْءَ ۖ وَفَدِ الْفَتْلُ فَقَالَ (إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ
فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ) فَسَمِعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَوْلَهُ (فَلَا
تُكْرُوا الْمَزَارِعَ)۔

۱۱ : نَابِ الرُّخَصَةِ فِي الْمَزَارِعَةِ

بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ

۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّهَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لَطَاوُسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ
نَرَحْتُ هَذِهِ الْمُحَابِرَةَ فَأَتَيْتُهُمْ بِرَسُولٍ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ فَقَالَ - أَيْ عَمْرُو! أُنْغِبُهُمْ
وَأَعْطِيَهُمْ وَإِنْ مَعَاذَ اللَّهِ جَلَّ أَحَدُ النَّاسِ عَلَيْهَا عَدْنَا وَإِنْ
أَعْلَسَهُمْ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ) أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ (لَا يَنْسَحُ أَحَدُكُمْ

(گزارہ مشکل سے ہوتا تھا) اور کا شکار لو ہے اور دوسری
چیزوں سے زمین میں بحث کرتا پھر اس سے قانکہ حاصل
کرتا کہ ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہا کہ اللہ
کے رسول نے تمہیں ایک ایسے کام سے منع فرما دیا ہے
جس میں تمہارا نفع تھا یا شاید اللہ اور رسول کی اطاعت میں
تمہارے لئے زیادہ نفع تھا اور اسکے رسول تمہیں منع

فرماتے ہیں بٹائی پر دینے سے اور فرماتے ہیں کہ جس کو اپنی زمین کاشت کرنے کی حاجت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو کاشت
کیلئے مفت ہی دے دے یا زمین خالی پڑی رہے دے۔

۲۳۶۱ - حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ (حضرت) رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی
مغفرت فرمائے بخدا اس حدیث کو میں ان کی نسبت
زیادہ جانتا ہوں بات یہ تھی کہ دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ باہم لڑ چکے تھے تو
آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہی حال ہے تو کھیت اجرت پر
مت دو تو رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) نے یہ آخری
الفاظ کہ ”کھیت اجرت پر مت دو“ سن لئے۔

چاپ: تمہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض

مزارعت کی اجازت

۲۳۶۲ - حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس
سے کہا: ابو عبد الرحمن اگر تم یہ بٹائی پر دینا چھوڑ دو (تو
بہتر ہے) کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول نے
اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمانے لگے: اے عمرو! میں تو لوگوں
کی مدد کرتا ہوں اور انکو دیتا ہوں اور معاذ بن جبل نے
ہمارے سامنے لوگوں سے یہ معاملہ کیا (اور زمین کی اجرت
وصول کی) اور صحابہ میں بڑے عالم ابن عباس نے مجھے

۱۳: بَابُ مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ

چاپ: کسی قوم کی زمین میں ان کی

بغیر اذنیہم

اجازت کے بغیر کاشت کرنا

۲۳۶۶: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۷: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو کسی قوم کی زمین ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو اس کو پیدوار میں سے کچھ نہ ملے گا البتہ اس کا خرچہ اسے واپس کیا جائے گا۔

۲۳۶۶: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

خلاصہ: کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرنا۔

۱۴: بَابُ مُعَامَلَةِ السَّجِيلِ وَالْكُرْمِ

چاپ: کھجور اور انگور بٹائی پر دینا

۲۳۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

چاپ: کھجور میں پیوند لگانا

۱۵: بَابُ تَلْقِيحِ الشَّجْلِ

۲۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

۲۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَوَّعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ غَيْرَ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّوْءِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ بَقْعُهُ».

فرمایا: مجھے نہیں خیال کہ اس سے کچھ فائدہ ہو لوگوں کو آپ کا یہ فرمان معلوم ہوا تو انہوں نے بیوند کاری ترک کر دی انہیں اندازہ ہوا کہ اس بار پھل کم ہوا مگر اس کا علم ہوا تو فرمایا: وہ تو میرا خیال تھا اگر اس میں کچھ فائدہ ہے تو کر لیا کرو میں تو بس تمہاری مانند انسان ہوں اور خیال کبھی غلط ہوتا ہے کبھی صحیح لیکن جو بات میں تمہیں کہوں کہ اللہ نے فرمائی ہے (تو اس میں غلطی نہیں ہو سکتی) کیونکہ میں ہرگز اللہ پر جھوٹ نہ بولوں گا۔

۲۳۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا: یہ کیسی آواز ہے صحابہ نے عرض کیا کج گور کو بیوند لگا رہے ہیں۔ فرمایا: اگر یہ ایسا نہ کریں تو بھی پھل اچھا ہو اس سال انہوں نے بیوند کاری نہ کی تو اس سال کج گور خراب ہوئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمایا: اگر تمہارا دنیا کا کام ہو تو اس کو تم بکھو اور اگر کوئی دینی امر ہو تو اس کا تعلق مجھ سے ہے۔

(مَا بَضَعُ هُوَ لَا) فَأَلْزَأَ بِأَخَذُونَ مِنَ الذَّكْرِ لِيُحْتَذِلُوا فِيهِ
أَذْنَعِي قَالَ (مَا أَطْعَمُ ذَلِكَ بَعْضِي شَيْئًا) فَلَمَّعْنَهُمْ فَمَرَّ شَوْهًا
مَرَّلُوا عَنْهَا فَلَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (إِنَّمَا هُوَ
الطَّرُّ إِنْ كَانَ بَعْضِي شَيْئًا فَاصْغَوْا فَإِنَّمَا آتَاكُمْ مَثَلَكُمْ وَإِنْ
الطَّرُّ يَحْطِطُ وَيُصْنِبُ وَلَكِنْ مَا فَلَكَ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ فَلَنْ
أَخْذَبَ عَلَى اللَّهِ).

۲۳۷۱۔ أَخَذْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ قَالَا عَفَانُ قَالَا حَشَا قَالَا
نَاسُكَ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ وَهَشَامُ بْنُ غَزْوَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ أَصْوَاتًا فَهَسَا (مَا هَذَا الصَّوْتُ) قَالُوا
الشَّجَلُ يُؤْتِرُوهَا فَقَالَ (لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا لَصَلَحَ) فَلَمْ يُؤْتِرُوا
عَامِدَةً فَهَسَا شَيْئًا فَلَمْ يَكْزُرَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
(إِنْ كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ
أَمْرِ دِينِكُمْ فَالِيَّ).

خلاصہ الباب ۱۶ ☆ معلوم ہوا کہ نبی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دین سکھانے آتے ہیں دنیا کے امور میں پیغمبر کو غلطی بھی لگ سکتی ہے۔ لہذا انا بشر مطلق یعنی میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں اس حدیث میں یہ الفاظ بہت واضح ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت قرآن و حدیث سے ثابت ہے بعض لوگ اتنی ظاہر بات کو بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جب پیغمبر کی والدہ اور والدہ اور اولاد و رشتہ دار بیویاں ہوں وہ بشری ہو گا وہ فوری تو نہیں ہو سکتا لیکن فرشتوں کی کوئی رشتہ داری ماں باپ بیوی بچے نہیں ہیں۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اگر نبی علم غیب رکھتے تو صحابہ کرام کو یہ مشورہ نہ دیتے کہ اس دفعہ بیوند کاری نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دین کا فہم عطا فرمائے۔ آمین

باب: اہل اسلام تین جہزوں میں

۱۶: بَابُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ

شریک ہیں

فی فلاہ

۲۳۷۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ حَرَاثٍ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں پانی، چارہ اور آگ اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جاری پانی مراد ہے۔

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں روکی نہ جائیں پانی، چارہ اور آگ۔

۲۳۷۴: حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سے چیز روکنا حلال نہیں۔ فرمایا پانی، نمک اور آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پانی کی وجہ تو ہمیں معلوم ہے نمک اور آگ میں کیا وجہ ہے۔ فرمایا درجی حیراء جس نے آگ دے دی گویا اس نے اس آگ پر پکے والی تمام چیز صدقہ کی اور جس نے نمک دیا گویا اس نے اس نمک سے خوش ذائقہ ہونے والا تمام کھانا صدقہ کیا اور جہاں پانی ہو وہاں کوئی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی چائے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جہاں پانی نہ ہو وہاں کوئی مسلمان کو پانی چائے تو گویا اس نے ایک جان کو زندگی بخشی۔

نہ حوزہ الشیخی عن العوام نہ حوزہ عن معابد
عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ (المسفلون
شركاء في ثلاث هي الماء والكلاء والنار وتمة حرام)

قال أبو سعيد يعني الماء الحار

۲۳۷۳: حدثنا محمد بن عبد الله بن يزيد ثنا شفيان
عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول
الله ﷺ قال (ثلاث لا يفتن الماء والكلاء والنار)

۲۳۷۴: حدثنا عثمان بن حلال الواسطي ثنا علي بن
غراب عن أبي هريرة عن مرزوق عن علي بن زيد بن جذعان
عن سعيد بن المسيب عن عائشة رضي الله تعالى عنها
أنها قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الشيء
الذي لا يحل منه قال (الماء والملح والنار) قالت قلت
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الماء قد عرفناه فما
سأل الملح والنار قال (يا خميراء) من أعطى ملأه فكانما
تصدق بحبيص ما أنصحت تلك النار ومن أعطى ملأها
فكانما تصدق بحبيص ما طيب ذلك الملح ومن
سقى مسلمًا شربة من ماء حيث لا يؤخذ الماء فكانما
أعطى رقعة لا يؤخذ الماء فكانما أحيها)

خلاصہ الباب ۲۳۷۵: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن خراش مترک راوی ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بعض ائمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ حدیث ۲۳۷۴ میں جوزی نے اس کو موضوع فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد اور احمد نے ابو خراش سے تخریج کی ہے اور بھی حدیث کی کتابوں میں یہ روایت دوسری سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ ان تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں لیکن اگر کسی خاص مقام یا برتن میں پانی جمع کیا گیا ہو تو وہ خاصہ دمی ہی ہوگا جس کا برتن یا مقام سے پھر بھی احادیث سے ثابت ہو کہ یہ تین چیز مانگنے والے کو بلا معاوضہ دینے کی تاکید استنباطا ثابت ہوتی ہے۔

باب: نہریں اور چشمے جاگیر میں دینا

۱: بَابُ أَقْطَاعِ الْأَنْهَارِ وَالْعُيُونِ

۲۳۷۵: حضرت انیس بن مالہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس نمک کی جاگیر چاہی جس کو سد مارب کا

۲۳۷۵: حدثنا محمد بن أبي عمر العديني شافعي بن
سعيد بن علقمة بن سعيد بن انيس بن مالك

عَمِيْنُ ثَابِتٌ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ اَبِيصَ عَنْ حَمَّالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَبِيصَ عَنْ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَفْطَحَ الْمَلْحَ الَّذِي يُعَالُ فِيْهِ مَلْحٌ سَدَ مَارِبَ فَاقْطَعَهُ لَهُ ثُمَّ اِنْ اَلَا فَرَّغَ اِنْ حَابِسَ التَّيْمِيْنِ اَنَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللهِ اَبَى قَدْ وَرِثْتُ الْمَلْحَ فِي الْحِجَابِيَّةِ وَهُوَ مَارِبٌ لِنَسِ بِهَا مَاءٌ وَمِنْ وَرْدَةٍ اخَذَهَا وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَذِّ فَاسْتَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيصَ عَنْ حَمَّالٍ فِيْ فَطِيْعِهِ فِي الْمَلْحِ فَقَالَ قَدْ اَقْلَتَكَ مِنْهُ عَلَى اَنْ تَجْعَلَهُ مِنْى صَدَقَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَذِّ مِنْ وَرْدَةٍ اَحَدَةٍ)

قال فرّخ وهو اليوم على ذلك من ورده
احده

قَالَ فَمَقْطَعُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا
وَمَخْلًا بِالْخَرْبِ خَرْبٍ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَئِذٍ أَقَالَهُ بِهِ

☆ خلاصہ: الزام یہ اس سے یہ مسئلہ نکالا کہ تنگ کی کان اور مسلمانوں کا اس میں حق ہوتا ہے جس طرح دریا سمندر چلتے ہیں اعلیٰ اخلاق کا ثبوت بھی ہے۔

١٨ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ
٢٣٤٦ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ عُبَيْدِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ
السَّمْرِئِ وَرَأَى ثَابِتًا يَتَعَوَّنُ الْمَاءَ فَقَالَ لَا يَتَبِعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ بَيْعَ الْمَاءِ .

٢٣٤٤ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الْحَمَوِيُّ قَالَا نَا وَكَفَّ شَا أَسْنُ خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

تمک کہا جاتا ہے (سدا رب جگہ کا نام ہے) آپؐ نے انہیں وہ جاگیر دے دی پھر اقرع بن حابس حبشی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں زمانہ جاہلیت میں تمک کی ایک کان پر گیا تھا اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں کچھ پانی نہیں ہے جو جائے تمک لے لے وہ جاری پانی کی طرح ختم نہیں ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں بن حمال کو جو جاگیر دی تھی اسے ختم کرنا چاہا تو انہیں نے کہا میں اس شرط پر ختم کرتا ہوں کہ آپ اس کو میری طرف سے صدقہ کر دیں تو آپؐ نے فرمایا۔ وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور وہ جاری پانی کی طرح ہے جو وہاں جائے تمک لے لے حدیث کے راوی فرج کہتے ہیں کہ وہ اب بھی اسی طرح ہے جو جاتا ہے تمک لے لیتا ہے۔ انہیں کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ جاگیر ختم فرمائی تو اس کے بدلہ جرف مراد (نامی جگہ) میں مجھے زمین اور کھجور کے درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

خلاصۃ السباب: اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ تنک کی کان اور معدنیات کی کانیں ایک آدی کی ملک نہیں ہوتیں بلکہ عام مسلمانوں کا اس میں حق ہوتا ہے جس طرح دریائے سندھ جیسے یہ تمام مسلمانوں کے ہیں اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت بھی ہے۔

جواب: پانی پیچنے سے ممانعت
۲۳۷۶۔ حضرت ایاس بن مہد حر فی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ پانی چڑ رہے ہیں تو فرمایا: پانی مت پیو اس لئے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پیچنے سے منع فرماتے سنا۔

۲۳۷۷۔ حضرت چاہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے زائد پانی کی بیچ

حاجہ قال یہی رسول اللہ ﷺ عن منع فضل الماء سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب : پانی جب کسی شہر یا یا چشمہ میں موجود ہو تو وہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتی ہے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے ایسے برتن میں بھر لیا ہو تو پھر بیچنا جائز ہے۔ اور اس آدمی کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنَعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِمَنْعِ بِه الْكَلَاءِ
باب : زائد پانی سے اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ گھاس سے روکے منع ہے

۲۳۷۸ حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان عن ابي الزناد عن انس الاخرج عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال (لا يمنع احدكم فضل ماء لم يمنع به الكلاء)
 ۲۳۷۸ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے ایک زائد پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے ذریعہ گھاس سے روکے۔

۲۳۷۹ حدثنا عبد الله بن سعيد ثنا عتبة بن سليمان عن حارثة عن غيرة عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ (لا يمنع فضل الماء ولا يمنع بفضله)
 ۲۳۷۹ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے اور جو پانی کوئیں میں بچ رہے اس سے نہ روکا جائے۔

خلاصۃ الباب : ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جنگل کا پانی اور گھاس جو خود آگ ہو کسی کی ملک میں ہو تو ضرورت سے زائد دوسرے لوگوں سے روکنا منع ہے بلکہ اصحاب حنفیہ فرماتے ہیں کہ حاجت سے زائد جنگلی گھاس اور پانی دوسرے لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے اور امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر اس کے پانی روکنے سے دوسرے لوگوں کو مویشی چرانے میں تکلیف ہو تو پانی روکنا حرام ہے۔

۲۰ : بَابُ الشَّرْبِ مِنَ الْأَوْجِيَةِ وَمَقْدَارِ حَبْسِ الْمَاءِ
باب : کھیت اور باغ میں پانی لینا اور پانی روکنے کی مقدار

۲۳۸۰ حدثنا محمد بن زهير ثنا انا النبي ﷺ عن انس شهاب عن غيرة بن الزبير عن عبد الله بن الزبير عن زغلان الانصاري حاصم الزهري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في سراج الحرة التي يسقون بها السحل فقال الانصاري سراج الماء من فاس حله فاحصصا عند رسول الله صلى الله عليه وآله ثم
 ۲۳۸۰ حضرت عبداللہ بن زہیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے اللہ کے رسولؐ کے سامنے زہیرؓ سے حرہ کی اس نہر کے بارے میں پوچھا کیا جس سے سکھور کے درختوں کو سنبھلتے ہیں۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دو تاکہ بہتا رہے۔ زہیرؓ نے مانے یہ دونوں اپنا جھگڑا اللہ کے رسولؐ کے پاس لے گئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : اسے زہیرؓ تم سنبھلو پھر اپنے

پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو (زیرِ مٹی زمین نہری کی طرف تھی) اس پر انصاری غضبناک ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (آپؐ نے فیصلہ میں زیر کی رعایت کی) اس لئے کہ وہ آپؐ کا پھوپھی زاد بھائی ہے اس پر اللہ کے رسولؐ کے چہرہ کا رنگ خضر ہو گیا پھر آپؐ نے فرمایا: تم درخت پیچو پھر پانی رو کے رکھو یہاں تک کہ پانی دیوار تک پہنچا جائے (اندازاً آٹھ تک) (آپؐ کا یہ فیصلہ ضابطہ کے موافق تھا پہلے فیصلہ میں آپؐ نے اس انصاری کی رعایت کی تھی) حضرت زیرؒ فرماتے ہیں بخدا میرا گمان ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی: ”قسم ہے آپؐ کے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہ ہو گئے جب تک اپنے اختلاف میں آپؐ کو حکم نہ بنائیں پھر آپؐ کے فیصلے سے اپنے دل میں تلخی محسوس نہ کریں اور اسے دل سے تسلیم کر لیں۔“

۲۳۸۱: حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہرور کے والے کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا بیٹھے والے سے پہلے پیچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی رو کے پھر بیٹھے والے کے لئے پانی چھوڑ دے۔

۲۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: پانی رو کے رکھے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچے جائے پھر پانی چھوڑ دے۔

۲۳۸۳: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴ لے کے گھور کے درختوں کو سنبھنے میں یہ فیصلہ فرمایا: اوپر والا پہلے پیچے پھر نیچے والا پیچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی بھر لے پھر اپنے

لفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (اسی ماؤنبر) اثم ارسى السماء. (التي حاربك) فغضب الانصاري فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان ابن عمك؟ فقلون وخه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال (يا زهير اسق) ثم اخس السماء حتى يرجع الى الحذر) قال فقال الرئير والثلثه اني لا احسب هذه الآية نزلت في ذلك (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما) [السماء: ۶۵]

۲۳۸۱: حدثنا ابراهيم بن الميمون الحرابي قال سمعنا بن مسعود بن نفعلة بن ابي مالك حدثني محمد بن غفلة بن ابي مالك عن عمه نفعلة بن ابي مالك قال قضى رسول الله ﷺ في سبيل مهزود الاغلى فوق الانفل بسقى الاغلى الى الكعس ثم يرسل الى من هو اسفل منه ۲۳۸۲: حدثنا احمد بن عبد الله بن ابي اسحق عن الزخمين حدثني ابي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن حذافه ان رسول الله ﷺ قضى في سبيل مهزود ان يمسك حتى يبلغ الكعس ثم يرسل الماء

۲۳۸۳: حدثنا ابو اسحق عن الحسن بن يحيى بن الوليد عن عباد بن الصامت ان رسول الله ﷺ قضى في شرب النخل من السيل ان الاغلى ساق الاغلى ينسرب قبل الانفل

وَيَسْرُكُ الْمَاءَ إِلَى الْكَفِّسِ ثُمَّ يُرْسِلُ لَمَاءَ الْإِنْفِطَالِ بَعْدَ مَا كَيْفَ جَعُوزَ دَسْ وَأُورِي سِلْسِلَةً جَانِبَ رِجْلَيْهِ
الَّذِي بَيْنَهُ وَكَذَلِكَ حَتَّى يَفْصِي الْحَوَاطِظَ أَوْ يَفْصِي الْمَاءَ نِكَ سَبْ بِأُغْ سِرَابٍ هُوَ جَانِبُ يَدَيْهِ قَسَمَ هُوَ جَانِبُ

خلاصہ: باب ۲۰ اس قصہ سے یہ سبق ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو دل سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا فرض ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت عادل اور انصاف کرنے والے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فیصلہ میں اس آدمی کی حمایت طوعاً و خفاً کر رکھی تھی لیکن وہ راضی نہ ہوا تو آپؐ نے یہ فرمایا کہ اسے زہ اپنے درختوں کو پہنچا لو پھر پانی کو روک نہ یہاں تک کہ مینڈھوں تک بھر جائے اس کے بعد مسایہ کی طرف چھوڑ۔ بہر حال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے اس کے بغیر ایمان ہی نہیں۔ لیکن یہ مغالطہ نہ رہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کسی کتاب میں کوئی حق کی بات نہیں یہ مغالطہ اپنے ذہن میں نہیں لانا چاہئے اس لئے کہ احادیث میں ابھال ہے اس بھال کی تشریح و تفصیل ائمہ کرام (امام ابوحنیفہ، مالک وشافعی اور احمد بن حنبل) نے کی ہے ان ائمہ کرام کے کہوں کے بغیر قرآن و حدیث کچھ میں نہیں آتے ان فقہاء کی کتابوں میں جو مسئلہ ہوتا ہے وہ حدیث کی تشریح ہوتا ہے تو وہ یہ کہ حدیث ہی کا مسئلہ ہوا۔

باب: پانی کی تقسیم

۲۱: بَابُ قِسْمَةِ الْمَاءِ

۲۳۸۳۔ حضرت عوف مرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھوڑے پانی پلانے کے لئے لائے جائیں تو الگ الگ گلاسے جائیں۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرِينَةَ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَامِيُّ أَنَا أَبُو الْحَدَّادِ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُرْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَذْأُ مَا لِحَيْلٍ يَوْمَ وَزِدْهَا).

۲۳۸۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تقسیم جاہلیت میں ہو چکی وہ اسی پر برقرار رہے گی اور جو تقسیم اسلام کے بعد ہوگی تو وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو گی۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ نَا قُؤَيْسُ بْنُ دَاوُدَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَهَابٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي عَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُّ قِسْمٍ قَسَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قَسَمَ وَكُلُّ قِسْمٍ أَقْرَبَ كُنْ أَلَا سَلَامَ فَهُوَ عَلَى قِسْمِهِ أَلَا سَلَامَ).

باب: کنویں کا حريم (مساحہ)

۲۲: بَابُ حَرِيمِ النَّوْرِ

۲۳۸۶۔ حضرت عبداللہ بن مظہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شَكْبَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُسَيْيِّ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الضَّاحِ لَسَا عِنْدَ الْوُفَّاتِ اِنَّ عَطَاءَ قَالَا لَہَا اِسْمَاعِلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَلَّى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ حَفَرَ نَزْلًا فَلَهُ اَنْ يُغَوَّرَ دِرَاغًا عَطَاءً لَهَا شَيْئًا)
 ارشاد فرمایا کہ جس نے کنواں کھودا تو چالیس ہاتھ چکہ اس کے گرد جانور بٹھانے کے لئے اُس (کھودنے والے) کی ہوگی۔

۴۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصُّغْدَى ثَنَا مَسْزُورُ بْنُ ضَمِيرٍ ثَنَا نَاسٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَاقُوبَ بْنِ عَالِبٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (وَحَرِيمٌ الْبَيْرِ مَنْزِلٌ شَالِهًا)
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنویں کا حریم وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی رسی شالہا (شالہا)

خازنہ الربیب: حریم احاطہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کنویں کے ارد گرد احاطہ چالیس گز ہے۔ یہی مذہب امام ابو یوسف اور محمد کا ہے۔ اس کے ارد گرد ہر طرف سے چالیس گز تک دوسرا کوئی شخص کنواں نہیں کھود سکتا۔

۲۳: بَابُ حَرِيمِ الشَّجَرِ : چالپ: درخت کا حریم

۴۳۸۸: حَدَّثَنَا عَنْدُ وَهْدٍ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ اَنَّ الْفُضْلَ لَسَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ غَفِيَةَ أَخْبَرَنِي اِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الزُّوَلَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَحَسَى فِي الشَّجَلَةِ وَالْخُلْطِ وَالْفَلَاحَةِ لِلزُّخْلِيِّ فِي السَّحْلِ فَيُخْلِفُونَ فِي حُقُوقِ ذَلِكَ فَحَسَى اَنْ لِكُلِّ شَجَلَةٍ مِنْ اُولَئِكَ مَنْ لَا يَسْقِلُ مَنْعُ حَرِيمِهَا حَرِيمٌ لَهَا
 حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کھجور کے ایک دو تین درختوں میں جو کسی باغ میں ایک مرد کے ہوں اور ان کے حقوق میں اختلاف ہو جائے آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ہر درخت کے نیچے اتنی ہی زمین ملے گی جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں۔

۴۳۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصُّغْدَى ثَنَا مَسْزُورُ بْنُ ضَمِيرٍ ثَنَا نَاسٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَلَّى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ (وَحَرِيمٌ الشَّجَلَةِ مَنْزِلٌ شَالِهًا)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کے درخت کا احاطہ وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی شاخیں پھیلیں۔

۲۴: بَابُ مَنْ بَاعَ عَقَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي يَوْمِهِ : چالپ: جو جائیداد بیچے اور اس کی قیمت سے مثلاً

۴۳۹۰: حَدَّثَنَا اَبُو سَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَسَا وَكَانَ عِنْدَ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي يَوْمِهِ كَانَ
 حضرت سعید بن حریت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو گھریا جائیداد فروخت کرے اور پھر قیمت کو اس قسم سے (جائیداد یا مکان خریدنے) میں نہ صرف کرے۔ ۰۰

اس لائق ہے کہ اس میں اس کے لئے برکت نہ ہو۔

فَمَا أَنْ لَا يُارَكَ فِيهِ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسَارٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُحَنِدِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَيْرٍ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ بْنِ حُرَيْثٍ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ

۲۳۹۱: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گھر فروخت کرے اور اس کی قیمت دوسرا گھر وغیرہ خریدنے میں صرف نہ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی۔

۲۳۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعُمَيْرُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا
مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ
مَيْسُورٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حَذِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ حَذِيفَةَ
الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ
لِنَفْسِهِ فِي مَثَلِهَا لَمْ يُتَرَكْ لَهُ فِيهَا).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشفعة

شفعة کے ابواب

۱: بَابُ مَنْ بَاعَ رِبَاعًا فَلْيُؤَدِّ

جواب: غیر منقولہ جائیداد فروخت کرے تو

شَرِيكُهُ

اپنے شریک کو اطلاع دے

۲۳۹۲ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
لَسَا شُعْبَانَ بْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَامِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلَا يَبِيعُهَا
حَتَّى يَبْعَثَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)

۲۳۹۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَلَمٍ قَالَا قَالَا
بُرَيْدُ بْنُ هَازِمٍ أَنَا شَرِيكَ عَنْ سَمَكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
أَسْنِ عَسَا بْنِ السَّيِّدِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلَا يَبِيعُهَا
حَتَّى يَبْعَثَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)

۲۳۹۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کھجوروں کا باغ
یا زمین ہو تو وہ اسے اپنے شریک پر پیش کرنے سے قبل
فروخت نہ کرے۔

۲۳۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو
اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اسے اپنے پڑوسی پر پیش
کرے۔

خلاصۃ الباب شفعة بروزان فعلیہ: بمعنی مفعول ہے امام مفرزی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا فعل عربوں سے نہیں سامیا
البتہ فقہاء نے لکھے ہیں "بَاعَ الشَّفِيعُ الْأَرْضَ الشَّيْءُ يَشْفَعُ لَهَا" لغت میں اس کے معنی جفت کرنا اور ملانا ہے۔ اسی سے
شفاعت ہے کہ اس کے ذریعہ زمین گناہ گار کا توبہ کیلئے گناہ گار اور کامیاب لوگوں کے ساتھ ملیں گے۔ چونکہ شفیع (شفعة کرنے
والا) ماخوذ بالفتح کو اپنی ملک کے ساتھ ملتا ہے اس لئے اس کا نام شفعة ہے۔ اصطلاح میں شفعة کہتے ہیں مشتری پر زبردستی کر
کے اس کے مال کے عوض زمین کا مالک ہو جانا۔ حق شفعة متعدد احادیث سے ثابت ہے (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ "شفعة پر ایسی شرکت میں ہے جس میں بڑا رہ نہیں ہوا ہو مکان میں ہو یا زمین میں۔ یہ حدیث مسلم اور دارقطنی نے
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (۲) احادیث میں حق شفعة کا ثبوت سے اردوئے حدیث حنفیہ کے نزدیک شفعة پہلے
اس کے لئے ثابت ہوتا ہے جو گیس میں شریک ہو اگر وہ طلبگار نہ ہو تو اس کے لئے جو حق بیع میں شریک ہو اگر وہ بھی

عبارت نہ ہو تو اس پر وہی کے لئے جو مشقہ ۱۰ مکان سے متصل ہو۔ مثلاً ایک مکان دو شریکوں میں مشترک تھا ایک شریک نے اس کو کسی غیر سے ہاتھ فروخت کر دیا تو حق شفعہ اولاً شریک مکان کے لئے ہوگا اگر وہ نہ ملے تو اس کا حق ختم ہو جائے گا اور اگر اس مکان کے حقوق میں تیسرا لوگ شریک ہوں مثلاً اس مکان میں کسی وقت گزارہ ہوا تھا اور سب نے اپنا حصہ جمع کر لیا تھا مگر راستہ میں سب کی شرکت باقی ہے اور نفس معی کے شریک نے حق شفعہ چھوڑ دیا تو حق شفعہ شریک حق معی کہنے ہوگا اگر وہ بھی چھوڑ دے تو پڑوسی کے لئے ہوگا یہی مذہب شریعہ بھی اٹھنی ابن میرین، حکم حماد حسن، طاووس، سفیان، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شہر ماکہ ہے۔ ترتیب مذکور کی دلیل مصنف حیدر رزاق میں ہے کہ شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفعہ اولیٰ ہے پڑوسی سے اور پڑوسی اولیٰ ہے جب سے۔ نیز حضرت شریع فرماتے ہیں الحلیط احل من النسب و التعلیق احق من الحار و العار مفسر سواہ (ابن ابی شیبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نیز شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ آدمی اپنی شخص کی ہمسائیگی سے تکلیف نہ پائے اور یہ حکمت تینوں طبعوں کو شامل ہے البتہ میں ملک میں شرکت سب سے قوی ہے لہذا وہ سب سے مقدم ہے پھر معی کے حقوق میں اتصال و اشتراک اقویٰ ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی شرکت ہے اس کے بعد جوار (ہمسائیگی) کے اتصال سے جو حق شفعہ ہے لا محالہ تیسرے درجہ پر ہوگا۔

۲- باب: پڑوسی کی وجہ سے شفعہ کا استحقاق

۲- باب: الشُّفْعَةُ بِالْجَوَارِ

۲۳۹۳ حَذَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَطِيَّاهُ عَنْ حَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْحَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ حَارِهِ بِسَطْرٍ يَهْوِي وَإِنْ كَانَ عَالِيًا أَدَاكَ كَانَ طَرَفُهُمَا وَاحِدًا)

۲۳۹۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: پڑوسی اپنے پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ اس کے شفعہ کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو بشرطیکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔

۲۳۹۵ حَذَّثَنَا أَبُو مَكْرُزٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَابِتُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْحَارُ أَحَقُّ بِشُفْعِهِ)

۲۳۹۶ حضرت شریح بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی زیادہ حقدار ہے نزدیک کی وجہ سے (کہ شفعہ کر کے ملے)۔

۲۳۹۷ حَذَّثَنَا أَبُو مَكْرُزٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ سَبْرَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ بَدَلْتُ لَيْسَ فِيهَا لَاحِدٌ فَشَفْعُهُ وَلَا شُرُوكُ إِلَّا الْجَوَارُ) قَالَ (الْحَارُ أَحَقُّ بِشُفْعِهِ)

۲۳۹۸ حضرت شریح بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک زمین میں کسی کا حصہ نہیں کوئی بھی شریک نہیں البتہ پڑوسی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمسایہ نزدیک کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔

خلاصۃ الباب : یہ احادیث باب شفعہ اور دوسرے احادیث کی دلیل ہیں۔ اللہ شاکر اور امام اوزاعی کے نزدیک ہمسائیگی کی وجہ سے حق شفعہ نہیں ہوتا۔

۳ : بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ

فَلَا شَفْعَةَ

۲۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَنْهُ الزَّخْمَنِيُّ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ عَصِمَ بْنَ مَالِكٍ ابْنَ أَبِي عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَصَّى بِالشَّفْعَةِ فِيمَا لَهُ مِنْ نَفْسِهِ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شَفْعَةَ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَادٍ الطُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ سَأَلْتُ عَصِمَ بْنَ الْمُسَيْبِ فَرَسَلْتُ وَفَرَسَلْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلٌ .

۲۳۹۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرَّاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُثَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَثْقِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الشُّرَيْكُ أَحَقُّ سَلَمَةً مَا كَانَ) .

۲۳۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَسْمَا حَمَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الشَّفْعَةَ فَبَنَى نَحْلًا مَالَهُ مِنْ نَفْسِهِ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَضُرَّتِ الطُّرُقُ فَلَا شَفْعَةَ .

باب : جب حدیں مقرر ہو جائیں تو شفعہ

نہیں ہو سکتا

۲۳۹۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ اس جائیداد میں فرمایا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو جائیں تو اب (شرکت کی بنیاد پر) کوئی شفعہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ذکورہ روایت سے متصل ہے۔

۲۳۹۸ : حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریک (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے کوئی بھی چیز ہو۔

۲۳۹۹ : حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں اللہ کے رسولؐ نے ہر اس چیز کو قابل شفعہ قرار دیا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو گئیں اور راستہ جدا جدا ہو گئے تو اب (شرکت کی بنیاد پر) کوئی شفعہ نہیں ہو سکتا۔

خلاصۃ الباب : یہ احادیث مبارکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسئلہ ہیں امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ غیر قابل تقسیم چیزوں میں شفعہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کے نزدیک سب شفعہ تقسیم کی مشقت وغیرہ سے بچاؤ ہے تو غیر قابل چیزوں میں اس سب کے نہ پائے جاتے کی وجہ سے شفعہ نہ ہوگا۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے اور ایک روایت میں احناف کے ساتھ ہے

ساتھ ہے اور اختلاف کے نزدیک شفعہ بالحد صرف اس زمین میں ہوتا ہے جو بعوض مال مال مملوک ہو قابل تقسیم ہو یا نہ ہو جیسے حرامین، چالی، کنواں وغیرہ۔ دلیل یہ ہے کہ شفعہ کی نصوص مطلق ہیں۔

۴ : بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

۲۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْمَانِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الشُّفْعَةُ تَحِلُّ الْعُقَالِ) ہے جیسے اونٹ کی رسی کھولنا۔

۲۵۰۱ : حَدَّثَنَا سُؤدَةُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ دَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْمَانِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا شُفْعَةَ لَشُرَيْكٍ عَلَى شُرَيْكٍ إِذَا سَفَا بِالْشُّرَاءِ وَلَا لَصَغِيرٍ وَلَا لَعَابٍ) پہلے خرید لے اور نہ کم سن کو اور نہ غائب کو

تلاصۃ الباب ثبوت شفعہ چونکہ طلب پر موقوف ہے اس لئے اس باب میں طلب شفعہ کی اہمیت بیان فرمائی حنفیہ کے نزدیک شفعہ (شفعہ کرنے والا) کے لئے تین قسم کی طلب ضروری ہے اول یہ کہ بیع علم ہوتے ہی اپنا شفعہ طلب کر لے اس کو طلب مواہب کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ طلب مواہب کے بعد بائع (فروخت کرنے والا) یہ گواہ قائم کرے اگر زمین اس کے قبضہ میں ہو یا مشتری پر گواہ قائم کرے یا زمین سے پاس اس طلب کو طلب اشہاد طلب تمنا یک اور طلب انتہا قی کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفعہ کرنے والا یوں کہے یہ مکان فلاں نے خریدا ہے اور میں اس کا شفعہ ہوں اور مجلس علم میں شفعہ طلب کر چکا ہوں اور میں اس کو طلب کرتا ہوں۔ دوم یہ کہ لوگ اس پر گواہ ہوں۔ سوم یہ کہ ان طلبوں کے بعد قاضی کے پاس طلب کرے اس کو طلب تمنا یک اور طلب خصوصیت کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفعہ یوں کہے فلاں شخص نے فلاں مکان خریدا ہے اور میں اس کا فلاں سبب سے شفعہ ہوں لہذا آپ اس کو مجھے دلا دینے کا حکم کر دیجئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللفظة

گمشدہ اشیاء اٹھالینے کے ابواب

لفظ القاط سے ہے وہ چیز جو اٹھائی جائے اور لفظ اٹھانے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے صُحُکَة (جس آدمی پر لوگ نہیں) اسم فاعل ہے اور صُحُکَة (جو لوگوں پر نہیں) اسم مفعول ہے یہ ظیل کی رائے ہے۔ اصمعیٰ ابن الاعرابی اور فراء نے اسم مفعول ہونے کی حالت میں قاف کے فتح کو جائز رکھا ہے۔ گرمی پڑی چیز کو اٹھالینا بہتر ہے اور اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ضروری ہے بشرطیکہ مالک کے پاس پہنچنے کی نیت سے اٹھائے اور اس پر لوگوں کو گواہ کر لے یعنی یہ کہہ دے کہ جس کو تم گمشدہ کی تلاش کرتا پاؤ اس کو میرے پاس بھیج دو پس وہ چیز اس کے پاس امانت ہوگی۔ (عقوی)

لفظ کی شرعی اصطلاحی و فقہی تعریف:

لفظ "لفظ" لفظ "لام کی پیش اور قاف کی زبر (لفظ) کے ساتھ لفظ کرنا جائز ہے اور قاف پر جزم کے ساتھ بھی (لفظ) کا لفظ جائز ہے اور یہ اسم (لفظ) ملتقط کے مال کے لئے وضع کیا گیا ہے (یعنی موضوع ہے) کدائی درختار و شرح یحییٰ۔ لفظ "لفظ" سے ماخوذ ہے۔ بمعنی اخذ (لینا) رفع (اٹھانا) کیونکہ گرمی پڑی چیز (یعنی لفظ) عام طور پر لی جاتی ہے اور بلندی جاتی ہے یا اٹھائی جاتی ہے۔ فصل کاٹنے والے سے گرے ہوئے ان خوشوں کو لفظ کہتے ہیں جو بعد میں پٹنے جاتے ہیں۔ ان (گرے خوشوں) پر "لفظ" کے لفظ کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ لفظ۔ بمعنی گرے ہوئے خوشوں کو جمع کرنا۔ مندرجہ ملنا۔ لفظ۔ بمعنی گرے ہوئے خوشے۔ گرمی ہوئی بے قیمت چیز۔ لفظ کی جمع القاط ہے۔ لفظ بمعنی گرے ہوئے خوشے چٹنے والا آ زاد غلام پر بھی "لا قضا" کا اطلاق ہوتا ہے۔ لفظ (مؤنث) لکھل سافطة لا قطة "زبان سے نکلی ہوئی بر بات کو سننے والا۔ یہ احتیاط سے بولنے پر نصیحت ہے۔ ناکارہ مرد یا عورت پر بھی لفظ "لا فسطہ" استعمال ہوتا ہے۔ پرندے کا پونا سنگ دان کے لئے لفظ "لا قطة الحصى" استعمال ہوتا ہے۔ لفظ و لفاظہ بمعنی بہت اٹھانے والا۔ رؤیل مرد کو لفظ کہتے ہیں۔ اگر لفظ "لفظہ کی اضافت العلم من الکتاب کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ادھر ادھر سے نفع کرنا ہوگا۔ اگر اس کی اضافت اللہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا۔ زمین سے اٹھالینا۔ اگر اس (لفظ) کی اضافت الثوب (کپڑا) کے ساتھ ہو تو یہ بیہند لگانے کے معنی میں مستعمل ہوگا۔ اگر اس (لفظ) کی اضافت الطائر الحب کے ساتھ ہو تو بمعنی پرندے کا چوٹی سے دانہ چھنا ہوگا۔ لفظہ

وملاحظة بمعنى "مقابل" ہونا لفظ اگر اس (اللفظ) کی اضافت التسی کے ساتھ ہو تو یہ الحاقیہ معلوم ہوتا۔ زمین سے انھما کے معنی دیتا ہے۔ الملقط (واحد لفظ) بمعنی انھنی سوئی چیز۔ لفظ المعدن بمعنی کان کی ہنگی دھات کے ٹکڑے۔ ہی المکان لفظ للمناسبتہ بمعنی مکان میں جانوروں کے لئے قہوڑا سا چارہ۔ چغل خوردی کے لئے ادھر ادھر سے خیریں، خوردے والے تھنل کو "وحل لقیطی حیطی" کہتے ہیں۔ الالفاظ بمعنی آوارہ اوباش لوگ۔ قہوڑے۔ متفرق لوگ۔ الملقط بمعنی دھات کی کان "مطلب" امق۔ الملقط چٹا۔ دست پناہ۔ اللفاظ بمعنی نقش کرنے کا آلہ قلم، ٹکڑی جمع ملاقیط آتی ہے۔ الملقوط جمع ملاقیط بمعنی نومالود پھینکا ہوا بچہ۔ النقط الصورہ بمعنی فوٹو لینا۔ لفظ بمعنی منظر نگینی ہنگی چیز جو سستی خریدی جائے اسے لفظ کہتے ہیں۔

اسلام شریعت میں لفظ ایسے مال کو کہتے ہیں جو غیر محفوظ ہو یا جس کا مالک معلوم نہ ہو یا جو مال شائع پایا جائے۔ قدامی آثار خانہ (بحوالہ درمختار) میں مضمرات سے لفظ کی شرعی تعریف یہ ہے کہ "جو مال پایا جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو اور وہ (مال) حربی کے مال کی طرح مباح نہ ہو۔ لفظ مرفوع شے ہے رفع نہیں ہے۔ چنانچہ بمعنی مرفوع کے ہے۔ (حاشیہ)

۱. بَابُ: گمشدہ اونٹ، گائے اور بکری

۲۵۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لَمْ يَخِي نُسَيبُ عَنْ خَمْبَةَ السَّوْدِيَّ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (صَلَاةُ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ) (دار)

۲۵۰۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهٍ لَمْ يَخِي نُسَيبُ عَنْ ابْنِ حَبَّانٍ التَّمِيمِيُّ لَمْ يَخِي نُسَيبُ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ الْمُسْتَدْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ نَحْنُ مَعَ ابْنِ سَالِيَةَ وَنَحْنُ مَرَّحَتِ الْفَرَزْدَى بِقَرَةِ انْكَرَاهِ فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا سَفَرَةٌ لَعَلَّكَ بِالْفَرَزْدَى قَالَ فَامْرَأَةٌ فَطَرَدَتْ حَتَّى نَوَارَتْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَا يُؤْزَى الصَّائِلَةُ إِلَّا صَائِلًا)

۲۵۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ الْعَلَاءِ الْإِثْلِيُّ لَمْ يَخِي نُسَيبُ عَنْ غَيْبَةَ عَنْ بَخِي نُسَيبُ عَنْ رَسْمَةَ عَنْ ابْنِ عَدَدٍ

۲۵۰۲: حضرت عبداللہ بن فضال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز (خود استعمال کرنے کی نیت سے اٹھالینا) دوزخ کی جلتی ہوئی آگ ہے۔

۲۵۰۳: حضرت منذر بن جریر فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بوازیخ (نامی مقام) میں تھا کہ گاؤں نکلیں تو انہوں نے ایک گائے کو اجنبی (اور باہری) خیال کیا اور فرمایا یہ گائے کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا کسی کی گائے ہماری گائیں میں آئی۔ آپ نے حکم دیا تو اسے ہانک کر نکال دیا گیا۔ یہاں تک کہ دو ٹنگا ہوں سے اوچھل ہو گئی پھر فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے سنا: گمشدہ چیز کو اپنے گھر گمراہی لاتا ہے۔

۲۵۰۴: حضرت زید بن خالد جعفی سے روایت ہے کہ نبی سے گمشدہ اونٹ لے لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو

آپ قصہ میں آ گئے اور آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض انکے پاس اس کا جوتا ہے اور مشکیزہ (پیت جس میں پانی ذخیرہ کر لیتا ہے) اور وہ خود پانی پر جا کر پانی پیتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے اور اسے پکڑ لے اور آپ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ پھر بھیڑیے کی اور آپ سے گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو اور سال بھر اسکی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو ٹھیک ورنہ اپنے مال میں شامل کر سکتے ہو۔

الرَّخْمَسُ عَنْ يَرْبُدَ بْنِ حَالِدٍ الْخَمْسِيُّ فَلَقَبْتُ رُبْعَةً فَلَمَّا لَقِيتُ لِقَاءَ حَدَّثَنِي يَرْبُدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْخَمْسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ صَالَةِ الْأَمَلِ مَعْصُومٍ وَأَخْمَرْتُ وَجْهَهُ فَسَمِعْتُ (مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْخَدَاءُ وَالسَّفَاءُ تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّحَرُ حَتَّى يُلْقَاهَا رُبْعًا) وَسَمِعْتُ عَنْ صَالَةِ الْعَمِّ فَقَالَ (تَخْذُهَا فَانْمَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا حَيْكُ أَوْ لِلذَّئِبِ) وَسَمِعْتُ عَنْ النَّفْطَةِ فَقَالَ (اعْرِفْ عَفَاصَهَا وَوَكَّاءَهَا وَعَرَفْهَا سَمَاءً فَإِنَّ الْغُرْفَتِ وَالْأَفَاطِلَهَا مَا لَكَ)

خلاصہ الباب :- ان احادیث سے ثابت ہوا کہ گمشدہ چیز کو بغیر ضرورت کے استعمال کرنا غناہ ہے۔

اس حدیث سے یہ راوی ثانی ملی ہے کہ لقطہ کی تعریف اور مشہوری کرنی چاہنے امام ابویضی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مدت یہ ہے کہ اگر وہ چیز دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز اس کی تشہیر کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو سال بھر تک تشہیر کرے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی "اصل" (مبسوط) میں قلیل و کثیر کی کوئی تفصیل کے بغیر سال بھر تک تشہیر کے لئے کہا گیا۔ امام مالک بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور فتویٰ اسی پر ہے کہ اتنی مدت تک اعلان کرے کہ جس سے غالب گمان ہو جائے کہ اب اس کا مالک تلاش نہ کرتا ہوگا۔ ہر ایسے میں اسی طرح ہے۔ (ملفوظ)

بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز لقطہ سے دفع ضرر کی بحث:

اگر کسی شخص کو بکری یا گائے یا اونٹ بطور لقطہ (گرمی پڑی چیز) مل جائے تو احتلاف کے نزدیک اسے (بکری) گائے اونٹ) بغرض حفاظت پکڑنا جائز ہے۔ کیونکہ گائے و اونٹ اور بکری وغیرہ بھی ایک لقطہ ہے اور لقطہ (گرمی پڑی چیز) کو اٹھانے کا مثل شرعی رو سے جائز ہے خواہ وہ جنگل و صحرا میں ہو یا گاؤں اور شہر میں ہو۔ مطلق چوپایہ لقطہ کی مانند ہے۔ واضح یاد کہ مذکورہ زیر بحث میں قین امور بیان کئے گئے ہیں (۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز۔ (۲) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث۔ (۳) امام مالک و امام شافعی کا موقف۔ چنانچہ باللہ التوفیق میں امور کی تفصیلی بحث ملاحظہ ہو۔

(۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز:

چوپائے کا اطلاق ایسے جانور پر ہوتا ہے جس میں مندرجہ ذیل قین اوصاف پائے جائیں۔ (۱) چار پاؤں ہونا۔

(۲) صرف چارہ (گھاس وغیرہ) کو بلور خوراک استعمال کرنا۔ (۳) منہ کے ساتھ باہر کا خوراک استعمال کرنا۔ دوسری اور تیسری صفت سے آلودہ گھردہ صفت جانور خارج ہو گئے۔ کیونکہ کتاب اور دیگر دہانے مثل شیر، بچہ وغیرہ کے چار پاؤں تو ہوتے ہیں۔ لیکن چارہ (گھاس) ان کی خوراک نہیں۔ زمین پر پڑنے والے جانوروں (کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو وغیرہ) کے چار پاؤں نہیں ہوتے۔ اس بنا پر ان کا شمار چار پاؤں میں نہیں ہوتا۔ جب کہ بکری گائے اونٹ گھوڑا وغیرہ چوپائے کے مذکورہ قیوں اوصاف کے حامل ہیں۔ لہذا ان کا شمار چار پاؤں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ احناف کے موقف کے بموجب بکری کے ساتھ گائے اور اونٹ بھی ایک لفظ (گرمی پڑی شے یا گرم شدہ چیز) ہیں۔ جنہیں بوقت ضیاع خوف کے پکڑنا اور تعریف (شاعت) کرنا مستحب ہے تاکہ لوگوں کے مال محفوظ رہیں۔ لوگوں کے مال کی حفاظت ایک طرح کی بھلائی ہے اور اسلام بھی بھلائی کا خواہاں ہے۔ چنانچہ جس امر میں بھلائی کا عنصر نمایاں طور پر موجود ہو اسے کرنا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چار پاؤں کو بغرض حفاظت بلور لفظ پکڑنے کا جواز تحقق (ثابت) ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) لفظ سے دفع ضرر کی بحث:

مطلق لفظ کے بارے میں جب ضائع ہونے کا خوف لاحق ہو تو اس وقت یہ امر (ضیاع) نقصان کے زمرے میں شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ دفع ضرر (نقصان دور کرنا) کی وجہ سے لفظ اخذ کرنا مستحسن ہے۔ حضرت زید بن خالد کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لفظ دریافت کیا تو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک ساتھ تعریف (شاعت) کر پھر اس نے پوچھا کہ بھگتی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو پکڑو۔ وہ تیری ہے یا تیرے بھائی (اصل مالک) کی ہے یا بیٹھریے کی۔ پھر اس نے پوچھا کہ اللہ کے رسول! بھگے ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے تو اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فیصہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے دشمن مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تیرا اس سے کیا تعلق ہے اس (اونٹ) کے ساتھ اس کا حد استواء موجود ہے۔ حتیٰ کہ اس (اونٹ) کا مالک اسے پائے گا۔ اس حدیث سے اونٹ کی صورت میں لفظ کے دفع ضرر کا تحقق (ثبوت) ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی ایسے لفظ کے ساتھ دفع ضرر کا سامان موجود ہونے کے باعث اس کے ضائع ہونے کا خوف نہ ہو تو لفظ نہ پکڑنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ بحالت خوف ضیاع اسے (اونٹ کو) پکڑنا بہتر ہے۔

(۳) امام مالکؒ و امام شافعیؒ کا موقف:

ان حضرات (مالک و شافعی) کا موقف یہ ہے کہ اگر اونٹ یا گائے کو جنگل میں پائے تو چھوڑ دینا افضل ہے۔ کیونکہ غیر کے اخذ مال میں اصل حرمت (حرام ہونا) ہے۔ البتہ اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو غیر کا مال اخذ کرنا مباح (جائز) ہے جب لفظ کے ساتھ ایسی چیز ہو جس سے وہ (لفظ میں اونٹ) اپنی ذات کی حفاظت کرتے ہوئے نقصان کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تو اس کے ضیاع کا خوف کم درجے کا ہے لیکن ضائع ہونے کا وہم پایا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے لفظ (مثل اونٹ) کا پکڑنا مکروہ اور چھوڑنا بہتر ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اونٹ کی مثل لفظ جنگل میں بھگنے کی صورت میں اپنی ذات کا تحفظ صرف خوراک (حد و

تھا۔) کے ذریعے کر سکتا ہے۔ لیکن کسی جنگلی درندے کا شکار ہونے کی صورت میں وہ (القط مثل اونٹ) اپنی جان کی حفاظت کرنے پر قادر نہیں۔ لہذا غالب گمان ضائع ہونے کا ہے۔ چنانچہ کاعے اونٹ وغیرہ بھی بکری کے حکم میں ہوں گے۔ جس کے بارے میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنگلی ہوئی بکری مقلد کی ہوگی یا اصل مالک کی یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام مالک و امام شافعی کا قول عمل نظر و مرجوح ہے اور احناف کا قول راجح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٣ : بَابُ اللَّقْطَةِ

باب: گمشدہ چیز کا بیان

۲۵۰۵ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْغَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ وَخَدَ لِقِطْعَةٍ فَلْيَنْهَهِهُ دَاعِلًا أَوْ ذَوِي عَدْلٍ فَمَّا لَا يَنْهَوهُ وَلَا يَحْكُمُ فَإِنَّ حَسَاءَ رُئُوسِهِمْ حَقٌّ لَهَا وَالْأَفْهَامُ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ).

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنَّ قُلُومًا مَشْفِيًا عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ قَالَ حَرَّجْتُ مَعَ زَيْدِ
بْنِ سُوْحَانَ وَاسْلِمَانَ بْنِ زَيْدَةَ خَتَنِي إِذَا كُنَّا بِالْعَدْنِ
الْتَفِطُتْ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلَيْهَ فَايَبْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَتَيْتُ أُمَّيْشَ كَتَبَ رَحِمَى اللَّهِ نَعْلَى عَنْهُ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ أَصْبَحْتُ الْتَفِطُتْ بِالْأَذْيَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ (عَرَفْتَهَا سَنَةً) فَعَرَفْتُهَا
فَلَمْ أَحِذْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ (عَرَفْتُهَا) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ
أَحِذْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ (أَعْرِفُ وَعَاءَ هَا وَوَسَاءَ هَا
وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً هَئِنِ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَالْأُفْهَى
كَسْبِلَ مَالِكِ)

[illegible]

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا سال بھر اس کی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو اسے وہ دے وہ دے اور اگر کوئی بھی اسے نہ پہچانے تو اس کی جھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو پھر اسے خرچ کر لو پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو ادا کرو۔

وَحَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ بَخِي لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ لَنَا الصُّخَاكِيُّ بْنُ غُلْمَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ الصَّرْعِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَالِدٍ الْخُبَيْيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ عَنْ النَّفْطَةِ فَقَالَ (عَرَفْتُمَا هَذِهِمَا فَاغْرِفَا عَنْهُمَا) هَا نَهْ تَكْلِفِيهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادَّعَاهَا

باب: چوباہل سے جو مال نکال

لائے وہ لینا

۳: بَابُ الْبَلْطَاقِ مَا أَخْرَجَ

الْخِرْدُ

۲۵۰۸ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ مدینہ کے قبرستان بقیع کی طرف قضاء حاجت کے لئے نکلے اور اس وقت لوگ قضاء حاجت کے لئے دو تین روز بعد ہی جاتے تھے اور اونٹوں کی طرح جینگیاں کرتے تھے خیر وہ ایک ویران جگہ پہنچے آپ قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا ایک چوباہل سے اشرفی نکال کر لایا پھر بل میں گیا اور ایک اور اشرفی نکال لایا اسی طرح وہ ایک ایک کر کے سترہ اشرفیاں نکال لایا پھر ایک سرخ رنگ کا جھتھرا نکال کر لایا۔

۲۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ عَصَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الرَّزْمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ قُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسًا كَرِهَ بَيْتَ الْمُقَدَّادِ مِنْ عَمْرِو أَخْبَرْتُمَا عَنِ ضَاعَةِ بَيْتِ الرَّبِيعِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ حَرَجَ ذَاتِ بَرْزَمٍ إِلَى السَّبْعِ وَهُوَ الْمُقَرَّبُ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ النَّاسُ لَا يَدْهَبُ أَحَدُهُمْ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا هِيَ الْيَوْمَ مِنْهُ وَالْأَجَلَةُ هَانَمَا يَنْعُرُ كَمَا نَعُرُ الْأَمْلُ ثُمَّ دَخَلَ حَرَجَهُ فَنِيَمَا هُوَ حَالِسٌ لِحَاجَتِهِ إِذَا رَأَى خَرْدًا أَخْرَجَ مِنْ خَيْرِ دِينَارًا ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ آخَرَ حَتَّى أَخْرَجَ سَعَةً عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ طَرَفَ حَرَجَةٍ حَمْرَاءَ

مقدادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس جھتھرے کو اٹھایا تو اس میں بھی ایک اشرفی تھی تو کل انھارہ اشرفیاں ہوئیں وہ اشرفیاں لے کر اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کو سارا ماجرا سنایا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انکی زکوٰۃ لے لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تم واپس لے لو اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں اللہ تمہیں اس میں برکت دے۔ پھر آپؐ نے فرمایا شاید تم نے اس میں باقیہ ۱۱۱: ۶۰۴ میں

قَالَ الْمُقَدَّادُ فَسَلَّمْتُ الْحَرَجَةَ فَوَحَّدْتُ فِيهَا دِينَارًا فَبَيْعْتُ تَمَامَهُ عَشَرَ دِينَارًا فَخَرَجْتُ بِهَا حَتَّى أَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ حَرَجَهَا فَقُلْتُ خُذْ صَدَقَتِيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (ارْجِعْ بِهَا لَا صَدَقَةَ فِيهَا مَالُكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا) نَهْ قَالَ (لِمَالِكَ أَسَعَتْ يَدُكَ فِي الْخَيْرِ) قُلْتُ لَا وَتَدْعِي أَكْثَرَكُمْ مَالِي

نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق سے
ذریعہ عزت دی میں نے علی میں ہاتھ نہیں ڈالا۔

قال فلما بقى أحدها حتى مات
راوی کہتے ہیں کہ مقداد کے انتقال تک وہ اثر فیاں
ختم نہ ہوئیں (کیونکہ برکت کی دعا اللہ کے رسولؐ نے
کی تھی)۔

خاصیۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ ہجرت تک ان دیناروں سے
کھاتے رہے جب دینار ختم ہوئے تو ان کی عمر بھی ختم ہو گئی۔

باب: جسے کان لے

۳: بَابُ مَنْ أَصَابَ رِكَازًا

۲۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمُعَمِّيُّ وَهَشَامُ بْنُ
عَسَاةٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ الْأَوْخَرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ أَصَابَ الرِّكَازَ
الْخَفِئِصَ).

۲۵۱۰ - حَدَّثَنَا مَضَرُّ بْنُ عَلِيٍّ الْخَفِصِيُّ ثَنَا أَبُو أُخَيْدٍ
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَصَابَ الرِّكَازَ
الْخَفِئِصَ).

۲۵۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَابِتٍ الْأَخْطَرِيُّ ثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ اسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا نَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (كَانَ
فِي مِصْرَ كَانَتْ لَكُمْ رَحْلٌ اشْتَرَى عَقَارًا فَوَحْدَ فِيهَا حِزَّةٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْرِ
مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ سِوَا
فِيهَا فَصَحَّاحُ كَمَا أَلَمِي فَقَالَ الْحُكْمَاءُ وَلَوْ فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لَنِي غَلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَنِي حَارِبَةٌ قَالَ فَانْكَحَا

۲۵۰۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کان میں پانچواں حصہ (بیت المال کا)
ہے۔

۲۵۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کان میں پانچواں حصہ (خمس بیت المال
کا) ہے۔

۲۵۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے
پہلے لوگوں میں ایک مرد نے کوئی زمین خریدی اس میں
(سے سونے کا ایک گھڑا ملا تو اس نے) فروخت کنندہ
(سے) کہا میں نے تم سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا
(اس لئے یہ سونا تمہارا ہے) تو اس نے کہا کہ میں نے
تمہیں جو کچھ زمین میں ہے اس سمیت زمین بیچی ہے
(اس لئے اسکے مالک تم ہو) بالآخر انہوں نے ایک
تیسرے مرد کو فضل ظہرایا اس نے کہا کیا تمہاری اولاد

الْعُلَامُ الْحَصَارِيَّةُ وَلْيَنْقُضَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ هَلْ تَرَكَتِ لَكَ مِيرَاثًا لَكَ كَمَا هِيَ - دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا اس لڑکے اور لڑکی کی آپس میں شادی کر دو اور وہ میاں بیوی یہ سونا خرچ بھی کریں اور صدقہ بھی کریں۔

۳ خلاصۃ الباب ﷺ رکاز کی تعریف حاجب معرب نے یہ کی ہے کہ رکاز وہ معدن یعنی کان یا دھینہ ہے جو زمین میں مستقر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز میں فحش ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ رکاز رکز سے ہے (یعنی گاڑنا) جو معدن کو بھی شامل ہے چنانچہ تبتکی نے سنن میں اور کتاب المعروفہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز وہ ہے جو زمین میں پیدا ہو۔ نیز تبتکی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ بھی روایت کیا ہے کہ رکاز میں فحش ہے، صحابہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ رکاز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا رکاز وہ سونا چاندی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں اس کی تخلیق کے وقت ہی پیدا فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحَقِّ

آزاد کرنے کے متعلق ابواب

باب: مدبر کا بیان

۱. نَابُ الْمُذْتَبِرِ

۲۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر

۲۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَتَبَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ الْمُذْتَبِرَ

۲۵۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک مرد نے غلام کو مدبر کر دیا اس غلام کے ملاو اس کے پاس کچھ مال نہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدبر غلام کو بیچ دیا اسے بنو عدی کے ایک مرد

۲۵۱۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ غُبَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَبَّرَ رَجُلٌ مَنَّا غُلَامًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عِزَّةً فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَرَاهُ ابْنُ الْحَخَّامِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ

۲۵۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدبر تہائی میں سے آزاد ہوگا۔

۲۵۱۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَلِيُّ بْنُ طَلْحَانَ عَنْ غُبَيْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْمُذْتَبِرُ مِنَ الثَّلَاثِ)

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں امام عثمان بن ابی شیبہ کو سنا فرما رہے تھے حدیث مدبر (تہائی سے آزاد ہوگا) خطا ہے۔ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بے اصل ہے۔

قَالَ ابْنُ سَاحَةَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ ابْنُ شَيْبَةَ يَقُولُ هَذَا حِطَاءٌ يَقُولُ حَدِيثُ (الْمُذْتَبِرُ مِنَ الثَّلَاثِ) قَالُوا أَنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ

خلاصۃ السبب : امام نووی فرماتے ہیں کہ جبہ و زودیکہ ہر کو چھپنا جائز نہیں حنفیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ جبہ ہر کا مالک محتاج ہو تو ہر کو بیچ سکتا ہے۔

۲ : بَابُ أَهْثَاتِ الْأَوْلَادِ

باب : ام ولد کا بیان

۲۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ عَنْ إِسْعَاقِ بْنِ قَالَانَا وَكَانَ شَرِيكَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَنَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا وَجِلٌ وَلَدَتْ امْرَأَةً فَبِئْسَ مَغْنَقَةٌ عَنْ ذُنْبٍ مَنَ

۲۵۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مرد کی باندی سے اس کی اولاد ہو جائے تو وہ باندی اس کے (انتقال) کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

۲۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو سَكْرٍ بَعْنُ الْهَيْثَلَانِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَنَابٍ قَالَ ذُكِرْتُ لِمُ اسْرَاعِيهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (الْحَقُّهَا وَلَدَهَا)

۲۵۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابراہیم کی والدہ کا تذکرہ ہوا تو فرمایا اسے اس کے بچے نے آزاد کرادیا۔

۲۵۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْبِجٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَصْزُومٍ قَالَا لَنَا عِنْدَ الزُّوْاقِ عَنْ ابْنِ عُرَيْجٍ الْخَبَرِ بِنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمْعَ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا سَمِعَ سُرَابِيهَا وَأَهْثَاتِ الْأَوْلَادِ وَالْقِيُ ﷺ فَبِنَا حَتَّى لَا تَرَى مَدْلَكَ مَاتَا

۲۵۱۷ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہم اپنی باندیوں اور ام ولد لونڈیوں کو فروخت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔

خلاصۃ السبب : حنفیہ کے نزدیک ام ولد کی بیچ جائز نہیں کیونکہ دارقطنی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات الاولاد کی بیچ سے منع فرمایا۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس باندی کے اس کے آقا سے بچہ ہو جائے تو اس کا آقا نہ اس کو فروخت کرے نہ بیہ کرے باہم زندگی بھر اس سے نفع اٹھائے۔

۳ : بَابُ الْمَكَاتِبِ

باب : مکاتب کا بیان

۲۵۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا لَنَا حَالِدُ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثَلَاثَةٌ تُكَلِّفُهُمْ حَتَّى عَلَى اللَّهِ عِزَّةُ الْعَارِي فِي سَبِيلِ

۲۵۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ نے اپنے قدم لے رکھا ہے راہ خدا میں لڑنے والا اور وہ مکاتب غلام جس کا بدل کتابت

اللہ والنسکات للہ یزید الأذاء والنکح الذی یزید
التعصف)

۲۵۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَنَحْمَدُ بَنِي
فَصِيلٍ عَنْ حِجَابٍ عَنْ عَفْرُونٍ شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا عَبْدُكُمُ
عَلَى مِائَةِ أَوْقِيَّةٍ فَإِذَا هَا إِلَّا عَشْرَ أَوْقِيَّاتٍ فَهُوَ رَقِيقٌ) .

۲۵۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ غُنَيْمَةَ
عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ سَهْبَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا
أَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِنَّمَا كُمُ
لَا خِدَانَكُمْ نِكَاحٌ وَكَانَ عِدَّةُ مَا يُؤَدَّى فَلْتَصَحَّحْ مِنْهُ)

۲۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا وَكَتَبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَرْبُورَةَ
اتَّيَبَهَا وَهِيَ نِكَاحَةٌ قَدْ كَاتَبَهَا أَهْلُهَا عَلَى تِسْعِ أَوْقِيَّاتٍ فَقَالَتْ
لَهَا إِنْ شَاءَ أَفْلَكَ عَدَدْتُ لَهْمُ عِدَّةٌ وَاحِدَةٌ وَكَانَ الْوَلَاءُ
لِي قَالَتْ فَاتَّيَبْتُ أَهْلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهْمُ فَأَنَوَّا إِلَّا أَنَّ
تَشَطَّرَ الْوَلَاءُ لَهْمُ فَذَكَرْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (أَفْعَلِي) قَالَ -
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَنَسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (مَا نَالُ رِحَالٍ يَشْفُرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ
فِي كِتَابِ اللَّهِ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ دَاطِلٌ
وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَؤْتَقَى
وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَهَقُ)

کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو بار وہ شرط ظہرائی ہو۔ اللہ کی کتاب زیادہ لائق اتباع ہے اور اللہ کی شرط مضبوط و
مستحکم ہے کہ وہ اسی کیلئے ہے جو آزا کرے۔

۲ چنگ بربرہ دل لکارت ادا کرنے سے عاجز تھی اسلئے پامانی ہو گئی اور ام المومنین نے اسے خرمہ کر آڑا کیا اسی لئے وہ ولایت کی حقدار ہوئیں۔

(مجاہد شریف)

خلاصۃ الکتاب ☆ حدیث ۳۵۱۸ مکاتبہ غلام یا باندی جس سے مالک یہ کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ حدیث ۳۵۱۹ اس حدیث کو ابو داؤد و ترمذی 'حاکم' احمد نے بھی روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ مکاتبہ غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ حدیث ۳۵۲۰ حنیفہ کے نزدیک مکاتبہ جب بدل کتابت ادا کر دے تو اس کی مالکین اس سے پرہیز کرے۔ حدیث ۳۵۲۱: بھان اہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معلم و مربی قیامت تک پیدا نہ ہوگا۔ غلام باندی کے متعلق بھی ایک ایک جزیئی تک واضح طریقہ سے بیان فرمادی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

٣ : بَابُ الْعَتَقِ

۳۵۴۴۔ حدیثنا انہو شکرہ بن ہشام عن معاویہ عن الاعمش عن عمرو بن مرقۃ عن سالم بن امی الجعد عن شُرَحْبِل بن السنط قال قلت لکعب یا کعب بن مرقۃ حدّثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول (من اغتفی امراً منہما کان حکماً من النار ینحرئ کل عظم منہ مکمل عظم منہ ومن اغتفی امراً منہما کان کافاً کان کافاً من النار ینحرئ کل عظم منہما عظم منہ)

٥. بَابُ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ

معزوم فہو خرؑ وہ (رشتہ دار) آزاو ہے

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَابِقٍ لَنَا أَبُو نَعْمَانَ وَابْنُ هَاشِمٍ
بْنُ خُرَيْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ أَبِي دُرٍّ قَالَ قُلْتُ
بَارَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَيَّ الرِّقَابِ الْفَصْلِ قَالَ (الْقِسْمُ عِنْدَ أَهْلِهَا
وَالْغُلَامِ مِثْلًا)

۲۵۴۳۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول (آؤ کرنا ہو تو) کون سا
غلام افضل ہے۔ فرمایا: جو مالک کے نزدیک سب سے
نیکس و پسندیدہ و اور قیمت میں سب سے گراں ہو۔

۵. باب من ملک ذارحم
محرم فهو حر
پاپ: جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو
وہ (رشتہ دار) آزاد ہے

وَعَاصِمٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ خُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَخْرُومٍ فَهُوَ حَرٌّ)

جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہے۔

۲۵۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الزَّمَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ الْأَسْمَاطِيُّ قَالَا سَمِعْنَا سَمُرَةَ بْنَ رُبَيْعَةَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ غُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَخْرُومٍ فَهُوَ حَرٌّ)

۲۵۲۵ - حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

۶ : بَابُ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَاسْتَرْطَا خِدْمَتَهُ

چاپ: غلام کو آزاد کرنا اور اس پر اپنی خدمت کی شرط ٹھہرانا

۲۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَخْمَعِيُّ لَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُصْبَهَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الزُّخْرَمِ قَالَ اغْتَضَى ثَمَّ سَلَمَةُ وَاسْتَرْطَا عَلَى ابْنِ الْحَدَمِ النَّبِيِّ ﷺ مَا عَاشَ

۲۵۲۶ - حضرت سفیان ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کیا اور میرے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ حیات طیبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں۔

۷ : بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَزُوزَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الشُّصَرِ بْنِ أَبِي مَسِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ خُرَيْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَعْتَقَ بَصِيَّةً لَهُ مِنْ مَسْلُوكٍ أَوْ شَفَعَا لِعَلَّيْهِ خِلَاصَةً مِنْ ذَلِيلَةٍ أَوْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلَمْ يَحْكَمْ لَهُ مَالًا أَسْتَشْعَى الْعُقَدُ قِيمَتَهُ عَزَّرَ مَشْغُوفِي عَلَيْهِ)

چاپ: غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۲۵۲۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر لازم ہے کہ اس کے باقی حصوں کو بھی چیزائے اپنے مال سے اگر اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام اپنی (قیمت ادا کرنے کیلئے) قیمت کی بقدر مزدوری کرے لیکن اس پر (طاقت سے زیادہ) مشقت نہ ڈالی جائے۔

۲۵۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ لَنَا عُفَيْانُ بْنُ غُمَرَ لَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَن نَافِعٍ عَنْ ابْنِ غُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ أَوْ كَانَ عَلَيْهِ قِيمَةٌ عَذَابُ فَاغْطَى شُرْكَاءَهُ فَحَصَصَهُ أَوْ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَعَقِيَ عَلَيْهِ الْعُقْدُ وَلَا يَفْقَدُ عَقِي

۲۵۲۸ - حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو ایک عادل و دیندار اس کی قیمت لگائے پھر یہ آزاد کرنے والا باقی شرکاء کو اسکے حصوں کی بقدر ادائیگی کرے بشرطیکہ اسکے پاس اتنا مال ہو کہ اسکے حصوں کی بقدر ادائیگی کر سکے اور اس

مذہب ما عقیق

صورت میں غلام صرف انکی طرف سے آزاد مشہور ہوگا
ورنہ جتنا حصہ اس نے آزاد کیا وہ تو آزاد ہو ہی چکا۔

چاپ: جو کسی غلام کو آزاد کرے اور اس

غلام کے پاس مال بھی ہو

۲۵۲۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غلام کو
آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا مال
اس (غلام) کا ہی ہے الا یہ کہ مالک یہ کہہ دے کہ مال
میرا ہوگا تو اس صورت میں مال غلام کے مالک کا ہو
جائے گا۔

۲۵۳۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد
کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمیر! میں تجھے آزاد کرتا
ہوں، آرام و راحت کے ساتھ۔ میں نے اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی غلام کو
آزاد کرے اور اس کے مال کا تذکرہ نہ کرے تو وہ مال
غلام کو ہی ملے گا تو مجھے بتادے کہ تیرے پاس کیا مال
ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

چاپ: ولد الزنا کو آزاد کرنا

۲۵۳۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی میمونہ بنت
سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ولد الزنا کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ
نے فرمایا: وہ جو تے جن میں جہاد کرو پھر ہیں اس سے

۸ : بَابُ مَنْ اغْتَقَ عَبْدًا

وَلَهُ مَالٌ

۲۵۲۹ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ بَخِيٍّ قَالاَ عَنِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ
أَخْبَرَنِي ابْنُ لُحْيَةَ ع وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ نَا سَعِيدُ بْنُ
أَسَى مَرْيَمَ ابْنَةَ الْوَلِيدِ بْنِ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيٍّ
حَفِظٍ عَنْ نَكْرِ بْنِ الْأَشْخِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ اغْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَصَالُ الْعَبْدِ لَهُ
إِلَّا أَنْ يَنْشُرَ طِيبُ الْعَبْدِ مَالَهُ ، يَنْكُرُ لَهُ)

وَ قَالَ ابْنُ لُحْيَةَ أَلَا أَنْ يَنْشُرَ طِيبُ الْعَبْدِ

۲۵۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْبَزْزَمِيُّ نَا الشَّطْلُكِيُّ رِوَاةٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
حَدِّثِهِ غَسْبِرٍ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ مَسْفُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لَهُ
نَاغِمِرُ ابْنِي أَغْفَتُكَ عَقْدًا هَبْنَا ، ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ (إِيْمَا وَحَلِيٍّ اغْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يَسْمِ مَالَهُ فَالْمَالُ
لَهُ) فَأَخْبَرَنِي مَا مَالِكٌ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا الشَّطْلُكِيُّ رِوَاةٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفُودٍ
لِحَدَّثِي قَدْ كَرِهْتُ

۹ : بَابُ عَتَقٍ وَلَدِ الزَّيْنَا

۲۵۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي خَبِيَةَ نَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ
نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ ابْنِ يَرَبُودِ الصَّنَعِيِّ عَنْ
مِسْمُودَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الزَّيْنَا فَقَالَ (نَعْلَانُ أَحَاهِدُ فِيهِمَا حَبْرٌ مِنْ أَنْ

کہ میں ولد الزنا کو آزاد کروں۔

أَغْنَى وَلَدَ الزَّانَا .

۱۰ : بَابُ مَنْ أَرَادَ عَتِيَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَهُ فَلْيَبْتَذِرْ

پہلے مرد کو آزاد کرے

بِالرَّجُلِ

۲۵۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ج .

روایت ہے کہ ان کا ایک غلام اور ایک باندی خاندن نبوی

تھے۔ انہوں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ! (صلی

اللہ علیہ وسلم) میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں

تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر تم

ان دونوں کو آزاد کرو تو باندی سے پہلے غلام کو آزاد

کرنا۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلَفٍ الْعَسْطَلَانِيُّ وَابْنُ حَقَّاقٍ بْنُ مَنْصُورٍ

فَالَا نَسَا غُثْبَةُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُحَنِدِ نَسَا غُثْبَةُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَهَّبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

عَائِشَةَ أُمِّهَا كَمَا نَ لَهَا غُلَامٌ وَحَارِثَةُ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَسَى أُرِيدُ أَنْ أَعْتِقَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ

أَعْتَقْتَهُمَا فَانْدَعْنِي بِالرَّجُلِ قَتْلَ الْمَرْأَةِ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الحدود

حدوں کے ابواب

۱ : بَابُ لَا يَجُزُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ

چاپ: مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے

۲۵۳۳ . حَدَّثَنَا اِبْنُ اِبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَسَامَةَ حَدَّثَنَا مِنْ رِوَايَةِ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي اَسَامَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ خَبِيبٍ عَنْ غَسَّانِ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَذْكُرُونَ الْقَتْلَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَوَاعِلُونِي سَالِفُكُمْ هُمْ يَقْتُلُونِي وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَا يَجُزُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ رَخْلٌ زَنًى وَهُوَ مُخَصَّنٌ فَرَجَمَ اَوْ رَخْلٌ قَتَلَ نَفْسًا بَعِيْرَ نَفْسٍ اَوْ رَخْلٌ اَزْدَتْ بَعْدَ اِسْلَامِهِ) هُوَ اللّٰهُ مَا زَنَيْتُ فِي حَابِلِيْهِ وَلَا فِي اِسْلَامٍ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا مُّسْلِمَةً وَلَا اَزْدَدْتُ نَفْسًا اَنْتَفَتْ .

۲۵۳۴ : حضرت ابو امامہ بن بکری بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے باغیوں کی طرف جھانکا سنا تو وہ (آپ کے) قتل کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں یہ مجھے کیوں قتل کر رہے ہیں حالانکہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ کوئی مرد بحالہ احسان زنا کرے تو اسے سنگسار کیا جائے یا کوئی مرد ناحق قتل کر دے یا کوئی مرد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اللہ کی قسم! میں نے نہ زنا نہ جالیبت میں نہ زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ ہی میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا اور نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔

۲۵۳۳ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ بْنُ حَلَوَانَ الْبَاهِلِيُّ قَالَا وَكُنِيَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةٍ

۲۵۳۴ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ

۱۔ حدود و سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے چوری کی سزا یا جھوٹا شہادت کی سزا یا سوا کوڑے لگانا یا پتھروں سے مارنا شراب کی سزا کوڑوں سے مارنا جہت لگانے کی سزا اتنی دور سے مارنے اور ڈاکے کی سزا قتل یا سوا یا جھوٹا شہادت کا ٹالہ (مہربان قہید)

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاتَّبَعَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَحَدًا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ النَّفْسُ السَّالِئَةُ وَالنَّفْسُ الرُّمَاسِيَّةُ وَالنَّفْسُ لِدَيْبَةُ الْمُعَارِقِ لِلْحِمَاةِ).

مسلمان جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے قصاص میں اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اپنے دین کو چھوڑ دینے والا جماعت سے جدا ہونے والا۔

خلاصۃ الباب حدیث ۲۵۳۳: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان باتوں پر حجت قائم کی ہے جو آپ کو قتل کرنے کے درپے تھے لیکن ان خالوں نے گھر میں گھس کر بہت بے دردی سے امیر المومنین کو قتل کر دیا۔ واو کیا شان تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ان سے جنگ بھی نہ کی مدینہ منورہ کی حرمت کی وجہ سے۔ خدا کے پاک غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلایا۔ حدیث ۲۵۳۳: معلوم ہوا کہ توحید و رسالت پر ایمان لایا تو مسلمان ہو گیا۔ اب اس کا قتل مذکورہ فی اللہ بیٹ اسباب کے علاوہ اسباب سے جائز نہیں۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جو من گھڑت رسم و رواج اور بدعات کو پھیلاتے ہیں اور جو سنت کے پیروکار ہیں ان کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور قتل کے فتوے دیتے ہیں۔

باب: جو شخص اپنے دین سے بھر

۲: بَابُ الْمُرْتَدِّ عَنْ دِينِهِ

جائے (العیاذ باللہ)

دینہ

۲۵۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ غَبِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ نَذَلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)

۲۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

۲۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الزُّنَاسَةُ عَنْ يَهْرَبِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي غَزْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَقْتُلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ مُشْرِكًا بَعْدَ مَا أَنْسَلَمَ عَمَلًا حَتَّى يُعَادِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ)

۲۵۳۶: حضرت یزید بن حکیم اپنے والد سے روایات کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لائے پھر شرک کرے اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ شرک کرنے والوں کو چھوڑ کر مسلمان میں شامل ہو جائے۔

باب: حدود کو نافذ کرنا

۳: بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ

۲۵۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الزُّوَيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِسْنَانَ، عَنْ أَبِي الرَّاهِرَةِ عَنْ أَبِي شَحْرَةَ كَثِيرِ بْنِ

۲۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود اللہ میں

شہنشاہِ اہلِ بیت (علیہ السلام) فرماتے ہیں: (الحامۃ حد من خلود اللہ خبر من مطر الزمیع لیلۃ فی بلاد اللہ عزوجل) ۲۵۳۸ : حد فلقا عزمونی واقع فلما عند اللہ اثنی النصارک انسانا عیسی بن مریم (اعلمہ عن حرمونی بن مریم) عن ائمتہ زید عن حمیر عن ائمتہ خبریۃ قال قال رسول اللہ ﷺ (حد یغسل فی الارض خیر لاهل الارض من ان یظروا الزمیع صاخا)

۲۵۳۹ : حد لنا بشر بن علی الجہضمی لما حفص بن عمر لما انکحتم بن ابان عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ (من جحد آتۃ من القرآب فلقد حل صرہ غلبہ ومن قال لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمدا عبده ورسوله فلا سبیل لاحد علیہ الا ان یصبی حدًا فیلقہ علیہ)

۲۵۴۰ : حد لنا عبد اللہ بن سالم المفلوح لما غلبہ عن انسود عن القاسم ابن الولید عن ابن صافی عن ربیعۃ بن ناحب عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ ﷺ (القیسوا حد اللہ فی القرب والعبادۃ ولا تخذلکم فی اللہ لؤمۃ لانہ)

خلاصہ الباب ۲۵۳۷ : حد سے ملک کی آبادی (یعنی ان گنت فوائد) ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سکون نصیحت اور صحت حاصل ہوتی ہے ایسے ہی حدود قائم کرنے سے مجرمین کو سزا ملتی ہے اور لوگوں کی جان و مال آبرو کی حفاظت ہوتی ہے تلقین خدا کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

باب ۳: جس پر حد واجب نہیں

۲۵۴۱ : حد لنا ابو مجر بن امی شیبۃ و علی بن محمبہ قالوا لسا و کعب عن شعیب عن عبد الملک بن غنیم قال سمعت عطیۃ القریطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غرطنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فریظۃ فکان من

۲۵۳۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایک حد جس پر زمین میں حملہ آور نہ کیا جائے اہل زمین کے لئے چالیس روز کی بارش سے بہتر ہے۔

۲۵۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو قرآن کی ایک بھی آیت کا انکار کر دے اس کی گردن اڑانا حلال ہے اور جو یہ کہے : "لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ" اس پر کسی کے لئے راد نہیں الا یہ کہ کسی حد کا مرتکب ہو جائے تو وہ حد اس پر قائم کی جائے۔

۲۵۴۰ : حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حدود اللہ کو نافذ کر قرعہ اور دور دالے سب پر اور اللہ کے معاملہ میں تمہیں کسی ملامت کرنے والا کی ملامت نہ آ پڑے۔

۲۵۴۱ : حضرت عطیہ قرطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریظہ کے دن (جب سب بنو قریظہ مارے گئے) ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو جو بالغ تھا اسے قتل کر دیا گیا اور جو بالغ نہ تھا اسے چھوڑ

دیا گیا تو میں ٹاپالوں میں تھا اس لئے مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔

۲۵۳۲ - حضرت عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں نے علیہ قرعہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: دیکھو اب میں تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔

۲۵۳۳ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے موقع پر ہجر پندرہ سال مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے مجھے اجازت مرحمت نہ فرمائی اور جنگ خندق کے موقع پر مجھے ہجر پندرہ سال آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت میں میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو فرمایا کہ بیچے اور بڑے میں فرق یہی ہے۔

خلاصۃ الباب: بلوغ کی کئی نشانیاں اختتام ہونا پندرہ برس کی عمر ہو جانا زیر ناف بال آگ آنا ملنا کرام نے ہر ایک کو اختیار کیا ہے۔

باب: اہل ایمان کی پردہ پوشی اور حد و کوکب شہادت کی وجہ سے ساقط کرنا

۲۵۳۴ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

۲۵۳۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

است قتل ومن لم یست حلی سبیلہ فکنت فہم من لم یست فحلی سبیلہ

۲۵۳۶ - حدثنا محمد بن الصباح انما سبیلہ بن ہبیبہ عن عبد الملک بن عمیر قال سمعت عطیة الفرطنی یقول فیہا اباہ میں اظہر شہ

۲۵۳۷ - حدثنا علی بن محمد فیہا عن عبد اللہ بن نمیر و ابو معاویہ و ابو نعیمہ قالوا انما غنید اللہ بن عمر و صی اللہ تعالیٰ عنہما عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اُحُد واما ان اوسع عشرة سنة فہم یحزونی و عرضت علیہ یوم الخندق وانا ابن خمس عشرة سنة فاحزونی

قال نافع فحدثت بہ عمر بن عبد العزیز فی خلافہ فقال ہذا فضل ما بین الضعیر و الکبیر۔

۵ : باب السُّرِّ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَدَفْعُ الْحُدُودِ

بِالشُّبُهَاتِ

۲۵۳۸ - حدثنا ابو یحییٰ بن اُمی شیبہ عن ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا و الآخرۃ)

۲۵۳۹ - حدثنا عبد اللہ بن العزیز عن ابی یحییٰ عن ابراہیم بن الفضل عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ

لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذَا

اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس

کا ہاتھ ضرور کاٹ دیتا۔

امام امین ماجہ کے استاد محمد بن ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو یہ فرماتے سنا کہ فاطمہؑ کو تو اللہ نے چوری سے بنایا ہوا ہے کہ فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب: ۳۳] اور ہر مسلمان کو یہ الفاظ کہنے چاہئیں۔

۲۵۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْزٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ وَكَّانَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنَةِ سَبْتٍ مَسْعُودٍ عَنْ الْأَسْوَدِ وَحْصَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَنَسِهَا قَالَتْ لَمَّا سَرَفَتْ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقِطْعَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطَيْنَا ذَلِكَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَحَنَّا إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ وَقُلْنَا سَخَنَ عَدُوُّهَا بَارِعِينَ أَوْ قِيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُطَهِّرُ خَيْرَ لَهَا) فَلَمَّا سَمِعَتْ لَيْثَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسِهَا أَسْمَاعَةُ فَقُلْنَا كَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَامَ حَاطِبًا فَقَالَ (مَا أَخَذْتُكُمْ عَلَى فَنٍ خَذَ مِنْ خَزَنَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَعَلَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ أَهْلِ اللَّهِ وَالِدَيْهِ بَغْضٍ مُحَمَّدٍ بِنْدِهِ فَوَ كَانَتْ فَاطِمَةُ (وَحْصَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَزَلَتْ مَالِدَيْهِ نَزَلَتْ لَهُ لِقَطْعٍ مُحَمَّدٌ بِنْدِهِ)

۲۵۳۸ حضرت مسعود بنت اسودؓ فرماتے ہیں جب اس عورت نے اللہ کے رسولؐ کے گھر سے وہ چادر چرائی تو ہمیں اس کی بہت فکر ہوئی کہ یہ قبیلہ قریش کی عورت تھی چنانچہ ہم اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں بات کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم اس کے بدل چاہیں اوقیہ چاندی دیتے ہیں (ایک ہزار چھ سو درہم) تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یہ گناہ سے پاک ہو جائے (حد کے ذریعہ) یہ اس کے لئے بھتر ہے جب ہم نے اللہ کے رسولؐ کی گفتگو میں نرمی دیکھی تو ہم اسامہ کے پاس گئے اور کہا کہ اللہ کے رسولؐ سے سفارش کرو اللہ کے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا تم کس قدر زیادہ کوشش کر رہے ہو میرے پاس آ کر اللہ عزوجل کی حد و دین سے ایک حد کے متعلق جو اللہ کی ایک بندی کو لگے گی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر اللہ کے رسولؐ کی بیٹی فاطمہ وہ کام کرتی جو اس عورت نے کیا تو مجھ اس کا ہاتھ کاٹتا۔

خاتمۃ السالکین یعنی آپ کا یہ ارشاد کہ اگر فاطمہ چوری کرے یہ بالفرض والجمال ہے ورنہ حضرت فاطمہؑ کی شان بہت اونچی ہے کہ وہ ایسے گناہ میں مبتلا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کا نام شاید اس لئے لیا کہ دوسری بیٹیاں دنیا سے آخرت میں رخصت ہو گئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا گھرانہ ایسے گناہوں سے پاک تھا۔ یہ حال ثابت ہوا کہ یہ شفاعت سید کے ذمے میں آتا ہے اس لئے آپؐ نے اس سفارش کو قبول نہیں فرمایا بلکہ خطبہ ارشاد فرما کر ساری امت کو تعلیم دے دی کہ ایسی سفارش کر کے خدا تعالیٰ سے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۷ : بَابُ حَدِّ الزَّانَا

باب: زنا کی حد

۲۵۴۹ حضرت ابو ہریرہؓ و زید بن خالد اور شعیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولؐ کے پاس تھے کہ ایک مرد حاضر ہوا اور کہا میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا جو کہ اس سے سمجھا رہا تھا کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپؐ نے فرمایا کہو۔ کہنے لگا میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا اور وہ اس کی اہلیہ سے زنا کا مرتکب ہوا تو میں نے اس کا کف یہ سو بکریاں اور ایک غلام دیں پھر میں نے چند اہل علم مردوں سے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہوگی اور انکی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس لے گا اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی ہوگی اور اس انس انکی اہلیہ کے پاس صبح جانا اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسکو سنگسار کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ اس صبح انکی اہلیہ کے پاس گئے اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسکو سنگسار کر دیا۔

۲۵۵۰ حضرت عبادہ بن سامتؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: دین کا حکم مجھ سے معلوم کر لو (پہلے اللہ نے فرمایا تھا کہ ان کو گھر میں روکھو یہاں تک اللہ ان کیلئے راہ (حکم) متعین فرمادیں۔ سو اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ متعین فرمادیا بکر بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ہوگی اور عیب عیب سے زنا

۲۵۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُمَارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الصَّخَّاحِ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشُعَيْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) قَالُوا لَمَّا عُنِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَاةٌ وَخَلَّ فَقَالَ لَنُذَكَّكَ اللَّهُ لَمَّا فَصَيْتُ نِسَاءَ بَكْرَتٍ اللَّهُ فَقَالَ حُضْمُهُ وَكَانَ لَفَقَهُ مَنَ الْفَصِ نِسَاءَ بَكْرَتٍ اللَّهُ وَأَنْدَرْتُ لَمْ يَحْضِي أَفْزَلُ قَالَ (قَالَ) إِنْ أُنْثَى كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا وَأَنَّهُ زَانِي دَامَرَتْهُ فَانْقَضَتْ مَنَ بِيَانَةِ سَلْبَةٍ وَحَادِمٍ فَسَأَلْتُ رَحَالَ مَنَ الْفَتَى فَحَضَرْتُ إِنْ عَلَى أَنْثَى حُلْدَ مَانَةِ وَتَعَرَّيْتُ عَامٍ وَأَنْ عَلَى أَنْثَى هَذَا الرَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا فَصِيصٌ يَنْتَكِمُ بَكْرَتٍ اللَّهُ الْمَانَةِ الشَّافَةِ وَالْحَادِمَةِ وَدُ عَلَى بَكْرَتٍ حُلْدَ مَانَةِ وَتَعَرَّيْتُ عَامٍ وَأَعْدَ بَا أَنْثَى عَلَى أَنْثَى هَذَا هَانِ اغْتَرَفْتُ فَانْخَمَهَا)

قَالَ هِشَامٌ فَعَدَا عَلَيْهَا فَانْغَرَفَتْ فَرَحِمَهَا

۲۵۵۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ حُسَيْبٍ عَنْ حُفَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَدِّثُوا عَنِّي فَذْ جَعَلَ اللَّهُ لَهْلِ سَيْلَا السُّجُو دَالْحُجُو حُلْدَ مَانَةِ وَتَعَرَّيْتُ سَبَّةً وَالْيَتَّى سَالَتْ حُلْدَ مَانَةِ

(الزخيم)

کرے تو اسے سوکڑے لکس کے اور سنگسار کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب چنانچہ غیر شادی شدہ یعنی غیر محسن کی سزا سوکڑے لگانا ہے۔ اور محسن کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ جمہور علماء اور احناف کے نزدیک جلا وطنی سیاست کے طور پر تو ہو سکتی ہے اب یہ حد نہیں ہے بلکہ یہ عقلمنسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کوڑے اور سنگسار کرنا دونوں کو جمع کرنا بھی جمہور کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کیا اور کوڑے نہیں مارے۔ معلوم ہوا کہ حدیث باب میں جمع کا حکم منسوخ ہے۔

۸ : بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ

باب: جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر

افترأہ

بیضا

۲۵۵۱ : حَدَّثَنَا خُمَيْدٌ بْنُ مُسْعِدَةَ ثَنَا عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
ابن سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ
الْمُسَنَّبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَجُلٍ عَنِ حَارِثَةَ أَفْتَرَأَهُ
فَقَالَ لَا أَقْصِي فِيهَا إِلَّا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَخْلَتْهَا لَهُ حَلْفَتُهُ بَانَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ
ادَّتْ لَهُ وَحَفَّتُهُ .

۲۵۵۲ : حضرت سلمہ بن محمّد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کی تھی آپ نے اسے حد نہیں لگائی۔

۲۵۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَدَةُ السَّلَامِ بْنُ
حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
الْمُسَنَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَفَعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَعَلَى جَارِيَةٍ
أَفْتَرَأَهُ فَلَمْ يَحْدُثْ .

۹ : بَابُ الرَّجْمِ

باب: سنگسار کرنا

۲۵۵۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی سزائیں ملتی پھر لوگ اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ترک کر کے گمراہ ہو جائیں غور سے سنو سنگسار کرنا حق ہے بشرطیکہ مرد محسن ہو

۲۵۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الضَّحَّاحِ قَالَا ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الرَّوْمِيِّ عَنِ عُثَيْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
يَطُوقُوا السَّاسِ رِمَانٌ حَتَّى يَقُولُوا قَاتِلْ مَا أَحَدَ الرُّجَمِ هُوَ
كِتَابُ اللَّهِ فَيُطْلَقُوا يَتْرَكُ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ أَلَا وَإِنْ

اور گواہ قائم ہوں یا صل ہو یا اعتراف نہا ہو اور میں نے یہ آیت پڑھی ہے شادی شدہ مرد اور شادی عورت جب زنا کریں تو ان کو ضرور سنگسار کرو اور اس کے بعد اللہ کے رسولؐ نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔

۲۵۵۴. حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عاز بن مالکؓ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے بدکاری کی۔ آپؐ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر عرض کیا، مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے اعراض فرمایا پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے پھر اعراض فرمایا پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے پھر ان سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا تو آپؐ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگے تو وہ تیزی سے بھاگے ایک مرد سامنے آیا جس کے ہاتھ اونٹ کا جڑا تھا اس نے وہ مارا جس سے وہ گر گئے جب نبیؐ سے پتھر لگنے کے بعد بھاگنے کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔

۲۵۵۵. حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بدکاری کا اعتراف کیا۔ آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر باندھے گئے پھر اس کو سنگسار کیا پھر اس کا جنازہ پڑھایا۔

خلاصۃ الہدایہ: حنفیہ کا یہ مذهب ہے کہ چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے کیونکہ ہر اقرار ایک گواہی کے قائم مقام ہے اور ہر مرتبہ امام کو چاہئے توجہ و التفات نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ ہی لگایا ہوگا، جہور امر کا بھی یہی مذہب ہے۔

۱۰. باب: یہودی اور یہودوں کو سنگسار کرنا

۲۵۵۶. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

الرَّحِمَ حَتَّىٰ إِذَا أَخْصَ الرَّحْلُ وَقَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ حَقْلٌ أَوْ اعْتَرَفَ وَقَدْ فَسَّرْتُهَا (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانَا فَاذْخُمُوهَا النَّارَ بِحَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمًا بَعْدَهُ).

۲۵۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَاةُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْ قَالَ حَاءَ مَا عَزَّيْنِ فَمَالِكُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ النَّبِيُّ وَابْتِغَا عَنْهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ فَابْتَغَا عَنْهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ وَابْتَغَا عَنْهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ فَابْتَغَا عَنْهُ حَتَّى الْفَرْقُ أَرْبَعُ أَمْزَاتٍ فَمَرَّ بِهِ أَنْ يُزَجَّمَ فَلَمَّا أَصَابَتْ الْحِجَارَةُ أَذُنَهُ يَسْنَدُ فَلَقِيَتْهُ رَحْلٌ بِيَدِهِ لَحْنِي حَتَّى فُصِرَتْهُ فَصَرَعَتْهُ حَتَّى لَشَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَاةُ حَتَّى مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ (فَهَلَّا مَرَّ كَلْبُورَةُ).

۲۵۵۵. حَدَّثَنَا الْعَتَّاسُ بْنُ عَفَمَانَ الذَّمْشَقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنِي نَخْعِيُّ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّخَعِيِّ أَنَّ امْرَأَةً ابْتِغَا النَّبِيَّ ﷺ فَابْتَغَا عَنْهَا مَا زَا فَمَرَّ بِهَا فَسَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَحِمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

۱۰. بَابُ رَحْمَةِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ

۲۵۵۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُغَيْرٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی مردوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا: میں بھی ان کو سنگسار کرنے والوں میں تھا میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھروں سے پجارہا تھا کہ اس کو آڑ میں کر کے خود پتھر کھا رہا تھا۔

۲۵۵۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور ایک یہود کو سنگسار کیا۔

۲۵۵۸: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے مارے گئے تھے۔ آپؐ نے یہودیوں کو باکر پوجھا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا میں پاتے ہو؟ انہوں نے کہا جی۔ پھر آپؐ نے ان کے ایک عالم کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰؑ پر توہرات نازل فرمائی تم (اپنی کتاب میں) زانی کی حد میں پاتے ہو؟ کہنے لگا نہیں اور اگر آپؐ مجھے یہ قسم دیتے تو میں آپؐ کو بھی نہ بتاتا ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد میں پاتے ہیں پھر جب ہم کسی معزز کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے سنگسار نہ کرتے اور جب کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے پھر ہم نے کہا وہ کوئی ایسی سزا طے کر لیں جو معزز اور کمزور دونوں پر قائم کی جاسکے تو ہم نے سنگسار کرنے کی بجائے منہ کالا کرنا اور کوڑے لگانا طے کر لیا تو نبیؐ نے فرمایا اسے اللہ میں دو پہلا شخص ہوں جس نے آپؐ کا حکم زندہ کیا جب سے انہوں نے آپؐ کا حکم مٹایا اور آپؐ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔

باب: جو بدکاری کا اظہار کرے

۲۵۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُمُوهُ دَبَّسَ لَنَا فَيَسْمُنُ رَحِمَهُمَا فَلَقَدْ دَابَّتْهُ وَأَنَّهُ يَسْتُرُهَا مِنَ الْحَجَارَةِ

۲۵۵۷: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَتَا شَرِيكَ عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَحِمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً .

۲۵۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحْسِنٍ قَتَا لَوْ مَعَاوَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنِ الزَّهْرَاءِ بِنْتِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُصَحَّحٍ مَخْلُودٍ فِدَعَاغَهُ فَقَالَ (هَكَذَا اتَّحَذُونَ فِي كِتَابِكُمْ خَذَ الرَّائِي) قَالُوا سَعَمَ فِدَعَا رَجُلًا مِنْ غِلْمَتِهِمْ فَقَالَ (اِمْسُذْكَ سَالِفُهُ الَّذِي أَنْوَلَ الْفَوْرَ اِلْأَعْلَى مُوسَى هَكَذَا تَحَذُونَ خَذَ الرَّائِي) قَالَ لَا وَ لَوْلَا أَنْكَ مَسْتَدْتِي لَمْ أَحْزَرْكَ خَذَ الرَّائِي فِي كِتَابِ الرِّجْمِ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي النَّاسِ الرِّجْمُ فَكُنَّا إِذَا أَحَدُنَا الشَّرِيفُ تَرَحُّمًا وَكُنَّا إِذَا أَحَدُنَا الضَّعِيفُ اِمْتَا عَلَيْهِ أَحَدٌ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَلَمْ نَجْمِعْ عَلَى شَيْءٍ فَنُفِيسَهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعَ فَاجْتَمَعَا عَلَى الشَّخْمِيمِ وَالْحُلْدَ مَكَانَ الرِّجْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْفَتْمَةُ إِنِّي لَأَوَّلُ مَنْ أَحْبَبَا امْرُك إِذَا امْتَاوُا) وَامْرُوه فَرَحِمَ

۱ : بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

۲۵۵۹: حَدَّثَنَا الْعَدَنُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّمَشْقِيُّ قَاتِدَهُ بِنُ يَخْبِي نَنْ عُبَيْدَ لَنَا الثَّلَاثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے سنگسار کرتا تو فلاں عورت کو ضرور سنگسار کرتا یا کسی گھنگلو اور حالت اور اس کے پاس آنے جانے والوں سے اس کا بدکار ہونا معلوم ہوتا ہے۔

حَفْصَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ كُنْتُ رَاحِشًا أَحَدًا مَعْبُودًا لَوَجَّهْتُ فَلَانَةً فَقَدْ طَهَّرَ مِنْهَا الزُّنْبَةَ فِي مَنَظِقِهَا وَهَيْبَتِهَا وَمِنْ يَدِ حُلِّ عِلِّيَّهَا).

۲۵۶۰: حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے دو اعلان کرنے والوں کا ذکر کیا تو ابن شداد نے ان سے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر ثبوت گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس کو سنگسار کرتا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس عورت کے متعلق فرمائی تھی جو عاتبہ بدکاری کرے۔

۲۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْمَاهِلِيُّ لَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَبِي الزَّمَرَةِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الشَّامِلَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ هِيَ النَّسِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَوْ كُنْتُ رَاحِشًا أَحَدًا مَعْبُودًا لَوَجَّهْتُ لِرَجُلَيْنِ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ امْرَأَةٌ أَغْلَبَتْ.

خلاصہ الباب معلوم ہوا کہ قرآن سے کسی عورت کا فاحشہ ہونا معلوم ہو جب بھی اس کو حد نہ لگائی جائے البتہ حاتم وقت ایسی عورت پر تہذیر کر سکتا ہے۔

باب: جو قوم لوط کا عمل کرے

۲۵۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تم قوم لوط کا عمل کرتا ہو پاؤ تو قاتل و مشول دونوں کو قتل کر دو۔

۱۲: بَابُ مَنْ عَمِلَ قَوْمَ لُوطٍ ۲۵۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا لَنَا عَنْ الْعَرِينِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ وَحَدَ نِسْوَةً يَفْعَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا فَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ).

۲۵۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم لوط کا عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا: اوپر والے اور نیچے والے سب کو سنگسار کر دو۔

۲۵۶۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْخَرَزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْخَرَزَنِيِّ عَصَمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شَيْبَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّسَائِيِّ ﷺ هِيَ الَّتِي يَفْعَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ قَالَ (ارْجُمُوا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ ارْجُمُوا حَمِيَّتَهُ).

۲۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

۲۵۶۳: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بْنُ مَرْوَانَ لَنَا عَنْ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ لَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَفِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ أَخَوفُ مَا أَحَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ).

۱۳ : بَابُ مَنْ أَتَى ذَاتَ مُحَرَّمٍ وَمَنْ أَتَى

بَابُ: جو محرم سے بدکاری کرے یا

بہیمۃ

جانور سے

۲۵۶۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَتَى ذَاتَ مُحَرَّمٍ فَقَتَلَهَا فَهُوَ كَقَتْلِ نَفْسٍ بَشَرِيَّةٍ. (سنن ابن ماجہ)

۲۵۶۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محرم سے بدکاری کرے اسے قتل کر دو اور جو جانور سے منکالہ کرے تو اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی۔

۱۴ : بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الْأِمَاءِ

بَابُ: لوٹد یوں پر حد قائم کرنا

۲۵۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَتَى غَنِيَةً عَنِ الرَّهْطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ عَالِيٍّ وَحَبِشٍ (رضی اللہ عنہ) قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ أَتَى غَنِيَةً عَنِ الرَّهْطِ فَقَدْ أَهْلَكَهَا فَإِنْ زَمَتْ فَأَهْلَكَهَا ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: الْوَفَى الرَّابِعَةَ (مَعَهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ).

۲۵۶۵ حضرات ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور حبش رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک مرد نے پوچھا کہ باندی محسن ہوئے سے قتل بدکاری کرے تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے فروخت کر دو گو ہالوں کی ایک دسی کے عوض۔

۲۵۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثِّيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَتَى غَنِيَةً عَنِ الرَّهْطِ فَقَدْ أَهْلَكَهَا فَإِنْ زَمَتْ فَأَهْلَكَهَا ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: الْوَفَى الرَّابِعَةَ (مَعَهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ).

۲۵۶۶ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب باندی بدکاری کرے تو اسے کوڑے مارو اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگر چہ ایک دسی کے عوض کیے۔

۱۵ : بَابُ حَدِّ الْقَذَبِ

بَابُ: حد قذف کا بیان

۲۵۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرَلْنَا غَدْرَى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى

۲۵۶۷ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری براءت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا ذکر کیا اور

قرآن کی آیات پڑھیں جب آپؐ منبر سے اترے تو حکم دیا یس دوسروں اور ایک عورت کو حد لگائی گئی۔

۲۵۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اسے محض تو اس کو میں کوڑے مارو اور جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اسے لوطی تو اس کو میں کوڑے مارو۔

خلاصہ السراپ ﴿﴾ تقدیر یہ ہے کہ کسی مفید عورت یا مرد پر زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور اس کی حد اسی کوڑے ہیں از روئے نص قرآن۔

پایاب: نشر کرنے والے کی حد

۲۵۶۹ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جس پر حد قائم کروں (اگر وہ اس میں مر جائے) تو میں اس کی دیت ندوں گا مگر خرچے والا اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی حد مقرر نہ فرمائی بلکہ ہم نے اس کی حد مقرر کی۔

۲۵۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرم کر دیجے سے جو توں اور چڑیوں سے مارتے تھے۔

۲۵۷۱ حضرت ھشیم بن منذر فرماتے ہیں کہ جب ولید بن عقیقہ کو حضرت عثمانؓ کے پاس لایا گیا اور لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دی (کہ اس نے شراب پی ہے) تو حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو کرم سے فرمایا: اٹھو اپنے چچا زاد بھائی پر حد قائم کرو۔ حضرت علیؓ نے اسے کوڑے لگائے اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

النسبہ قد ذکر ذلك وثلا القرآن فلما نزل امر برجلين وامرأة فضرنا حدنهم

۲۵۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْنِ اَبِي اَنَسٍ قَدْ يَكْب حَدَّثَنِ اِبْنِ اَبِي حَبِيْبَةَ عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْخَضِرِ عَنْ عَجْمُوَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ مَا مَحْتٌ فَاجْلِدُوهُ عَشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا لَوْحِي فَاِجْلِدُوهُ عَشْرِيْنَ) .

۱۶: بَابُ حِدَةِ السَّكَرَانِ

۲۵۶۹ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوسَى شَا حَرِيْكَ عَنْ اَبِي خَضِيْجٍ عَنْ غَمِيْرِ اَبِي سَعِيْدٍ ع: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّاهِرِيُّ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعَنَاهُ عَنْ غَمِيْرِ نَسِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَا مَحْتٌ اَدَى مِنْ اَقْسَمْتُ عَلَيْهِ الْحَدَّ اَلْاَسَارِبَ الْخَلْعُ فَإِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنِ فِيْهِ شَيْئًا اَنَا هُوَ شَيْءٌ حَكَمَنَاهُ عَنْ

۲۵۷۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَفْصِيُّ ثَا بَرِيْدُ بْنُ دُوَيْعٍ ثَا سَعِيْدُ ع: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَا وَكَنَعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِي حَمِيْظٍ عَنْ فَنَادَةَ عَنْ اَبِي نَسْرِ مَالِكِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ فِي الْحُمْرِ مَالِغَالٍ وَالْحَرِيْدِ

۲۵۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَا اِبْنُ غُلَافَةَ عَنْ سَعِيْدٍ نَسِ اَسَى عَزْرُوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ سَمِعْتُ خَضِرَ بْنَ اَلْمُنْذِرِ الرِّفَاعِيَّ ع: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَسِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَا عَزْدُ الْعُرَيْزِ بْنِ اَلْمُحَدَّارِ ثَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيْرٍ وَالدَّيْلَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِ خَضِرُ بْنُ اَلْمُنْذِرِ قَالَ لَمَّا حَى، بِاَلْوَلِيْدِ بْنِ عُفَّةِ اَبِي عُثْمَانَ لَمَّا

شہدوا علیہ قال لعلیٰ ذنک ان عینک فافق علیہ
الحذ حذہ علی ز قال جلد وسؤل اللہ ﷻ ازیعن
وحلد انونکر ازیعن وحلد غمر فماین وکل شہ
سنت ہیں۔

خلاصۃ السبب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دو خلافت میں اسی کوڑے لگانے پر اجماع ہو گیا ہے یہی اختلاف
کالمہب ہے اور اگر غلام نے شراب پی ہو تو چالیس کوڑے اس کی سزا ہوگی۔

چاپ: جو بار بار خمر پیے

۱۷ : بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّاتًا

۲۵۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا شَاءَ عَنْ أَبِي
أَسْبَدٍ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ
عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَ
فَاصْرُتْهُ غُلَّةً۔

۲۵۷۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نشہ کرے
تو اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ کرے تو دوبارہ کوڑے
مارو اور سہ بارہ کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار
پئے تو اس کی گردن ازادو۔

۲۵۷۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا شُعْبَةُ بْنُ اسْحَاقَ قَالَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنْ دُحْوَانَ ابْنِ
صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ
(إِذَا شَرِبْنَا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبْنَا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ
إِذَا شَرِبْنَا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبْنَا فَاجْلِدُوهُمْ)۔

۲۵۷۳ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب لوگ خمر پیں تو ان کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پیں تو پھر
کوڑے لگاؤ پھر اگر پیں تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر پیں تو
ان کو قتل کر دو۔

خلاصۃ السبب: باحاط اللہ اربہ یہ حدیث منسوخ ہے اس کی تاح حدیث ۲۵۴۳ بھی ہے کہ مسلمان کا قتل
تین وجہ سے ہوتا ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

چاپ: سن رسیدہ اور بیمار پر بھی حد واجب

۱۸ : بَابُ الْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ يَجِبُ

عَلَيْهِ الْحَذُّ

۲۵۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنَبِّرٍ
قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجِ
عَنْ أَبِي أَسَامَةَ نَسِ سَهْلٍ بْنُ خَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ عَصَاةٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ ابْنِهَا وَرَجُلٍ مُخْذَجٍ صَغِيرٍ فَلَمْ يَرَوْا
أَلَّا وَهَبُوا عَلَى أَمَةٍ مِنْ مَنَاءِ الدَّارِ يَحْتَسِبُ مَهْرَ فَرَعِ شَاءَ سَعْدُ

۲۵۷۴ : حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہمارے گھروں کے درمیان ایک پانچ دنہا تو ان مرد
رہتا تھا اس نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا جب وہ گھر
کی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کے ساتھ منہ کالا کرتا
کچڑا گیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا

سُنن عبادۃ الی رسول اللہ ﷺ فقال (اخلدوا صُرَبَ مائۃ سَوَاطِ) قَالُوا . بِأَسَنِ اللَّهِ هُوَ أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ لَوْ صُرْنَا مَائۃ مَائۃ سَوَاطِ مَاتَ قَالَ (فَخَلِدُوا فَإِنَّ عَذَابًا فِيهِ مَائۃ شِعْرَاجٍ فَاصْرُوهُ صُرَبًا وَاحِدًا) .
 حَدَّثَنَا سَلْبَانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَا الْمَحَارِثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ سَلْبَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَنَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْرُوجًا

معاملہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: اس کو سو کوڑے مارو۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ناتواں ہے یہ سزا برداشت نہیں کر سکتا اگر ہم اسے سو کوڑے لگائیں تو وہ مرجائے گا فرمایا: ایک خوش لڑکے جس میں سوشائیں ہوں اور ایک ہی دفعا اس کو مارو۔
 دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ بیمار کو دھکے مارنے میں توقف کریں یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یہ اس وقت ہے جب حد رجم (سنگسار) سے کم ہو اگر سنگسار کرنا ہو تو توقف کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۹ : بَابُ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

۲۵۷۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ كَثَّابٍ شَاعِدٍ الْغَزَبِيُّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَدْنَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَثَنَا أَنَسُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثَبٍ وَمُؤَسَّى بْنِ نَسَائٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

۲۵۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ الزُّرَّادِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُزَيْدٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

۲۵۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَّانٍ وَابْنُ حُرَيْبٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُزَيْدٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

۲۵۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَّانٍ وَابْنُ حُرَيْبٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُزَيْدٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

۲۵۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَّانٍ وَابْنُ حُرَيْبٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُزَيْدٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

۲۵۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَّانٍ وَابْنُ حُرَيْبٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نُزَيْدٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ بِنَا) .

خلاصۃ الباب ✽ بہت بڑی وعید ہے اس شخص کے لئے جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے یہ جو فرمایا کہ ہم سے نہیں اکٹراؤ گے فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ خَارَبَ وَسَعَى فِي الْأَرْضِ

چاپ: جو رہنری کرے اور زمین پر فساد

فساداً

برپا کرے

۲۵۷۸ حَدَّثَنَا نَضْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ ثَنَا عَزْدُ الْوُهَابِ
 نَسَا حَمِيدٌ عَنْ الْقِسِّ بْنِ مَالِكٍ وَجِيءَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 أَنَسًا مِنْ غُرَبَاءِ قَدِمْوَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَخَسِرُوا وَالسُّبْيَانَةُ فَقَالَا (لَوْ حَرَجْنَاهُ إِلَى ذُرْدَةِ لَنَا
 فَتَرَيْنَاهُ مِنْ الْبَابِ) فَلَقَعُوهُمَا فَنَلُّوْهُمَا عَلَى الْأَسْلَاحِ وَ
 فَنَلُّوْهُمَا زَاغِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْزَا ذُرْدَةُ
 فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظَنَبِهِمَا حُمَى يَهُنَّ
 فَيَقْطَعُ إِنْ يَدْبِهِنَّ وَانْزَخَلَهُنَّ وَسَمَرُ أَغْنِيَهُنَّ وَتَرَكَهُنَّ مَالِحَرَةً
 حَتَّى مَاتُوا

۲۵۷۸ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلہ
 عریذہ کے کچھ لوگ رسول اللہ کے عہد مبارک میں آئے
 مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے فرمایا اگر تم
 (صدقہ کے) اونٹوں میں چلے جاؤ اور انکا دودھ اور پیٹاب
 استعمال کرو (تو شاید تمہیں اتفاق ہو) انہوں نے ایسا ہی کیا
 (اور تندرست ہو گئے) پھر اسلام سے پھر گئے (اعاذ باللہ منہ)
 نبیؐ کی جانب سے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ
 بانک کر لئے گئے آپ نے انکی تلاش میں لوگوں کو بھیجا انکو لایا
 کیا انکے ہاتھ پاؤں کانے کھٹے لگی آکھوں میں سلائی
 پھیری اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا یہاں تک مر گئے۔

۲۵۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّثْنِ فَلَا
 نَسَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزَّيْنِ ثَنَا الدَّرَاؤُزْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ
 غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَعَارَؤْا عَلَى فُلَاحِ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ إِنْ يَدْبِهِنَّ وَانْزَخَلَهُنَّ وَسَمَرُ أَغْنِيَهُنَّ

۲۵۷۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ
 لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور
 لوٹ لئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کنوائے اور
 آکھوں میں سلائی پھروائی۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ کا اختلاف ہے کہ حلال جانوروں کا پیٹاب حلال ہے یا نجس ہے۔ امام مالک و احمد اور امام محمد
 کے نزدیک پاک ہے حدیث باب ان کا مستدل ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک نجس ہے۔ حدیث باب کا
 جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا کہ ان کا علاج پیٹاب سے کیا جائے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کا حکم فرمایا اور پیٹاب جسوں پر شے کا۔ اس حدیث اور قرآن کی آیت کے قطع
 طریق کی سزا کا بیان ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ذاکو پر نہ نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ اس کو غسل دیں گے۔ امام شافعی
 کے نزدیک غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔

۲۱ : بَابُ مَنْ قَتَلَ ذُوْنَ مَالٍ بِهِ فَهُوَ

چاپ: جسے اُس کے مال کی خاطر قتل کر دیا

شہید

جائے وہ بھی شہید ہے

۲۵۸۰ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَخْطَرِيِّ : ۲۵۸۰ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اپنے مال کی خاطر قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے۔

۲۵۸۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کے پاس کوئی آیا اور اس سے لڑائی کی پھر اس مالک نے بھی لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

۲۵۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا مال ناحق کسی نے لینا چاہا اور اس کو پہانے میں یہ قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

باب: چوری کرنے والے کی حد (سزا)

۲۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور پر اللہ کی لعنت ہو اگرچہ ۱۲۱ ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ۱۲۲ ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

۲۵۸۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وحال جس کی قیمت تین درہم تھی کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

۲۵۸۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوٹھاں دیتا رہا اس سے زیادہ چوری کرنے پر۔

۲۵۸۶۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حال کی قیمت چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

عن طلحہ بن عبد اللہ بن عوف عن سعید بن زید ان عسرو بن ثعلبہ عن النبی ﷺ قال (من قتل فؤد ماله فهو شهيد)

۲۵۸۱۔ حدثنا الحلل بن عمرو ثنا مزوان بن معاوية ثنا يونس بن سائر الحروري عن ميثون بن مهران عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ (من أتى عبد ماله فقتل فقتل فقتل فهو شهيد)

۲۵۸۲۔ حدثنا مسدد بن بشير ثنا ابو عامر ثنا عبد العزیز بن المسطلیب عن عبد الله بن الحسن عن عبد الرحمن الانباري عن ثني هريزة قال قال رسول الله ﷺ (من أربد ماله ظلمنا فقتل فهو شهيد)

۲۲: باب خبة السارق

۲۵۸۳۔ حدثنا ابو نجر بن ابي شهيدنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (لعن الله السارق يسرق النيسة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده)

۲۵۸۴۔ حدثنا ابو نجر بن ابي شهيدنا علي بن منيه عن عتبہ بن النعمان عن ابي هريرة قال قطع النبي ﷺ في محن قيمته ثلاثة دراهم

۲۵۸۵۔ حدثنا ابو مزوان القضاة ثنا ابو احمد بن سعيد عن ابن شهاب ان عسرة الحرث عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ (لا تلتقط اليد الا من زرع دنس فصاعدا)

۲۵۸۶۔ حدثنا محمد بن بشير ثنا ابو هشام المخرومي ثنا وحدثنا ابو واقد عن عامر بن سعید عن ابي عبد الله عن النبي ﷺ قال (تقطع يد السارق من خمس المحن)


فَالْتَحَلَّىٰ أَنَا كَسْفَرُ إِلَهِ حِينَ وَقَعْتُ بَدَهُ وَلَهُ
بِقَوْلِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي طَهَّرَنِي مِنْكَ أَرَدْتُ أَنْ تَذْهَبَ
حَسَدِي النَّارَ

خلاصۃ السباب ✽ یہ صحابہ کی شان تھی ان کے دور میں چوری کرنے کے بعد یازنا کا ارتکاب ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ شانہ سے بہت خائف رہتے جب تک اپنے اوپر حد جاری نہ کروا لیتے تب تک جہنم نہ لیتے تھے حق تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے اور ان کو اونچے اونچے مرتبے ملیں گے اس تو بہ کی وجہ سے وہ لوگ اس حالت میں بھی اس زمانہ کے بڑے اولیاء اور بزرگوں سے قوت ایمان میں بڑھ کر تھے۔

٢٥ : بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ

باب: غلام چوری کرے تو

۲۵۸۹: خَلَفْنَا ابْنُ مَكْرُومٍ ابْنُ حَبِيبَةَ لَمَّا أُوْثِقَ اَسْمَاعَةُ عَنْ ابْنِ عَوَالَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ نَبِيْهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا سُرِقَ الْعَدُوُّ فَيَغْوُهُ وَلَوْ سَبَّحَ)

۲۵۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے  ڈالو اگرچہ نصف اوقیہ کے عوض ہی کیے۔

۲۵۹۰۔ حَدَّثَنَا جُنَادٌ بْنُ الْمُثَنَّبِ قَدْ أَخْبَحَ نَحْنُ سَمِعَهُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ نَبِيِّ عَاصِمِ بْنِ عَدْنَانَ رَقِيْبِ الْخُمْسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمْسِ دَلَكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَفْطَعْهُ وَقَالَ (مَالُ اللَّهِ غَرَوْهُ سَرَقَ نَفْسَهُ بَعْضًا)۔

۲۵۹۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خمس کے ایک غلام نے خُس میں سے ہی چوری کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات رکھی مگر آپ نے اسکا ہاتھ نہ کاٹا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا مال ہے اس کا کچھ حصہ بعض نے چوری کیا ہے۔

٢٦ : بَابُ الْخَائِنِ وَالْمُنْتَهَبِ

چاپ: امانت میں خیانت کرنے والے

وَالْمُخْتَلِسِ

لوٹنے والے اور اچکے کا حکم

۲۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَصَمَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَنِظَلَةَ عَنْ أَبِي الْوَثَّيْنِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ مَلَى أَمْرَهُ
وَسَمِعَ قَالَ (لَا يُلْغَمُ الْخَافُ وَلَا الْفُتْهُتُ وَلَا الْخُفْلُ)
۲۵۹۱ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے، خوف والے اور انکے کا ہتھوڑا کا جائے۔

۲۵۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ الْبَصْرِ، قَالَ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هَبَابٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عُقُوبَ بْنَ نُبَيْهِ

۲۵۹۲ : حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا : اُكْبَكِي كَمَا تَكْبِي

فَلَا سَمْعَ وَشَوْأَ اللَّهِ يَقُولُ (لَيْسَ عَلَى الْمُخَلَّصِ قَطْعٌ) کا ہا ہے۔

۲۷: بَابُ لَا يُقَطَّعُ فِي نَمْرِ

پہا: پھل اور گامھ کی چوری پر ہاتھ نہ

کاٹا جائے

وَلَا كَثْرٍ

۲۵۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَكَّعَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ
بُخَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَخْسٍ عَنْ حِثَّانٍ عَنْ عَفْه
وَأَبِيعِ ابْنِ حِثَّانٍ عَنْ زَائِعٍ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ (لَا يَقَطَّعُ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ)

۲۵۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ سَعِيدٍ
الْمَقْرُئِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (لَا يَقَطَّعُ)

خلاصہ السہا: اس فصل کی وجہ سے حد اس لئے جاری نہ ہوگی کہ سرقہ کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔ کثر کا بجا جو
پھل کے اندر سے سفید سفید نکلتا ہے اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ہزریوں اور بھجور اور میوے کی
چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کثری گھاس وغیرہ کو اسی پر قیاس کیا جائے گا امام شافعی فرماتے ہیں اگر یہ چیزیں محرز ہوں
جیسے بارگ کی چار دیواری میں یا کسی مکان میں تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۲۸: بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْحَرْزِ

پہا: حرز میں سے چرائے کا بیان

۲۵۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ شَيْبَةَ قَدْ سَمِعْتُ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْمُشَنَّدِ وَتَوَشَّدَ وَذَاءُ فَأَخَذَ مِنْ تَحْتِ
رَأْسِهِ فُجَاءَ بِسَارِقِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرَأَهُ
النَّبِيُّ أَنْ يُقَطَّعَ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أُؤْذِ هَذَا
وَإِنِّي عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (فَهَلْ قَتَلْتَ ابْنَ نَابِئِهِ) .

۲۵۹۵: حضرت صفوان بن عمرو میں سونگے اور اپنی چادر سر

۲۵۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْ الزُّوَيْدِ
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خُذَةَ أَنَّ زُخْلًا
بِهِ كَقَبِيلِ عَزِينَةَ كَ أَيْكَ مَرْدٍ نَعَى نَجْمًا عَنْ بَحْلُولٍ كَ

۲۵۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے کہ قبیلہ عزمینہ کے ایک مرد نے نجم سے بھلوں کے

متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا جو خوشی سے توڑ کر ساتھ لے جائے تو اس پر دگنی قیمت ہے اور جو جرین (کھجور خشک کرنے کی جگہ) سے لے جائے تو اسکا ہاتھ کئے کا بٹھریکڑہ حال کی قیمت کے برابر ہو اور اگر کچھ کھائے اور ساتھ اٹھائے میں تو اس پر کوئی سزا نہیں اس نے عرض کیا اگر بکری محفوظ ہو اس کا کیا حکم ہے اے اللہ کے رسولؐ؟ فرمایا: دگنی قیمت اور سزا بھی اور جو پاڑے میں ہو تو انکی وجہ سے ہاتھ کئے گئے بشریکہ وہ حال کی قیمت کے برابر ہو۔

خلاصۃ الباب ✽ جمہور ائمہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنے کے لئے حرز یعنی مال کا محفوظ ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد میں یا جنگل وغیرہ میں کوئی مال کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو وہ محرز ہے اس مال کے جرمائے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد و نسائی موطا امام مالک میں بھی موجود ہے۔

۲۹ : بَابُ تَلْقِيَنِ السَّارِقِ

پاب: چور کو تلقین کرنا

۲۵۹۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَسَايُ بْنُ يَحْيَى نَسَا حَسَنًا نَسَا سَلَمَةُ بْنُ اسْحَاقِ بْنِ ابْنِ طَلْحَةَ سَمِعْتُ ابْنِ الْمُنْكَرِ مَوْلَى ابْنِ ذُرٍّ يَقُولُ اَنَا اَمِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا اَبُو شَوْلَانَ اللَّهُ مَسْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي بِلَيْسَ هَاغَسَرَفَ اَعْرَافًا وَلَمْ يَزُجْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا اَحَالَك سَرَفَتَ) قَالَ بَلَى ثُمَّ قَالَ (مَا اَحَالَك سَرَفَتَ) قَالَ بَلَى فَاسَرَّ هَاغَسَرَفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهُ وَاتُوبَ اِلَيْهِ) قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ قَالَ (اَللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ) مَرْغَبِي.

۲۵۹۷ : حضرت ابوامیہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا اور اس کے پاس سے سامان برآمد ہوا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں (میں نے تو چوری کی ہے)۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ لگتا نہیں کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں پھر آپؐ نے حکم دیا تو اسکا ہاتھ کاٹا گیا تو نبیؐ نے فرمایا کہو ”استغفر اللہ و اتوبت الیہ“۔ ”میں اللہ سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں“۔ اس نے کہا: ”استغفر اللہ و اتوبت الیہ“ آپؐ نے دوبارہ فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لیجئے۔

خلاصۃ الباب ✽ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حد سے سارے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ قاضی فرماتے ہیں کہ حاکم کو چاہئے کہ چور کو رجوع کی تلقین کرے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے سے قتل یہ واجب ہو جاتا ہے۔

عن اسی تزدہ فی سائر ان رسول اللہ ﷺ کان یقول (لا یخلد احد فارق عطر حلدت الا ہی حد من خفوذ اللہ) جاہیں۔ علاوہ میں کسی کو دس کوزوں سے زیادہ نہ مارے۔

۲۶۰۲: حدثنا هشام بن عمار ثنا سماعیل بن عمار ثنا عطاء بن کثیر عن یحییٰ بن اسی کلثم عن اسی سلمۃ عن اسی ہریرۃ قال قال رسول اللہ (لا تغزووا فارق عشرة اسواط) زیادہ سزا مت دو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ عطاء بن کثیر عن یحییٰ بن اسی کلثم عن اسی سلمۃ عن اسی ہریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس کوزوں سے

خلاصۃ الباب: * چلی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دس کوزوں سے زیادہ مارتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعزیر کی اکثر مقدار اسی تیس کوزے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پچتر کوزے ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بعض نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہا ہے اور بعض نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ۔

۳۳: باب الحد کفارۃ

۲۶۰۳: حدثنا محمد بن الفضل ثنا عبد الوہاب وانی ابن عدی عن حالہ الحدۃ عن اسی فلامۃ عن اسی الانعت عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ ﷺ (من اصاب مسلکۃ حداً فغفرۃ لہ غفرۃ فہو کفارۃ و الا فافترۃ الی اللہ) حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو بھی حد (کے موجب) کا مرتکب ہوا پھر اسے جلدی (دنیا میں) سزا ملے گی تو وہ اس کا کفارہ ہے ورنہ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

۲۶۰۴: حدثنا ہروان بن عبد اللہ الحدادی ثنا حجاج بن محمد ثنا یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن اسی لحیفۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من اصاب فی الدنيا ذنباً فغفرۃ لہ فاللہ اغدو من ان یغفرۃ علی عتدہ ومن اذنب ذنباً فی الدنيا فصرۃ اللہ علیہ فاللہ اشکرہ من ان یغفرۃ فی شئ فذ عفا عہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اسے سزا بھی مل گئی تو اللہ تعالیٰ انصاف فرمانے والے ہیں اپنے بندہ کو دوبارہ سزا نہ دیں گے اور جس نے دنیا میں گناہ کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اللہ مہربان ہیں جو معاف کر دیں دوبارہ اس کی باز پرس نہ فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب: * اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں بعض علماء کے نزدیک حدود سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ گناہ کی معافی کیلئے تو یہ ضروری ہے اس کی دلیل کئی ہیں ان میں پہلے ابو امیہ مخزومی کی حدیث گزر چکی ہے کہ آپؐ نے چار سے فرمایا جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔

۳۳: بَابُ الرَّجُلِ يَحْدُثُ مَعَ

أَمْرَاتِهِ وَخِيَلَا

پائے

۲۶۰۵ حضرت ابو جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مرد اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے کیا اس غیر مرد کو قتل کر سکتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد نے کہا کیوں نہیں قسم اُس ذات کی جس نے حق کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو تمہارا مرد اور کیا کہہ رہا ہے۔

۲۶۰۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَعْدِئِيِّ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَعْدِئِيِّ عَنْ مُجْشِدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَحْدُثُ مَعَ امْرَأَتِهِ وَخَلَا يَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا) قَالَ سَعْدٌ نَتَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَيَاتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيَذُكُّكُمْ) .

۲۶۰۶ حضرت سلمہ بن محقق فرماتے ہیں کہ ابوبابہ سعد بن عبادہ بہت غیور مرد تھے جب حدود کی آیت نازل ہوئی تو کسی نے ان سے کہا بتائیے اگر آپ اپنی امیر کے ساتھ کسی مرد کو دیکھیں تو کیا کریں گے۔ کہنے لگے میں ان دونوں کو تلوار سے ماروں گا کیا میں انتظار کروں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں اور اس وقت تک وہ اپنا کام پورا کر کے فرار ہو چکا ہو یا میں کہوں کہ میں نے یہ یہ دیکھا تو تم مجھے حد لگاؤ گے اور کبھی بھی میری گواہی قبول نہ کرو گے۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا تذکرہ کسی نے کر دیا تو آپ نے فرمایا تلوار ہی کافی گواہ ہے۔ پھر فرمایا نہیں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نعتی اور غیرت مند مسلسل ایسا کرنے لگیں۔ امام ابن ماجہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعرہ کو یہ فرماتے سنا کہ یہ روایت علی بن عوفی کی ہے اور مجھے اس میں سے کچھ بھول گئی۔

۲۶۰۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَتَبَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ فَيْصَةَ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُسَحَقِ قَالَ قِيلَ لَأُمِّ ثَابِتٍ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْخُلُودِ وَكَانَ وَخَلَا غَيْرُهُ: فَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ وَحَدَّثَ مَعَ امْرَأَتِكَ وَخَلَا بَنِي شَيْبَةَ مَخْنُثٌ نَضَعُ قَالَ مَخْنُثٌ صَارَ بَيْنَهُمَا بِالشَّيْثِ الْفَطْرُ حَتَّى أَجِبُ بِأَرْبَعَةِ أَلْفٍ مَا ذَاكَ قَدْ فَضَى حَاجَتَهُ وَذَهَبَ لَوْ أَقُولُ رَأَيْتَ كَذَا وَتَخَذَ فَضْطَرُّهُ لِي الْحِلُّ وَلَا تَقْلُوا لِي شَهَادَةَ أَبْنَاءٍ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِبَنِي صَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كَيْفِي بِالشَّيْثِ شَاهِدًا) ثُمَّ قَالَ (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ يَنْتَابِعَ فِي ذَلِكَ الشُّكْرَانُ وَالْغَيْرَانِ) .

فَالِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ ابْنُ مَاجَةٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ هَذَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَّاسِيُّ وَفَاتَنِي بِهِ .

۱۔ کوٹ قتل کروں پھر مواخذہ ہو تو یہ الزام لگا دیں حالانکہ واقع میں ایسا نہ ہوا لہذا اگر کوئی ایسی حالت میں قتل کر دے تو اس کو قصداً ساقط کیا جائے گا البتہ اگر وہ اپنے بیان میں سچا ہو تو آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ اللہ اعلم (مہدار تہجد)

خلاصۃ الالباب : آپ کا مطلب یہ تھا کہ حدیث بعد کا یہ کہنا بظاہر غیرت کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے مگر مجھ کو اس سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ تعالیٰ کو مجھ سے زیادہ غیرت ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو حریت کا حکم نازل کیا وہی پرچہا بہتر ہے۔ جبہور اندر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پا کر قتل کرے تو وہ بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا مگر جب گواہ قائم کرے نہ پائے۔

۳۵ : بَابٌ مِّنْ تَزْوِجِ امْرَأَةِ ابْنِهِ

باب : والد کے انتقال کے بعد اُس کی اہلیہ

سے شادی کرنا

مِنْ بَعْدِهِ

۲۶۰۷ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا هُشَيْبٌ ع۔ و
حَدَّثَنَا سَهْلٌ بْنُ اَسْمٰ سَهْلٍ ثَنَا حَفْصٌ بْنُ عِيَادٍ حَمِيْدًا ع
اَشْعَثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَارِبٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِنِىْ حَالِيْ (سَمَاءُ هُنَيْبَةُ هِيَ حَدِيْثُ
الْحَارِثِ نَسْ عَشْرُوْ) وَقَدْ عَقِدَ لَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوَاءً فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ تَزْوِجَكَ فَقَالَ بَعْضِيْ وَتَزْوِجُ اللهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِىْ رَحِيْلٍ تَزْوِجُ امْرَاةَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ
فَامَرَنِىْ اَنْ اَصْرُبَ غُلْفَةً

۲۶۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَحْمَدَ
الْحُسَيْنِ الْخُفَعِيُّ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَتَارٍ الثَّمَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ اَبِيْ رِيْسٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ
ابْنِهِ قَالَ بَعْضِيْ وَتَزْوِجُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اَنْ اَصْرُبَ غُلْفَةً وَاصْطَقَى مَا لَهُ

خلاصۃ الالباب : ان احادیث کی بناء پر اگر ثلاثہ کے نزدیک باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے پر حد جاری ہوگی امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد جاری نہ ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ اقل کر لیا تھا۔

۳۶ : بَابُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ

أَبْنِهِ وَتَوَلَّى غَيْرَ

مَوْلَاهِ

چاپ: بَابُ (یا اُس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی

طرف نسبت کرنا اور اپنے آقاؤں کے علاوہ

کسی کو اپنا آقا بنانا

۲۶۰۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور طرف نسبت کی یا جس غلام نے اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ کی اور فرشتہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۲۶۱۰ : حضرت سعد اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور طرف اپنی نسبت کی حالانکہ اسے معلوم بھی ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

۲۶۱۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور طرف اپنی نسبت کی تو جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب : معلوم ہوا کہ یہ سخت گناہ ہے جنت حرام ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو اس فعل کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا اور کافر پر جنت حرام ہے۔ یا یہ تشدد و آفرمایا کیونکہ مسلمان ایمان کی بدولت ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۳۷ : بَابُ مَنْ نَفَى رَجُلًا مِنْ قَبِيلَةٍ

چاپ: کسی مرد کی قبیلہ سے نفی کرنا

۲۶۱۲ : حضرت اھب بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سب

۲۶۰۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَكْمٍ عَنْ حَلْبٍ عَنْ أَبِي الصُّفْيَانِ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُفَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ اتَّسَبَ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ) .

۲۶۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُمَرَ غُثَمَانَ الْهَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَابْنَ كَعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ وَوَعَى فَلْيَنْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَلَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ) .

۲۶۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ الْأَمَّاسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرِخْ رِاحَةَ الْحَلَّةِ وَإِنْ رَاحَهَا لِيُؤْخَذَ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ) .

خلاصۃ الباب : معلوم ہوا کہ یہ سخت گناہ ہے جنت حرام ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو اس فعل کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا اور کافر پر جنت حرام ہے۔ یا یہ تشدد و آفرمایا کیونکہ مسلمان ایمان کی بدولت ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۲۶۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَرْبَنْدٍ بْنِ هَارُونَ نَسَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هَارُونَ ابْنَ عُثْمَانَ الْأَمَّاسِيَّ

شرکا، وفد مجھے اپنے میں افضل خیال کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نصر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ہم اپنی والدہ پر تہمت نہیں لگاتے اور اپنے والد سے اپنی نفی نہیں کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت بن قیس فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو کسی قریشی کے متعلق کہے کہ نصر بن کنانہ کی اولاد میں تو میں اسکو حد قذف لگاؤں گا (کیونکہ نبیؐ نے فرمایا کہ قریش نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں)۔

العزیز ابن المغيرة قال لا شاكنا حماد بن سلمة عن عقیل ابن طلحة التميمي عن مسلم ابن حبيب عن الألفعت بن قيس قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد كندة ولا يرؤى إلا الفصلهم فقلت يا رسول الله ألسنة ما فقال (مخبر من النظر كلامه لا يلقوا أنما ولا تتلفي من ابنه)

قال فكان الألفعت من قيس يقول لا تؤني سرخبي يعني دخلا من قرين من نصر بن كندة إلا جلدته الحد

باب: ہجڑوں کا بیان

۲۶۱۳: حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عمرو بن مرہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بدعتی لکھ دی تو میرا خیال نہیں کہ مجھے روزی ملے الا یہ کہ اپنے ہاتھ سے ذب بھادیں (اور روٹی حاصل کروں) لہذا آپ مجھے بغیر فسق و فجور (یعنی ناجائز اور لواطت وغیرہ) کے گانے کی اجازت دیجئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: میں تجھے اسکی اجازت نہیں دوں گا اور تیری کوئی عزت نہیں اور نہ تیری آکھیں غنڈی ہوں (کہ تجھے گانے کا موقع ملے) اے اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے پاکیزہ اور حلال روزی دی پھر جو روزی اللہ نے تیرے لئے حلال فرمائی اس کی جگہ تو نے اس روزی کو اختیار کیا جو اللہ نے تجھ پر حرام فرمائی اور اگر میں تجھے اس سے قتل منع کر چکا ہوتا تو اب تجھے سخت سزا دیتا اور حیرا برادر کرتا۔ میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کی

۳۸: بَابُ الْمُحْشَيْنِ

۲۶۱۳: حدثنا الحسن بن ابي الزرع الخزازي انما عند المزاق اخبرني يحيى بن الغلاء انه سمع بشر بن نمير انه سمع مجذولا يقول الله سمع برنيد بن عند الله سمع صفوان بن امية قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ف جاء عمرو بن مرة فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلمان الله قد كتب علي الشقوة فيما اراني اوزي الا من ذقني مكنتي فاذن لي في الغداء في غير فاحشة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اذن لك ولا كرامة ولا نعمة غني كذبت ابي علقم الله لقد رافك الله طيبا حلالا فاحذرت ما حرم الله عليك من رزقه مكانا ما احل الله عز وجل لك من حلاله ولما تحب تفذمت اليك لفعلت بك وفعلت قم عني و انت الي الله اما انك ان فعلت سعد التقدمة اليك صرنتك صرنا وحنينا وحلفت رأسك مثله و صرنتك من اهلك واخلفتك من اهلك نهدت لغيرك اهل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدیات

قتل، قصاص و دیت کے ابواب

باب: مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی سخت

۱: بَابُ التَّغْلِیظِ فِي قَتْلِ

وعید

مُسْلِمًا ظَلَمًا

۲۶۱۵ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان روز قیامت سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا۔

۲۶۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا قَتَا وَكَتَبَ قَتَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ) .

۲۶۱۶ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جان بھی ناحق قتل ہو تو حضرت آدم جمع کے پہلے بیٹے کو اس کے خون کا گناہ ہوتا ہے اس لئے کہ سب قتل اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

۲۶۱۶ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَتَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا، إِلَّا كَانَ عَلَىٰ نَفْسِ آدَمَ الْأَوَّلِ كَقَتْلِ مَنْ دَمَهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)

۲۶۱۷ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کا حساب ہوگا۔

۲۶۱۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ الْأَظْهَرِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اسْحَقَ بْنِ يُونُسَ الْأَزْدِيِّ عَنْ صَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ وَآدَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)

۲۶۱۸ - حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ

۲۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَتَا وَكَتَبَ قَتَا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَادٍ عَنْ عُفَّةِ

سے اس حال میں ظاکر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ
ظہر ۳۱ ہو اور ناحق خون نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو
گا۔

نس عامر الخهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
(من لقي الله لا يشرك به شيئا لم يصد دم حرام دخل
الحنة).

۲۶۱۹۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کو مٹا
کر اللہ کے ہاں ایک مؤمن کو ناحق قتل کرنے سے
آسان اور ہلکا ہے۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيْرٍ لَنَا الْقَوْلِيذُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا
مَرْزُوقُ بْنُ جَاهِجٍ عَنْ أَبِي الْخَثِمِ الْخُوْزَاعِيِّ عَنِ الْبَزَاءِ بْنِ
عَارِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لِزَوَالِ الدُّنْيَا الْغَوْثُ عَلَى
اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ).

۲۶۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤمن کو
قتل کرنے میں ایک لفظ بھڑکی مدد کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے
ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے
درمیان لکھا ہوگا "اللہ کی رحمت سے نا امید"۔

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ وَاقِعٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا
يَرْبُوطُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسْتَبِثِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ
مُؤْمِنٍ بِسَطْرٍ كَلِمَةٍ لَفَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَخْرُوتَ تِنٍ عَلَيْهِ
أَيْسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ).

خلاصہ الباب ۶۵ شاید مراد یہ ہے کہ حقوق العباد میں خون کا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا جس نے ظلم کسی کو قتل کیا ہوگا اس کو
سزا دی جائے گی۔ حدیث ۲۶۱۹ یعنی قاتل نے دنیا میں بری رسم ڈالی اس لئے اس پر یعنی ناحق قتل کے مذاب کا ایک
حصہ رکھا جائے گا ایسی احادیث میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ جو لوگ طرح طرح کی بدعات گھڑتے ہیں اور لوگوں میں
مشہور کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

جواب: کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کی توبہ
قبول ہوگی

۲ : بَابُ هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ
تَوْبَةٌ .

۲۶۲۱۔ حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ سیدنا ابن
عباسؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی
مؤمن کو قصد قتل کیا پھر توبہ کر لی اور ایمان و اعمال
سالم کو اختیار کر لیا اور ہدایت پر آ گیا۔ فرمایا: اس پر
افسوس! اسکے لئے ہدایت کہاں؟ میں نے تمہارے نبیؐ کو
یہ فرماتے سنا: "قاتل و مقتول دونوں قیامت آئیں گے
مقتول قاتل کے سر سے لٹکا ہوا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّاحِ نَا شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْبٍ
عَنْ عُسَّاتِ بْنِ دَهَشٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا ثُمَّ تَابَ وَأَمْسَ وَغَمَلٌ
صَالِحًا ثُمَّ اغْتَدَى قَالَ وَبِحَدِّهِ أَوْ أَمْسَى لَهُ الْيُدَي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (يَحْيَى الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ يَقُولُ رُبَّ امْرِئٍ هَدَانِي
فَتَلَسَّسَنِي) وَاللَّهِ لَقَدْ انْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ ثُمَّ مَا

مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل فرمائی اور اسے نازل فرمانے کے بعد مسح نہیں فرمایا۔

۴۶۴: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ کی زبان مبارک سے سنی؟ اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا کہ ایک بندے نے ننانوے جانوں کو قتل کیا پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہل زمین میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اور کہا میں نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس نے کہا ننانوے انسانوں کو مارنے کے بعد بھی؟ (بھلا توبہ قبول ہو سکتی ہے) اس نے تلوار سوئی اور اس بڑے عالم کو بھی قتل کر کے سو جانیں پوری کر دیں پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہل زمین میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اور کہا میں نے سو جانیں قتل کی ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے کون ہے جو میرے اور توبہ کے درمیان حائل ہو تو اس ناپاک علاقہ سے نکل جہاں تو رہتا ہے (اور اسے گناہ کرتا ہے) اور فلاں نیک بستی میں چلا جا اور اس میں اللہ کی بندگی کر تو وہ اس نیک بستی میں جانے کے ارادہ سے نکلا راستے میں اس کا وقت پورا

۴۶۴ | حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مِّنْ أَسْنِ شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَدَامٌ مِّنْ يَحْيَى عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ السَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ أَقَامَى وَوَعَاةَ قُلُوبِ (أَنْ عِنْدَ قَبْلِ تَسْعَةِ وَتَسْعِينَ نَفْسًا ، ثُمَّ عَرَصَتْ لَهُ النَّوْمَةُ فَسَالَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ عَلَى رَحْلِ فَاتَا فَقَالَ أَنِّي قُتِلْتُ تَسْعَةً وَتَسْعِينَ نَفْسًا ، فَيَلُّ لِي مِنْ نَوْمَةٍ قَالَ بَعْدَ تَسْعَةٍ وَتَسْعِينَ نَفْسًا قَالَ فَالْتَصِي سَيْفَةً فَاقْتُلْ فَاحْكُمْ بِهِ الْمَمَانَةَ ثُمَّ عَرَصَتْ لَهُ النَّوْمَةُ فَسَالَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ عَلَى رَحْلِ فَاتَا فَقَالَ أَنِّي قُتِلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَيَلُّ لِي مِنْ نَوْمَةٍ قَالَ وَنَحْكُ وَمِنْ يَحْزُلُ نَيْكُ وَبَيْنَ النَّوْمَةِ أَخْرَجَ مِنَ الْقَرْيَةِ الْحَبِيبَةَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا السِّي الْغَرْبِيَّةِ الضَّالِحَةَ قَرْيَةً كَذَا وَكَذَا فَاعْتَدَ رَيْكُ فِيهَا فَحَرَّحَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الضَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهُ الْحَلَّةُ فِي الطَّرِيقِ فَاحْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّخْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ الْيَلْبِسُ أَمَا أَقْبِي مَهْ أَنَا لَمْ يَغْضَبْ سَاعَةً قَطُّ قَالَ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّخْمَةِ اللَّهُ حَرَّحَ قَاتِلًا) .

قَالَ هَدَامٌ فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطُّوَيْلِيُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَبِعَتْ اللَّهُ عِزًّا وَحُلًّا مَلَكًا فَاحْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ وَاحَفُوا فَقَالَ الطُّوَيْلِيُّ ، إِنِّي الْقَرْيَبِيُّ

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے جب وہ اہل سنت کے نزدیک اگر حائل توبہ کر لے تو اس کی معافی ہو جائے گی اور اس آیت میں غلو سے مراد عرصہ دراز تک دوزخ میں رہنا ہے آیت کا ترجمہ یہ ہے اور جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے اس میں ایسا رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہو اور اللہ کی لعنت بری اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا۔ (معبر الرقید)

فَالْقِسَادَةُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَنَا حَضْرَةُ الْطَّبِيسِ (بھی آ گیا اور) بولا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں
النُّوْتُ اخْتَصَرْتُ بِنَفْسِهِ فَقُرْبُ مِنَ الْقُرْبَى الضَّالِحَةِ وَمَعَادُ مَنَ الْقُرْبَى الْحَقِيقَةِ فَالْحَقِيقَةُ بَاغِلُ الْقُرْبَى الضَّالِحَةِ
حَدَّثَنَا أَبُو الْعَاسِمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ (سپر دکرنا چاہئے) رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تو بتا سب
الْقِسَادَةُ ثَنَا عَفَانٌ ثَنَا حَتَمٌ هَذَا مَعْنَاهُ

حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ کے واسطے سے سنایا کہ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ عز و جل نے ایک فرشتہ
بھیجا سب نے اپنا اختلاف اس کے سامنے رکھا اور اس کی طرف رجوع کیا اس نے کہا دیکھو ان دونوں بستیوں میں سے
کون سی بستی زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس بستی والوں کے ساتھ اس میت کو ملا دو۔ عقادہ کہتے ہیں کہ حسن نے ہمیں یہ بھی
بتایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر نیک بستی کے قریب ہوا اور بری بستی سے دور ہوا چنانچہ
فرشتوں نے اسے نیک بستی والوں میں شامل کر لیا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عَلَا مَعْنَاهُ الْبَابُ مَعْتَزَلٌ أَوْ خَوَارِجٌ كَمَا بَيَّنَّا مَذْهَبُ هَبْ هَبْ كَمَا قَالَ مُؤْمِنٌ كِي تَوْبَةٌ قَوْلٌ نَحْنُ أَوْ دُونَ بَيْتِهِ دُونَ خِمْسٍ مِثْرٍ رُبَّ
أَوْ جَبُورَاتٍ كَمَا يَذْهَبُ هَبْ هَبْ كَمَا قُلْنَا كَمَا كَبِيرُ هَبْ هَبْ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دوسری آیات اور احادیث میں ثابت ہوتا
ہے کہ مرگے کبیرہ کا قرین ہوتا ایک نہ ایک ضرور اس کو جہنم سے خلاصی ملے گی گو مدت دراز کے بعد اور آیت کریمہ میں
يَوْمَ لَا يُفْهَمُ كَمَا يَفْهَمُ جَهَنَّمَ مِثْرٍ رُبَّ اس سے مراد مکت طویل معنی مدت دراز تک رہنا ہے۔ حدیث ۲۶۲۲ سے ثابت
ہوا کہ آدمی کے گناہ جس قدر ہوں تو بہ کا خیال ترک نہیں کرنا چاہئے اور گناہوں کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے
نا امید و مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ارحم الراحمین خود فرماتا ہے۔ يَاعِزَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلَى انْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ
رَحْمَةِ اللَّهِ اِنَّهُ يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ كَمَا يَهْدِي الْغَايَةَ
فَرَمَادے گا بے شک وہ غفور و رحیم ہے۔ البتہ شرک و کفر کو بھی معاف نہیں کرے گا آدمی کو چاہئے کہ عقیدہ توحید و سنت کو
مضبوطی سے پکڑے رہے۔

۳: بَابٌ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ

بَابُ: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو

اِخْدَى ثَلَاثَ

۲۶۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ
حَالِدَ الْأَخْمَرِيَّ وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۲۶۲۳: حضرت ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا خون کیا

گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو (یا اس کے درخت کو) تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر وہ کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکاڑو دو تین ہاتھیں یہ ہیں کہ یا اس کو قتل کر دے یا معاف کر دے یا خون بہا (یا تاوان) لے لے جو کوئی ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات کر لے پھر کچھ اور زیادتی بھی کرے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۲۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے چاہے قتل کر دے چاہے فدیہ اور دیت لے لے۔

خلاصۃ السوال: اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد نے بھی روایت کیا ہے اس مضمون کی حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے یہ مضمون قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حِكْمَةٌ﴾ میں بھی موجود ہے۔ غرض تین باتوں میں سے کوئی ایک اختیار کرنا چاہئے۔

جواب: کسی نے عدا قتل کیا پھر مقتول کے

ورشہ دیت پر راضی ہو گئے

۲۶۲۵: حضرت زید بن خمیرہ کہتے ہیں کہ میرے والد اور چچا نے روایت کی اور یہ دونوں حضرات جنگ ھنین میں اللہ کے رسول کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے نیچے تشریف فرمائے ہوئے تو قبیلہ خندف کے سردار اقرع بن حابس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکم بن بشامہ کے قصاص کو رد کرنے گئے (حکم بن بشامہ نے عامر بن ابیض اشجعی کو قتل کیا تھا۔ اقرع کی درخواست یہ تھی کہ حکم سے قصاص نہ لیا جائے) اور عیینہ

قالا لنا حرير وعذ الزحيم من سليمان حسان محمد بن اسحاق عن الثعالب عن فضيل (الله عن ابن ابي العوام) وشمة شقيا) عن ابن شريح الصرمي قال قال رسول الله ﷺ (من أصيب دم أو حبل أو الحنل أو الخرج فهو بالحدس بين إحدى ثلاث فإن أراد الرأفة فحلفوا على يديه أن يقتل أو يأخذ الدية فمن فعل شيئا من ذلك فعاد فإن له ما وجهه حالداً محلفاً فيها ادا) .

۲۶۲۴: حدثنا عبد الرحمن بن الزاهب المصنف لنا الوليد لنا الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (من قتل له قتيل فهو بخير النظرين إما أن يقتل وإما أن يفدى)

۳: بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَرَضُوا

بِالدِّيةِ

۲۶۲۵: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة لنا أبو حنيفة عن الأعمش عن محمد بن اسحق حدثني محمد بن جعفر عن زبید بن ضمرہ حدثني أبي وعني وكان شهدا خبيثا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى الله عليه وسلم الطاهر ثم جلس تحت شجرة فقام إليه الأقرع بن حابس وهو سيف خندف يرد عن دم محله ابن حنيفة وقام عبيدة بن حصي بطلت دم عامر بن الأخطط وتكاد اشجعيا فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم (تغفلون الدية) فانوا فقام رجل من بني لُبث يقال

نُكَيْسِلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا شَيْئٌ هَذَا الْفَتِيلُ هِيَ غُرَّةُ الْأَنْسَلَامِ الْأَحْمَرِ وَرَدَتْ فَرُمِثٌ فَهَرَّ أَحْمَرُهَا فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَكُمْ) حَسَنُونَ فِي سَفَرٍ مَاوٍ حَسَنُونَ إِذَا رَحَلْتُمْ فَفَقِلُوا الدِّينَةَ

بن حصن نے حاضر ہو کر عامر بن ابیہ کے قصاص کا مطالبہ کیا اور عینہ اٹھی تھے۔ تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ انہوں نے انکار کیا تو نبیؐ لیٹ کے ایک مرد جنہیں مکھیل کہا جاتا ہے کھڑے ہوئے اور

عرض کیا اے اللہ کے رسول! غلبہ اسلام میں اس قتل کی حالت ایسی ہی ہے کہ کچھ بکریاں پانی پینے کو آئیں تو انہیں بائیکاٹ دیا گیا اسکی وجہ سے انکے پیچھے والی بکریاں بھی بھاگ گئیں تو نبیؐ نے فرمایا تمہیں دیت کے پچاس اونٹ ہمارے اسی سفر میں ملیں گے اور پچاس اونٹ اس وقت جب ہم سفر سے واپس ہوں گے اس پر انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۲۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ الدَّمَشَقِيُّ لَنَا مِنْ نَسَائِهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَاسِدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ قَتَلَ عَمِيًّا ذُفِعَ إِلَى أَزْوَاجِ الْفَتِيلِ فَإِنْ شَاءَ وَاقْتُلُوا) وَإِنْ شَاءَ وَاحْتَدُوا الدِّينَةَ وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ حَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ حَلْقَةً وَذَلِكَ تَسْدِيدُ الْعَمِيدِ مَا ضَوْلَخُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ تَسْدِيدُ الْغُلِّ).

۲۶۲۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عمامہ قتل کرے اسے مقتول کے ورثہ کے سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت تیس تین سالہ اونٹ ہیں اور تیس چار سالہ اونٹ اور چالیس حاملہ اونٹیاں یہ قتل عمد کی دیت ہے اور جس پر صلہ ہو جائے اور مقتول یہ کے ورثہ کو ملے گا لیکن یہ دیت کی سخت ترین صورت ہے۔

خلاصہ الکتاب : مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ دینا فساد کی نوبت نہیں۔ یہی مراد تھی متکلیف کی۔

۵ : بَابُ دِيَّةِ شَبِّهِ الْعَمِيدِ مُغْلَقَةً

۲۶۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ لَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا لَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبِیْ الْقَاسِمِ سَنَ رُبْعَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ الشَّيْءِ (مَنْ قَتَلَ) قَالَ (فَتَبْلُغُ الْخَطَا، شَبَّ الْعَمِيدِ فَبَيْتُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً) مِنْ الْأَمَلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا حَلْقَةً فِي نَقْطَتِهَا أَوْ لَا ذَهَابَ .

۲۶۲۷ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید عمامہ یعنی خطا کا مقتول وہ ہے جسے کوڑے یا لathi سے قتل کیا جائے اس میں سواونٹ ہیں جن میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

۱۔ اس شہید کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اگر ان پہلے آنے والی بکریوں کو بائیکاٹ جاتا تو ان کے پیچھے والی بکریاں بھی آمو جو، بوتیس ای طرح اگر اس مقدمہ کو نہ فرمایا گیا تو اس کے بعد اور سنا دیا جی کھڑے ہو سکتے اور مسلمان آئیں میں دست و کرباں ہو سکتے ہیں۔ (مہاجر بقید)

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

حدثنا محمد بن يحيى ثنا سليمان بن حبيب ثنا حماد بن زيد عن خالد الحداد عن القاسم بن ربيعة عن غيبة بن اوس عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ نحوه

۲۶۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ فتح مکہ کے روز کعبہ کی پیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور لشکروں کو تہائی نے شکست دی غور سے سنو جسے کوڑے یا انہی کے ذریعہ قتل کیا گیا اس کی دیت سواونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں جن میں بچے ہوں غور سے سنو جاہلیت کی ہر رسم اور ہر خون میرے ان دو دھنوں کے پیچھے ہے (یعنی انھوں نے اور آئندہ کیلئے منقطع ہے) سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلاتا میں ان دونوں خدمتوں کو انہی لوگوں کے سپرد کرتا ہوں جن کے سپرد پہلے یہ خدمتیں تھیں۔

۲۶۲۸: حدثنا عبد الله بن محمد الرضوي ثنا سليمان بن عبيدة عن ابن جندب عن سمعة بن القاسم بن ربيعة عن انس بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يوم فتح مكة وهو على درج النخعة فحمد الله وأثنى عليه فقال (الحمد لله الذي صدق وعده وبصر عبده وهرم الاخراب وخدة، ألا ان قبيل النضوط ولعصا فيه مائة من الابل منها ازمعون حلقة في نطونها اولادها ألا ان كل مأثرة كانت في الحاهلية ودم نخت قدمي هاتين الا ما كان من سداة النبت و سقاية الحاج ألا اني قد افضيتهما لاهلهما كما كانا)

خلاصہ السبب: جس قتل سے احکام متعلق ہیں۔ قتل عمد، شہید، قتل خطا۔ جاری ہمارا قتل سبب قتل عمد ہے جس میں آدمی کو مار ڈالنا مقصود ہو تبھی اس سے جیسے ہمارے پتھر کی پتھری وغیرہ یا کسی ایسی نوکدار چیز سے ہو جو تفریق اجزاء میں تبھی اس کا کام کرتی ہو جیسے نوکدار لکڑی پتھر آگ وغیرہ اس قتل کا موجب گناہ ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ اس قتل میں کفارہ نہیں۔ شہید، امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی ایسی چیز سے قتل کیا جائے جو اجزاء بدن کی تفریق نہ کرے گو بڑا پتھر ہو یا بڑی لاٹھی۔ امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک شہید یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا ارادہ کرے جس سے عموماً قتل نہیں کیا جاتا۔ امام فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا شہید کیا قتل تو دو ہیں جن قتل عمد قتل خطا۔ امام صاحب کی دلیل احادیث باب ہیں اس کے علاوہ ابوداؤد و نسائی نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی روایت کیا ہے جو امام صاحب کا مستدل ہیں اس قتل کا موجب گناہ ہے۔ کفارہ اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت مغلطہ ہے یعنی سو اونٹیاں ہیں بطریق رباع یعنی ۴۵ بنت خاص (ایک سال) ۴۵ بنت لیون (دو سال) ۴۵ بنتے (تین سال) ۲۶ جذع (چار سال) یہ شیخین (امام ابوحنیفہ و ابو یوسف) کے نزدیک ہے ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ امام محمد امام شافعی اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک بطریق اعلاٹ ہیں یعنی ۳۰ بنتے (تین سال) ۳۰ جذع (چار سال) ۴۰ بنتے (چھ سال) جو حاملہ ہوں ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں ہے دیت خطا شہد سواونٹ ہیں جن میں ۴۰ حاملہ ہوں۔

۶۔ بَابُ دِيَةِ الْخَطَا

بابِ قَتْلِ خَطَاكِ دِيَت

۲۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ، قَدْ مُعَاذُ بْنُ هَاشِمٍ قَدْ
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَجْجَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا

۲۶۳۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصْطَوِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ أَنَا ابْنُ
نَسْرٍ هَازُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِلٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذْفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ حَقًّا فَلَيْتَهُ مِنْ أَلْفِ نَفْسٍ
تُؤْتِي مَنَاسِكَ مَحَاصٍ وَفَلَانُؤُنْ أَلْفَ نَفْسٍ حَقًّا وَ
عَشْرَةَ سَبْعِينَ لَفًا) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُهَا عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَالِ دِيَارٍ أَوْ عَدْلُهَا مِنْ الْوَرَقِ
أَوْ نَفْسُهَا عَلَى ثَمَانِ أَلْفِ أَلْفٍ إِذَا غَلَّتْ رِفْعَ نَفْسِهَا وَ إِذَا
هَانَتْ نَقَصَ مِنْ نَفْسِهَا عَلَى نَحْوِ الثَّمَانِ مَا كَانَ هَلِكًا فَيَسْمُهَا
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَبَّ الْأَوْجِعَ
مِائَةَ دِينَارٍ أَلْفِ ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلُهَا مِنْ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةَ
أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَقَطْعَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْنِ بَقْرَةً وَ مَنْ
كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ عَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفًا شَاةً

۲۶۳۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمَدِينَةِ عَنْ عَاصِمٍ قَدْ مُعَاذُ بْنُ هَاشِمٍ قَدْ
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَجْجَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا

۲۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ، قَدْ مُعَاذُ بْنُ هَاشِمٍ قَدْ
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَجْجَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا

کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور کوئی وارث نہ ہو (اور ماموں ہی ہو) تو ماموں اس کا وارث ہے ماموں انکی طرف سے دیت ادا کرے اور وہی انکی میراث لے۔

عاصم بن مثنیٰ عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (أنا وأبوت من لا وأبوت له أفقر عنة وأرثه والحال وأبوت من لا وأبوت له يغفل عنة ويؤثره) .

باب: مقتول کے ورثہ کو قصاص و دیت

۸ : بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّي الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ

لینے میں رکاوٹ بننا

الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَةِ

۲۶۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھ یا بھلا مارا جائے یا تعصب کی وجہ سے پتھر کوڑے یا لالچی سے تو اس پر قتل خطا کی دیت ہے اور جو عمد ا قتل کرے تو اس پر قصاص ہے اور جو قصاص و دیت کی وصولی میں رکاوٹ ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۲۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ ثَنَا سَلْبَسَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَارِئِ بْنِ عَتَابٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ فِي عَصِيَةٍ أَوْ عَصِيَةٍ بِحَصَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصَا فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْحِطَاءِ وَمَنْ قَبِلَ عَمْدًا فَبِهِ قُوَّةٌ وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لُعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ) .

خلاصہ: اگرچہ جو شخص انصاف اور حکم شرع سے روکے اور اس میں غلطی ڈالے یہی حکم ہے کہ وہ ملعون اس کی نماز روزہ دوسری عبارات سب بے فائدہ ہیں۔ بلکہ یہ مراد یہ ہے کہ مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو یا کوئی وجہ قتل نہ ہو۔ عصبیت یہ ہے کہ اپنے لوگوں کی طرفداری میں مارا جائے عصبیت اور تعصب دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جھجھکاؤ سے نہ مارا جائے عمد ا بلکہ چوڑے پتھر یا چھری یا کوڑے سے قتل ہو جائے تو اس میں دیت ہوگی نہ کہ قصاص۔

باب: جن چیزوں میں قصاص نہیں

۹ : بَابُ مَا لَا قَوْدَ فِيهِ

۲۶۳۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کے بازو پر تلوار ماری اور جوڑے کیے اس کا بازو کاٹ ڈالا مروج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی تو آپ نے اس کے لئے دیت کا فیصلہ فرمایا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں چاہتا ہوں کہ قصاص لوں۔ آپ نے فرمایا دیت لے لو اللہ تمہیں اس

۲۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ دَهْمِ بْنِ قُرَّانٍ حَدَّثَنِي بِسْمَرَانُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا رَخَلَ حَرْبَ وَرَخَلَ عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَفَضَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَقْصَلٍ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِالْذِّبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ الْقَصَاصَ فَقَالَ

لَا اُتَدَا حَتَّى تَدَا مَطْلَبُ يَدُكَ لِي أَتَدَا قَتَلَكَ مَرْدٌ وَهِيَ كَيْدٌ (عبدالرحمن)

أَخَذَ الْبَدَنَةَ سَارِكًا لَهَا لَكَ فِيهَا) وَلَهُ مَفْصَلٌ لَهَا
مَالِ الْقَصَاصِ
میں برکت عطا فرمائے اور آپ نے اس کے سے
قصاص کا فیصلہ نہ فرمایا۔

۲۶۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا قُوَّةَ فِي الْمَأْمُونَةِ وَلَا الْحَافَةِ وَلَا
الْمُتَمَلِّطَةِ)۔
۲۶۳۷ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جو زخم و ماخ تک پہنچ جائے یا
پیت تک اس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے۔
اس میں قصاص نہیں ہے (بلکہ دیت ہے کیونکہ ان میں
برابری ممکن نہیں)

خلاصۃ اللمع: جن زخموں میں برابری ہو سکے تو قصاص کا حکم دیا جائے گا مثلاً کوئی عضو جوڑے کاٹ ڈالے تو کاٹنے
والے کا بھی وہی عضو جوڑے کاٹنا جائے گا اور جن زخموں میں برابری نہ ہو سکے تو ان میں قصاص کا حکم نہ ہوگا بلکہ دیت دلائی
جائے گی۔

۱۰: بَابُ الْجَارِحِ يَفْتَدِي

بِالْقُدُورِ

بَابُ: (مَجْرُوحٌ رَاضٍ بِمَوْتِهِ) زَحْمِيٌّ كَرْنُهُ وَالْإِجْمَاعُ

قَصَاصُ كَيْدِهِ فِدْيَةً يَدْعُو سَكْتًا

۲۶۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى شَاعِزُ الرَّزَّاقِ أَنَّ
مُعَاوِيَةَ بْنَ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَلَّ فِي صَدَقَةِ لُصْرَةٍ أَوْ حُرْمَةٍ فَتَمَّهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقُدُورُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَكُمْ كَذَا وَكَذَا) فَلَمْ يَرَوْا فَقَالَ (لَكُمْ كَذَا
وَكَذَا) فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الَّتِي
حَاطَتْ عَلَى النَّاسِ وَمُخْرِجُهُمْ بِرِصَالِهِمْ) فَقَالُوا وَمَا
فَحَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (إِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلْبَتِيسُ
الْمَوْتِيُّ يُرِيدُونَ الْقُدُورَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا) فَصَبَّحُوا
فَقَالُوا لَا يَهْتَبُهُمْ الْمُهَاجِرُونَ فَامَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ نَكْفُرُوا فَكَفَرُوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَادَهُمْ فَقَالَ (إِنْ صَبَّحْتُمْ) فَقَالُوا
سَعْدٌ قَالَ (الَّتِي حَاطَتْ عَلَى النَّاسِ وَمُخْرِجُهُمْ بِرِصَالِهِمْ)۔
۲۶۳۸ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ آپؐ نے ایک لُصْرَةٍ (جوڑے) کو صَدَقَہ مقرر فرمایا (زکوٰۃ کا
وصول کنندہ) تو ایک مرد نے اپنی زکوٰۃ کے معاملے میں
ان سے جھگڑا کیا ابوہریرہؓ نے اس کو مارا اور اس کا سر زخمی کر
دیا اس کے قبیلہ والے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! قصاص لینا چاہتے ہیں
تو آپؐ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو جو راضی نہ ہوئے
تو آپؐ نے فرمایا۔ چلو اتنا اتنا مال لے لو اس پر وہ راضی
ہو گئے تو نبیؐ نے فرمایا۔ میں لوگوں کو خطبہ کے دوران
جہا رہی رضامندی کے متعلق بتا دوں۔ انہوں نے کہا
بتا دیجئے تو نبیؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا وہ فرمایا۔ یہ قبیلہ
کے لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے ہیں
ان کو اتنے اتنے مال کی پیشکش کرتا ہوں کہ تم راضی

فَالَّذِي لَعَنَهُ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ () ہو؟ کہنے لگے نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر (زَہْنَهُ) فَاذْكُوا زَيْتًا (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے

فَالَّذِي لَعَنَهُ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ () ہو؟ کہنے لگے نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر (زَہْنَهُ) فَاذْكُوا زَيْتًا (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے

فَالَّذِي لَعَنَهُ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ () ہو؟ کہنے لگے نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر (زَہْنَهُ) فَاذْكُوا زَيْتًا (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے

فَالَّذِي لَعَنَهُ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ () ہو؟ کہنے لگے نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر (زَہْنَهُ) فَاذْكُوا زَيْتًا (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے

فَالَّذِي لَعَنَهُ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ () ہو؟ کہنے لگے نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر (زَہْنَهُ) فَاذْكُوا زَيْتًا (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے

باب: جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت

۲۶۳۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے جنین کی دیت ایک غلام یا باندی مقرر فرمائی تو جس کے خلاف یہ فیصلہ فرمایا تھا وہ بولا کیا ہم اس بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا یا نہ وہ پیچھا چلایا اور اس جیسا بچہ تو لغو ہوتا ہے کہ اس میں کچھ دیت یا تاوان نہیں ہوتا تو اللہ کے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح کھنکھاتی کلام کر رہا ہے پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا باندی ہے۔

۲۶۴۰ حضرت مسور بن محرز فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطابؓ نے جنین (کی دیت) کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے رسولؐ نے اس میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے ساتھ

۱۱ : بَابُ ذِيَةِ الْجَنِينِ

۲۶۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَبَشِيِّ بَغْرَةَ عِنْدَ أُمِّهِ فَقَالَ الْأَنْدَلِيُّ قُضِيَ عَلَيْهِ الْغُلُّ مِنْ لَا شَرْبَ وَلَا أَكْلَ وَلَا صَاحَ وَلَا امْتِهَانَ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ هَذَا لَيُفْسَدُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيهِ غَرَّةٌ عِنْدَ أُمِّهِ)

۲۶۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَتَبَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ غُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّاسَ فِي امْتِلَاحِ الْغُرَّةِ بِغْنِي بِقَطْعِهَا فَقَالَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ نَهَضَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضِيَ فِيهِ غَرَّةٌ

کسی اور کو بھی ادا ہو اس کی شہادت دیتا ہوتا تو اس کے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہ نے شہادت دی۔

عَنْ اُمِّ اِمَّةٍ فَقَالَتْ غُمِرَ النَّبِيُّ مِنْ يَمِينِهِ مَعَكَ فَشَهِدَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ

۲۶۳۱ - حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا محمد بن خطابؓ نے لوگوں سے جتجو فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جین کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا تو صل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں موجود تھا کہ میری ایک بیوی نے دوسری بیوی کو غمیر کی گھڑی ماری جس سے دوسری بیوی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جین کے بدل ایک غلام دے نیز سوکن کے بدل اس کو قتل کیا جائے۔

۲۶۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَارِمِيُّ قَالَ أُنْزِلَ عَصَا ابْنِ خُرَيْجٍ حَدَّثَنِیْ غُمِرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُشًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ غُمَيْرِ بْنِ الْحَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَوْمَ الْحَنْزَلِ فَقَامَ حَمَلٌ لَنَا مَالِكُ ابْنِ النَّبَّاعَةِ فَقَالَ تَحْتَكُ مِنْ الْمُرَاتِنِ لِيْ فَصَرَفْتُ أَخِيَّ أَخِيَّ الْأَخْصَرِيَّ مِنْطَبَحَ فَقَتَلْنَاهَا وَفَقَلْتُ حَبِيبًا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَبِيبِ مَغْرَةً وَعَبْدٌ وَابْنٌ تَقْبَلُ بِهَا

خلاصہ الباب ۱۲ احناف کے نزدیک غمیر کی مقدار پانچ سو درہم ہیں یعنی مرد کی دیت کا بیسواں اور عورت کی دیت کا دسواں حصہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مردہ بچے کا نہیں یعنی غلام یا باندی یا پانچ سو درہم" (صحیح) امام مالک وشافعی کے ہاں چھ سو درہم ہیں مگر حدیث مذکور ان پر جہت ہے پھر احناف کے نزدیک غمیر قاتل کے مال پر ہوتا ہے۔

باب: دیت میں بھی میراث جاری

ہوتی ہے

۱۲ : بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ

الذَّيَّةِ

۲۶۳۲ - حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت کا قاعدہ کے لئے ہوتی ہے اور بیوی کو خاوند کی دیت میں سے کچھ میراث نہ ملے گی پھر حضرت شہاک بن سفیان نے انہیں لکھا کہ نبیؐ نے اشم ضہابی کی امیہ کو ان کی دیت میں سے میراث دی تھی (تو حضرت عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا)

۲۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ الذَّيَّةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذِيَّةٍ وَرُوحَهَا شَيْئًا حَتَّى يَكْتَسِبَ إِلَيْهِ الصُّحَاكُ بْنُ شَفِيانٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ أَمْرَأَةً الْقِسْمَ الصَّامِيَّ مِنْ ذِيَّةٍ وَرُوحَهَا

۲۶۳۳ - حضرت عبادہ بن صامتؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صل بن مالک ہذلی لہیانی کے حق میں اس کی امیہ کی میراث کا

۲۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ وَكَّةُ بْنُ حَالِدٍ الشَّامِيُّ ثَابِتُ الْقُصَيْلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَابِتُ مَوْسَى بْنُ عُفَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَخْجَرٍ مَوْلَى آلِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَصَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى لِحِمَاةِ ابْنِ

مَالِكِ الْهَيْذَلِيِّ السَّخَاوِيِّ بِمِيزَانِهِ مِنْ اَمْرِهِ اَللّٰهُ فَعَلَهَا
اَمْرُهُ الْاُخْرَى

خلاصہ: باب ۱۲ دیت میں زوجین کا حق ہونے نہ ہونے میں اختلاف ہے امام مالک وشافعی کے نزدیک قصاص اور دیت میں زوجین کا حق نہیں ہے۔ اختلاف کے نزدیک تمام وارثوں کا حق ہے خواہ ان کی وراثت پہلچاپا راسب ہو یا باقتبار سب (زوجین) اختلاف کی دلیل احادیث باب ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشیم نہانی کی بیوی کو وارث بنانے کا حکم فرمایا تھا اس کے شوہر اشیم کی دیت میں۔

۱۳ : بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ

باب: کافر کی دیت

۲۶۴۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَابِعَهُمُ ابْنُ اِسْمَاعِيلَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى اَنَّ عَقْلَ الْكَافِرِي
نُصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى .

۲۶۴۴ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: دونوں اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہوگی۔

۱۴ : بَابُ الْقَاتِلِ

باب: قاتل (مقتول کا) وارث نہیں

بے گنا

لَا يَرِثُ

۲۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ تَابِعَنَا اللَّيْثُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحَقَ بْنِ اِسْمٰءِ فَرْوَةَ عَنِ ابِ شِهَابٍ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْقَاتِلُ لَا
يَرِثُ) .

۲۶۴۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاتل کو مقتول کی میراث نہیں ملے گی۔

۲۶۴۶ - حَدَّثَنَا اَبُو ثَرْيَابٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ
قَالَا نَا اَبُو خَالِدٍ الْاَخْمَرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اِمَّا قَتَاةً وَ رَحْلًا مِنْ بَنِي
مَذْلَجٍ قَتَلَا اَبَا هُرَيْرَةَ عَمْرًا مَاتَ مِنْ اَمَلٍ فَلَا بَنِي لَهُ وَ
فَلَا بَنِي حُدَّةً وَ (زُعْبَعٌ حُلَقَةُ قَتَلَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْمَقْتُولِ)
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَيْسَ لِلْقَاتِلِ
مِيرَاثٌ) .

۲۶۴۶ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدیج کے ایک مرد ابو قاتہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سواونت لئے تمیں حقد اور تمیں جہنم اور چالیس سالہ بچہ فرمایا مقتول کا بھائی کہاں ہے (اس کو دیت دلا دی اور باپ کو محروم رکھا) میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کسی قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

خلاصۃ السباب بتا یہ اس کے گناہ کی سزا ہے اکثر لوگ اپنے موروثی کو قتل کر دیتے ہیں تاکہ ان کا ترکہ حاصل کر لیں تو شریعت نے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تاکہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔ سبحان اللہ دین اسلام میں انسانیت کی ہلاک کے لیے کیسی کیسی مصلحتیں و فوائد پوشیدہ ہیں۔

چاپ: عورت کی دیت اس کے عصب پر
ہوگی اور اس کی میراث اس کی اولاد
کے لئے ہوگی

۵: بَابُ غَقْلِ الْمَرْأَةِ
عَلَى غَضَبِهَا وَ مِيرَاثِهَا
لِوَلَدِهَا

۲۶۳۷ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: عورت کی دیت اسکے عصب (دھمال) ادا کرینگے جتنے بھی ہوں اور وہ اس عورت کے وارث نہ ہونگے مگر صرف اس حصہ کے جو عورت کے وارثوں سے بچ رہے اور اگر عورت کو قتل کر دیا جائے تو اسکی دیت اسکے ورثہ میں تقسیم ہوگی اور وہی اسکے قاتل سے قصاص لینگے۔

۲۶۳۷: حَدَّثَنَا اسْحَابُ نِمْ مَضُومٍ اَنَا ابْنُ بَرْدٍ نِمْ هَارُونَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا وَاللَّهِ عَلَيْهِ اَنْ يَغْشَى الْمَرْأَةَ غَضَبًا مِنْ كَانُوا لَا يَرِثُوهَا مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَ اِنْ قَتَلَتْ مَغْلَبًا سِمْ وَرَثَتِهَا فَهِنَّ يَفْتَلُونَ قَتَلَهَا .

۲۶۳۸ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلہ کی عاقلہ پر ڈالی تو مقتولہ کی عاقلہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کی میراث ہمیں ملنی چاہئے (کیونکہ دیت عاقلہ پر ہوتی ہے تو میراث بھی عاقلہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا: نہیں اس کی میراث اس کے خاوند کی اولاد کی ہے۔

۲۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخْسٍ لَنَا الْمُغَلَّى ابْنُ اسْبَدٍ لَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ لَنَا مُحَالِدٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذِيَّةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ فَطَالَتْ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ بِرَسُولِ اللَّهِ فَسَرَّاهَا لَنَا فَالِ (لَا مِيرَاثَهَا لِوَلَدِهَا وَ وَلَدِهَا).

چاپ: دانت کا قصاص

۱۶: بَابُ الْقِصَاصِ فِي الْبَيْنِ

۲۶۳۹ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری بھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو ربیع کے گھر والوں نے معافی مانگی وہ نہ مانے پھر انہوں نے دیت کی پیکش کی وہ اس پر بھی آمادہ نہ ہوئے پھر سب نبیؐ کی خدمت میں حاضر

۲۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ابْنُ مُوسَى قَتَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ ثَيْبَةَ حُلَوِيَّةٍ فَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاتُوا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمْ الْاَنْزُسَ فَاَنْزَا، فَاتُوا الشَّيْءَ صَرَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرُءٌ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ امْسُ نِمْ الْقَضَرُ بَا

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَ الرِّبَايَا وَالَّذِي يَحْكُمُ مَالَهُ
لَا يَحْكُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَسَى كَفَاتَ اللَّهُ
الْبُخْسَاصُ قَالَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَعَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ مِنْ عَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَاهَرَهُ)

ہوئے تو آپؐ نے قصاص اور بدلہ کا فیصلہ فرمایا۔ اس پر انس
بن نضر نے کہا اے اللہ کے رسول! ربا کا دانت توڑا جائیگا
اللہ کی قسم ربا کا دانت نہیں توڑا جائیگا تو نبیؐ نے فرمایا: اسے
انس کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے یہ سن کر لڑکی کے قبیلے
والے راضی ہو گئے اور معاف کر دیا تو اللہ کے رسولؐ نے
فرمایا اللہ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے
بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم پوری فرما دیتے ہیں۔

خاصۃ الباب دانت میں قصاص کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے لیکن حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کی قسم کو اللہ
تعالیٰ نے پورا کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بیٹے نے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو لڑکی کے گھر والے یہ
سن کر دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ سب علماء کا متفق قویٰ اسی طرح ہے۔

باب: دانتوں کی دیت

۱۷: دِيَّةُ الْأَسْنَانِ

۲۶۵۰. حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُسْرِيُّ قَتَا عَنْهُ
الضُّمْدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ النَّبِيَّةُ
وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ)

۲۶۵۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ قَتَا عَنْهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
بْنِ شُعْبَةَ قَتَا عَنْ حُمَةَ الْعُمَرَوِيِّ قَتَا عَنْ زَيْدِ الشَّوْعِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ مِنَ الْأَسْنَانِ)

باب: انگلیوں کی دیت

۱۸: بَابُ دِيَّةِ الْأَصَابِعِ

۲۶۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا وَبِخَيْرٍ ج. وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ نَشَابٍ قَتَا بِخَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ
أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي
عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (هَدَّةٌ وَهَدَّةٌ سَوَاءٌ) يَنْفِي
الْحَصْرَ وَالنَّصْرَ وَالْأَنْهَامَ

۲۶۵۳. حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَكَمِيُّ قَتَا عَنْهُ

۲۶۵۴. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ انگلی اور یہ انگلی
برابر ہیں یعنی چنگلیا اور اس کے ساتھ والی اور انگوٹھا
(حالانکہ انگوٹھے میں دو جوڑ ہیں بھر بھی یہ باقی انگلیوں
کے برابر ہے)

۲۶۵۳. حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

الأعلى لنا سبعة عن مطر عن عمرو بن شعيب عن أبيه
عن جده أن رسول الله ﷺ قال (الأصابع سواء تخلهن
فهن عشر عشر من الأمل) .
۲۶۵۳ حَدَّثَنَا رِجَاءُ بْنُ الْمُرَخِي الشُّشْرِيُّ نَا الشُّصْرُ
نَسْتَمِيلُ لَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَزُومَةَ عَنْ عَالِ بْنِ الشَّوَارِ عَنْ
خَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ مَسْرُوفِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّسٍ
الْأَنْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الأصابع سواء)

۲۶۵۳ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام انگلیاں برابر ہیں ہر ہر انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہیں۔

۲۶۵۳ حَدَّثَنَا رِجَاءُ بْنُ الْمُرَخِي الشُّشْرِيُّ نَا الشُّصْرُ
نَسْتَمِيلُ لَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَزُومَةَ عَنْ عَالِ بْنِ الشَّوَارِ عَنْ
خَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ مَسْرُوفِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُؤَسَّسٍ
الْأَنْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الأصابع سواء)

خلاصۃ الکتاب ہذا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں سب برابر ہیں اگرچہ انگوٹھے میں دوی جوڑ ہیں اور باقی انگلیوں میں تین جوڑ ہیں۔ حدیث ۲۶۵۳ یعنی ہر ایک انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے تو دونوں ہاتھوں کی یا دونوں پاؤں کی انگلیاں اگر کوئی کاٹ ڈالے تو پھر دیت لازم ہوگی یہ حدیث مبارکہ دوسری کتب احادیث میں بھی آتی ہے۔

باب: ایسا زخم جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے لیکن ٹوٹے نہیں

۹: باب

الموضحة

۲۶۵۵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ہر موضع کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

۲۶۵۵ حَدَّثَنَا حَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَزُومَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (لَمْ يَصِحَّ حَمْسٌ
حَمْسٌ مِنَ الْأَمَلِ)

خلاصۃ الکتاب ہذا موضع و زخم ہے جس میں ہڈی کھل جائے جو زخم سر اور چہرہ پر ہو اس کو شبہ کہتے ہیں اور جو زخم اس کے علاوہ باقی بدن پر ہو اس کو جراحت کہتے ہیں۔ زخم کی جمع شجاج ہے (بہت سے زخم) شجاج ثلاثی کے موافق دس ہیں حارصہ داصہ داصیہ باصہ متلاصحة متلاحق موضعہ باشر متلاہ آ سر موضع سے کم زخموں میں انصاف کی حکومت ہے جن کا نہ قیاس اور نہ دیت ہے۔ موضع اگر عمدہ ہو تو اس میں قیاس ہے اور اگر خطا تو دیت کا بیسواں حصہ ہے۔ یا شہ میں دسواں حصہ اور متلاہ میں دسواں اور بیسواں حصہ ہے اور آ مد میں ایک تہائی دیت ہے۔

۲۰ : نَابٌ مِّنْ عَصَى رَجُلًا

پاب: ایک شخص نے دوسرے کو کاٹا

فَنَزَعَ يَدَهُ فَتَذَرُ

دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے دانتوں سے

فَنَابَهُ

کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے

۲۶۵۶ : حضرات یحییٰ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ جوک میں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہمارے ساتھ ایک ساتھی تھا اس کی اور ایک اور مرد کی لڑائی ہو گئی اس وقت ہم راستہ میں ہی تھے فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا دوسرے نے پنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کا دانت گر گیا۔ وہ اللہ کے رسول کی خدمت میں آیا اور دانت کی دیت کا مطالبہ کیا تو اللہ کے رسول نے فرمایا: تم میں سے ایک اپنے بھائی کی طرف بڑھ کر اسے زچاؤ کی طرح کاٹتا ہے پھر دیت کا مطالبہ بھی کرتا ہے اس کی کوئی دیت نہیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس ہاتھ کو بدراور لغو فرمایا۔

۲۶۵۶ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَنْ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَثْمَةَ بَغْلَى وَ سَلَمَةَ ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ حَرْخَامُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَا صَاحِبٌ لِّمَا قُتِلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَنَحْنُ بِالطَّرِيقِ قَالَ فَعَصَى الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ فَحَبَذَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ لِيَبْشُرَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَنبَسٍ غَقْلٍ لَّيْسَ بِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَعْمَدُ أَخَذَكُمْ إِلَى أَحَبِّهِ فِعْصُهُ كَعَصَايَ الْفَخْلُ ثُمَّ بَأْسِي بِلَنبَسِ الْعَقْلِ لَا عَقْلَ لَهَا) قَالَ فَانْطَلَقْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۵۷ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے مرد کے ہاتھ پر کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے کاٹنے والا دانت گر گیا یہ معاملہ نبی کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو لغو اور ناقابل تاوان قرار دیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ایک زچاؤ کی طرح کاٹتا

۲۶۵۷ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ مُحَمَّدٌ قَالاَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَزْوَةَ عَنْ فُضَّادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا عَصَى رَجُلًا عَلَى زُرَّادَةَ قَرَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ فَبَشَّرَهُ فَوُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَهَا وَقَالَ (يَقْطَعُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْطَعُ الْفَخْلُ) .

ہے۔

خلاصہ الباب : اس آدمی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی اس لئے کہ اس کا دانت اس کے اپنے قصور سے ٹوٹا تھا کیونکہ جب اُس نے کاٹا تو وہ بے چارہ کیا کرتا آخر تو ہاتھ چھڑانا ضروری تھا۔

۲۱ : بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ

باب: کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل

بِكَافِرٍ

نہ کیا جائے

۲۶۵۸ : حَدَّثَنَا عَقِيْمَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّرِمِيِّ لَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ اَبِيْ حُجَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ اِنَّ اَبِيْ طَالِبَ هَلْ عِنْدَكُمْ نَسِيْءٌ مِنَ الْعَلَةِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَزُوْرُقَ النَّاسُ رَحْلًا فَهَيْسَمَا فِي الْقُرْآنِ اَوْ مَا فِيْ هَذِهِ الضَّحِيْفَةِ فِيهَا الْبَدِيْثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ مِّكَافِرٍ

۲۶۵۸ : حضرت ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب سے عرض کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو دیگر حضرات کے پاس نہ ہو۔ فرمایا نہیں۔ ہمارے پاس صرف وہی علم ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے اِلَّا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد کو قرآن میں فہم و بصیرت سے نوازیں یا جو اس صحیفہ میں ہے اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے وحیت کے کچھ احکام ہیں۔ نیز یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۵۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَسَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَذَّه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ مِّكَافِرٍ) .

۲۶۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اَلْاَعْلَى الطَّنَاعِيُّ لَنَا مُعْصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَتَّابٍ عَنِ الشَّيْخِ ﷺ قَالَ (لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ مِّكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ)

۲۶۵۹ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

خلاصۃ الکتاب ☆ یہ صحیح حدیث ہے امام بخاری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا تمہارے پاس کچھ وحی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے یعنی موجودہ قرآن میں جو سب لوگوں کے پاس اس سے روا نقل کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن پورا نہیں اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں اور پورا قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پھر ہر امام کے پاس آتا رہا یہاں تک کہ امام مہدی کے پاس آیا وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا۔ معاذ اللہ یہ جھوٹ اور خرافات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی جس نے دانہ کو چیرا اور جان کو پیدا کیا آخر تک اور علماء کرام نے اس پر اجماع کیا کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے گا اور نہ ہی کافر ذمی کے بدلے میں امام شافعی کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسلمان کو ذمی کے بدلے میں مارا جائے گا ان کی دلیل دارقطنی، بیہقی، ابن عمرو سے سنداً اور ابوداؤد، عبد الرزاق، شافعی، دارقطنی نے عبدالرحمن بن ابیہاشی اور داؤد نے عبداللہ بن عبدالحزب میں صالح الحضری سے مرسل روایت کیا ہے نیز یہ مضمون حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آثار سے مؤید ہے۔ احادیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ کافر سے مراد حربی کافر مراد ہے کیونکہ حدیث میں اس پر ولاؤ عہدہ فسی عہدہ کا عطف ہے اور عطف غیریت اور مغایرت کو چاہتا ہے تو معنی یہ ہوئے۔ ولا یقتل ذو عہد بکافر“ اور ذی کو ذی کے بدلے میں قتل کرنا متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ کافر سے مراد حربی کافر ہے۔

چاپ: والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ

۲۲: بَابُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ

کیا جائے

بزلہ

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد کے بدلے والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۶۱ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبَّاشٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَا يُقْتَلُ بِالْوَالِدِ الْوَالِدُ) .

۲۶۶۲: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي خُثَيْبٍ لَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حِجَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ غَيْرِ بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)

چاپ: کیا آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنا

۲۳: بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ

درست ہے

بالعبد

۲۶۶۳: حضرت سرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو اپنے غلام کے ناک کان کاٹے گا ہم اس کے ناک کان کاٹ دیں گے۔

۲۶۶۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكَيْفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قُصَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ خَدْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قُصَادَةً وَمَنْ حَدَعَهُ حَدَعًا)

۲۶۶۴: حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنے غلام کو قصد اور عمدہ قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سوکڑے لگائے اور ایک سال کے لئے اسے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں کے حصوں میں اس کا حصہ ایک سال کے لئے ختم کر دیا۔

۲۶۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيْبٍ لَنَا ابْنُ الْكَثَّاعِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتِّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً وَرِغَاءَ سَنَةٍ وَحِصْنًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

خلاصۃ الباب ۱۰: مسطور ائمہ اور حنفیہ کے نزدیک جس طرح باپ کو بیٹے کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا اسی طرح آقا اپنے غلام مدبر کا حب اور اولاد کے غلام کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا غلام چونکہ انسان کا مال ہے اور اپنے مال کے ضائع کرنے کی وجہ سے کسی پر کچھ نہیں آتا۔ حدیث باب کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے بطور تفسیر کے قتل کا حکم فرمایا ہو۔ بعض نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۳. بَابُ بَقَاذِ مِنَ الْقَاتِلِ

باب: قاتل سے اسی طرح قصاص لیا

كَمَا قُتِلَ

جائے جس طرح اس نے قتل کیا

۲۶۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان ایک عورت کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا: اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

۲۶۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَثَعُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَحَ رَأْسَ امْرَأَةٍ مِنْ حِمْيَرٍ فَفَضَّلَهَا هِرَضِحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ نِسَ حِمَيْرٍ

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو قتل کیا، اس کا زیور ہتھیا نے کینے (لاڑکی میں ابھی کچھ رقی باقی تھی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ پھر دوبارہ پوچھا اس نے سر کے اشارہ سے کہا نہیں پھر سر بارہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے کہا: جی ہاں! تو اللہ کے رسول نے اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کروادیا۔

۲۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ لَنَا الطَّبْرِيُّ شَيْبَةَ، قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ حَارِبَةً عَلَى الرَّصَاحِ لَهَا فُتْلَانِ لَهَا (أَفْطَلَكِ فُلَانٌ) فَاشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا نَتَمَّ سَأَلَهَا الْقَاتِلَةُ فَاشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا نَتَمَّ سَأَلَهَا الْقَاتِلَةُ فَاشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمَ فَفَضَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَ حِمَيْرٍ.

خلاصۃ الباب ۱۰: اس حدیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مقتول کے اولیاء کو اختیار ہے کہ جس طرح قاتل نے مقتول کو کیا ہے اسی طرح اسے اس کو قتل کرے یا صرف تموار سے اس کی گردن مار دے۔ احادیث باب ان کا مستدل ہیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ صرف تموار سے قصاص لیا جائے امام صاحب کی دلیل اگلے باب میں آ رہی ہے۔ نیز اس حدیث سے اگر ثلاثہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جو فرماتے ہیں کہ بڑے پتھر سے اگر کوئی مارے جس سے آدمی مر جاتا ہے تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے۔ تو اس کو قتل نہ کہتے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شہدہ ہے اس میں قصاص واجب نہیں ہوگا۔ یہودی جب پکڑا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا تو اس کو قصاصاً قتل کیا گیا اگر وہ انکار کرتا تو صرف مقتول کے قول پر کہ مجھے فلاں نے قتل کیا یہ جرم کے ثبوت کے لئے کافی نہیں۔

۲۵: بَابُ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ

باب: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے

۲۶۶۷ حَدَّثَنَا الرَّاهِبِيُّ بْنُ الْمُنْكَثَرِ الْقُرْظِيُّ ثَنَا أَنُو عاصم عن شفيان عن جابر عن أبي عازب عن الثَّعْمَانِ أَنَّ سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)

۲۶۶۷ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

۲۶۶۸ حَدَّثَنَا الرَّاهِبِيُّ بْنُ الْمُنْكَثَرِ ثَنَا الْخُرْنِ مَالِكُ الْعَصْرِيُّ ثَنَا مُسَارِكُ بْنُ قُضَّالَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي نَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)

۲۶۶۸ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

تذکرۃ الرجال: یہ احادیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا مستدل ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

۲۶: بَابُ لَا يَحْنِي

باب: کوئی بھی دوسرے پر جرم نہیں کرتا

(یعنی کسی کے جرم کا مواخذہ دوسرے سے

أَخَذَ

عَلَى أَحَدٍ

نہ ہوگا)

۲۶۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عَرْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يَحْنِي أَحَدٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ لَا يَحْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ)

۲۶۶۹ حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چوتھے الوداع میں یہ فرماتے سنا: ہر جرم کرنے والا اپنی ذات پر ہی جرم کرتا ہے (اس کا مواخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا) والد اپنی اولاد پر جرم نہیں کرتا اور اولاد والد پر جرم نہیں کرتی۔

۲۶۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَبِّحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَامِعٍ ثَنَا شَدَّادُ بْنُ طَرَفٍ الْمَحَارِيسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يَحْنِي أَحَدٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَحْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدٍ)

۲۶۷۰ حضرت طارق بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو تین باتیں فرماتے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کی بظلوں کی سفیدی نظر آ رہی ہے اور فرما رہے ہیں غور سے سنو کوئی ماں بچے پر جرم نہیں کرتی ماں کے جرم میں بچے سے مواخذہ نہ ہوگا۔

۲۶۷۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ خُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَرِّ عَنْ الْحِشْحَاشِيِّ الْعَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

۲۶۷۱ حضرت شحاش عسری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ

لعالی عَنْهُ قَالَ الْبَيْتُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْبَيْتُ
فَقَالَ (لَا تَخْشَى عَلَيْهِ وَلَا يَخْشَى عَلَيْكَ)

۲۶۷۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثَيْدٍ عَنْ عَفِيٍّ قَالَ
عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَمْرُو الْعَوَامِ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدٍ
خُجَادَةَ عَنْ رِبَادٍ عَنْ عَلَافَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَخْشَى بَيْتَ عَلَى الْآخَرِ)

خلاصہ الباب : یہ شریعت غراء کا بہترین ماہر انداز قانون ہے کہ جو جرم کر لے اسی کو پکڑا جائے ایسا نہیں ہو سکتا کہ بیٹے
کے جرم میں باپ کو پکڑ لیا جائے اور باپ کے جرم میں بیٹے کو پکڑ لیا جائے عرب میں جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جرم
کوئی کرتا اور پکڑا کوئی اور جاتا اور افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جاہلیت والی باتیں رائج ہو چکی ہیں۔

باب : اُن چیزوں کا بیان جن میں نہ

۲۷۷ : باب

قصاص ہے نہ دیت

الْخِيار

۲۶۷۳ . حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْبُزْهَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ ابْنِ خُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْعَمَاءُ حَرْخُهَا خِيارٌ وَالْمَعْدُنُ خِيارٌ
وَالْبُشْرُ خِيارٌ)

۲۶۷۴ . حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ
قَالَ كَتَبْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ حَذَفٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (الْعَمَاءُ حَرْخُهَا
خِيارٌ وَالْمَعْدُنُ خِيارٌ)

۲۶۷۵ . حَدَّثَنَا عَبْدُ رَهِمَةَ بْنُ خَالِدِ الشَّيْبِيِّ عَنْ فَضْلِ بْنِ
سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي الشَّحْقِيُّ عَنْ بَخِي
بِشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَصَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَصَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنَّ السَّمْعَدَانَ خِيارٌ وَالْبُشْرُ خِيارٌ وَالْعَمَاءُ حَرْخُهَا
خِيارٌ

۱۔ بشریکہ کنواں راستے میں نہ کھودا ہو ورنہ کھودنے والا موقوف ہوگا۔ (مہار قرینہ)

وَالْعَصَاةُ الْهَيْمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرِهَا وَالْحَازُ تُكْسَى بِهِ۔

هُوَ الْهَيْدُ الَّذِي لَا يَغْرُمُ

۲۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ لغو ہے (اگر خود بخود بجھل جائے اور اس میں کسی کا جانی یا مالی نقصان ہو) اور کونکس میں اگر کرمر جائے تو وہ لغو ہے۔

۲۶۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ شَا عَنِ الزُّزَّافِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْمَاءُ خَبَرٌ وَالْهَيْدُ حَاظٌ)

پاب: قسامت کا بیان

۲۸: بَابُ الْقَسَامَةِ

۲۶۷۷: حضرت سہل بن ابی حمزہؓ فرماتے ہیں انکی قوم کے بہت سے عمر رسیدہ بزرگوں نے انہیں بتایا کہ عبد اللہ بن سہل اور حمیرہ خیر کی طرف نکلے انکے حالات تنگ تھے (کمانی کم تھی) تو حمیرہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش خمیر کے کسی گڑھے یا چشمہ میں پھینک دی گئی ہے۔ حمیرہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا: بخدا! تم نے ہی اس کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگے اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر حمیرہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا پھر حمیرہ اور انکے بھائی حرسہ جو عمر میں ان سے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل تینوں حضرات نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حمیرہ بات کرنے لگے کیونکہ خمیر میں یہی ساتھ تھے تو نبیؐ نے فرمایا: عمر میں بڑے کا لحاظ کرو (اُسے بات کرنے کا موقع دو) تو حرسہ نے بات کی پھر حمیرہ نے بات کی تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یا وہ تمہارے آدمی کی دیت دیں یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ کے رسولؐ نے اس بارے میں انہیں لکھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو اللہ کے رسولؐ نے حرسہ اور حمیرہ اور عبد الرحمن سے فرمایا تم قسم اٹھا کر اپنے آدمی کا خون

۲۶۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ شَا عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنُ خُبَيْبٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَضَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَخْبَرَهُ عَنْ وَحَّابٍ مِنْ ثَعْلَبَةٍ قَوْمُهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةَ حُرَّاحَا ابْنِ حَيْسَرٍ مِنْ حَبِيدٍ أَصَابَهُمْ فَانْسَى مُحَبِّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ الْقَتْلُ هِيَ قَفِيرٌ أَوْ عَيْنٌ حَبِيرٌ فَاتَى يَهُودَ فَقَالَ أَتَمُّ وَ اللَّهُ فَنَلَّسُوهُ قَاتِلُوهُ وَ اللَّهُ مَا قَاتَلَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَمْرُ وَ أَعْوَاهُ مُحَبِّصَةَ وَ هُوَ أَخْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَبِّصَةَ بِتَكْلَمِهِ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَبِّصَةَ (كَسِرْ كَسِرَ) يُرِيدُ الشَّنْ فَتَكَلَّمَ حَوْصَةَ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَبِّصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَا إِنِّي نَلَّوُا صَاحِبَكُمْ وَ أَشَأْنُ يُؤَدُّوْا مُحَرَّبٌ) فَكَسَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ ذَلِكَ فَتَكَلَّمُوا أَتَى اللَّهُ مَا قَاتَلَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَوْصَةَ وَ مُحَبِّصَةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ (تَحْلِسُونَ وَ تَسْمَحِقُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ) فَالَوْ لَا قَالَ (تَحْلِسُونَ لَكُمْ يَهُودُ؟) فَالَوْ لَا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ وَ قَاتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَعَثَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ نافیۃ حتی اذ حلت علیہم الذار
فقال سہل فلقد رخصنی منہا مائۃ
حفرۃ
ان یہود پر ثابت کر سکتے ہو؟ کہتے گئے جنہیں۔ فرمایا پھر یہود
تمہارے لئے قسم اٹھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا) انہوں
نے کہا کہ وہ تو مسلمان نہیں (کہ جھوٹی قسم سے احتراز کریں)
تو نبیؐ نے عبداللہ بن بہل کی دیت اپنے پاس (بیت المال)
سے سوانٹیاں دیں جو اسکے گھر پہنچائی گئیں۔ سہل کہتے ہیں
کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۶۷۸: حدَّثَنَا عَنِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
عَنِ حَسَّاحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ حَذَّاءٍ
خُوَيْصَةَ وَنَحِيصَةَ ابْنِي مَسْنُودٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ الْوُحْشِيِّ
ابْنِي سَهْلٍ خَرَجُوا بِمَنَازِلٍ وَنَحْوِهَا فَعَدَى عَلَى عِنْدَ اللَّهِ
فَقِيلَ لَهُمْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
(تَفْسِمُونَ وَنَسْتَحْفَتُونَ) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِفْتَ نَفْسَهُمْ وَلَمْ نَمُشْهِدْ قَالَ (فَقَسَمْتُ لَهُمْ بِهَؤُلَاءِ)
وَسَوَّلُوا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَطَّلْنَا قَالَ فَوَدَّاهُ وَسَوَّلُوا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ
۴۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن مہرو بن مہرو بن مہرو سے روایت ہے
کہ مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور حویصہ اور سہل کے دونوں
بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن خیر کی طرف روزی کی تلاش میں
لگے تو عبداللہ پر زیادتی ہوئی اور کسی نے انہیں قتل کر دیا۔ اللہ
کے رسولؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تم قسم کھاؤ
گے اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو گے (پھر دیت کے
مستحق ہو گے) انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم
کیسے قسم کھائیں حالانکہ ہم نے قتل دیکھا نہیں۔ آپؐ نے
فرمایا: پھر یہود قسم کھا کر اپنی براءت ظاہر کریں انہوں
نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر تو یہود ہم کو مار
ڈالیں گے (قتل کیا اور جھوٹی قسم کھا کر بچ گئے) اس پر
اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے پاس سے دیت دی۔

خلاصۃ المسأله: قسامۃ اللفظ مصدر ہے اس کا معنی ہے قسم اصطلاح شریعت میں حق تعالیٰ کے نام کی قسم ہے جو سب خاص
عد و مخصوص کی جہت سے ایک خاص شخص پر بطریق مخصوص کھائی جاتی ہے اگر حملہ میں کوئی مقتول پایا گیا جس کا قاتل معلوم
نہیں تو حملہ کے پاس آدمیوں سے قسم لی جائے جن کا انتخاب مقتول کا وارث کرے گا پس ان میں سے ہر شخص بیعت واحد
ہوں قسم کھائیں گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ میں اس کے قاتل کو جانتا ہوں جب وہ یہ قسم کھا چکیں تو
ان پر دیت کا حکم کر دیا جائے گا امام ابوحنیفہ کے نزدیک ولی مقتول سے قسم نہیں لی جائے گی۔ دلیل امام صاحب البیۃ علی
المعدعی والیمین علی المدعی علیہ (ترمذی وارقطبی عمرو بن شعیب سے) امام شافعی کے نزدیک اگر وہاں کسی قسم کا
اشتہاء ہو تو مقتول کے وارثوں سے بھی قسم لی جائے گی۔ امام مالک کے نزدیک قصاص کا حکم کیا جائے گا۔

۲۹ : بَابُ مَنْ مَثَلَ بِعَبْدِهِ

فَهُوَ حُرٌّ

۲۶۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زَوْجِ بْنِ زَيْنَاعٍ عَنْ حَذْفَةَ اللَّهِ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَصَى عَلَامَاتِهِ وَغَضَبَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُثَلَّةِ.

۲۶۸۰ : حَدَّثَنَا رِجَالٌ مِنْ الْأَمْزَجِيِّ السَّمْعُودِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الضَّبْرِيُّ حَدَّثَنِي غَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذْفَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ خَا فَعَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا لَكَ) قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَةَ ابْنَةَ خَارِجَةَ لَهْ فَحَتَّ مَدَا بَحْرِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيْكَ بِالرَّجُلِ) فَطَلَبَ فَلَمْ يَفْعَدْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَذْعَتْ فَاتَتْ حُرًّا) قَالَ عَلِيُّ بْنُ نُصْرَةَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَنُفُؤُنْ أَرَأَيْتَ إِنْ انْتَفَرَسَ مُؤَلَّاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَى كُلِّ مُؤَلَّاهٍ) (سَلَم)

۳۰ : بَابُ أَغْفُ النَّاسِ قِتْلَةً

أَهْلُ الْإِيمَانِ

۲۶۸۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان (اہل ایمان) .

۲۶۸۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُثْمَرُ بْنُ شُعْبَةَ

جواب : جو اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹے تو وہ

غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹ : حضرت زہار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے ایک غلام کو خصی کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثلاً (عضو کاٹنے) کی وجہ سے اسے آزاد فرمادیا۔

۲۶۸۰ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر فرماتے ہیں کہ ایک مرد چچا چلا تا نبی کے پاس آیا تو نبی نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگا میرے آقا نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میں اس کی باندی کا بوسہ لے رہا تھا۔ تو اس نے میرے آلات قاتل کاٹ ڈالے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس مرد کو میرے پاس لاؤ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ ہاتھ نہ آیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جا تو آزاد ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میری مدد کوں کرے گا؟ اے اللہ کے رسول بھی اگر میرا آقا مجھے پھر غلام بنا لے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر مومن و مسلمان پر تیری مدد لازم ہے۔

جواب : سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل

کرنے والے اہل ایمان ہیں

۲۶۸۱ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

۲۶۸۲ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

عَنْ مُعْبِرٍ عَنْ شَبَابٍ عَنْ ابِرَاهِيمَ عَنْ هَمِيٍّ نَزَلُوا عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ أَعَفَّ النَّاسُ قِتْلَةَ، أَفْعَلُ الْإِيمَانِ) .

ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

۳۱ : بَابُ الْمُسْلِمُونَ تَنَكَّأُوا فَادِمًا وَهُمْ

۲۶۸۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الطُّنَّاسِيُّ عَنْ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَنْبَرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُسْلِمُونَ تَنَكَّأُوا فَادِمًا وَهُمْ يَذُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِذَمِّهِمْ أَذْنَاهُمْ وَبُرْدٌ عَلَى أَفْصَاهُمْ) .

۲۶۸۳ . حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور وہ اپنی مخالف اقوام کے خلاف ایک ہاتھ (متحد) ہیں ان میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے اور لڑائی میں دور رہنے والے مسلمان کو بھی جتد قیمت دیا جائے گا۔

۲۶۸۴ . حَدَّثَنَا ابِرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَوَازِيُّ نَا ابْنِ عَبَّاسٍ أَبُو حَنِظَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْخُنُوزِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ سَبَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُسْلِمُونَ يَذُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَتَنَكَّأُوا فَادِمًا وَهُمْ) .

۲۶۸۴ . حضرت معقل بن یار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اہل اسلام اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک ہاتھ (متحد) ہیں اور ان کے خون برابر ہیں۔

۲۶۸۵ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَّافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَذُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ تَنَكَّأُوا فَادِمًا وَهُمْ وَأَمَّا هُمْ وَبِحِزْبِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ وَبُرْدٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَفْصَاهُمْ) .

۲۶۸۵ . حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصمؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ اپنے علاوہ دوسری اقوام کے خلاف ہے (کہ غیر اقوام سے متحد ہو کر لڑیں آپس میں نہ لڑیں) اور ان سب کے خون اور مال برابر ہیں اور اہل اسلام میں سے ادنیٰ شخص بھی سب کی طرف سے (کفار کو) امان دے سکتا ہے۔

خلاصہ: باب ۳۱ مطلب یہ ہے کہ لشکر کا انکا حصہ اور پیچھے والے لوگ سب برابر ہیں ان میں سے ہر شخص امان دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۳۲ : بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

۲۶۸۶ . حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۶۸۶ . حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذمی کو قتل کیا

وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

۲۶۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ذمی کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ حاصل ہوتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

پایاب: کسی مرد کو جان کی امان دے دی پھر قتل بھی کر دیا

۲۶۸۸: رافعہ بن شداد قہستانی کہتے ہیں کہ اگر وہ بات نہ ہوتی جو میں نے عمرو بن حق خزاعی سے سنی تو میں عمار کے سر اور دھڑ کے درمیان پٹا (یعنی سرجن سے جدا کر دیتا) میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مرد کو خون کی امان دے پھر اسے قتل کرے وہ روز قیامت نہ صرف عریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔

۲۶۸۹: رافعہ کہتے ہیں کہ میں عمار کے پاس اس کے محل میں گیا تو اس نے کہا کہ جبرئیل ابھی میرے پاس سے اٹھے تو اس کی گردن اڑانے سے مجھے صرف وہ حدیث ہی مانع ہوئی جو میں نے سلیمان بن سرو سے سنی۔ فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے جان کی امان لے لے تو اس کو قتل مت کر اسی بات نے مجھے اسکے قتل سے روکا۔

اللہ ﷻ (من قتل معاهدا لم یرخ والہما الجنة وان ریحها لیرجذ من مسیرۃ اربعین عاما)۔

۲۶۸۷: حدثنا محمد بن بشر قال سمعت ابا عبد الله بن مسعود عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (من قتل معاهدا له دية الله ودية رثولہ لم یرخ والہما الجنة وریحہا لیرجذ من مسیرۃ سبعین عاما)

۳۳: باب من امن رجلا علی ذمہ قتلہ

۲۶۸۸: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي السوارب ثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن غنیم عن رافعة بن شداد القتياني قال لو لا كلمة سمعناها من عمرو بن الحمق الخزاعي لمئنت فئنا من رأس المختار وحده سمعنا يقول قال رسول الله ﷺ (من امن رجلا علی ذمہ قتلہ فإنه یعمل لواء غدیر يوم القيامة)

۲۶۸۹: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع بن ابي ليلى عن ابي عثابة عن رافعة قال دخلت علی المختار فی قصره فلما قام حذر القتل من عبدي الشاعة فئنا معن من صرب غنقه الا حدثت سمعنا من سليمان بن صرد عن النبي صلى الله عليه وسلم انہ قال (اذا امك الرجل علی ذمہ فلا تقتله) فذاک الذی معنی منه

خلاصہ پایاب: یہ جھنڈا اس لئے اٹھائے گا تا کہ تمام لوگوں کو انکا غما باز ہونا معلوم ہو جائے یہ عمار حمیدہ ثقفی کا بیٹا تھا جس نے حضرت حمین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو چن چن کر مارا اور ان سے شہید کر باک بدلا لیا اور مسلمانوں کو خوش کیا لیکن آخر میں یہ عمار دین عمار سے پھر گیا گمراہ ہو گیا یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا بالا خر حضرت مصعب بن زہر کے ہاتھ سے مارا گیا یہ شخص بہت بڑا فتنہ باز تھا اس کا قصہ تاریخ میں بہت تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

۳۴: بَابُ الْغُلُوِّ عَنِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کو معاف کرنا

۲۶۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَسَا أَوْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ زُحْلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمُقْتُولِ قَالِ الْقَاتِلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَزِدْتُ قَتْلَهُ قَاتَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ وَأَمَّا أَنَا إِن كَانَ صَادِقًا لَمْ قَتَلْتُهُ ذَلَّخْتُ النَّارَ قَالَ فَحُلِيَ سَبِيلُهُ قَالَ وَكَانَ مَكْنُوفًا بِسَبْعَةِ فَحَرَحَ بِحُرِّ سَبْعَةِ فَسَنَى فَا السَّبْعَةَ

۲۶۹۰ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے قتل کیا اس کا مقدمہ نبیؐ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے اس مرد کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا تو قاتل نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! بخدا میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا (بلکہ قتل خطا ہوا) تو اللہ کے رسولؐ نے مقتول کے ولی سے فرمایا: سنو اگر یہ سچا ہو اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم دو وزغ میں جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ولی کے مقتول نے اسکو چھوڑ دیا وہ ایک رشتی سے بندھا ہوا تھا چنانچہ وہ رشتی سے گھٹینا ہوا نکلا تو اس کا نام رشتی والا مشہور ہو گیا۔

۲۶۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ أَبِي الشَّرَى الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا لَنَا حُسَيْنُ بْنُ دِينَغَةَ عَنْ أَبِي شَوْذَبٍ ، عَنْ ثَابِتِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَى زُحْلٌ بِغُلٍّ وَلَيْتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اغْت) فَاسَى فَقَالَ (حَذَّ أَزْشَك) فَاسَى قَالَ (أَذْهَبْتُ فَأَقْتَلْتُهُ فَهَانِكَ مُثْلُهُ) قَالَ فَحُجَّ بِهِ فَقَتَلَ لَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ (أَقْتَلْتُهُ فَهَانِكَ مُثْلُهُ) فَحُلِيَ سَبِيلُهُ

۲۶۹۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد اپنے عزیز کے قاتل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاف کر دو وہ نہ مانا۔ پھر فرمایا: اجماع دیتے لو۔ وہ نہ مانا۔ آپؐ نے فرمایا: اجاور اسے قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس قاتل کی مانند ہے ایک شخص مقتول کے وارث کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فرمایا ہے کہ تو اسے قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس مانند ہے تو مقتول کے وارث نے اسے قاتل کو چھوڑ دیا۔

قَالَ فَرَوْنِي بِحُرِّ سَبْعَةٍ ذَاهَا إِلَى الْغُلَّةِ قَالَ كَانَتْ كَانِ ابْنُ لُغَةٍ

راوی کہتے ہیں کہ اس قاتل کو دیکھا گیا کہ اپنے گھروں والوں کی طرف رشتی گھٹینا ہوا جا رہا ہے۔ شاید مقتول کے وارثوں نے اسے رشتی سے باندھ رکھا تھا۔

قَالَ أَبُو عَمْرِو عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ يَفْزُولَ (أَقْتَلْتُهُ فَهَانِكَ

امام ابن ماجہ کے استاد ابو عمیر کہتے ہیں کہ ابن شوذب نے عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کیا کہ نبیؐ کے علاوہ کسی کیلئے مقتول کے ورثہ کو یہ کہنا جائز نہیں کہ اس

(منقذہ)

کو قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس کی مانند ہے کیونکہ آنحضرتؐ
 شاید حقیقت حال سے مطلع ہو گئے تھے کہ قتل خطا ہے اسلئے
 اس میں قصاص نہیں گزشتہ روایت میں ہے کہ اس قاتل
 نے عرض کیا تھا کہ مجھ سے خطا قتل سرزد ہوا میرا قتل کرنے
 کا ارادہ نہ تھا۔ ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث رملہ
 والوں کی ہے انکے علاوہ کسی کے پاس یہ حدیث نہیں۔

خلاصۃ الباب بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس قتل میں شبہ تھا اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ قاتل نے کہا کہ یا حضرت
 میں نے قتل کی نیت سے نہیں مارا اور مجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد تو بھی اسی کے مثل ہے اس نے قاتل کو
 معاف کر دیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ہی میں خیر و صلاح ہے۔

باب: قصاص معاف کرنا

۳۵: بَابُ الْغَفْوِ فِي الْقِصَاصِ

۲۶۹۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 قصاص کا جو مقدمہ بھی لایا گیا آپؐ نے (بطور سفارش)
 اس میں معاف کرنے کا کہا۔

۲۶۹۲ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنَا جَبْرِ بْنُ هَلَالٍ
 نَسَا عَنْهُ اللّٰهُ اَنْ مَّكْرَ الشَّامِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ مَيْمُونَةَ
 قَالَتْ لَا اَغْلِبُهَا اَلَا عَنْ اَسَسٍ لِّمَالِكٍ قَالَ مَا رَفَعَ اِلَيَّ
 رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ الْقِصَاصُ اِلَّا اَسْرَفَهُ بِالْغَفْوِ

۲۶۹۳ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
 اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا: جس مرد کو بھی کوئی بدنی
 تکلیف پہنچے پھر وہ تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر
 دے تو اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکا درجہ بلند فرما دیتے ہیں
 یا اسکا گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ یہ بات میرے دونوں
 کانوں نے سنی اور میرے دل و دماغ نے اسے محفوظ رکھا۔

۲۶۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاوَضْنَا وَكُنَّ عَنْ يُونُسَ بْنِ
 اَسْمِیْ اسْحَقِی عَنْ اُمِّ السَّرِّحِ قَالَ قَالَ لَوْ اَلْفَرَزْدَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُولُ
 (مَنْ مَرَّ بِرَجُلٍ یُضَارِبُ مَسْنِیَّ مِنْ حَسَدٍ وَهَیْضَتِیْ لَمْ اَلَا رَفَعَهُ
 اللّٰہُ لَمْ یَرْحَلْ اَوْ حَطَّ عَنْہُ لَمْ یَحْطَبْ)
 سَمِعْتُهُ اَذْنًا یَّی وَوَعَاہُ قَلْبًا

باب: حاملہ پر قصاص لازم آنا

۳۶: بَابُ الْحَامِلِ یَجِبُ عَلَیْہَا الْقَوْدُ

۲۶۹۴ حضرت معاذ بن جبلؓ ابو عبیدہ بن جراحؓ عبادہ
 بن صامتؓ اور شداد بن اوسؓ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت
 جب ہمہ اقل کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے اگر وہ حاملہ ہو

۲۶۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی لَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِی
 لَیْثَعَةَ عَنْ اَبِی النُّعْمِ عَنْ عُبَادَةَ اَنْ نَسِیَ عَنْ عِنْدَ الرَّخِصِ
 نَسِیَ عَنْ اَبِی مُعَاذٍ اَنْ حَبِیْ وَ اَبُو عُثَیْبَةَ نَسِیَ الْحَرَّاحُ وَ عُبَادَةَ
 اَبِی الضَّمَامِ وَ عُبَادَةَ اَنْ اَوْسَ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) اَنْ

وَسُؤِلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ اِذَا فَتَتْ عَنْهَا
عَمَلُهَا لَا تَقْبَلُ حَتّٰى تَصُغَ مَا فِي بَطْنِهَا اِنْ كَانَتْ حَامِلًا
حَتّٰى تُكْفَلَ وَلِذَٰلِكَ اِنْ رَزَتْ لَمْ تُرَحِّمَ حَتّٰى تَصُغَ مَا فِي
بَطْنِهَا وَ حَتّٰى تُكْفَلَ وَلِذَٰلِكَ
یہاں تک کہ وہ زوجگی سے فارغ ہو جائے اور اس کے
بچے کی کفالت کا انتظام ہو جائے اور اگر وہ زنا کرے تو
اس کو سنگسار نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ زوجگی سے فارغ
ہو اور اس کے بچے کی کفالت کا انتظام ہو۔

خلاصۃ السبب : یعنی جب تک بچہ کی پرورش کی کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک قصاص یا رجم نہ کیا جائے اس
لئے کہ بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الوصایا

وصیتوں کے ابواب

باب: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی؟

۱: بَابُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۲۶۹۵-۱۴۶۹ھ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی اشرافی چھوڑی نہ درہم نہ بکری نہ اونٹ اور نہ ہی آپؐ نے (دنوی مال و متاع کے متعلق) کچھ وصیت فرمائی۔

۲۶۹۵- حدثنا محمد بن عبد الله بن سفيان قال: وروى معاوية بن وهب عن أبي بكر بن أبي شيبة عن علي بن محمد قال: ثنا أبو معاوية قال: أبو بكر بن عبد الله بن سفيان عن شقيق بن مسروق عن عائشة قالت: ما ترك رسول الله دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا ولا أوصى بشيء.

۲۶۹۶- حضرت طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ نے کچھ وصیت فرمائی؟ کہنے لگے: نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر آپؐ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ فرمانے لگے کہ آپؐ نے کتاب کے مطابق زندگی گزارنے کی وصیت فرمائی۔ مالک کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے کہا کہ جریر بن شریحیل نے کہا کہ ابو بکرؓ رسولؐ کی وصی پر کیے زیروستی حکومت کر سکتے تھے اکی تو یہ حالت تھی کہ اللہ کے رسولؐ کا کوئی حکم پاتے تو تابعدار اونٹنی کی طرح اپنی ناک اس میں گھیل کر لیتے۔

۲۶۹۶- حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف قال: قلت لعبد الله بن أبي أوفى أوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء قال: لا قلت فكيف أمر المسلمون بالوصية قال أوصى بكتاب الله.

قال مالك و قال طلحة بن مصرف قال الهذيل بن خزيمة بن كعب عن حماد بن عمار عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهدا فحرم الله حرام.

۱۔ البیہقا موروثیہ میں آپؐ نے بہت سی وصیتیں فرمائی مثلاً مشرکین اور یہود نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو غلاموں اور فود کا خیال رکھو نمازوں کا اہتمام کرو وغیرہ۔ (عبدالرشید)

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُسْتَدَائِلِ الْمَغْصَرِيُّ عَنْ
 شَيْبَانَ سَمِعْتُ أُمَّيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 قَالَ كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَصَرَتْهُ
 الْوُفَاةُ وَهُوَ يُعَزِّرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
 ۲۶۹۸۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ
 عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
 أَحْمَدُ كَلَامَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

خلاصہ الودائع: مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے دنیا کا مال نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ جو میں چھوڑ جاؤں وہ میری ازواج اور
 عامل کی اجرت سے جو بچے وہ وصیہ ہے الہد دین کے متعلق آپؐ نے وصیتیں کی ہیں کہ نماز کا خیال رکھو غلام و لونڈی کا
 ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو یہ بھی وصیت فرمائی کہ میں دو چیزیں چھوڑ
 کر دنیا سے جا رہا ہوں تم لوگ ان کو مضبوطی سے تھام رکھنا (۱) اللہ کی کتاب (۲) میری سنت۔ اور دوسری روایت میں آتا
 ہے کہ میرے اہل بیت۔ اور اہل بیت میں امہات المؤمنین بھی شامل ہیں یعنی جس طرح دوسرے اہل بیت سے محبت رکھنا
 مامت ایمان ہے اسی طرح ازواج مطہرات، مات طہبات سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے۔

باب وصیت کرنے کی ترغیب

۲: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْرٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ مُرِيٍّ مُسْلِمٍ أَنْ
 يَبْنِيَ لِلنَّفْسِ وَلِلْزَيْنِ يَبْنِي بِنُوصِي فِيهِ الْآلُ وَوَصِيَّةٌ مَكُونَةُ
 عِنْدَهُ

۴۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّقٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُصَيْنِ ثَنَا قُزَيْبُ بْنُ
 وَهَّابٍ ثَنَا بَرِيدُ بْنُ رَبَاعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ الْمَخْرُومُ مِنْ حَرَمٍ وَصِيَّةً.

۴۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
 الْوَلِيدِ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ

۲۶۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات جب
 قریب تھی اور آپؐ کا سانس آنک رہا تھا اس وقت آپؐ
 کی اکثر وصیت یہ تھی کہ نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔
 ۲۶۹۸۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے
 ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا۔ نماز اور
 غلام اور باندی کا خیال رکھنا۔

خلاصہ الودائع: مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے دنیا کا مال نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ جو میں چھوڑ جاؤں وہ میری ازواج اور
 عامل کی اجرت سے جو بچے وہ وصیہ ہے الہد دین کے متعلق آپؐ نے وصیتیں کی ہیں کہ نماز کا خیال رکھو غلام و لونڈی کا
 ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو یہ بھی وصیت فرمائی کہ میں دو چیزیں چھوڑ
 کر دنیا سے جا رہا ہوں تم لوگ ان کو مضبوطی سے تھام رکھنا (۱) اللہ کی کتاب (۲) میری سنت۔ اور دوسری روایت میں آتا
 ہے کہ میرے اہل بیت۔ اور اہل بیت میں امہات المؤمنین بھی شامل ہیں یعنی جس طرح دوسرے اہل بیت سے محبت رکھنا
 مامت ایمان ہے اسی طرح ازواج مطہرات، مات طہبات سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے۔

پر ہیزگاری و شہادت کے ساتھ مرا اور اس حالت میں مرا
کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔

علی سید و نسبه و مات علی نفی و شہادۃ و مات
معتزۃ الہ

۴۷۰۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا:
مسلمان شخص کیلئے شایاں نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس
حالت میں گزارے کہ اسکے پاس کوئی چیز ہو جسکے متعلق اس
نے وصیت کرنی ہو مگر یہ کہ انکی وصیت اسکے پاس لکھی ہو۔

۴۷۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ شَاوُضٌ بْنُ عَوَابٍ عَنْ
سَافِعِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَتْرُكُ لِبَنَتَيْهِ وَلَا شَيْئًا يُؤْصِي بِهِ إِلَّا وَ
وَصْنَةً مَكْتُومَةً عِنْدَهُ

خلاصہ الہادیس: یعنی اس کے پاس مال ہو جس کے بارے میں وصیت ضروری ہے یا کسی کی امانت ہے تو لازم ہے کہ
بیش وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور لکھا نہیں جانتا تو کسی سے لکھوائے اس طرح کرنا مہجورانہ کے نزدیک مستحب ہے اور
یہی مختار ہے لیکن امام اسحاق اور داؤد کا جہی کے نزدیک ظاہر حدیث کی بناء پر وصیت تحریر کرنا واجب ہے۔

باب: وصیت میں ظلم کرنا

۳: بَابُ الْحَيْفِ فِي الْوَصِيَّةِ

۴۷۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث
سے راہ فرار اختیار کرے (یعنی ایسی تدبیر کرے کہ اس کا
وارث میراث سے محروم ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ روز
قیامت جنت سے اس کی میراث منقطع فرما دیں گے۔

۴۷۰۳: حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عَنِ ابْنِ مَرْجَانَ عَنْ
رَبِيعِ الْعُمَيْيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
فَرَزَ مِنْ مِيرَاثٍ وَارَثَهُ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْحَيَاةِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ

۴۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد اہل خیر
کے اعمال ستر سال تک کرتا رہتا ہے پھر جب وصیت کرتا
ہے تو اس میں ظلم اور نا انصافی کرتا ہے تو اس کے برے
عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے
اور ایک مرد ستر سال تک اہل شر کے اعمال کرتا ہے پھر
وصیت میں بدل و انصاف سے کام لیتا ہے تو اس اچھے
عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔

۴۷۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ شَاوُضٌ بْنُ عَوَابٍ عَنْ
أَسَدِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُهْرٍ بْنِ حَوْزَبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّجْلَ لَيُعْمَلُ بِعَمَلِ الْخَيْرِ
مَنْعَسَ مِائَةِ مَرَّةٍ إِنْ صَافَى فِي وَصِيَّتِهِ فَيُحْتَمَلُ لَهُ مِائَةُ
عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ الرِّجْلَ لَيُعْمَلُ بِعَمَلِ الْفُلْ
الْشَّرِّ مِائَةِ مَرَّةٍ فَيُغْدَلُ فِي وَصِيَّتِهِ فَيُحْتَمَلُ لَهُ مِائَةُ
عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ الْحَرَّةَ

۴۷۰۵: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی وفات کا وقت

۴۷۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
دِينَارِ الْحَنْصَلِيِّ شَاوُضٌ بْنُ عَوَابٍ عَنْ أَبِي خَلِيسٍ عَنْ حُلَيْدِ بْنِ أَبِي

خلید عن معاوية بن مرة عن ابنه قال قال رسول الله ﷺ
من حصرته الوفاة فاوصى وكاتب وصيته على كتاب الله
كاتب كفارة لما ترك من ذكاته في حياته

قریب ہوا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت کتاب
اللہ کے موافق تھی تو زندگی میں اس نے جو ذکاۃ ترک کی
یہ وصیت اس کا کفارہ بن جائے گی۔

خلاصۃ السراپ: مطلب یہ ہے کہ سارے مال یا ایک تہائی سے زیادہ کی مرتے وقت وصیت کرنا ظم ہے۔

۳: باب الثانی عن الأُمساک فی الحیاة
والتَّجْدِیرِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: زندگی میں خرچ سے بخلی اور موت
کے وقت فضول خرچی سے ممانعت

۴۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعَ عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ الْقُفَّاعِ بْنِ شُرْمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ بَقِيَ مَا حَقَّ النَّاسَ مِنْ
بُخْسِنِ الصُّخَّةِ فَقَالَ بَعَمُ وَابْنُكَ لَتَسْأَلَنَّ أَمَّاكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ
قَالَ ثُمَّ أَمَّاكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ ثُمَّ أَمَّاكَ قَالَ ثُمَّ مِنْ قَالَ ثُمَّ
أَمَّاكَ قَالَ لَتَسْأَلَنَّ يَارَسُولَ اللَّهِ عَنْ مَالِي خِفَ النَّصْفُ وَهُوَ
قَالَ بَعَمُ وَاللَّهِ لَتَسْأَلَنَّ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ سَحِيحٌ
نَاسِلُ الْعَيْشِ وَنَاسِلُ الْفَقْرِ وَلَا تَمْنَحْ حَتَّى إِذَا مَلَغَتْ
بُصْكَ هَهُنَا فَلَمَّ مَالِي لِلْفَلَانِ وَ مَالِي لِلْفَلَانِ وَهُوَ لَهْمُ وَانْ
كَرِهَتْ

۴۷۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے
بتائیے کہ حسن صحبت کی وجہ سے لوگوں کا مجھ پر کیا حق ہے؟
آپؐ نے فرمایا: جی ہاں تیرے باپ (کے رب) کی قسم
تجھے بتا دیا جائے گا تیری ماں کا تجھ پر سب سے زیادہ حق
ہے۔ کہنے لگا: بھروسہ کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا: بھروسہ
کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا: بھروسہ کا؟ فرمایا: باپ کا
بولا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اپنے مال میں سے
کیسے صدقہ کروں؟ فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم تجھے ضرور بتا دیا
جائیگا تو سندرست ہو تجھ میں مال کی حرص ہو تجھے زندگی کی
امید ہو اور فقر کا خوف ہو ایسی حالت میں صدقہ کر اور صدقہ
میں تاخیر نہ کر یہاں تک کہ جب تیری روح یہاں (خلق
میں) پہنچ جائے تو تو کہے کہ میرا مال فلاں کیلئے ہے اور فلاں
کیلئے حالانکہ وہ انکا ہوجکا ہے خواہ تجھے پسند نہ ہو۔

۴۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعَ عَنْ هَارُونَ
أَبَا حَرِيرَةَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَنْدَ الرَّخْمِ عَنْ مُسْرَةَ عَنْ
خَبِيرِ بْنِ نُعْمَانَ عَنْ حُذَافَةَ بْنِ الْيَمَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَرِّقَ الشَّيْءُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَقَهْ
نُورٌ وَصَحَّ أَضْبَعَةُ السَّيَابَةِ وَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِي

۴۷۰۷: حضرت بسر بن حجاج قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبیؐ نے اپنی بھتیجی میں ہتھکڑیاں پھرائی شہادت کی
انگلی اس پر رکھ کر فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں آدم کا بیٹا
مجھے کہاں عاجز و بے بس کر سکتا ہے۔ حالانکہ میں نے تجھ
کو ایسی ہی چیز (مٹی) سے پیدا کیا ہے (جس سے تم کوک

نَعْمَ حُزْنِي اِنَّ اَدَمَ وَفَدَ حَلْفَكَ مِنْ مَنَظَرٍ هَدَمَ فَاِذَا بَلَغْتَ
مَعْنِكَ هَدَمَ وَاضَارَ اِلَى حَلْفِهِ فَلَمَّا التَّصَدَّقِ وَآتَى اَوَانَ
الضَّدَّةِ

خلاصہ: **الرب** ☆ ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا۔ صدقہ سے متعلق یہ ہے کہ محتاجی کے خوف اور دنیا کی حرص کے وقت صدقہ کرنا افضل ہے۔

باب: تمہاری مال کی وصیت

۲۷۰۸: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا یہاں تک کہ موت کے قریب ہو گیا تو اللہ کے رسولؐ میری عیادت کیلئے حریف لائے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میرے پاس بہت سال ہے اور میرا وارث ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں صدقہ مت کرو میں نے عرض کیا: پھر آدھا صدقہ کر دوں؟ فرمایا: آدھا بھی صدقہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا: پھر تہائی صدقہ؟ فرمایا: تہائی کر سکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے تم اپنے وارثوں کو مالدار اور لوگوں سے مستغنی چھوڑو یہ اس سے بھتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو کہ دو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۲۷۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری وفات کے وقت تم پر تمہارا تہائی مال صدقہ فرمایا (اور اس میں تمہارا اختیار باقی رکھا) تاکہ (اسکو صدقہ کر کے) تم اپنے اعمال خیر میں اضافہ کر سکو۔

۲۷۱۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے وہ چیزوں میں تیرا کچھ حق نہ تھا (وہ میں نے تجھے دیں) ایک حیرا سانس روکتے

۵: نَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْثَلَاثِ

۲۷۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمُرُودِيِّ وَسَيِّدُ قَائِلِيْنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنِ الْمُزَنَّبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى الْمَمُوتِ لِعِبَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لِي مَالًا كَثِيرًا وَالَيْسَ يَرُونِي إِلَّا اِنَّهُ لَمَنِي اَلَا تَصَدَّقُ بِتِلْكَ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّرُّ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثَلَاثُ قَالَ الْثَلَاثُ كَثِيرٌ اِنْ تَمَلَّوْا وَرَبَّكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَمَلَّوْهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ .

۲۷۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَسَمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ يَصَدَّقُ عَلَيْكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ ثَلَاثُ اَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً لَكُمْ فِيْ اَعْمَالِكُمْ

۲۷۱۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَخِيٍّ عَنْ سَعِيدِ الْقَطَّانِ نَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى اَنَّهُ نَا مَرَاتُكَ نَا حَسْبَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وقت حیرے مال میں ایک (جہائی) حسد حیرے اختیار میں کر دیا تاکہ میں تجھے اس کے ذریعہ پاک اور صاف کروں اور دوسری چیز میرے بندوں کا تیری نماز بتاؤں (یا، عاواستغفار) تیری عمر پوری ہونے کے بعد۔

بِإِسْمِ اِدمَ التَّائِبِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِّمَّنْ جَعَلْتُ لَكَ نَسَبًا مِّنْ سَالِكٍ حِينَ اَحْدَثْتُ بِكَطْمِكَ لِأُطْفِئُكَ مَعَهُ وَأَوْخِشُكَ وَصَلَاةً عَادَتِي عَلَيْكَ بَعْدَ الْفَصَاءِ اِحْلُكْ

۲۷۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پسند ہے کہ لوگ وصیت کرنے میں جہائی سے کم کر کے چوتھائی کو اختیار کریں اس لئے کہ اللہ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہائی زیادہ ہے یا جہائی بڑا ہے۔

۲۷۱۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكَبْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيسَى قَالَ وَدِدْتُ اَنْ اُنَاسَ عَصْرًا مِّنَ الثَّلَاثِ اِلَى الرَّبْعِ لَانْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الثَّلَاثُ كَخَيْرِ الْاَرْبَعَةِ

نَوَاسِرِ الْبَابِ ۶: معلوم ہوا کہ ایک جہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں اور محبوبہ ائمہ سے نزدیک نافذ ہی نہ ہوگی۔

۶: باب لا وصیۃ لوارث
۲۷۱۲ حضرت عمرو بن خالد فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس وقت وہ سواری چگائی کر رہی تھی اور اس کا لب میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہہ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے میراث میں ہر وارث کا حصہ مقرر فرما دیا ہے۔ لہذا کسی وارث کیلئے وصیت درست نہیں اور بچہ اسکو ملے گا جس کے نکاح یا ملک میں اس بچہ کی ماں ہوگی (یعنی خاوند یا آقا کا اور ناکر نے والے کیلئے بچہ ہیں جو اپنے باپ (یا اس کے قلیل) کے علاوہ کسی طرف اپنی نسبت کرے یا جو نام اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی اہانت ہے۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ اٹل۔

۲۷۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو سُرُجٍ مِّنْ اَبْنِ شَبَّهٍ نَا بِرَبِيعٍ مِّنْ هَازُوْنَ اَنَسَا سَعِيدَ بْنَ اَبِي عُرْوَةَ عَنْ فَنَادَةَ عَنْ شِهْرِ مِّنْ حِزْبِ عَنِ عِنْدَ الرِّخْصِ مِّنْ عَمِّ عَنْ عَثْرٍ وَنَحْوِ حَارِثَةَ اَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حَطَبُوْهُ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہِ وَاَنْ رَاحِلَتِہُ لَتَفْصَحَ بِحَرْثِہَا وَاَنْ اَنْ لَّعَابِہَا لَسَنُہُ نَحْوِ کَعْبِیْ قَالَ اَنْ اَللّٰہُ قَسَمَ لِّلْجَلِّ وَاَرْبَ مِصْبِیۃٍ مِّنَ النَّسَبِ لَا تَخُوْزُ لَوَارِثَ وَصِیۃٍ اَوْ لَوْلَی لِّلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرِ وَمِنْ اَدْعٰی اِلٰی غَیْرِہِ اَوْ نَوَلِّیْ غَیْرِہِ فَعَلِیۃُ لَعۡنَہُ اللّٰہُ وَالْمَلَائِکَۃُ وَالنَّاسُ اَجْمَعِیۡنَ لَا یُفْلِحُ مَنۡ صَرَفَ وَلَا عَدَلَ (اَوْ قَالَ عَدَلَ وَلَا صَرَفَ)

۲۷۱۳ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال یہ سنا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا لہذا وارث کے لئے کسی قسم کی

۲۷۱۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عِیَاسٍ نَا اَسْبَحَ حَبِیْلُ بْنُ مَسْلَمٍ الْحِزْلَانِیُّ سَمِعْتُ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَنْ النَّبِیۃَ قَدْ اَعْطِیَ کُلُّی دَیْنِ حَقِّ حِلَّةٍ فَلَا وَصِیۃَ

لِوَارِثٍ

وصیت درست نہیں۔

۲۷۱۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبٍ أَنِ
 شَانُوهُ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرِيدٍ أَنِ حَابِرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
 سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنِّي لَنَجُثِ مَافَاةَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبَلٍ عَلَى لَعْنَتِهَا
 فَمَسْغُفَةٌ بِقَوْلِي إِنْ اللَّهَ فَذِهِ أَغْطِي كُلَّ دَعَى حَقٍّ حَقًّا أَلَا لَا
 وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۲۷۱۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 جابرہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے
 بیچے تھا اس کا لعاب مجھ پر بہہ رہا تھا اس وقت میں نے
 آپ کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق
 دے دیا غور سے سنو اب وارث کے لئے وصیت درست
 نہیں۔

خلاصہ الباب ۵ ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ مرتے وقت والدین اور دوسرے اقرباء کے لئے وصیت کرے اور وصیت
 کے سوا حق اس کا مال تقسیم کیا جائے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور وارثوں کے حصے قرآن کریم میں نازل کئے گئے تو وارث
 کے لئے وصیت کا حکم ختم ہو گیا۔

۷ : بَابُ الذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب: قرض وصیت پر مقدم ہے

۲۷۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَيْعٌ لَنَا سَعْدَانُ عَنْ
 أَبِي اسْحَقٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَصِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالِئِينَ قُلُوبَ الْوَصِيَّةِ
 وَاتَّخَذَ لِنَفْسِهِ وَهَبًا مِنْ بَغْدٍ وَصِيَّةً يُوصِي بِهَا أَوْ
 ذَنْبِي السَّادِ ۱۱۰ وَأَنَّ الْغِيَا بِنِي الْأَمِّ لِيُوَلِّتُونِ ذُوْنَ
 سِي الْعَلَاتِ

۲۷۱۵ حضرت علی بن محمد فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے یہ
 فیصلہ فرمایا۔ قرض وصیت پر مقدم ہے اور تم پر مٹتے ہوئے
 بغد وصیہ یوصی ... ﴿ (اس میں دین کو وصیت کے
 بعد ذکر کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ اس کا درجہ بھی بعد
 میں ہے بلکہ وصیت کی اہمیت کے پیش نظر وصیت کو مقدم
 فرمایا) اور حقیقی بھائی (ماں باپ شریک) وارث ہونگے
 مائی بھائی (صرف باپ شریک) وارث نہ ہونگے۔

خلاصہ الباب ۷ میت کے مال میں سے پہلے اس کی تجیز و تکفین کی جائے اس کے بعد قرض ادا کریں گے پھر قرض سے جو
 بچ رہے اس کے ایک تہائی سے وصیت نافذ کریں گے۔ بقیہ مال ورثہ میں ان کے حصوں کے موافق تقسیم کریں گے۔ اس
 حدیث کی سند میں حارث امور ہے اس کے بارے میں امام شعبی نے کہا ہے کہ یہ کذاب ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف
 ہے۔

۸ : بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ

باب: جو وصیت کے بغیر مر جائے اس کی

يَتَصَدَّقُ عَنْهُ

طرف سے صدقہ کرنا

۲۷۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو مُوَاوِنَ مُحَمَّدُ بْنُ غُلَيَّامَ الْغُلَامِيُّ لَنَا
 ۲۷۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ الْعَوْنِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمْرَ مَاتَ
وَضَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُؤْصَ فَبَلَّ يَكْفُرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهُ
قَالَ نَعَمْ

ایک مروی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے مال چھوڑا لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ شَا أَسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
أَمْرِي أَقْبَلْتُ نَفْسَهَا وَلَمْ تُؤْصَ وَإِنِّي أَطْلُبُهَا لَوْ
تَكَلَّمْتُ لَتَصَدَّقَتْ فَلَهَا آخِرُ أَنْ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا وَلِي آخِرُ
فَقَالَ نَعَمْ

۲۷۱۷: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا دم اچانک گھٹ گیا اور وہ کچھ وصیت نہ کر سکیں اور میرا گمان ہے کہ اگر انگو بات کرنے کا کچھ موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتیں تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا اور کیا مجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

خلاصۃ الباب ☆ قَالَ إِنَّ أَمْرِي أَقْبَلْتُ : یہ لفظ قلت سے مشتق ہے چنانکہ اس کا معنی ہے مطلب یہ ہے کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی۔

۹ : بَابُ قَوْلِهِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَے ارشاد اور جو

﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾

سکتا ہے کی تفسیر

[النساء ۶]

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ رَوَّحُ بْنُ عَادَةَ قَالَ
خُسَيْنُ الْمُعْلَمُ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَ
حَدَّثَنَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَحَدَ
شَيْئًا وَلَيْسَ لِي مَالٌ وَإِنِّي يَتِيمٌ لَهُ مَالٌ قَالَ فَكُلْ مِنْ مَالِ
يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأَنِّلٍ مَالًا قَالَ وَأَخْبَهُ قَالَ وَلَا
نَفِي مَالِكَ بَعْدَهُ

۲۷۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کچھ مال ہے اور میری پردش میں ایک یتیم ہے اس کا مال ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال میں سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اسراف و فضول خرچی نہ کرو اور اپنے لئے مال جمع کر کے نہ رکھو اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ یتیم کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچاؤ بھی مت۔

خلاصۃ الرسالہ ☆ لافسی مالک ہمالہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اور اپنا مال رکھ چھوڑا یہ جائز نہیں و ایسے خود اگر محتاج ہو تو لے سکتا ہے لیکن بہتر پھر بھی یہی ہے کہ محتاج بھی ہو تو محنت کر کے اس میں سے کھائے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ قرآن کریم میں یتیم کے مال کو ناحق کھانا پیپ میں آگ ڈالنے کے مترادف ہے۔

لے لیا ہے اور لڑکی کا نکاح بھی ہوتا ہے جب اسکے ساتھ کچھ مال (زیور) بھی ہو۔ یہ سن کر اللہ کے رسولؐ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی تو اللہ کے رسولؐ نے سعد بن ربیع کے بھائی کو بلا کر فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کا دو تہائی مال دے دو اور اس کی امیہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور باقی تم لے لو۔

۴۷۴۱۔ حضرت ہذیل بن صریحؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوموسیٰ اشعری اور سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور پوچھا: اگر ایک شخص میرا ہے اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک سگی بہن چھوڑ جائے تو کیونکر تقسیم ہوگی؟ دونوں نے کہا: نصف مال بیٹی کو ملے گا اور باقی سگی بہن کو لیکن تم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس جاؤ ان سے بھی پوچھو وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائینگے پھر وہ شخص ابن مسعودؓ کے پاس گیا اور ان سے بھی پوچھا اور جو جواب ابوموسیٰ اور سلمان نے دیا تھا وہ بھی بیان کیا۔ ابن مسعودؓ نے کہا: اگر میں ایسا حکم دوں تو گمراہ ہو گیا اور راہ پانے والوں میں سے نہ رہا لیکن میں وہ حکم دوں گا جو نبیؐ نے دیا ہے۔ بیٹی کو آدھا پوتی کو چھٹا حصہ دو ٹمٹ پورا کرنے کیلئے اور جو بیٹے یعنی ایک ٹمٹ دو بہن کو ملے گا۔

خاصۃ الباب یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا ہے دوسری روایت اس طرح ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سنا تو فرمایا کہ جب تک یہ عالم (ابن مسعود) تم میں موجود ہے مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو تاہم ہوا کہ یہ وجہ یہ ہے کہ ایک بیٹی کے ساتھ پوتیاں یا ایک پوتی ہو تو نصف بیٹی کو ملے گا اور ایک حصہ پوتی کو ملے گا تجلجلہ پیش کرتے ہوئے یا یعنی بہنوں کو ملے گا۔ جمہور ائمہ اس مسئلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہیں لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بہن محروم ہوتی ہے۔

باب: واداکم میراث

۳: بَابُ فَرَائِضِ الْحَبَّةِ

۴۷۴۲۔ حضرت معقل بن یسارؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

معك بزم أخيه وإن عشيها أخذ جميع ما ترك أتوهم وأإن المسرة لا نكح إلا على مالها فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ثلث أمة الميراث فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخا سعد بن الربيع فقال أقطب أنتي سعد ثلثي ماله وأعطيت أمة الثلث وأخذت ما بقي

۴۷۴۱۔ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا سفيان عن أبي قيس الأزدي عن الهذلي بن خزيمة قال جاء رجل إلى أبي موسى الأشعري وسلمان بن ربيعة الباهلي فساألهما عن أمة وأنتي وأخت لأب وأم فقالا ثلاثة النصف وما تبقى فلأخت وأنتي ابن مسعود فسأنا عما هاتى الرجل ابن مسعود فسأله وأخبره بما قال فقال عند الله قد طللنا إذا وما إلا من المتفهمين ولكني سافضنا سما قصي به رسول الله ﷺ ثلاثة النصف ولأخت الثلث نكحمة الفلثين وما في بقي فلأخت

۴۷۴۲۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا شاذان بن يساف عن أبي اسحق عن أبي اسحق عن عمرو بن ميمون عن

مغفل بن بشار السمری قال سمعت النبی ﷺ اُتی
مريضاً فيها حدٌّ فاعطاه ثلثاً او شئاً

۲۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ الطَّيَّاعِ قَالا هُنْتُمْ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَغْفَلِ بْنِ بَشَارٍ قَالَ قَصَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي حَدِّ كَانَ فَبَا بِالسُّدُسِ

خلاصہ الباب ۱۰: دادا اہل باپ کے ہے اور باپ کے تین احوال ہیں (۱) فرض مطلق یعنی چھنا حصہ۔ (۲) فرض
وتعصیب۔ (۳) تعصیب محض۔ تفصیل اس احوال کی یہ ہے کہ اگر مرنے والا مرد اور اس کا باپ اور بیٹا یا پوتا وغیرہ موجود ہے
تو باپ کو صرف چھنا حصہ لے گا اس لئے اس کو فرض مطلق کہتے ہیں چونکہ اس صورت میں وہ عصب نہیں بنے گا اس لئے کہ اس
سے بڑا عصب بیٹا یا پوتا موجود ہے اور اگر باپ کے ساتھ مرنے والے کا بیٹا یا پوتا نہ ہو بلکہ بیٹی یا پوتی وغیرہ ہوں تو اس صورت
میں باپ کو چھنا حصہ اور بیٹی وغیرہ کو ان کا حصہ ملے گا اور اگر کچھ مال بیچ جائے تو اس کو بھی عصب بن کر باپ ہی لے گا اسی کو
فرض وتعصیب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اگر نہ کوہین میں سے کوئی نہ ہو یعنی مرنے والے کی اولاد نہ ہو نہ لڑکے اور نہ لڑکیاں
تو اس صورت میں باپ کا حصہ مقرر نہیں ہے نیز وہ خالص عصب ہے اگر کوئی اور وارث اولاد کے علاوہ اس کا ہو تو اس کا حصہ
دینے کے بعد سب باپ کا ہوگا اور اگر کوئی وارث ہی نہ ہو تو سارے ترکہ کا مستحق باپ ہوگا جو باپ کے احوال ہیں وہی دادا
کے ہیں البتہ چار مسائل میں دادا کا حکم مختلف ہے جن کی تفصیل علم القرائن کی کتابوں میں ہے۔

باب: دادی کی میراث

۴: بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۷۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرَحِ الْمَضَرِيُّ
أَنَّهُ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ فَيْصَةَ بْنِ قُؤَيْبٍ ع
وَحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَتْ مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الشَّاحِقِ بْنِ خُرَيْصَةَ عَنْ ابْنِ قُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَ
تِ الْجَدَّةُ إِلَى أُمِّ نَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَسْأَلُهُ
مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ اللَّهَ شَرَفُ وَمَا
عَلِمْتُ لَكَ فِي شَيْءٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيْئاً فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ وَقَالَ الْمُعْزَرَةُ
نُ شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَطَاَهَا الشُّلُسَ فَقَالَ
أَبُو سَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلُ مَا قَالَ الْمُعْزَرَةُ نُ شُعْبَةَ وَالْقَدَّةُ لَهَا أَبُو

۲۷۲۳: حضرت ابن ذریب فرماتے ہیں کہ ایک ثانی
ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئی اور ان سے اپنی میراث
دلوانے کی درخواست کی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی کتاب
میں تیرے لئے کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ کے رسولؐ کی
سنت میں بھی تیرے لئے کوئی حصہ میرے علم میں نہیں۔
اس وقت وہاں چلی جایاں تک کہ لوگوں سے پوچھ
لوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ وغیرہ بن شعبہؓ نے
فرمایا: اللہ کے رسولؐ کے پاس (خاتون) آئی تھی آپؐ
نے اسے چھنا حصہ دلایا تو ابو بکرؓ نے فرمایا: تمہارے
ساتھ اور بھی کوئی گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ انصاریؓ
کہڑے ہوئے اور وہی بات فرمائی جو مغیرہ بن شعبہؓ نے

فرمائی جب ابو بکرؓ نے نانی کیلئے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔ پھر
 عمرؓ کے پاس ایک دادی آئی اور اپنی میراث مانگی۔ آپ
 نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں حیرے لئے کچھ بھی نہیں اور
 جو فیصلہ ہوا تھا وہ حیرے علاوہ کیلئے تھا اور میراث کے
 حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی چٹا حصہ ہے اگر
 تم دادی اور نانی اس میں جمع ہو جائیں تو وہ تم دونوں میں
 تقسیم ہوگا اور تم میں جو بھی اکیلی ہو تو وہ اس اکیلی کا ہوگا۔

۳۷۲۵۔ حدثنا عبد الرحمن بن عبد الوہاب قنا مسلم
 بن قتیبة عن ضربک عن لیث عن طراز عن ابن عباس
 ان رسول الله ﷺ ورث خذفة شذت.
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو میراث
 میں چٹا حصہ دلا یا۔

خلاصۃ الباب جدہ کو چٹا حصہ ملتا ہے مگر جدہ کے وارث ہونے کی کچھ شرائط ہیں اور کچھ اصول و قواعد ہیں۔ شرطا نبیر
 (۱) کہ جدہ مجھ ہو جدہ قاسدہ نہ ہو کیونکہ جدہ قاسدہ ذوی الفروض میں سے نہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہے۔ جدہ مجھ
 اس کو کہتے ہیں کہ اس کا میت کے ساتھ رشتہ جوڑے میں نانی درمیان میں نہ آئے مثلاً نانی دادی جدہ قاسدہ اس کی ضد ہے
 جیسے نانی ماں کہ اس کا میت کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں نانا کا واسطہ ہے۔

باب: کلامہ کا بیان

۵ : بَابُ الْكَلَامَةِ

۳۷۲۶۔ حدثنا ابو مگر بن ابی شیبہ قنا استعین بن
 غلیہ عن سعید عن قنافة عن سالم بن ابی الخفید عن
 سعد بن ابی اسحق عن المغیری ان عمر بن الخطاب قام
 خطبتا یوم الجمعة أو عظمیوم یوم الجمعة فحمد الله
 واثني عليه وقال انی والله ما اذع بعدی شیئا هو اعم الی
 من امر الکلاله وقد سالت رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فما اقلط لی فی شیء ما اقلط لی فیها حتی طعن
 ساعته فی حی اذ فی صدوی ثم قال یا عمر تکلیک
 ایة الضیف الی ثلاث فی اجر سورة النساء.
 حضرت سعد بن ابی الخفیر بن ابی طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ جہد روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور
 اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا بخدا میں اپنے خیال میں
 کلام سے زیادہ مشکل چیز اپنے بعد نہیں چھوڑ رہا اور میں
 نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق
 دریافت کیا تھا۔ آپ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں
 فرمائی جتنی سختی اس کے متعلق فرمائی تھی کہ میرے سینہ یا
 پیلی میں الٹکی ماری پھر فرمایا: اے عمر تجھے کریوں کی وہ
 آیت جو سورہ نساء کے آخر میں نازل ہوئی کافی ہے۔

۳۷۲۷۔ حدثنا علی بن محمد و ابو نجر بن ابی شیبہ

بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں باتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت سے بیان فرمادیتے تو مجھے یہ دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند تھا۔ کمال رہا اور خلافت۔

فَالَا تَسَاءَلُ كَيْفَ نَسَا شُعْبَانُ قَدْ عَمَزُوا مِنْ قُرَّةٍ عَنْ قُرَّةٍ
سُرا حَبِیلُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثٌ لَا يَحْكُمُونَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيَّهُنَّ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
الْكَلَالَةُ وَالزَّيْنَةُ وَالْعِلَافَةُ

۲۷۲۸ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو اللہ کے رسولؐ عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ابو بکرؓ آپ کے ساتھ تھے آپ دونوں پہل آئے اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو (مجھے ہوش آ گیا اور) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں اپنے مال کے متعلق کیسے فیصلہ کروں؟ یہاں تک کہ سورۃ نساء کے آخر میں یہ آیت میراث نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً﴾

۲۷۲۸ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ شُعْبَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُسْتَكْدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ فَاتَمَنَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُذُفِي فَوَ انْزَعَجَ مَعَهُ
وَقَامَا مَشْيَانِ وَقَدْ أَغْمَى عَلَيَّ فَوَسَّوْا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَطَلْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْبَغُ كَيْفَ الْفَصَى فِي مَالِي
حَتَّى مَرَرْتُ أَبَةَ السَّمُرَاتِ فِي أَحْرَى النَّسَاءِ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ
يُورَثُ كَلَالَةً أَلَايَةً يُسْتَعْقَنُكَ فَلِلسَةِ يُفِيضُكَ فِي
الْكَلَالَةِ أَلَايَةً

خلاصہ: اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ان باتوں کو جمیل رکھا جائے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تفصیل نہیں بیان فرمائی۔ ان کے مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہوا ہر امام نے علت بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات بڑھائے تھے اسی طرح خلافت کا مسئلہ صحابہ نے اپنی رائے سے طے کیا اس میں دین و دنیا کے فوائد تھے۔ اسی طرح کالہ کا مسئلہ بھی مجمل بیان فرمایا کالہ کی تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں جو علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کئے ہیں مشہور تفسیر یہ ہے کہ جس مرنے والے کے اصول و فروع نہ ہوں یعنی باپ دادا اور اولاد اور بیٹے کی اولاد نہ ہو وہ کالہ ہے صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کالہ اصل میں مصدر ہے جو کال کے معنی میں ہے اور کال کے معنی ہیں تھک جانا جو ضعف پر دلالت کرتا ہے باپ والی قرابت کے سوا قرابت کو کالہ کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ قرابت باپ بیٹے کی قرابت کی نسبت سے کمزور ہے پھر کالہ کا اطلاق اس مرنے والے پر بھی کیا گیا جس نے اولاد چھوڑی اور نہ والد اور اس وارث پر بھی اطلاق کیا گیا جو مرنے والے کا بیٹا اور باپ نہ ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرد یا عورت وفات پا جائے اور اس کے نہ باپ نہ نہ دادا اور نہ اولاد ہو اور اس نے ایک بھائی یا بہن ماں شریک چھوڑے ہوں تو ان میں سے اگر بھائی ہے تو اس کو چھٹا حصہ ملے گا اور بہن ہے تو بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں مثلاً ایک بھائی یا ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہنیں ہوں تو یہ سب مرنے والے کے مال کے تہائی حصے میں شریک ہوں گے اور اس میں مذکور مرنے سے دوہرا نہیں ملے گا علامہ قرطبی فرماتے ہیں اس مقام کے علاوہ کوئی ایسا مقام نہیں جہاں مذکور مرنے برابر ہوں سوائے اخائی بھائی کی میراث ہے۔

۶: بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ

بَاب: کیا اہل اسلام مشرکین کے وارث

أَهْلِ الشِّرْكَ

بن سکتے ہیں

۲۷۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو کافر کی اور کافر کو مسلمان کی میراث نہیں ملے گی۔

۲۷۲۹: حَدَّثَنَا جِهَانُ بْنُ عَمَارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ قَالَ لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنِ الْأَوْحَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَفَعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۲۷۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کہہ میں اپنے گھر تحریف لے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھریا نکالا نہ چھوڑا بھی ہے؟ اور ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو ابو طالب کی میراث نہیں ملی اس لئے کہ ابو طالب کے انتقال کے وقت یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایمان والا کافر کا وارث نہیں بنتا۔

۲۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الشَّرْحِ قَالَ عَنِ اللَّهِ نَحْنُ وَهَبُ اثْنَانِ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّزَلْتُ فِي ذَاكَ مَسْجِدَهُ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِثَايَ أَوْ فُلُوْجٍ .

وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَ طَالَتْ وَلَمْ يَرِثْ خُصَمَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَ عَقِيلٌ وَ طَالَتْ كُفَرَانِ .

اور اسامہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

وَكَانَ عَمْرُو مِنْ أَهْلِ ذَالِكَ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۲۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّنَا ابْنُ لُبَيْدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ نَسِ الصَّاحِ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَوَارِثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ .

۲۷۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو (ادیان) دینیوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

نَحْوِ صِيَةِ الْوَلَدِ ☆ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا اور کافروں بلا شیعہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور اکثر علماء کے نزدیک مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

۷ : بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

بَابُ: ولاء کی میراث

۲۷۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي حَنِظَةَ ثَنَا أَبُو أَسَمَةَ ثَنَا
 حُسَيْنُ السَّمْعَانِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذْفَةَ قَالَ
 تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَعِيدَةَ ابْنِ سَهْبٍ أُمِّ وَالِدِ بِنْتِ
 مَعْمَرٍ الْخُزَمِيَّةِ فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ ثَوْبَتٍ أَنْتَهُمْ هُوَ رَافِعُ سَوْهَا
 وَمَاغَا وَوَلَاءُ مَوَالِيهَا فَحَرَجَ بِهِمْ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ
 فَمَا نَزَا فِي طَائِفَتَيْنِ عَنْوَاهُ هُوَ رَافِعُ عُمَرُو وَكَانَ عَضِيَّتُهُمْ
 فَلَمَّا رَجَعَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ حَاءَ سَوْ مَعْمَرٍ يُحَاصِمُونَ فِي
 وِلَاءِ أَخِيهِمْ إِلَى عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ
 عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْضَى بَيْنَكُمْ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا اخْرَزَ
 الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَضِيَّتِهِ مِنْ كَانِ قَالَ فَقَضَى لَهَا
 وَكَتَبَ لَهَا مِائَةَ كِسْفًا فِيهِ شَهَادَةُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
 وَرَبِّدَ نِسَ تَابَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَآخِرُ حَتَّى إِذَا
 اسْتَخْلَفَ عِنْدَ الْمَلِكِ ابْنِ مَرْوَانَ تَوَفَّى مَوْلَى لَهَا وَتَرَكَ
 الْغَنَى دِينَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْفَقَاءَ فَلَمْ يَخْبِرْ بِحَاصِمُوا
 إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ هُوَ قُتَيْبَةُ إِلَى عِنْدَ الْمَلِكِ فَاتَّبَعُوا
 بِكَتَابِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ لَا أَنْ هَذَا مِنَ الْفُقَاءِ الَّذِي
 لَا يُشَكُّ فِيهِ وَمَا تُشَكُّ أَرَى أَنَّ أَمْرًا أَهْلَ الْمَدِينَةِ بَلَغَ
 هَذَا أَنْ يُشْكُوا فِي هَذَا الْفُقَاءِ فَقَضَى لَهَا فِيهِ فَلَمْ يَزَلْ فِيهِ
 مُغَدًى

۲۷۳۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ
 رباب بن حذیفہ بن سعید بن سم نے ام وائل بنت معمرؓ سے
 نکاح کیا اسکے تین بچے ہوئے ان بچوں کی والدہ کا
 انتقال ہو گیا تو تینوں بچے زمین اور ماں کے آزاد کردہ
 غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ پھر عمرو بن عاصؓ ان کو
 لے کر شام آئے یہ طاعون مواس میں مر گئے تو عمرو ان کے
 وارث ہوئے وہ اسکے عصب تھے۔ جب عمرو واپس آئے تو
 معمر کے بیٹے ابی ابن کی ولاء کیلئے مقدمے لے کر حضرت عمرؓ
 کے پاس آئے۔ عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے لئے وہی فیصلہ
 کروں گا جو میں نے نبیؐ سے سنا۔ میں نے آپؐ کو یہ
 فرماتے سنا جو اولاد والہ کو مل جائے تو وہ اسکے عصب کو لے گا
 خواہ کوئی ہو۔ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے
 ولاء کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہمارے لئے ایک حکم
 نامہ لکھ دیا جس میں عبدالرحمن بن عوفؓ اور زید بن ثابتؓ اور
 ایک تیسرے صاحبؓ کی شہادت تھی۔ جب عبدالملک بن
 مروان خلیفہ بنا تو ام وائل کا انتقال ہو گیا اور اس نے ایک
 آزاد کردہ غلام اور دو ہزار اشرفی ترکہ میں چھوڑی مجھے
 اطلاع ملی کہ عمرؓ کا فیصلہ بدل دیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ہشام بن
 اسمعیل کے پاس لے گئے تو اس نے ہمیں عبدالملک کے
 پاس بھیج دیا ہم اسکے پاس حضرت عمرؓ کا لکھا ہوا فیصلہ لے
 گئے۔ کہنے لگا میں سمجھتا تھا کہ اس فیصلہ میں کسی کو شک نہ ہوگا
 اور مجھے یہ خیال نہ ہوا کہ مدینہ والوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ
 وہ اس فیصلہ میں شک کرنے لگے ہیں پھر اس نے ہمارے حق
 میں اس کا فیصلہ کر دیا پھر ہم ہی اس پر قابض رہے۔

۲۷۳۳ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۲۷۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي حَنِظَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام سمجھور کے درخت سے گر کر مر گیا اور اس نے کچھ مال بھی چھوڑا اور نہ اس کی اولاد تھی نہ کوئی رشتہ دار تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی مرد کو دے دو۔

۲۷۳۳ حضرت عبد اللہ بن شد و حمزہ کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں محمد بن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ یہ شد و کی ماں شریک بہن ہیں فرماتی ہیں کہ میرا آ ز اور آ زہ غلام مر گیا اس نے ایک بیٹی چھوڑی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرمایا آ دھا مجھے و آ دھا اسے۔

فَالَا تَسَاءَلُونَ مَا لَأُمِّي تُسْأَلُ عَنْ أَفْعَالِي بَلْ لَسْتُ بِمُحْسِنٍ
عَنِ الْمُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ غُرُورَةَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
مَوْلَى الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَعِبَ مِنْ تَحْتِهَا فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَهُ
بَنُونَ وَلَدَا وَلَا حَسْبُهَا فَقَالَ الشَّيْخُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اعْظُمَا مَوَالِيَهُ
وَحُلَا مِنْ أَهْلِ قَرْبَتِهِ

٢٤٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ
الْحَكِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ بَنَاتِ حُمْرَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ
بِغَيْرِ أَنْ أَمِي لَيْلَى وَهِيَ أَخْتُى بْنُ شَدَّادٍ لِأُمِّهِ قَالَتْ مَاتَ
مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالَهُ نِسْئِي وَنِسْئِي
إِنَّهُ فَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا نِصْفَ

خلاصۃ السبب :- ولا کا یہ اصول ہے کہ اس غلام یا باندی کے ذوی الفروض سے جو مال بیچ جائے گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا اگر ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو اور نہ قریب مصبات میں سے تو کل مال آزاد کرنے والے کو مل جائے گا اور جب ایک مرتبہ ام و اہل کے غلاموں کی ولا اس کے بیٹوں کی وجہ سے سرال والوں میں آگئی تو اب بھی ام و اہل کے خاندان میں جائے والی نہیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمایا۔ حدیث ۲۷۳۳ حالانکہ یہ میراث آ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی مگر انبیاء علیہم السلام نہ کسی کے وارث ہوئے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے اس لئے آپ نے میراث نہیں لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی والوں کے لئے حکم فرما دیا کہ ان کو دے دو اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا ایسے ہی امام اور حاکم وقت کو ایسی میراث رکھنے کا اختیار ہے۔

٨ : بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کو میراث نہ ملے گی

۲۷۳۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاتل کو ترکہ میں حصہ نہیں ملے۔

٢٤٣٥ : حدثنا أحمد بن محمد بن رافع ثنا القتيبي بن سعيد عن
أشفاق بن أبي قزوة عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن
بن عوف عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أن قال لا يوث

۲۷۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بیوی خاوند کی دیت اور

٢٤٣٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فَلَا تَنَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ

دوسرے مال میں وراثت کی حقدار ہے۔ اور خاوند بیوی کی دیت اور دیگر اموال میں وراثت کا حقدار ہے بشرطیکہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل نہ کرے اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو عمدہ قتل کرے تو نہ دیت میں وارث ہوگا نہ دیگر اموال میں اور اگر ان میں سے کوئی ایک خطا قتل کرے تو دیگر اموال میں وارث ہوگا دیت میں وارث نہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَذَلَّ الْأَمْرَ أَفْثَرُثَ مِنْ دِيَةِ وَجْهِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَّتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَفْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً خَطَا وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ .

خلاصۃ السبب : ان احادیث میں قاتل کے بارے میں قانون بیان فرما دیا کہ اپنے مورث کا قاتل محروم رہے گا۔ نیز خاوند بیوی کی دیت میں سے وارث ہوگا اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے بھی۔

باب: ذوی الارحام

۹ : بَابُ ذَوَى الْأَرْحَامِ

۴۷۳۷: حضرت ابوامارہ بن کل بن حنیف فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے دوسرے مرد پر تیر چلایا اور اسے قتل کر دیا اس کا وارث صرف ایک ماموں تھا تو حضرت ابوجحیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور رسول مولى ہیں اس کے جس کا کوئی مولى نہ ہو اور جس کا اور کوئی وارث نہ ہو تو ماموں ہی اس کا وارث ہے۔

۴۷۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَتَبَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ نَسِ ابْنِ رِبْعَةَ الرُّزَاقِيَّ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ عَمَّادٍ نَسِ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أُمَانَةَ بْنِ سَهْلٍ نَسِ حَنِيفٍ أَنَّ رَحْلًا مَرَى وَخَلَا سَهْمٌ فَفَضَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُثَيْبَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَّى مَنْ لَا مُوَلَّى لَهُ وَالْحَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ .

۴۷۳۸: شام کے ایک صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مقدم بن ابی کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ماں باپ کی اولاد ایک دوسرے کی وارث ہوگی نہ کہ صرف باپ شریک مرد اپنے ماں باپ شریک بھائی کا وارث ہوگا صرف باپ شریک بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۴۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْمٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ فَتَا شَامَةَ ج وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا قَالَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا نَدْبِلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْقُفَيْطِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْدِيِّ عَنْ الْمَقْدَامِيِّ عَنْ كُرَيْمَةَ رَحُلٍ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَحْسَنَ نَسِي الْأَمِّ بَنَوَاتُونَ فَوْنٌ سَيِّ الْعَلَاتِ يَرِثُ الرَّحْلُ إِحَادَةً لِأَبْنِهِ وَأُمِّهِ فَوْنٌ أَخُوته لِأَبْنِهِ .

خلاصۃ الکتاب ۱۰: اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُولُوا الارحام بعضہم اُولٰی بعض یعنی ناطقہ والے ایک دوسرے کے زیادہ مقدار میں ہیں اور یہ شامل ہے ذوی الارحام کو بھی۔ چہرہ اخر فرماتے ہیں کہ اگر بہت سے وارثوں میں ذوی الفروض یا عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو ذوالارحام وارث ہوں گے اور یہ مقدم ہوں گے بیت المال پر۔

۱۰: بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ

پہلے: عصبات کی میراث

۲۷۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكْبَةَ قَالَ أَمَّا نَحْنُ الْكُوفِيُّونَ مَا اسْتَبْرَأْنَا عَنْ اِسْتِحْصَانِ عَنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ فَصْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْغَنَاءَ بَسَى الْأَمَّ بَنُو أَرْثُونَ دُونَ سَنَى الْغُلَامَاتِ بَرَكْتُ الرُّخْلُ أَحَادٌ لَانِيَّةٍ وَأُفْنِي دُونَ أَخَوِيهِ لَانِيَّةٍ۔

۲۷۳۹: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے نہ کہ صرف باپ شریک بھائی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا نہ کہ صرف باپ شریک بھائی کا۔

۲۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ غَدَا الرَّزَّاقُ أَشَقَّاءَ مُغْنِمٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْفَسْمُؤَا السَّالِئِينَ أَهْلُ الْعَصْرِ النَّصُّ عَلَى كَتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكْتَ الْفَرَأِضَ فَلَا زِلَى دَخَلَ دَكْرٌ۔

۲۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال ذوی الفروض میں تقسیم کرو جن کے حصے کتاب اللہ میں مذکور ہیں پھر جو اس سے بچ رہے تو وہ اس مرد کا ہے جو میت کے زیادہ قریب ہو۔

خلاصۃ الکتاب ۱۱: عصبہ عربی زبان میں پٹھے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں عصبہ اس شخص کو کہتے ہیں جو گوشت پوست میں شریک ہو جس کے عیب دار ہونے سے خاندان میں عیب لگے عصبات میں سب سے زیادہ قریب بیٹے ہوتے ہیں پھر پوتے پھر باپ پھر دادا۔ پھر باپ کے بیٹے یعنی میت کے بھائی پھر دادا کے بیٹے یعنی میت کے چچے تائے پھر باپ کے دادا کے بیٹے یعنی میت کے باپ کے چچے تائے اور جب باپ کے بیٹے یعنی بھائی درجہ میں برابر ہوں تو ان میں سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے میت کا بھائی ہو مطلب یہ ہے کہ حقیقی بھائی علاقائی بھائی پر مقدم ہوگا۔

۱۱: بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

پہلے: جس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۷۴۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ وَنَ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ سَخَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا تَرَكَ خَلْقٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْعَ لَهُ وَارِثًا إِلَّا عِنْدَهُ هُوَ عَقْدَةٌ فَيُدْفَعُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کا انتقال ہو گیا اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا اسوائے ایک غلام کے جسے وہ آزاد کر چکا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ

میراث اللہ
 وسلم نے اس کی میراث اس آزاد کردہ غلام کو دلوادی۔
 خلاصۃ السراپ: غلامی میراث سے روک دیتی ہے خواہ ناقص ہو یا کامل غلام جیسا بھی ہو میراث پانے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے کہ اس کے اندر مالک بننے کی صفت موجود نہیں ہے حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام میراث دلائی تھی نہ کہ جسے کے طریقے پر کیونکہ اس کی میراث بیت المال کا حق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں اختیار تھا۔

باب: عورت کو تین شخصوں کی میراث

ملتی ہے

۲۷۳۲: حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اس لاوارث بچے کی جس کی اس نے پرورش کی اور اس بچے کی جس کی وجہ سے خاوند سے لعان کیا۔

باب: جو انکار کر دے کہ یہ میراث بچہ نہیں

۲۷۳۳: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لعان نازل ہوئی تو اللہ کے رسول نے فرمایا: جو عورت کسی قوم میں اس بچہ کو داخل کرے جو اس قوم کا نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہیں اور اللہ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جو مرد بھی یہ جانتے ہوئے کہ یہ میراث بچہ ہے اپنا ہونے سے انکار کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت حجاب میں رکھیں گے کہ اسے دیکھ کر خداوندی نصیب نہ ہوگا اور اسے تمام لوگوں کے سامنے رسوا کر دیں گے۔

۲۷۳۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس

۱۲: بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ

مَوَارِثَ

۲۷۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ زُوَيْدٍ ثَنَا الْفَلَسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّضْرِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تَحْوِزُ ثَلَاثَ مَوَارِثَ غَنِيَّتَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ مَارَوْى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامٍ

۱۳: بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ

۲۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْخَثَّابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا سَأَلَتْ آيَةُ الْعَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةُ الْحَدَّثِ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْجِلَهَا حَلَّتْ وَأَيُّهَا وَحَلَّ أَنْكَرَ وَلَدَهُ وَفَدَّ عَرَفَهُ اخْتَصَبَ اللَّهُ مَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ

۲۷۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شعْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خُفِّرَ مَانِعِيٌّ
اِقْدَاعُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ أَوْ مُخَدَّعٌ وَإِنْ دُنِيَ
نَسَبٍ كَالْمَوْعِي كَرْتَا حَسْبُ آدَمِيٍّ لَا يَمَاتَا هُوَ يَأْتِي يَمَاتَا هُوَ خَوَاهُ
اس کا سبب و قبیح ہو اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

خلاصۃ السباب ﴿۱﴾ اس حدیث میں لفظ ”کفر“ سے مراد ناشکری ہے جس کا ایسا آدمی ناشکرا ہے اپنے باپ کا ان احادیث میں سخت و غیر سناٹی غمی ہے اس شخص پر جو اپنا نسب جھوٹ بنا کر افسوس ہے کہ لوگ خدا اور رسولؐ سے نہیں شرماتے بھلا اس سے کیا فائدہ کہ ہم اپنے حقیقی باپ یا قوم کو چھپا کر دوسری قوم میں شریک ہوں۔

١٣ : بَابُ فِي ادْعَاءِ الْوَلَدِ

باب: بچے کا دعویٰ کرنا

۴۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيفٍ نَسَائِي عَنْ ابْنِ أَبِي
الْمُدَنِيِّ بْنِ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مَنْ
جَدَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَاهَرَ أُمَّةً أَوْ خَوَافَةً لَوْلَهُ وَلَذُنَّ بِرُثٌ
وَلَا يُؤْرَثُ۔

۴۷۶ - حضرت عبداللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا : جو کسی باندی یا آزاد عورت سے پدکاری کرے
اس کا بچہ حرامی ہے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ یہ اس
بچہ کا وارث ہوگا۔

۲۷۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَكَّارٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ الْمَعْشَرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ وَاسِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خُذَةَ زَيْدِ بْنِ
نَعْلَانٍ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ
مُسْلِمٍ اسْتَلْحَقَّ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ إِدْعَاةٌ وَرِثَةٌ مِنْ
بَعْدِهِ قِصْصِي أَنْ مِنْ أُمَّةٍ يَسْلُكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا قَتْلُ لَحِقٍ مِنْ
أَسْلَحِهَا وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَسَمِ قَتْلُهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا
أَفْرَكَ مِنَ مِيرَاثٍ لَمْ يَسْمَعْ لَهُ نَبِيَّةٌ وَلَا يُلْحِقُ إِذَا كَانَ
أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ الْكَوْفُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَا يَسْلُكُهَا أَوْ
مِنْ خُرَّةٍ غَيْرِهَا فَإِنَّهُ لَا يُلْحِقُ وَلَا يُورِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي
يُدْعَى لَهُ هُوَ إِدْعَاةٌ فَهُوَ وَلَدٌ بِمَا لَاحِلَ أُمِّهِ مِنْ مَخَانِوَ خُرَّةٍ أَوْ
أُمِّهِ

۴۴۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی باندی یا آزاد عورت ہے پدکاری کرے اس کا پکھ حرامی ہے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ یہ اس بچہ کا وارث ہوگا۔

۳۶۶ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس بچہ کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے اس طرح کہ اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد یہ دعویٰ کریں کہ یہ اس کا بچہ ہے تو آپؐ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جو بچہ ایسی باندی سے ہو جو بوقت صحبت اس کی ملک تھی تو یہ بچہ اس شخص سے مل جائے گا جس سے ان وارث نے اس کو ملایا اور اس سے قبل جو میراث تقسیم ہوئی اس میں سے اسے حصہ ملے گا البتہ جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی اس میں اسے حصہ ملے گا اور جس باپ کی طرف انکی نسبت کی جا رہی ہے اگر اس نے زندگی میں اس نسب کا انکار کر دیا (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو پھر اس نسب اس سے ثابت نہ ہوگا اور اگر بچہ ایسی باندی کا ہو جو اس شخص کی ملک نہیں ہے یا آزاد عورت سے ہو جس

قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ زَائِدٍ بَعَثَ بِذَلِكَ مَا قَسَمَ لِي
الْحَاضِلِينَ فَلَا الْإِسْلَامَ

۱۷ : بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ

الْمَوْلُودُ

وَرِثَ

۳۷۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّبِيعَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهْلَ
الضُّعْفُ ضَلَّى عَلَيْهِ وَوَرِثَ

۳۷۵۱ : حَدَّثَنَا الْعَمَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ
مُحَمَّدٍ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَ بَعْثِي بَعْثِي أَنَّهُ سَمِعَ
النَّسِيبَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الضُّعْفُ حَتَّى يَسْتَهْلَ صَارِخًا
قَالَ وَاسْتَهْلَ اللَّهُ أَنْ يَكُنَى وَبَصَحَ أَوْ يَغْطَسَ

خلاصہ السراپ ☆ زندہ کا بچے کا یہی حکم ہے لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

۱۸ : بَابُ الرَّحْلِ يُسْلِمُ غُلَى

يَذِي الرَّحْلُ

۳۷۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّعُورِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا
الذِّهْلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشُّعْطُ فِي الرَّحْلِ مِنْ أَفْخِ الْكِتَابِ
يُسْلِمُ عَلَى يَذِي الرَّحْلِ قَالَ هُوَ أَوَّلَى النَّاسِ بِمَعْنَاهُ
وَمَعَانِهِ

خلاصہ السراپ ☆ جمہور کے نزدیک یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔

جواب: جب نومولود میں آثار حیات

مثلاً رونا چلاؤ وغیرہ معلوم ہوں تو وہ بھی

وارث ہوگا

۳۷۵۰ : حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ چلائے تو اس کا جائزہ
ادا کیا جائے اور اسے میراث میں حصہ بھی دیا جائے۔

۳۷۵۱ : حضرت جابر بن عبد اللہ اور مسور بن حمزہ رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: بچہ وارث نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ چلائے اور
روئے فرماتے ہیں کہ رونے سے مراد یہ ہے کہ آثار
حیات ظاہر ہوں مثلاً رونا، چھینکنا۔

خلاصہ السراپ ☆ زندہ کا بچے کا یہی حکم ہے لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

جواب: ایک مرد دوسرے کے ہاتھوں اسلام

قبول کرے

۳۷۵۲ : حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کوئی اہل کتاب مرد دوسرے مرد کے ہاتھوں اسلام
قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جس کے ہاتھوں
اسلام قبول کیا وہ تمام لوگوں میں اس کے زیادہ قریب
ہے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں۔

خلاصہ السراپ ☆ جمہور کے نزدیک یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الجہاد

جہاد کے ابواب

۱ : بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بَابُ : اللَّهِ کے راستے میں لڑنے کی

فضیلت

۴۷۵۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں لٹکے اور صرف راہِ خدا میں لڑے اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق ہی اسکے لٹکنے کا باعث بنی تو اللہ پر اسکی ضمانت ہے یا اسے جنت میں داخل فرمائینگے یا اس کو اس گھر میں واپس بھیجیں گے جس سے وہ نکلا جو اجر یا قیمت اس نے حاصل کیا اس سمیت۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے اہل اسلام کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں راہِ خدا میں لٹکنے والے کسی لشکر کے پیچھے ہرگز نہ بیٹھتا لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں کہ سب کو سوار یاں دوں اور سب میں اتنی وسعت نہیں کہ (میں جاؤں تو) میرے ساتھ چلیں اور (اگر میں ہمیشہ جاؤں کبھی پیچھے نہ بیٹھوں تو) اسکے دلوں کو اطمینان نہ ہوگا تو یہ

۴۷۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفُضَّاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدَّ اللَّهُ لِمَنْ حَرَّجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرَجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَتَسَانُدًا بِي وَتَصَدِّقًا يُرْسَلُ فِيهِ عَلَى صَاحِبٍ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ لَأُنَاقِلَ مَا أَنَا مِنَ أَهْلِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي بِيَدِي بِيَدِهِ لَوْلَا إِيَّائِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تُخْرَجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ائْتَا وَلَكِنْ لَا أَحْذِ سَعَةً فَاخْبَلْتُهُمْ وَلَا يَحْذَرُونَ سَعَةً فَيَسْعَوْنِي وَلَا تَطْلُبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَسْخَلُونَ بَعْدِي وَالَّذِي نَفْسِي شَهِيدٌ بِيَدِهِ لَوْ جَدْتُ أَنْ أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْلِلَ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْلِلَ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْلِلَ

میرے بعد پیچھے رہیں گے (کڑھتے رہیں گے کہ کاش ہم بھی جہاد میں شریک ہوتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نہ چاہتا ہوں کہ یہ راہِ خدا میں لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر (زندہ ہو کر) لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر لڑوں پھر شہید کر دیا جاؤں۔

۲۷۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو ثَوْرٍ عَنْ فُلَاةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللَّهِ إِذَا كَانَ بِالْعَقْلِ الْيَافِئَةِ مَغْرُورًا وَوَحْمَةً وَأَنَا أَنْ يُرْحَمَ دَاخِرٌ وَعَيْنِيَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَلْحَظْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَلَّ الضَّامِمُ الْغَانِمُ الَّذِي لَا يَفْتَرُ حَتَّى يَرْجِعَ**

۲۷۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راو خدا میں لڑنے والے کا اللہ ذمہ دار ہے یا تو اسے اپنی بخشش و رحمت کے ساتھ ملا لے گا اور یا اجر و قیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے گا۔ راو خدا میں لڑنے والے کی مثال اس روزہ دار کی سی ہے جو قیام کرے اور ست نہ ہو یہاں تک کہ مجاہد واپس آئے۔

خلاصۃ الکتاب ۷۲: اس حدیث مبارک میں جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے جہاد اسلام کا ایک رکن ہے جس کی فرضیت متفق علیہ ہے اس کی فرضیت کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ نیت کے خالص ہوتے ہوئے اگر جہاد کیا تو سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے فرض اور حقوق العباد کے۔ جہاد کی فضیلت بہت سی احادیث میں وارد ہوئی ہے ابوداؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جہاد قائم ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے اور قیامت تک رہے گا یہاں تک کہ میری امت و حال سے لڑے گی اور جہاد باطل نہیں ہوگا کسی عالم کے حکم کرنے سے یا کسی عادل کے عدل سے اور صحیح بخاری میں مرفوع روایت ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ غرض مومن کے لئے جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں جس کی وجہ سے جنت میں جانے کی توقع زیادہ ہو اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو یہ عمل نصیب کرے جس سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور آئندہ بھی اس سے ہوگی اور جب مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑ دیا اسلام اور مسلمانوں کی حیثیت ختم ہوگئی اور مسلمان وکیل و خوار ہو گئے۔

چاپ: راو خدا میں ایک صبح اور ایک

۲: نَابِ فَضْلِ الْعُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ

شام کی فضیلت

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۲۷۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راو خدا میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے دنیا سے اور دنیا کے تمام ساز و سامان سے۔

۲۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَدَاةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: لَنَا أَبُو عَالِيَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **عُدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**

۲۷۵۶: حضرت سل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راو خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و ما فیہا سے

۲۷۵۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا زَيْدُ بْنُ مَرْثُودٍ قَالَ: **أَبُو حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**

فیہا

بہتر ہے۔

۴۷۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْذَرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَابِتُ بْنُ خُسَيْمٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَدُوَّةِ الْوُحُوْدَةِ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ حَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

خلاصۃ السراپ: جہاد کی اہمیت کو واضح فرما دیا کہ اگر کوئی شخص ایک صبح یا ایک شام بھی جہاد جیسے بابرکت عمل میں
گزارے تو اس کا یہ عمل دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے زیادہ بہتر ہے۔

چاپ: راہِ خدا میں لڑنے والے کو

۳: بَابُ مَنْ جَاهَدَ

سامانِ فراہم کرنا

عَارِيًا

۴۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ
سُحَيْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ
الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ عَارِيًا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ آخِرِهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ
يُزَوِّجَ

۴۷۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَلَبَانَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاهَدَ عَارِيًا
فَمِنَ سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ آخِرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ آخِرِ
الْعَارِيَةِ شَيْئًا

خلاصۃ السراپ: یہ حدیث مرسل ہے، یہی راوی اس کے ثقہ ہیں۔

چاپ: راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

۳: بَابُ فَضْلِ التَّفَقُّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۷۶۰: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ تَدَحُّاذُ بْنُ زَيْدٍ
لَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْنَانَ رَضِيَ اللَّهُ

۴۷۶۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین اشرفی

تعالیٰ عنہ قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينٍ يُفْقَهُ الرُّحْلُ دِينَارٌ يُفْقَهُ عَلَى عِيَالِهِ دِينَارٌ يُفْقَهُ عَلَى مَرْسَمٍ مَنِ سَبَّلَ اللَّهَ وَدِينَارٌ يُفْقَهُ الرُّحْلُ عَلَى أَضْحَاهِ فَمَنِ سَبَّلَ اللَّهَ .

(مال) جسے مرد خرچ کرے وہ اشرافی ہے جو اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ اشرافی ہے جو راہ خدا کی گھوڑے پر خرچ کرے اور وہ اشرافی ہے جو مرد راہ خدا میں لانے والے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

۴۷۱ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمْصِيُّ قُلْنَا بَنُو أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الْحِمْصِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسَى طَالِبٍ وَ أَبِي الْفَرَزْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ السَّاهَلِيِّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) ثَلَاثُهُمْ نَحَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ سَهْبَةً فِي سَبْلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي سَبْتِهِ فَلَهُ كُفْلُ دِرْهَمٍ سِتْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ عَزَا فِي سَبْلِ اللَّهِ وَانْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَلَهُ كُفْلُ دِرْهَمٍ سِتْعَ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ وَاللَّهُ يُصَافِتُ لِمَنْ يُشَاءُ

۴۷۱ : حضرت علی بن ابی طالبؓ ابو الدرداءؓ ابو ہریرہؓ ابو امامہ باطنیؓ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن عمروؓ جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں خرچہ کیا اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہا اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم (کا ثواب) ملے گا اور جو راہ خدا میں لڑا اور اس راہ میں خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور اللہ دو چند فرماتا ہے جس کے لئے چاہے۔“

تلاوت البایہ : سبحان اللہ! حق تعالیٰ شانہ کے پاس بہت بڑے خزانے موجود ہیں ایک عمل پر ساٹھ لاکھ روپیہ کا ثواب ہے۔

باب: جہاد چھوڑنے کی سخت وعید

۴۷۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُلْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قُلْنَا بَخْبِئِ نَزْلَ الْحَارِثِ الدَّمَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ نَبِيِّ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغُرَّ أَوْ يَخْشَوْهُ أَوْ يَحْلِفَ عَارِيًا فِي أَهْلِهِ سَخِرَ أَضَاعَةُ اللَّهِ مُسْحَاةً يَفَارِعُهُ قَتْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۷۲ : حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ لڑائی کی نہ سامان فراہم کیا نہ اللہ کی راہ میں لانے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اللہ سبحانہ روز قیامت سے قبل اس کو سخت معصیت میں مبتلا فرما دیں گے۔

۴۷۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُلْنَا الْوَلِيدُ قُلْنَا أَمَّا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاغٍ عَنْ سَمِيْعٍ مَوْلَى ابْنِ مَكْرٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَصِيٍّ لِقَوْلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۴۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے ملے ایسی حالت میں اس پر راہ خدا کے زخم کا کوئی نشان

اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَيْسَ لَهُ اَنْزِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - نہ ہو تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس میں لقی اللہ وہی نلّمۃ۔

خلاصۃ الباب: جہاد جیسے عظیم اسلامی رکن میں حصہ لینے کا اتنا بڑا مجرم ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو مجاہدین کی امداد کرے جتنی یاد اور سامان اور خرچ سے۔ حدیث ۶۳ ۲۷۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ جس پر جہاد فرض ہوا اور وہ نہ کرے۔

۶ : بَابُ مَنْ خَبَسَهُ الْعَدُوُّ عَنِ الْجِهَادِ (موقوف) عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکا

۲۷۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَعَمَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا مَا سَرَنَاهُمْ مِنْ مَسِيرٍ وَلَا قَطَعْنَاهُمْ زَادِيًّا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ حَسْبُهُمُ الْعَدُوُّ۔

۲۷۶۳ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ جہاد کی لڑائی سے واپس ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاد بھی چلے اور جو ادائیگی تم نے ملے گی وہ اس میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ ہی تھے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حالانکہ وہ مدینہ میں تھے؟ آپؐ نے فرمایا: اگرچہ وہ مدینہ میں تھے انکو مجبوری نے روک لیا۔

۲۷۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْلَانَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَلْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رَحَلًا مَا قَطَعْنَاهُمْ وَادِيًا وَلَا سَلَكْنَاهُمْ طَرِيقًا إِلَّا شَرَّحُوا نَحْمَهُ الْإِنْفَرِ حَسْبُهُمُ الْعَدُوُّ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا كَقَوْمٍ فَكَيْفَ؟

۲۷۶۵ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ مدینہ میں کچھ مرد ایسے ہیں کہ تم نے جو ادائیگی ملے گی اور جو رستہ بھی چلے وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک رہے اس لئے کہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بیماری وغیرہ میں جتنا ہو جائے تو ایسے شخص کو جہاد کا ثواب ملے گا۔

۷ : بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (چاپ: راہ خدا میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت)

۲۷۶۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَسَّارٍ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بَنِي إِسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّبِيعِ

۲۷۶۶ : حضرت عثمان بن عفانؓ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا کہا: اے لوگو! میں نے اللہ کے رسولؐ سے ایک

حدیث کی اور تمہیں بیان کرنے سے مجھے کوئی چیز مانع نہ ہوئی مگر تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر نفل (کہ یہ حدیث سننے کے بعد سب جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوں گے اور میرے ساتھ کوئی نہ رہے گا) سو ہر شخص کو اختیار ہے کہ عمل کرے یا نہ کرے میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں ایک شب مورچہ میں رہے اسے ہزار روزوں اور ہزار شب بیداریوں کا اجر ملے گا۔

۲۷۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا، جو رام خدا میں رباط کی حالت میں اس دنیا سے گیا جو کبھی عمل وہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرمادیں گے (موت کی وجہ سے موقوف نہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ اس کا رزق بھی (قبر اور جنت میں) جاری فرمادیں گے اور وہ عذاب قبر کی آزمائشوں سے مامون رہے گا اور اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے ہر خوف و گھبراہٹ سے مطمئن رکھیں گے۔

۲۷۶۸: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے تاکہ پر غیر رمضان میں راہ خدا میں ایک روزہ کار جو اللہ سے ثواب کی امید پر کیا جائے سو سال کی عبادت روزوں اور شب بیداری سے زیادہ اجر کا باعث ہے اور ماہ رمضان میں اللہ سے ثواب کی امید پر مسلمانوں کے تاکہ پر ایک روزہ راہ خدا کا رباط اللہ کے ہاں زیادہ فضیلت والا اور زیادہ اجر کا باعث ہے ہزار برس کی عبادت روزوں اور شب بیداری سے اگر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو سلاستی سے گھر پہنچا دیں تو ہزار برس (بھی زندہ رہے) اس کا گناہ نہ لکھا جائے گا اور اس کیلئے نیکیاں لکھی

قال جَبَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْعَمِي أَنْ أَخْبِلَكُمْ بِهِ إِلَّا الظَّنُّ بَكُمْ وَصَحَابَتُكُمْ فَلْيَخْتَرُوا مُحْتَازًا لِنَفْسِهِ أَوْ لِنَدْعٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَاطَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَحَابَةٌ كَانَتْ كَأَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبَاَهَا وَفِيهَا

۲۷۶۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي الثَّوْبِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَعْدَنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ مِنْ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُجِرَ عَلَيْهِ بِأَخْرِ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَفْعَلُ وَأُخْرَى عَلَيْهِ وَزُهْدًا وَأَمِنْ مِنَ الْفِتَنِ وَسَعَةِ اللَّيْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّمَا مِنَ الْفَرَحِ .

۲۷۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا سُفْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَغْلَى السُّلَمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ صَنِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَفْرٍو عَنْ مَجْهُولٍ عَنْ أَبِي نَسْرٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِبَاطٍ يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ زَوَّاءِ غُزْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مُخْتَصِبًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اعْظُمَ أَجْرُ مَنْ عَادَفَ مَانَةً سَبْعَ صِبَايَها وَفِيهَا يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ زَوَّاءِ غُزْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مُخْتَصِبًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْفَصْلُ عِنْدَ اللَّهِ وَاعْظُمَ أَجْرُ (أَوْ قَالَ) مَنْ عَادَفَ أَلْفَ سَبْعَ صِبَايَها وَفِيهَا فَإِنْ رَدَّ اللَّهُ إِلَى أَهْلِهِ سَأَلَهُ لَمْ تَكُتْ عَلَيْهِ سَبْعَةُ أَلْفِ سَبْعَ وَتَكُتْ لَكَ الْخَسَنَاتُ وَتَجْزِي لَكَ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جائیں گی اور رباط کا ثواب اس کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

خلاصہ السلب یعنی میں نے چاہا کہ تم میرے پاس رہو۔ سبحان اللہ کتنا مبارک عمل ہے کہ اتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ رفیع حاصل ہوتا ہے۔ یہ رباط اور مرابطہ ربط سے بنا ہے جس کے اصلی معنی باندھنے کے ہیں اسی وجہ سے رباط کے معنی گھوڑے باندھنے اور جنگ کی تیاری کے لئے جاتے ہیں قرآن کریم میں اسی معنی کے لئے آتا ہے ومن وسط الجبل اصطلاح قرآن وحدیث میں یہ لفظ دو معنی کے لئے استعمال ہوا ہے اول اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جنگی گھوڑے اور جنگی سامان کے ساتھ مسلح رہنمائی ہے تاکہ دشمن اسلامی سرحد کی طرف توجہ نہ کرے۔ دوسرے نماز جماعت کی ایسی پابندی کہ ایک نماز کے بعد ہی دوسری نماز کے اختصار میں رہے یہ دونوں چیزیں اسلام میں بڑی مقبول عبادت ہیں جن کے خفصا کے شمار ہیں۔ احادیث باب میں بھی چند خفصا کی بیان فرمائے گئے ہیں۔

٨ : بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّحْكِيرِ فِي

باب: راہ خدا میں چوکیدار اور اللہ کبر کہنے

سَبِيلَ اللَّهِ

کی فضیلت

۴۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَتَانَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَفْةِ نَسِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَسِ .

۴۷۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں انکس کے چوکیدار پر۔

۲۷۷۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُؤَيْسٍ الرَّقْمِيُّ لَنَا مِنْ حَدِّثِ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْنُ شَانُوذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَالِدٍ عَنْ أَبِي الطَّوَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ الْمَكْبِ بِقَوْلِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَجُلٌ مِنْكُمْ يَوْمًا وَفِيهِ هِيَ حُرُوسُ لَيْلَةٍ هِيَ سَبِيلُ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَفِيهِ هِيَ أَفْغَلُهُ أَلْفَ سَنَةِ ثَلَاثَ مَائَةٍ وَسِتُّونَ يَوْمًا زَالِيَوْمٍ كَأَنْفِ سَنَةٍ

۲۷۷۰ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو خدا میں ایک شب کی پیروی و ادائی مرد کے اپنے گھر میں سال بھر کے روزوں اور شب بیداری سے افضل ہے ایک سال تین سو ساٹھ یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کے برابر۔

۲۷۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَصَحَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِيِّ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَخْلُفْ أَوْ حَبَلَكَ تَغَوَّى اللَّهُ وَالْكُمَيْرُ عَلَى خَفْيِهِ شَرِبَ.

۲۷۷۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور ہر اونچائی پر اللہ اکبر کہنے کی۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ہزار ایسے برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے جن کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہو۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ سعید بن خالد افسس کے نام پر موضوع حدیثیں بیان کرتا ہے۔ ملا و فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

اور نبیائی پر اللہ اکبر کہنے کی۔

۹ : بَابُ الْخُرُوجِ فِي

الْفَيْرِ

بَابُ : جِبْزَانِي كَا عَامَ حَكْمٍ هُوَ

لَزْنَةٍ كَلِّ لَئِي جَانَا

۴۷۷۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَا خَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَدُ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوا قَتْلَ الضُّوْتِ فَصَلُّواهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ سَلَفَهُ إِلَى الضُّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَابِي طَلْحَةَ غَدِي مَا عَلَيْهِ سَرِيحٌ هِيَ غَسْفَةُ السَّيْفِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَنْ تَرَاغُوا بِرُؤُوسِهِمْ ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ وَخَدَمَاهُ نَحْرًا أَوْ اللَّهُ لَتَنَحُرُ

فَالْحَسْبُ وَحَدَّثَنِي قَاتِبٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ كَانَ فَرَسًا لَابِي طَلْحَةَ يُنَاطُ فَمَا سُنَّ نَقْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۴۷۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ الرَّحْمَنِيُّ ابْنُ مَكْحَرٍ بْنُ عَدَةَ الْأَمْلَكِيُّ نَسِ الْأَوَّلِيَّةِ ابْنِ يُسَيْرٍ نَسِ أَسَى أَرْطَاةَ ثَا الْأَوَّلِيَّةِ حَدَّثَنِي شُبَّانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَتَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَانْقَرُوا

۴۷۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ خَمِيدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ شُبَّانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَسَى هُوَ تَرَاةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَخْضَعُ عَنَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذَوَاتِ خَيْمَةٍ فِي حَوْفِ عَدُوِّهِمْ

۴۷۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ التَّمِيمِيُّ ثَا أَنُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ رَاحِ رَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ

۴۷۷۲ : ایک مرتبہ نبی کے تذکرہ میں حضرت انس بن مالک نے فرمایا آپ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت، عجمی اور بہادر تھے ایک شب مدینہ والے گھبرا گئے (کہ کہیں دشمن نہ آگیا ہو) اور آواز کی جانب چلے گئے تو انہیں اللہ کے رسول ملے۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف پہنچ چکے تھے اور آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پینہ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن میں شمشیر تھی اور فرما رہے تھے لوگو گھبراؤ مت آپ لوگوں کو گھروں کو واپس بھیج رہے تھے۔ پھر آپ نے اس گھوڑے کے پارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر (کی طرح رواں اور تیز رفتار) پایا۔ حماد کہتے ہیں کہ مجھے ثابت ہے یا کسی اور نے بتایا کہ ابو طلحہ کا یہ گھوڑا پہلے بہت سست تھا اس کے بعد وہ کسی سے پیچھے نہ رہا۔

۴۷۷۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے جہاد میں نکلے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔

۴۷۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں (کبھی بھی) مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتا۔

۴۷۷۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں ایک شام لگا لی اسے روزِ قیامت اس غبار

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

مَعْلَمٌ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْعَارِ مَسْحًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۰: بَابُ فَضْلِ غَرُو النَّخْرِ

چاپ: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِحٍ أَنَّهُمَا الْفَتْحُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ خَشَّانٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَنَانٍ عَنْ ابْنِ نَجَّارٍ مَالِكِ بْنِ رَضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ حَالَتِهِ أَمَّ حَرَامٍ سُبَّ مَلْحَانَ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرُبْنَا مَعَهُ لَمْ يَنْقُطْ يَنْسَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ سَأَسْأَلُ عَنْ غَرْوِ عَلِيٍّ بِكَ كُنْزٍ ظَهَرَ هَذَا الْخَرْجُ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَخْلَعَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَادْعَاهَا لَمْ تَمِ الْأَمِيرَةُ فَعَلَّ مَلْهَا لَمْ تَمِ قَالَتْ مَثَلُ قَوْلِهَا فَاجَانِبَا مَثَلُ حَوَانِ الْأَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَخْلَعَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَحَرِّجْهُمَ رَوْحًا عَادَةً ابْنِ الصَّامِتِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَارِيَّةً أَوَّلَ مَا رَكَبَ الْمُسْلِمُونَ الْبُخَيْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ عَرَاتِهِمَا فَلَقَيْنِ هَرْلُوًا الشَّامَ فَقَرِئَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لَمْ تَرَكَبْ فَصَرَّعَهَا فَهَمَّتْ

۲۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَافِقَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَخِيشٍ عَنْ نَسِيبِ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ الْبُرْدَةِ عَنْ أَبِي الْبُرْدَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غَرْوَةُ فِي الْبُخَيْرِ مَثَلُ عَشْرِ عَرَوَاتٍ فِي الْفَرَسِ وَالَّذِي يَنْصَرِفُ فِي الْبُخَيْرِ كَالَّذِي يَنْصَرِفُ فِي دَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَحَابَةً

۲۷۷۸: حَدَّثَنَا غُنْدُوفُ بْنُ يُونُسَ الْبُخَيْرِيُّ لَمْ يَنْسَبْ نَسَبًا نَسَبًا الْكَنْدِيُّ لَمْ يَنْسَبْ نَسَبًا مَعْدَانَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحان فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندری پشت پر سوار ہو گئے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرام نے عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ آپ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی مجھ پر بارہ آنکھ لگ گئی پھر آپ نے ایسا ہی کیا اور ام حرام نے پہلی بات دہرائی اور آپ نے سادہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرما دے۔ فرمایا تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ اس فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرام اپنے خاندان معاویہ کے ساتھ جہاد کے لئے لڑ گئیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ والا حضرت ام حرام کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

۲۷۷۷: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دریا کی ایک جنگ ڈھکی کی دس جنگوں کے برابر ہے اور دریا کی سفر میں جس کا سر پکڑائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں لٹ پٹ ہو۔

۲۷۷۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

۲۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَافِقَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَخِيشٍ عَنْ نَسِيبِ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ الْبُرْدَةِ عَنْ أَبِي الْبُرْدَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غَرْوَةُ فِي الْبُخَيْرِ مَثَلُ عَشْرِ عَرَوَاتٍ فِي الْفَرَسِ وَالَّذِي يَنْصَرِفُ فِي الْبُخَيْرِ كَالَّذِي يَنْصَرِفُ فِي دَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَحَابَةً

۲۷۷۸: حَدَّثَنَا غُنْدُوفُ بْنُ يُونُسَ الْبُخَيْرِيُّ لَمْ يَنْسَبْ نَسَبًا نَسَبًا الْكَنْدِيُّ لَمْ يَنْسَبْ نَسَبًا مَعْدَانَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

سُورَةُ اِنۡجِلۡ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا اَمَامَةُ يَقُوْنُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَزُوْةٌ هِيَ الْبُخَيْرُ يَمْلُ عَنْهُ عَرُوَابٌ هِيَ الرِّ وَالَّذِيْ يَسْتَدْرِ هِيَ الْخَمْرُ كَالْمُتَشَخَّطِ هِيَ دَمُهُ فِيْ سِلِّ اللّٰهِ مُنۡحَاةٌ .

ایک بحری جنگ دس بری جنگوں کے برابر (باعث اجرو ثواب) ہے اور سمندری سفر میں جس کا سر پکڑائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔

بِقُوْلُ شَهِيدٍ الْخَمْرُ مَثَلُ شَهِيدٍ الْفَرَسُ وَالْمَانَدُ هِيَ الْخَمْرُ كَالْمُتَشَخَّطِ هِيَ دَمُهُ فِي الْفَرَسِ وَمَا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَقَطْعِ اللَّيْلِ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكُلَّ مَلِكٍ الْمَوْتِ بِغَضِّ الْاَزْوَاجِ اِلَّا شَهِيدَ الْخَمْرِ فَانَّهُ يَبُوْلِيْ قِطْعَ اَزْوَاجِهِمْ وَيَغْمُرُ لَشَهِيدِ الرِّ الْمُلُوتُ غُلَّتْهَا اِلَّا الذَّنْبِ وَلِلشَّهِيدِ الْخَمْرُ الْمُلُوتُ وَالذَّنْبِ .

نیز فرمایا بحری شہید دو بری شہیدوں کے برابر ہے اور سمندری سفر میں جس کا جی متلائے وہ جنگی میں خون میں لت پت ہونے والے کی مانند ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے طاعت خدا میں تمام دنیا قطع کرنے والا اور اللہ نے ملک الموت کے ذمہ لگایا ہے کہ تمام ارواح قبض کرے سوائے بحری شہیدوں کے کہ انکی ارواح قبض کرنے کے انتظام اللہ خود فرماتے ہیں اور بری شہید کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور بحری شہید کے گناہ اور قرض سب بخش دیئے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ✽ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی چشبین کو نیاں بیان کی گئی ہیں (۱) مسلمان سمندر میں جا کر جہاد کریں گے۔ دوسرے حضرت ام حرامؓ ان کے ساتھ ہوں گی۔ تیسری پھر ام حرامؓ اسی پہلے سفر میں فوت ہو جائیں گی اور دوسرے لشکر میں شریک نہیں ہو سکیں گی آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی ترقی خواب میں دکھائی گئی یہ سب باتیں جو آپؐ نے فرمائی تھیں پوری ہوئیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح دلیل ہیں۔ سمندر میں جہازوں کے ذریعہ جہاد کرنے کی توفیق صحابہ کرامؓ کو خال المؤمنین جہاد کبیر امیر المؤمنین حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی وجہ سے ہوئی جس معرکہ اور جہاد کی پیشین گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرامؓ کی قہمی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کر کے حضرت عثمانؓ سے اجازت لی کہ ایک عظیم الشان بحری بیڑا بنایا بلکہ جہازوں کے کارخانے قائم کئے ان میں پہلا کارخانہ ۱۰۰۰۰ میں مصر میں قائم کیا تھا۔ اور بحری فوج قائم کی مصر و شام کے ساحلی علاقوں میں بہت سے جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے چنانچہ ایک ہزار سات سو جنگی جہاز رو میوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے تھے اس عظیم الشان بحری طاقت سے امیر معاویہؓ نے قبرص روڈس جیسے اہم یونانی جزیرے فتح کئے اور اسی بحری بیڑے سے قسطنطنیہ کے حملہ میں بھی کام لیا قسطنطنیہ رو میوں کا بڑا اہم مرکز تھا۔ یہاں پر رو میوں سے مسلمانوں کی بڑی زبردست جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ امیر اللہ بن عمر اور ابو ہاشم رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ شامل تھے ام حرام رضی اللہ عنہ بھی شریک تھیں سقسیس واپسی میں شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت و تمنا من و عن پوری ہوئی آپ کی بشارت تھی ”کیا بھی اچھی و وفور سے اور کیا بھی اچھا و امیر ہوگا جو ہر قتل کے شہر پر حملہ آور ہوگا۔“

۱۱ : بَابُ ذِكْرِ الدِّيْنِمْ وَفَصْلُ قُرُوْنِ

چاپ: دین کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت

۲۷۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ج. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَازِمٍ ج. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُسَدِّ ثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَلَاثَةً عَنْ قَبَسٍ عَنْ أَبِي خَصْبِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَمْ يَنْقُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَنُوهُ لَطَوَّ لَهُ اللَّهُ عِزُّوْحِلَّ حَتَّى يَنْتَلِكَ وَخُلَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِمِثْلِكَ حَتَّى يَنْتَلِكَهُ وَالْفَتْحُ فَطَنِيَّةٌ .

۲۷۸۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمَحَبِّهِ أَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْهَمْدِيُّ صَنِيعٌ وَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا مَدِينَةُ بَغْدَادَ لَهَا قُرُوْنٌ مِنْ وَاسِطٍ فِيهَا أَرْبَعُونَ ثَلَاثَةً كَانَ لَهَا فِي الْحَلَّةِ مِنْ دَهَبٍ عَلَيْهِ رَسْمٌ حِدَّةٌ حَضَرَاءُ عَلَيْهَا قَلْبَةٌ مِنْ ياقُوتٍ حَمْرَاءُ لَهَا سِتُّونَ أَلْفَ مَضْرُوعٍ وَرُوحَةٌ مِنَ الْغُورِ الْغَيْنِ .

۲۷۷۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ (عزوجل) اُسے طویل فرمادیں۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد دین و قسطیہ کا مالک ہو جائے۔

۲۷۸۰ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: عنقریب تم ایک شہر فتح کرو گے جس کو قزوین کہا جاتا ہو گا جو اس میں چالیس شب رہا کرے اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا اس پر سبز زرد رنگ ہو گا اس پر سرخ یا قوت کا ایک تہ ہو گا جس کے سبز بزار سونے کے چوکھٹ ہیں۔ ہر چوکھٹ پر ایک بیوی ہے جو زمین (موٹی آنکھوں والی)

خلاصہ الباب ۱۱: علامہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے۔

۱۲ : بَابُ الرِّجْلِ يَغْرُو

چاپ: مرد کا جہاد کرنا حالانکہ اس کے

وَلَهُ أَنْوَانٌ

والدین زندہ ہوں

۲۷۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقْفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحِزْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَاوِصَةَ السَّلْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ الْبَعِي بِذَلِكَ وَخَدَّ اللَّهُ وَالْهَارِ الْأَخْرَةَ قَالَ وَيَحْكُ أَحِبُّهُ أَتُكِّ قُلْتُ بَعْدَ قَالَ أَرْحَبُ فَبَرَّهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْحَالِيبِ الْآخِرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۲۷۸۱ حضرت معاویہ بن حابر سلجی فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے ساتھ جہاد میں جانے کا ارادہ کیا ہے اور میں اس جہاد میں رضاء خداوندی اور دابر آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: افسوس حیرتی والدہ زندہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: واپس جا کر انکی خدمت کرو۔ میں دوسری طرف سے پھر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں

آپؐ کے ساتھ جہاد میں رضا خداوندی اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: اسکے پاس واپس جا کر اگلی خدمت کرو پھر میں آپؐ کے سامنے سے حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کا ارادہ کیا ہے اور اس سے میں رضا خداوندی کا اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: تجھ پر افسوس ہے والدہ کے قدموں میں ہمارہ وہ ہیں جنت ہے۔

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جاہد بن عباس ہیں جنہوں نے جنگ حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھگی کا اظہار کیا تھا۔

۲۷۸۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ کی معیت میں جہاد کے ارادہ سے آیا ہوں۔ میرا مقصد رضا الہی اور دارِ آخرت ہے اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا تو میرے والدین در رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں اسی طرح خوش کرو جیسے تم نے ان کوڑ لایا۔

اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ کُنْتُ اَزْدُ الْجِهَادِ مَعَكَ اِنْعٰی بِذَلِکَ وَحَہَ اللّٰہُ وَالْبَازِ الْاٰحِرَہُ قَالَ وَنَحَکَ اَحِبُّہُ اَنْتَکَ فَلَکَ سَعْمٌ بِاَرْسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْہَا فَہَہَا نُمِّ اَتَیْنُہُ مِنْ اِمَامِہُ فَقُلْتُ بِاَرْسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِنِّیْ کُنْتُ اَزْدُ الْجِهَادِ مَعَكَ اِنْعٰی بِذَلِکَ وَحَہَ اللّٰہُ وَالْبَازِ الْاٰحِرَہُ قَالَ وَنَحَکَ اَحِبُّہُ اَنْتَکَ فَلَکَ سَعْمٌ بِاَرْسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ وَنَحَکَ الْوَرَمُ وَخَلِیْہَا فَہَہُ الْاَحِبُّہُ

حَدَّثَنَا هِرْزُؤُنْ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّانُ ثَنَا حِجْهَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَرْنَجُ الْخَمَرِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ قُلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ الضُّدِّيُّ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اَبِیْ جَاهِمَةَ السُّلَمِیِّ اَنَّ جَاهِمَةَ اَتَتْ النَّبِیَّ ﷺ فَهَدَحَتْهُ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَبِیُّ مَا جَاءَ هَذَا جَاهِمَةُ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ مُزْدَاهِبٍ السُّلَمِیِّ الَّذِیْ عَابَ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ حُنَیْنٍ ۲۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو شُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا السَّحَابِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّابِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْ رَیْخُ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقَالَ بِاَرْسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِنِّیْ کُنْتُ اَزْدُ الْجِهَادِ مَعَكَ اِنْعٰی بِذَلِکَ وَحَہَ اللّٰہُ وَالْبَازِ الْاٰحِرَہُ وَلَقَدْ اَتَیْتُ وَالدَّیْ لِبَیْکَیْنِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْہَا فَاضْحَکُہُمَا کَمَا اَبْکَیْتُمَا۔

۱۔ جب آپؐ نے جنگ حنین کی غیمت نصیب فرمائی تو ابو سفیان بن حرب صفوان بن امیہؓ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو اس وقت دینے اور اس میں مراد اس مسلم کو کم دینے اس پر عباس سے ٹھگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ جس کا درجہ کم فرمادیں قیامت تک اس کا درجہ نہیں بڑھ سکے گا اور کچھ اشعار کہے آپؐ نے یہ سن کر ان کو بھی اسے ہی اوٹ دے دیے۔ (مہدار تفسیر)

خدا سے اللہ کا سب سے بڑا اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے خصوصاً جبکہ اور کوئی شخص اس کی خدمت کرنے والا نہ ہو تو جہاد جیسا مکمل بھی آدمی سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن جب مسلمانوں پر کفار و مشرکین حملہ آور ہوں اور معاملہ بہت سخت ہو جائے اور جہاد فرض میں ہو جائے تب والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہی حکم دینی تعلیم اور تبلیغ کا ہے جب فرض کفار یہ ہو تو والدین کی اجازت سے جانا چاہئے اور اپنے گھر میں اہل و عیال کے لئے ہر قسم کا انتظام کر کے جانا چاہئے۔

اس حدیث ۲۷۸۲ سے ماں کا حق معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے پاس جنت ہے اور ماں باپ کی خدمت گزاری کو آپؐ نے جہاد پر مقدم رکھا۔

باب: قتال کی نیت

۱۳ : بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

۴۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّحْلِ يُقَاتِلُ شُحَاعَةَ وَيُقَاتِلُ حَمِيَةَ وَيُقَاتِلُ رِبَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ حِلْمَةَ اللَّهِ هِيَ الْغَلْبَةُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۷۸۳ : حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ نبیؐ سے دریافت کیا گیا کہ مرد بہادری کے جوہر دکھانے کی نیت سے قتال کرے اور کوئی خاندانی حیثیت کی وجہ سے قتال کرے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے قتال کرے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس لئے قتل کرے کہ بس اللہ ہی کا کلمہ بلند ہو تو یہی اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۷۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَسَنَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا جَبْرِ بْنُ حَارِمٍ بْنِ اسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخَصْبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقْبَةَ عَنْ أَبِي غَفْصَةَ وَكَانَ مَوْلَى لَأَخْلَافِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ يَوْمَ أُخْبَدِ فَصَرَفْتُ رَحْلًا مِمَّنْ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ فَسَلَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ

۴۷۸۴ : حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تو میں نے ایک مشرک مرد کو مار کر کہا یہ لے میری طرف سے اور میں فارسی لڑاکا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میری طرف ہے اور میں انصاری لڑاکا ہوں۔

۴۷۸۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوَاهِبِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْبُودَ ثَنَا حَنْظَلَةُ الْحَرَمِيُّ أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْخَلْسِيُّ يَقُولُ اللَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ غَارِبَةٍ تَعُودُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُهَا عَيْبَةٌ إِلَّا تَعَبَّلُوا لَهَا خِرْمَهَا فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا عَيْبَةً نَمَّ لَهُمْ خِرْمُهَا

۴۷۸۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو لڑائی کرنے والی جماعت راہِ خدا میں لڑے اور اسے غنیمت حاصل ہو جائے تو اسے دو تہائی اجر جلد مل گیا اور اگر اسے غنیمت حاصل نہ ہو تو ان کا اجر (آخرت میں) پورا ہوگا۔

خاصہ السباب: چہ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کیسی باتیں بیان فرمائی ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا نظر رکھنی چاہئے۔ مال و دولت دیکھا کہ شجاعت تک و ناموس بڑے سے بڑے عمل کو ناکارہ بنا دیتے ہیں یہ جہان نہیں۔ افسوس ہے کہ آج لوگوں نے جہاد جیسے اسلام کے رکن اعظم کو دنیا و شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور کچھ لوگوں نے جہاد کا انکار کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

اس حدیث ۴۷۸۵ سے معلوم ہوا کہ کفر کے اور جاہلیت کے خاتمہ ان سے فخر کرنا سخت معیوب ہے اور یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں تعجب ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو مسلمان ہو کچھ بھی کفار و شرکین اور انصاری کی تقلید کرتے ہیں ان کی تہذیب و معاشرت اپنا تے ہیں اور ان کی نقالی میں فخر سمجھتے ہیں۔

باب: راہ خدا میں (قتال کے لئے)

۱۳: بَابُ اُزْبِطَاتِ الْخَبْلِ فِي

گھوڑے پالنا

سَبِيلِ اللَّهِ

۴۷۸۶: حضرت عروہ باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔

۴۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا الْاُخْوَصُ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَةَ عَنْ غُرُوقِ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْزُ مَغْفُورَةٌ بَنُو اَصْنَى الْخَبْلِ اَلِى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۴۷۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رہے گی۔

۴۷۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ اَبَا الْيَتِّثِ بْنَ مَعْدٍ عَنْ سَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْاُخْلُ فِي مَوَاصِيهِ الْخَيْزِ اَلِى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۴۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر باندھی رہے گی۔ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک جو مرد کے لئے باعث اجر ہے اور دوسرا جو معاف ہے (نہ اجر کا باعث نہ وبال کا) اور تیسرا جو مرد پر وبال اور گناہ ہے۔

۴۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدِ الْمَلِكِ اَنَّ اَبِي الشَّوَّابِ ثَمَّاعَ عِنْدَ الْعَرَبِيِّ ابْنِ الْمُخَنَّرِ ذَا سَهْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْاُخْلُ فِي مَوَاصِيهِ الْخَيْزِ اَوْ قَالَ الْاُخْلُ مَغْفُورَةٌ فِي مَوَاصِيهِ الْخَيْزِ قَالَ سَهْلٌ اَلَا اُنْكَرُ اَلِى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاُخْلُ ذَلَالَةٌ فِي لَوْحِلِ الْاُخْرَ وَلَوْحِلِ سَنَرٍ وَعَلَى رَحْلِي وَذُرَّ

باعث اجر و گھوڑا ہے جسے مرد راہ خدا کیلئے پالے اور اسی کیلئے تیار رکھے۔ اس قسم کے گھوڑوں کے بیٹوں میں جو چیز بھی جائے گی اس شخص کیلئے اجر و ثواب لکھا جائیگا اور

فَاَلَا اَلَدُّى هِىَ لَهْ اُخْرَ فَالْوَحْلُ يَنْجِدُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعْطَاهَا فَلَا نَعْبَتَ شَيْئًا فِي نَظَرِهَا اَلَا نَكَبَ لَهْ اُخْرَ وَلَوْ دَعَاهَا فِي مَرْحٍ مَا اَكْثَلَتْ شَيْئًا اَلَا نَكَبَ لَهْ نَهَا اُخْرَ وَلَوْ

اگر وہ انہیں گھاس والی زمین میں چرائے جائیگا تو جو بھی وہ کھائیں اسکے بدلہ اس شخص کیلئے اجر لکھا جائے اور اگر وہ انہیں بہتی نہر سے پانی پلائے تو ہر قطرہ جو اسکے جیوں میں جائے اسکے بدلہ اس شخص کو اجر ملے گا حتیٰ کہ آپؐ نے اسکے پیٹھاپ اور لید میں بھی اجر کا ذکر فرمایا اور اگر یہ گھوڑے ایک دو میل میں دوڑیں تو راہ میں جو قدم یہ اٹھائیں اسکے بدلہ اس شخص کیلئے اجر لکھا جائے گا اور جو گھوڑے مباح ہیں (نہ باعث ابر و ثواب ہیں نہ باعث وبال) وہ وہ گھوڑے ہیں جنہیں مرد و ستارہ و بنت کی غرض سے پالے اور انکی پشت اور پیٹ کا حق تنگی اور آسانی میں نہ بھولے اور باعث مذاب و وبال وہ گھوڑے ہیں جو تکبر اور غرور اور فخر و نمائش کیلئے پالے تو یہی گھوڑے آدمی کیلئے باعث وبال ہیں۔

۲۷۸۹ - حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو مشکلی سفید پیٹھانی سفید ہاتھ پاؤں اور سفید مٹنی و لب ہوں اور جن کا وایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو اور اگر مشکلی نہ ہوں تو اسی شکل و صورت کے گیت گھوڑے اچھے ہوں۔

۲۷۹۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کمال گھوڑوں کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

۲۷۹۱ - حضرت حمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو رام خدا کے لئے گھوڑا پالے پھر خود اس کے گھاس

سفاہا من ینہم جبار کسان لہ نکل فطرۃ نعینہا فی نطوینہا اخر حنی ذکر الآخر فی انوالہا ووزانہا وکلو اشنت صرفا او سرفین نجب لہ نکل خطوۃ نخطوہا اخر واما الذی ہی لہ سنر والرحل ینحذہا نکوما ونحفل ولا ینسی حق ظہورہا ونطوینہا فی عسرها ونسرها۔

واما الذی ہی علیہ وزر والذی ینحذہا انسر او نطر او ینذہا ورباۃ للباس فذلک الذی ہی علیہ وزر۔

۲۷۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ حَرْبٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَعْبِيَّ ابْنَ اَبِيْ نُوَيْسٍ يَحْدُثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ حَنِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْْلِ اِذَا هُمُ الْاَفْرَحُ الْمُتَحَمِّلُ الْاَلَا نَمُ طَلِقُ الْيَدِ الْيَمْنَى فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِذْ هُمْ فَكُمِبَتْ عَلَيَّ هَذِهِ الشَّيْئَةِ

۲۷۹۰ - حَدَّثَنَا اَبُو مُكْرَمٍ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عُمَرَ الرُّحَمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عُمَرَ وَ نَسِ حَرْبٍ عَنْ اَسْمَى مُرَبْرَةٍ قَالَ كَانَ الشَّيْءُ ﷺ يَكْرَهُ الْفُكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

۲۷۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُو غَمْبَرٍ عَيْسَى بْنُ نَحْمِيْدٍ الرُّمَلِيُّ نَا اَخْبَدَ نَسِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ رُوْحِ الْاَدَاوِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَفَّةٍ الْفَارَاسِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَدَّهٖ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعُلُونَ مِنْ لَدُنْهُ قَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ دَانَ كَانَتْهُمْ كَرِهَ تَوَاسِعَ هَرْدَانَهُ كَعْدَهُ اِيَكِ نَكَلِي طَعَالِحَ عِلْفَهُ بِنْدَهُ كَانَتْ لَهْ يَكُلُ خَبْرَهُ حَسَنَةً

گی۔

خلاصہ الہدایہ مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑا جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کا کھانا پانا چلانا اس کے بعد شیخ شاپ سب پر اجرو ثواب ملتا ہے اس کے مالک کو اس کے علاوہ باقی گھوڑوں پر کوئی اجرو ثواب نہیں بلکہ ایک قسم پر تو عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی سربلندی کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اس حدیث ۲۷۸۸ میں گھوڑوں کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہترین گھوڑا مضکی ہے (جس کا تمام رنگ سیاہ ہو) مگر ماتھے پر چھوٹا سا سفید ٹیکہ اور اوپر کے ہونٹ سفید ہوں پھر وہ گھوڑا ہے کہ (پورا بدن سیاہ ہونے کے ساتھ ہی) اس کے ماتھے پر سفید ٹیکہ ہو (تین) ٹانگیں (بچے سے گھٹنوں تک) سفید ہوں۔ پس دایاں ہاتھ سفید نہ ہو (یہ تو سیاہ کی دو قسمیں ہوئیں۔ لیکن اگر سیاہ نہ ملے تو سرخ و سیاہ ملا جلا رنگ ہو۔ انہی (مذکورہ) نشانات اور صفوں کے مطابق یہ کل چار قسمیں ہیں۔ دو اذھم یعنی سیاہ رنگ اور دو کمیت یعنی سرخ و سیاہ رنگ والے میں۔

پیام: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں

۱۵ : بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

قتال کرنا

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

۲۷۹۲ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ آدَمَ قَالَ الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَا سَلَمَةُ بْنُ مُوسَى قَالَا مَالِكٌ بْنُ مُخَاوِرٍ قَالَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دُخُولِ مُسْلِمٍ فَوَاقِيَةً وَحَيْثُ لَهُ الْحَيَّةُ

۲۷۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَفَّانُ قَالَا قَاتِلُهُمْ بَنُو عَزْوَانٍ قَالَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ غِيَاثُ اللَّهِ بْنِ زُوَايَةَ

۲۷۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَضَرْتُ حَرْبًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ غِيَاثُ اللَّهِ بْنِ زُوَايَةَ

۲۷۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَضَرْتُ حَرْبًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ غِيَاثُ اللَّهِ بْنِ زُوَايَةَ

باعث ہے؟ فرمایا جس میں آدمی کا خون ہے اور گھوڑا زخمی ہو۔

یا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِمَاهِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أَهْرَقَ دَمَهُ وَغَفَرَ حَوَافِدَهُ

۲۷۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زخمی بھی راہِ خدا میں زخم کھائے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون ان کی راہ میں زخمی ہوا وہ روز قیامت پیش ہوگا اور اس کا زخم اسی دن کی طرح ہوگا جس دن زخم لگا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

۲۷۹۵: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ آدَمَ وَأَخْبَدُ بْنُ نَاسِبٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَا قَاتَا صَعْوَانَ ابْنِ عَيْسَى قَاتَا مُحَمَّدَ بْنَ عَدْلَانَ عَنِ الْفَقْعَاءِ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَخْرُوجٍ يُخْرَجُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا أَحْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَرَجَهُ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَرَجَ النَّفْسُ لَوْ دِمَ وَالزَّيْجُ رُبْعُ مَسْكٍ

۲۷۹۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے گروہوں کے لئے بددعا فرمائی۔ فرمایا: اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے کفار کے گروہوں کو شکست سے دوچار فرما۔ اے اللہ! ان کو ہزیمت دکھست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔

۲۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْزٍ قَاتَا يَحْيَى غَيْدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ مَسْعُودٌ عَنْ اللَّهِ نَسِ ابْنِ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْرَافِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكُتُبِ سَوِّعِ الْحِسَابَ الْغَرَمِ الْأَخْرَافِ اللَّهُمَّ الْغَرْمُفَةَ وَزَلْزَلْهُمْ

۲۷۹۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبہ پر فائز فرمائیں گے اگرچہ اس کی موت اپنے بستر پر واقع ہو۔ (یعنی چاہے طبیعت موت ہی مرے)۔

۲۷۹۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَخْبَدُ بْنُ عَيْسَى الْمُسَمَّرِيُّ قَالَا قَاتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ عَنْ الزُّخْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بَنِي خُبَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ مِنْ سَالِ اللَّهُ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ نُلْعَقُ اللَّهُ سَمَالَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

خلاصۃ السباب یہ ہے کہ اتنی تھوڑی سی مدت کے لئے جہاد کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے سبحان اللہ جہاد بہت بڑا عمل ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق نصیب کر دے۔ حدیث ۲۷۹۳: حضرت عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کر دیا جناب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اسی جنگ میں حضرت جعفر طیار راہِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھٹی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے بعض اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے مجرور سے پرہیز کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کر دیتے ہیں جناب ابن رواحہ بھی ایسے ہی تھے۔ حدیث ۲۷۹۶: جنگ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

چاپ: اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

۲۷۹۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: شہیدوں کے خون سے زمین ابھی سوکھتی بھی نہیں کہ اس کی دو پوئیاں جلدی سے اس کے پاس آتی ہیں گویا وہ دوائیاں ہیں جن کا شیرخوار بچہ گم ہو گیا ہو کسی ویرانہ میں (یعنی شفقت اور محبت سے جیسے آتی ہیں) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۲۷۹۹ حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں اس کا خون نچلتے ہی اسکی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اسے جنت میں اسکا ٹھکانہ رکھا دیا جاتا ہے۔ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے روزِ حشر کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اُسے ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور اسکے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

۲۸۰۰ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز جب عبداللہ بن عمرو بن حرام حمید ہوئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اے جابر میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد سے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ فرمایا: اللہ نے کسی سے بھی بغیر حجاب کے گفتگو نہیں فرمائی اور تمہارے والد سے بغیر حجاب کے گفتگو فرمائی۔ فرمایا اے میرے بندے میرے سامنے اپنی تمناؤں کا اظہار کر میں تجھے عطا کر دوں گا تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے

۱۶: بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۷۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزَبٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيسٍ رَأْسٍ عَنْ صَهْرٍ عَنْ حِزْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَرَ الشَّهَادَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَ الْأَرْضِ مِنْ دَمِ الشَّهَادَةِ حَتَّى تُنْفِخَ بُزْجَةُ مَآئِلَهُمَا هَذَا إِنْ أَهْلًا فَصَلَّاهُمَا فِي سَرَّاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهِيَ بِدُكُلٍ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا خَلَّةٌ حَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۲۷۹۹ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَبِيزُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمَقْدَمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ حَصَالٍ يَغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ ذِفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْحَبَّةِ وَيَحَازُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَبِأَمْرِ مِنَ الْقُرُوعِ الْأَشْجَرِ وَيُحَلَّى خَلَّةَ الْإِيمَانِ وَيُرْوَحُ مِنَ الْحُورِ الْعَبِيٍّ وَيُسْفَعُ فِي سَبْعِينَ لِسَانًا مِنَ الْفَارِجَةِ

۲۸۰۰ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ ابْنُ الشَّيْخِ الْحَرَامِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْحَرَامِيُّ الثَّمَالِيُّ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ حَرْبٍ سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ عَدَةَ اللَّهِ يَقُولُ ثَنَا قُلٌّ عِنْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَسِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَابِرُ! لَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَمِيكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا تَحْلُمُ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ رُزَاءِ حَبَابٍ وَكَلِمَةِ أَمَاكَ كَلِمًا فَقَالَ يَا عَدِيٍّ ثَنَا عَلِيٌّ أَغْطَاكَ قَالَ يَا رُبَّ نُحَيْنِي فَأَقْبَلَ فَبِكَ ثَلَاثَةً قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ مِنْي اللَّهُمَّ إِلَهِهَا لَا تَزَحْفُونَ

قال باؤب هاتبع من ورائي فاقترل الله عز وجل هذه الآية ولا تحسن الدين فقلوا في سبيل الله اموات الآية كلها

میرے اللہ اچھے زندہ کر دیجئے تاکہ میں دوبارہ آپ کی خاطر شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ فعل کر چکا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد کوئی واپس دنیا میں نہ جائیگا تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے میرے رب جو لوگ دنیا میں میرے پیچھے رہ گئے انکو میری حالت پہنچا دیجئے۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”جو لوگ راہ خدا میں شہید کر دیئے جائیں ان کو ہرگز مردہ مت سمجھنا۔“

۲۸۰۱ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد خداوندی ﷺ فرماتے ہیں: ”نَحْنُ الدِّينُ قُلُوبًا...“ (جو لوگ راہ خدا میں شہید کر دیئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال مت کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں)۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں غور سے سنو ہم نے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا شہداء کی رو میں ہر پندوں کی مانند جنت میں جہاں جاتی ہیں جتنی پھرتی ہیں پھر رات کو عرش سے معلق قلوب میں بھر کر دیتی ہیں۔ ایک بار وہ اسی حالت میں تھیں کہ اللہ رب العزت ان کی طرف خوب متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھ سے جو چاہو مانگ لو ان روحوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار! ہم آپؐ سے کیا مانگیں حالانکہ ہم جنت میں جہاں جاتی ہیں جتنی پھرتی ہیں۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ کچھ مانگے بغیر انہیں چھوڑا نہ جائے گا (اور مانگے بغیر کوئی چارہ نہیں) تو عرض کیا ہم آپؐ سے یہ سوال کرتی ہیں کہ ہم (روحوں کو) ہمارے جسموں میں داخل کر کے دوبارہ دنیا بھیج دیں تاکہ پھر آپؐ کی راہ میں لذت شہادت سے متمتع ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ انکی صرف یہی خواہش ہے (جو قانون خداوندی کے لحاظ سے پوری نہیں کی جاسکتی) تو انکو نئے حال پر چھوڑ دیا۔

۲۸۰۱ : خَلَفْنَا عَلَى نَسْلِ مُحَمَّدٍ لَنَا اَمْرٌ مَعَاذَ تَعَالَى اَلَا عَمَشُ عَنْ غَدِ اللّٰهِ نَسِ مَرَّةً عَنْ نَسْرُوِي عَنْ عِنْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَيَقُولُ وَلَا نَحْسِنُ الدِّينَ قُلُوبًا فَيَسْئَلُ اللّٰهُ اَمْوَاتًا بَلَى اَخْبَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ . قَالَ اَمَّا اَنَا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ اَرَوْا حَقَّهُمْ كَعَطِيٍّ نَسْرُخُ فِي الْحِجَةِ فِي اَيَّهَا شَاءَتْ لَمْ نَأْمِ اِلَى قَتَادِيْلٍ مَعْلُوقَةٍ بِالْعُرْشِ فَلَبِثَا هُمُ عَمْدًا اَبَكْ اِذَا اطْلُعَ عَلَيْهِمْ رُئُوكَ اَطْلَاعَةً فَيَقُولُ نَسْرُوِي مَا شَقَقْنَا قَالُوا رُبَّمَا وَمَا نَسْأَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرُخُ فِي الْحِجَةِ فِي اَيَّهَا شَاءَتْ فَلَمَّا رَأَوْا اَنَّهُمْ لَا يَنْتَرَكُونَ مِنْ اَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا نَسْأَلُكَ اَنْ نَرُدَّ اَرَوْا حَاقًا فِي اِحْسَادِنَا اِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ فَلَمَّا رَأَى لَا يَسْأَلُونَ اَلَا ذَلِكَ نُرْجُو .

۲۸۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ وَاحْمَدُ بْنُ اِبْنِ اَعْبِمِ
 الشَّوَرِفِيُّ وَبِشْرُ بْنُ اَدَمَ قَالُوا اَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى اَنَّا
 مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ خَكِيمٍ عَنْ اَمْرِ مَضَالِحٍ
 عَنْ اَمْرِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَحْذَرُ الشَّهِيدُ
 مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَحْذَرُ اخَذْتُمْ مِنَ الْقُرْصَةِ .
 ۲۸۰۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
 ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
 شہید کو بوقت شہادت اتنی خفیف (ہلکی) سی تکلیف ہوتی
 ہے جتنی تمہیں بیوقوفی کے کاٹنے سے ۔

خلاصہ الباب : یہ عورتیں جنت کی حوریں ہیں جو شہید کو لپک کر لینے کے لئے آتی ہیں غرض ادھر شہید زمین پر گرے اور اس
 کی جان نکلی ادھر جنت میں داخل ہو گیا اور حوروں کے ساتھ پیش و نشاط کرنے لگا۔ حدیث ۹۹۷ : سبحان اللہ! شہادت کتنا
 بڑا مرتبہ ہے ان باتوں میں سے ہر ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لئے ہزاروں لاکھوں جانیں ہوں تو قربانی کی جانیں
 پھر ان سب نعمتوں سے بڑھ کر اپنے مولیٰ رحیم کریم مالکِ رضامندی اور خوشنودی ہے۔ حدیث ۲۸۰۰ : مطلب آیت کریمہ
 کا یہ ہے کہ شہید کو اللہ تعالیٰ خاص قسم کی حیات برزخی عطا فرماتے ہیں اور رزق دیتے ہیں جس سے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔

باب : درجات شہادت کا بیان

۲۸۰۳ : حضرت ہار بن حکیمؒ سے روایت ہے کہ وہ بتا رہے
 ہوئے تو نبیؐ عیادت کیلئے تشریف لائے تو گھروالوں میں
 سے کسی نے عرض کیا ہمیں یہ امید تھی کہ یہ راہِ خدا میں
 شہادت حاصل کر کے اس دنیا سے جائیں گے تو اللہ کے
 رسولؐ نے فرمایا : اگر راہِ خدا میں کٹ مرنا ہی شہادت ہو تو
 میری امت میں شہید بہت کم رہ جائیگے۔ راہِ خدا میں کٹ
 مرنا (اعلیٰ درجہ کی) شہادت ہے طاعون سے مرنے والا
 بھی شہید ہے، حمل کے بعد زچگی میں مرنے والی عورت
 بھی شہید ہے پانی میں ڈوب کر مر جانا، جل جانا اور ذات
 الجنب (پہلی کے دم) میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

۲۸۰۳ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے
 فرمایا : تم آپس میں شہید کسے سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض
 کیا : راہِ خدا میں کٹ مرنے (والے) کو فرمایا : جب تو
 میری امت میں شہداء بہت کم رہ جائیں گے جو راہِ خدا
 میں کٹ مرے وہ (اعلیٰ درجہ کا) شہید ہے اور جو راہِ خدا

۱۷ : بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ

۲۸۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا وَكُنْتُ عَنْ
 اَمْرِ الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ
 عَتِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ
 مَرَّ بِمَرْصِ فَاتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزْوَةٍ فَقَالَ قَاتِلْ
 مَنْ أَفْلَحَ أَنْ كُنَّا لَسْرَحُوا أَنْ نَكُونُ وَفَاتَمَّ فَقَالَ شَهَادَةُ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنْ شَهِدَ آءُ أُنْجِسَ إِذَا لَسْرَحُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 شَهَادَةُ وَالْمُطْعَمُونَ شَهَادَةُ وَالْمَرْأَةُ نَمُوتُ بِخَمْعٍ شَهَادَةُ
 بَعْسَى الْحَامِلُ ، وَالْعَرُوقُ وَالْحَرُوقُ وَالْمَخْرُوبُ بِمَنْى ذَاتِ
 الْجَنْبِ شَهَادَةُ

۲۸۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَنْ اَمْرِ
 الشَّوَارِبِ قَالَا عَنْ الْعَرَبِيِّ بْنِ الْمُخَنَّبِ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ
 اَمْرِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الشَّهِيدِ فَيُكْتَمُ قَاتِلُ الْقَتْلِ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ اِنْ شَهِدَ آءُ أَشْنَى إِذَا لَغَلِبَ مَنْ قَتَلَ فِي سَبِيلِ

اللّٰهُ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمِنْ مَّاتَ فَيُؤْتِي سَبِيلَ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
وَالْمُسْتَقْبُولُونَ شَهِيدٌ وَالْمُتَقَبُّونَ شَهِيدٌ قَالَ شَهِيدٌ وَآخِرُ مَنِي
غَيْبَةُ اللّٰهِ نَزَلَ مُقَسِّمٌ عَنِ امِيٍّ صَالِحٍ وَرَادٍ فِيهِ وَالْعَرَقُ
شَهِيدٌ۔

میں بھی موت مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کے
عارضہ (اسہال ورم بکرو وغیرہ) میں مر جائے وہ بھی شہید ہے
اور جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے دوسری سند میں یہ
اضافہ ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر جانا بھی شہادت ہے۔

خلاصۃ السلاب : ہذا المعروف آگ میں جل کر مرنے یعنی ان سب لوگوں کو شہید کا ثواب اور درجے ملے گا لیکن ان کو غسل دیا
جائے گا اور کفن بھی ناپہنایا جائے گا۔

۱۸ - بَابُ السِّلَاحِ

باب : ہتھیار باندھنا

۲۸۰۵ - حَدَّثَنَا هِشَامٌ بْنُ عَمَّارٍ وَشُوَيْبٌ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا قُلْنَا
مَالِكٌ نَزَلَ النَّبِ حَدَّثَنَا الرَّافِعِيُّ عَنْ اَمِيٍّ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رِاسِهِ السَّعْفُ
۲۸۰۶ - حَدَّثَنَا هِشَامٌ بْنُ عَمَّارٍ قُلْنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ حَصْبَةَ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُخْبِدَ أَحَدُ دُرْعَيْنِ كَانَتْ طَاهِرَتُهُمَا

۲۸۰۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخلہ
ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

۲۸۰۶ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو
دُرّیں اوپر تلے پہنیں۔

۲۸۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّاهِبِ الدَّمَشَقِيُّ قُلْنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قُلْنَا الْأَزْوَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى نَبِيِّ أُمَامَةَ فَرَأَى فِي شَبْرِهِ شَيْئًا مِنْ حِنْدَةٍ
فَضَبَّ فَعَصَبَ وَقَالَ فَتَحَ الْقَنُوقَ فَوَضَعَ مَا كَانَ حِنْدَةً سَوَّاهُمْ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَكِنَّ الْأَنْكَرَ وَالْحَدِيدَ وَالْعَلَامِيَّ
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ الْعَلَامِيُّ الْعَصَبُ

۲۸۰۷ حضرت سلیمان بن حربیہ الدمشقی قُلْنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قُلْنَا الْأَزْوَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى نَبِيِّ أُمَامَةَ فَرَأَى فِي شَبْرِهِ شَيْئًا مِنْ حِنْدَةٍ
فَضَبَّ فَعَصَبَ وَقَالَ فَتَحَ الْقَنُوقَ فَوَضَعَ مَا كَانَ حِنْدَةً سَوَّاهُمْ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَكِنَّ الْأَنْكَرَ وَالْحَدِيدَ وَالْعَلَامِيَّ
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ الْعَلَامِيُّ الْعَصَبُ

۲۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيبٍ قُلْنَا ابْنُ الصَّلْتِ عَنْ ابْنِ امِيٍّ
الرَّزَادِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَنَابٍ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَلَّ سَيْعَةَ دَالِقَارَ يَوْمَ
مُدَّرٍ۔

۲۸۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذوالقناری نامی کھوار
جنگ بدر کے دن بطور انعام عطا فرمائی (حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کو)۔

۲۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُرَّةِ الدِّقَاءِ
وَكُنْبَعِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ
عَنِ ابْنِ طَالِبٍ قَالَ كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِذَا عَرَا مَعَ النَّبِيِّ

۲۸۰۹ حضرت علی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ جب
نبی کی معیت میں جنگ کرتے تو اپنے ساتھ نیزہ لے
جاتے جب واپس آتے تو وہ نیزہ پھینک دیتے تاکہ کوئی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلٌ مَعَ زُمْحًا فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَ زُمْحَهُ حَتَّى يُخْصِلَ لَهُ فَإِذَا لَهُ عَلَى لَدُنْكَ زَوْجٌ ذَالِكَ بَرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا لَا تَفْعَلْ فَذَلِكَ أَنْ فَعَلْتَ لَهُ تَرْفَعُ صَالَةً

ان کیلئے اٹھالائے (کہ شاید گر گیا ہو اسلئے مالک تک پہنچا دوں) اس پر غلٹے ان سے کہا کہ میں یہ بات اللہ کے رسولؐ سے ضرور ذکر کروں گا تو کہنے لگے ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو کوئی کشہ چیز (مالک کو پہنچانے کے لئے) نہیں اٹھائی جائے گی۔

۳۸۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ سَفْرَةَ أُمِّهَا
عُثَيْبَةَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُبَشِّرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصٌ عَرِيضَةٌ فَرَأَى رَجُلًا يَدُهُ قُرْصٌ
مِثْلُهَا فَقَالَ مَا هَذِهِ فَأَلْفَهَا وَعَلَيْكُمْ بِهِدَةٌ وَأَشْهَابُهَا وَدِمَاحُ
أَنْفَاقِهَا يَبْرُدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتُمْجِنُ لَكُمْ فِي
الْآخِرَةِ

خلاصۃ السباب: ہم معطر لوہے کا خود ہوتا ہے جو سر پر پہنا جاتا ہے اس سے تلوار سے بچاؤ ہوتا ہے۔ علامہ: اونٹ کا پٹھا (یعنی چمڑا)۔ تفعیل: سے مراد ہے انعام ہے یعنی وہ چیز جو امام کسی مجاہد کو حصہ سے زیادہ دے اس سعی و کوشش اور بہادری کے صلہ میں۔ ذوالفقار: یہ تلوار عاص بن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا تھا مال غنیمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

٩١ : بَابُ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۹ : بَابُ الرَّحْمَىٰ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۸۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو تَجْرٍ نُونِي شَيْخُ قَتَادَةَ بْنِ هَارُونَ

أَبَانَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هِشَامَةَ

عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْزَقِ عَنْ

عُقَّةِ بْنِ عَابِرٍ الْخَمَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ الشَّيْ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيُذْخِرُ بِالْشَّهْمِ الْوَاحِدِ

الثَّلَاثَةَ الْخَمْسَةَ صَاعَةً يَخْتَصُّ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّسْمَ بِهِ

وَالشَّمْلَ بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْزُقُوا

أَزْكَوَأَ وَأَنْ تَرْزُقُوا أَحْسَنَ مِنَ أَنْ تَزْكُوا وَكُلُّ مَا يَلْفُظُوا

سہ المیزۃ المسلمین داخل إلا رمية بقوسيه وناحية فرسه وملا
عنه امرأته فأنهت من الحق

فصول ہے سوائے اسکے کہ وہ تیر و کمان سے کھیلے (اس دور میں اسکا مقابلہ جدید ہتھیار مثلاً ہندوق پستول کلاشنکوف اور ٹینک توپ وغیرہ) اور اپنے گھوڑے کو سکھائے (اس پر سواری کرے نیزہ بازی کرے یہ دونوں کھیل جہاد و قتال میں مدد و معاون ہیں) اور یہ کہ مرد اپنی اہلیہ سے کھیلے یہ تینوں کھیل حق اور درست ہیں۔

۳۸۱۲: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو دشمن کو تیر مارے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچے پھر دشمن کو لگے یا نہ لگے اس مارنے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔

۳۸۱۳: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ)) ”خود سے سب سے زیادہ تیر اندازی (جیکنگ) سے تین بار بھی فرمایا۔

۳۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے تیر اندازی کی اور پھر اسے (بغیر کسی عذر کے) ترک کر دیا اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۸۱۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک جماعت کے قریب سے گزرے جو تیر اندازی کر رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا اے اولادِ اخیل! خوب تیر اندازی کر و تمہارے جد امجد (اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے۔

۳۸۱۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى شَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَظِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى الْفَعْدَ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ السَّهْمُ الْفَعْدَ أَصَابَ إِذَا أَخْطَأَ فَبَعْدُ رِقَّةً

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُفَّةَ بْنَ عَامِرٍ الْخَمَيْنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى الْقَوْسَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ إِلَّا وَأَنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۳۸۱۴: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ أَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو لُبَيْدَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الرُّعَيْنِيِّ عَنْ السُّبَيْرَةِ بْنِ يَحْيَى أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عُفَّةَ بْنَ عَامِرٍ الْخَمَيْنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ نَرِكَ فَقَدْ غَضَانِي

۳۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عِنْدَ الرَّزَاقِ أَنَا عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَضِرِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرُفُوفٍ فَقَالَ رَمَيْنَا سَيْئًا سَمِعْنَا عَلِيًّا قَالَ أَمَا تَعْلَمُ كَمَا رَمَيْنَا

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تین کھیل ایسے بیان کئے گئے ہیں جو لغو اور بیکار نہیں پہلے دونوں کھیلوں میں جہاد کی تربیت اور مشق حاصل کرتا ہے اور تیسرا کھیل بھی بالواسطہ جہاد کے لئے ہے اگر یہی سب سے ملامت کرے گا تو اولاد ہوگی اس کی نسل بڑھے گی اور جہاد کے لئے افرواہی قوت حاصل ہوگی کیونکہ مسلمان جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی اسلام کا نفع ہے اس لئے ہر مسلمان کو مجاہد ہونا چاہئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور بچے زیادہ جتنے والیاں ہوں بے شک میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ حدیث ۲۸۱۳۔ وہ کہتا مسلمان ہے کہ پیغمبر اسلام تو ہر مسلمان کو تیر اندازی سیکھنے کی ترغیب دیں اور وہ سیکھی سکھائی کو بے پروائی کر کے بھلا دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ (مسلمانو) تیر اندازی بھی کیا کرو اور شہسواری بھی اور تیر اندازی مجھے شہسواری سے بھی زیادہ پسند ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے بے توجہی کر کے چھوڑ دیا تو ایک بڑی نعمت چھوڑ دی۔ ثابت ہوا کہ تیر اندازی اور شہسواری دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اہم ہیں جس وقت جو چیز زیادہ ضروری ہوگی اس وقت اس کا سیکھنا زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ حدیث ۲۸۱۵۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ظکار کا بہت شوق تھا اور بڑے تیر انداز اور بہادر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے لوگوں کو بھی تیر اندازی کرنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آباؤی پیشہ ہے اس کو خوب بڑھاؤ۔ حدیث ۸۲۱۸: راہبہ: بڑا جھنڈا سیاہ تھا۔ لواء: چھوٹا جھنڈا اور وہ سفید تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حاکم وقت کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے بنانا مستحب ہے۔

باب عکموں اور جھنڈوں کا بیان

۲۰ : بَابُ الرِّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

۲۸۱۶: حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہیں اور سیدنا جلال آپ کے سامنے کھوار گردن میں لٹکائے کھڑے ہوئے اور ایک سیاہ جھنڈا بھی دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو صحابہ نے بتایا کہ عمر بن عاص ہیں جو جنگ سے واپس ہوئے ہیں۔

۲۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَزَاكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَبَا عَلَى الْمَنْبَرِ وَبَلَالَ فَاثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَنَقَلَةٌ سَيِّفًا وَإِذَا زَايَةً سَوْدَاءَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَأَلَا هَذَا عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ فَدَمَ مِنْ غَرَابٍ

۲۸۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلُولِيُّ وَعَنْهُ نُو عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ لَنَا بَعْضِي نُو إِدَمُ قَاتَرْتُكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْغَنِيِّ عَنْ أَبِي الرَّثَنِ عَنْ خَالِمْ نُو عِنْدَ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلَوَاءُ أَتَيْتُ

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ اور

۲۸۱۸: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخَلَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُجَلِّمٍ يُحَدِّثُ

عن ابن عباسٍ أَنَّ زَيْنَةَ وَشَوَّلَ اللَّهِ صَلَاتُ سُوْدَاةَ وَلَوْ لَوُؤَةُ أَبِصْ. چھوٹا جھنڈا سفید ہوتا تھا۔

خلاصہ الباب ۵۶: اکثر ائمہ کرام جیسے امام مالک وشافعی و ابو یوسف اور محمدؒ کے نزدیک جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے کیونکہ تلوار ریشم کو مشکل سے کاٹتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے اور فرماتے ہیں کہ خالص ریشم کا کپڑا پہننا مکروہ ہے جنگ میں اس ریشمی کپڑے سے ضرورت دفع ہو جاتی ہے جس کا تاثر ریشم ہو اور پانا سوت ہو۔ حریر اور دیباچ میں یہ فرق ہے کہ دیباچ خالص ریشم کا ہوتا ہے اور حریر میں ریشم ملا ہوتا ہے۔

پاپ: جنگ میں دیباچ و حریر

۲۱: بَابُ لِبَاسِ الْحَرْبِ وَالْبَيْتِاجِ

(ریشمی لباس) پہننا

فِي الْحَرْبِ

۲۸۱۹: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ریشمی گھنڈیوں والا ایک جہنگالا اوپر فرمایا کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ فرماتے تو یہ جہاز پہن تن فرماتے۔

۲۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حِجَابٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْلَى اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْحَرْبِ لَبَسَ مِنْ ثِيَابِ الْغُلُوِّ

۲۸۲۰: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریشم سے منع فرماتے تھے مگر چار انگلی کی ہتھرنکار سے میں لگا ہوتا اس سے ممانعت نہیں فرماتے تھے اور آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے روکا کرتے تھے۔

۲۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حِجَابٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْلَى اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْحَرْبِ لَبَسَ مِنْ ثِيَابِ الْغُلُوِّ

پاپ: جنگ میں عمامہ پہننا

۲۲: بَابُ لِبَاسِ الْعَمَامَةِ فِي الْحَرْبِ

۲۸۲۱: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اللہ کے رسولؐ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور اس کے دونوں کناروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

۲۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْحَرْبِ لَبَسَ مِنْ ثِيَابِ الْغُلُوِّ

۲۸۲۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح کے موقع پر) جب مکہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۲۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي الْحَرْبِ لَبَسَ مِنْ ثِيَابِ الْغُلُوِّ

خلاصۃ الباب ✽ امام ہاندھانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس کی فضیلت بہت احادیث میں آئی ہے اور امام میں شملہ لگانا بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ شملہ بیٹھ کی طرف لگائے اور اس کی مقدار چار انگلیں سے لے کر ایک ہاتھ تک چلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید اور کالے رنگ کا امام ہاندھانتے تھے۔

پاب: جنگ میں خرید و فروخت

۲۳: بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْغَزْوِ

۲۸۲۳: حَدَّثَنَا غُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اسْمٰعِيلَ بْنِ شَيْبَةَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ حَالِبِ بْنِ حِجَانَ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ غَزْوَةَ الْبَلَدِيِّ قَالُوا يُونُسُ بْنُ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ حَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ زَأَيْتُ وَخَلَا بِسَأْلِ أَبِي عَنِ الرَّحْلِ يَنْهَوُ فَيَنْشُرِي وَيَبْنِعُ وَشَجَرٌ فِي غَزْوَتِهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّفُ نَشْرِي وَنَبْنِعُ وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَهَانَا۔

۲۸۲۳: حضرت خارجہ بن شیبہ نے دیکھا ایک مرد میرے والد سے پوچھ رہا ہے کہ ایک مرد جنگ بھی کرتا ہے اور خرید و فروخت بھی اور جنگوں میں تجارت بھی کرتا ہے تو میرے والد نے اس سے کہا کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوک میں تھے ہم خرید و فروخت کرتے رہے آپ ہمیں دیکھتے رہے اور آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ✽ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جہاد کے سفر میں خرید و فروخت اور تجارت کرنا جائز ہے۔

پاب: غازیوں کو الوداع کہنا اور

۲۴: بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ

رخصت کرنا

وَوَدَاعِهِمْ

۲۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالُوا دَاوُدُ بْنُ الْأَسْوَدِ نَسَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَالِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ نَسَا ابْنُ أَبِي عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ تَشْيِيعَ مُحَاهِدًا هِيَ سَبِيلُ اللَّهِ فَاتَّقُوا عَلَى رَحْلِهِ غَدَوَةٌ تَوْ وَخْةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۲۸۲۴: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں راہِ خدا میں لانے والے کو رخصت کروں اسے اس کی زمین پر سوار کراؤں صبح یا شام یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۸۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَزْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَذُخِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَوْذَعَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضَعُ وَذَاتُهُ۔

۲۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رخصت کرتے وقت یہ کلمات فرمائے: ”میں تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔“

۲۸۲۶: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوا خُتَابٌ قَالُوا هَلَالٌ قَالُوا ابْنُ مُخَنِّصٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ثَلْحَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

۲۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو رخصت کرتے

وَسُئِلَ اللَّهُ ﷻ إِذَا اخْتَصَّ الشَّرَاهَا بِقَوْلٍ لِلشَّاهِبِ
سُئِلَ دُعَاءُ اللَّهِ دُنْكَ وَأَمَانَتِكَ وَحَوَاتِمِ عَمَلِكَ

خلاصۃ السبب: معلوم ہوا کہ یہ چیزیں حفاظت کے قابل ہیں کیونکہ یہ بہت قیمتی ہیں دین امانت اور خاتمہ بالخیر دنیا، آخرت میں یہی چیزیں کام آنے والی ہیں اور باقی بھریں گی۔

٢٥ : بَابُ الشَّرَايَا

باب : مسرہ

۲۸۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّادٍ قَالَ عَنِ الْمَلِكِ مُحَمَّدٍ
الْقُضَاعِيِّ قَالَ أَمَّا سُلَيْمَةُ الْعَامِلِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَحْكُمُ مِنَ الْحُزَنِ الْخُرَاعِي
بِأَنَّكَ تَحْكُمُ غَيْرَ فَمَنْ يَحْسُنْ خُلُقَكَ وَتَكُونُ عَلَى
وُضْعِكَ بِأَنَّكَ تَحْكُمُ خَيْرُ الرُّقَاءِ أَرْعَاةٌ وَحَسْبُ الشَّرَابِ أَرْعَاةٌ
مَاءٌ وَحَسْبُ الْخُبُوشِ أَرْعَاةٌ الْآلِفُ وَلَنْ يَغْلِبَ الْآلِفُ عَشْرَ الْآلِفِ
مِنْ قُلَّةٍ

۲۸۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ
کے رسول نے انس بن جون خزاعی سے فرمایا: اے انس
اپنی قوم کے علاوہ کسی اور قوم کے ساتھ مل کر جنگ کر
حیرے اخلاق سنور جائیں گے اور تو اپنے رفقاء پر مہربان
ہو جائے گا۔ اے انس! بہترین فکر چار ہزار افراد ہیں اور بارہ
چار سو افراد ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار افراد ہیں اور بارہ
ہزار افراد تعداد کی کمی وجہ سے ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سُلَيْمَانَ
عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَرَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا
أَحْمَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانُوا يَوْمَ بَدْرٍ لِحَاةٍ بَالِغَةٍ وَبَضْعَةُ
عَشْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ مِنْ حَارِ مَعَةِ النَّهْرِ وَمَا
حَارَ مَعَةُ الْإِنْسَانِ

۲۸۴۹۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہم میں یہ بات ہوتی تھی کہ جنگ بدر میں اللہ کے
رسولؐ کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ یعنی
طاووت کے ان ساتھیوں کی تعداد تھی جو نہر سے گزر گئے
اور طاووت کے ساتھ صرف اہل ایمان ہی گزرے۔

۲۸۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
عَنِ ابْنِ لُحَيْعَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو زَيْدٍ بْنُ أَبِي خَبِيبٍ عَنْ لُحَيْعَةَ بْنِ
عُفَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَزْدِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنُ الْوَزْدِ وَالْشُّوَيْبَةُ الْكَلْبِيُّ ابْنُ لُحَيْعَةَ قُرْتُ وَأَنْ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ .

ۛ مخلصہ الباب ۛ سبحان اللہ! اچھے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہو سکتے تھے۔

٢٦ : بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکوں کی دیکوں میں کھانا

۲۸۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۲۸۳۰: حضرت حلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تیرے دل میں کوئی غلیان پیدا نہ کرے تو اس میں نصرائیوں کی مشابہت اختیار کرنے کا؟

قَالَ لَا وَبَيَّعَ عَنْ شَفَّابٍ عَنْ سَمَّاعٍ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بَنِي هَلْبٍ عَنْ ابْنِهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى لِفَالٍ لَا يَخْلُطُ فِي صَلَوكِ طَعَامِ صَارَعَتٍ فِيهِ مَضْرِبَةٌ.

۲۸۳۱: حضرت ابو شبلہ حنفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول مشرکین کی دگیوں میں ہم کھانا تیار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مشرکین کی دگیوں میں کھانا مت تیار کیا کرو میں نے عرض کیا اگر ہمیں ضرورت ہو اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو؟ فرمایا انہیں اچھی طرح مانجھ لو پھر کھانا تیار کرو اور کھا لو۔

۲۸۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَةَ حَتَّى أَتُوَ فَرَوَّهَ بِرِثْدَانٍ بَنِي سَبَّانٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ زُوَيْهٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُضَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَكَلِمَةُ قَالِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ لَفْلَتْ يَأْزُمُونَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذُو الْفَشْرِ بَيْنَ مَطْنَحٍ فِيهَا قَالَ لَا تَطْنَحُوا فِيهَا فَلَمْ أَفْهَمْ فَإِنْ أَجْنَحُوا فِيهَا فَلَمْ مَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَارْضَوْهَا رَضًا حَسَنًا ثُمَّ اطْنَحُوا وَكَلُوا.

خلاصۃ الہام علامہ طہیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان برتنوں میں پکانے سے منع کیا اس لئے کہ وہ ان میں سور کا گوشت پکاتے تھے اور شراب پیتے تھے۔ ابو داؤد میں ہے کہ ہم اہل کتاب کے پڑوسی ہیں وہ اپنی ہاتھیوں میں سور پکاتے ہیں اور ایسے برتنوں میں شراب پیتے ہیں الی آخر۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے برتنوں میں نجاستوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے مردار کھانے والے اور شراب پینے والے اگرچہ مسلمان ہی ہوں ان کے برتنوں کا استعمال جائز نہیں اور جو کھانا ان کے برتنوں میں پکا ہو اس کا کھانا درست نہیں۔

چاپ: شرک کرنے والوں سے جنگ

۲۷: نَابُ الْأَمْعَانَةِ

میں مدد لینا

بِالْمُشْرِكِينَ

۲۸۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

۲۸۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي حَبِشَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْدٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ.

قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَبِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْدٍ

خلاصۃ الہام صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا قصد کیا آپ نے فرمایا وہی ہو جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا جب وہ اسلام لایا تو اس سے مدد لی۔

۲۸ : بَابُ الْحَدِيثَةِ فِي الْحَرْبِ

جواب : لڑائی میں دشمن کو مغالطہ میں ڈالنا

۲۸۳۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : لڑائی تو کمزور فریب ہے۔

۲۸۳۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جنگ تو جوہر اور فریب ہے۔

۲۸۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ نَكْبَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَرْدِ بْنِ وَهَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۸۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ نَكْبَرٍ عَنْ مَطَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

خلاصہ السراپ : ہر ایسا کمزور اور جھوٹا درست ہے جس کی وجہ سے کفار و مشرکین کا نقصان ہو مثلاً ان کے سامنے سے بھاگنا تاکہ وہ قاتل کریں پھر ان کو بلا کہتے کے مقام پر لے جانا اسی طرح اور تدبیریں ہیں وہ سب جائز ہیں۔

۲۹ : بَابُ الْمُبَارَاةِ

جواب : لڑائی میں مقابلہ کے لئے دعوت

دینا اور سامان کا بیان

وَالسَّلْبِ

۲۸۳۵ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ : ﴿هَذَا خِطْمُ ابْنِ مَرْيَمَ﴾ سے ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي﴾ تک ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر کے دن لڑے۔ سیدنا حمزہ بن عبد المطلب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اہل اسلام کی طرف سے اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (کفار کی طرف سے)۔

۲۸۳۶ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو دعوت مقابلہ دی پھر اس کو قتل بھی کر دیا اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا سامان بطور انعام عطا فرمایا۔

۲۸۳۵ : حَدَّثَنَا بَخِي بْنُ حَكِيمٍ وَحَفْصُ بْنُ غَفْوٍ قَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ج : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَاسِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ بَخِي بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مَخْلَفٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَسَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ لَرَأَيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي هَوْلَاءِ الرُّهَيْطِ الشَّيْئَةِ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا خِطْمُ ابْنِ مَرْيَمَ اخْتَصَمُوا فِي رَهْمٍ إِلَى قَوْلِهِ أَنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي فِي حُمُورَةٍ عَنْ عَبْدِ الْمُسْطَلِبِ وَعَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْبَتُهُ فِي الْحَبَاثِ وَغَنَّةٌ تَنْ رِبْعَةً وَابْنُ تَيْمِيَّةٍ اخْتَصَمُوا فِي الْخُجَّجِ يَوْمَ بَدْرٍ

۲۸۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا أَبُو الْغَنَسِ وَجَعْفَرُ بْنُ عَسَادٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ تَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَارَزْتُ وَخَلَا فَعَلَلَهُ فَعَلَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَمَةً

۲۸۳۷ : حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۸۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ الْقَلْحَ بْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَلَبَ قَتِيلٌ قَتْلَهُ يَوْمَ خَيْبِ .

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے روز انہیں ایک مقتول کا سامان بطور انعام دیا جس کو انہوں نے ہی مردار کیا تھا۔

۲۸۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ لَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ أَبِي هُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَمُرَةَ بْنِ خُنْدَابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ الشُّبُّ .

۲۸۳۸ : حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو قتل کرے اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کو ملے گا۔

خلاصہ الکتاب : ان احادیث میں مہارت یعنی مقابلہ کے وقت پکارا تا بت ہوا اور شرک مقتول کے کپڑے اٹھیا اور سواری کے بارے میں امام کو اختیار ہے جب چاہے جنگ میں لوگوں کو غربت دلانے کے لئے کہہ دے کہ جو کوئی مسلمان کسی مشرک کو مارے اس کا سامان وہی لے خفیہ اور مالکیہ کے نزدیک یہ حکم دائمی نہیں ہے۔

۳۰ : بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ

وَالصَّبِيَّانِ

باب : رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا حکم

۲۸۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَنَا الصُّغَفَرِيُّ عَنْ ثَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي الدَّاهِيٍّ مِنْ الْمُشْرِكِينَ يُبْشِرُونَ فَيَضَاطُّ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ قَالَ هُمْ بَيْنَهُمْ .

۲۸۳۹ : حضرت صعب بن جشامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل الدار کے مشرکین پر شب خون مارنے کے متعلق پوچھا گیا کہ اس میں تو عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں گے فرمایا: یہ عورتیں اور بچے بھی مشرکین ہی کے ہیں (یعنی ایسی صورت میں ان کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ قصد انہیں)

۲۸۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَا وَبَكْرُ بْنُ عَجْرَمَةَ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِيسَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَاجِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نُبَيْحِ بْنِ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا مَاءَ لَتَيْ فَرَزَانَةَ فَمَرُوسًا حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَتَّاهَا غَلَبَهُمْ غَارَةٌ فَاتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَشَتَّاهُمْ فَقَتَلْنَاهُمْ شَعَةً أَوْ سَعَةً

۲۸۴۰ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ کی ہم بنو فزارہ کے ایک کنوئیں پر پچھلے ہم نے رات وہیں پڑاؤ ڈالا صبح کے قریب ہم نے ان پر شب خون مارا تو ہم نے ایک کنوئیں والوں پر بھی راتوں رات حملہ کر کے لو یا سات گھرانوں کو قتل کیا۔

البیات

۲۸۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رست میں قتل کی ہوئی عورت دیکھی تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

۲۸۴۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ غَيْرٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فَبَيَّنَّ بَعْضُ الطَّرِيقِ فَهَبَى عَنْ قَتْلِ الْبَسَاءِ وَالضَّيَّانِ

۲۸۴۲: حضرت حذلقہ کا جب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کی ہمارا گزر ایک عورت سے ہوا جو قتل کی گئی تھی لوگ اس کے گرد جمع تھے (آپ پچھتو) لوگوں نے آپ کے لئے جگہ کھول دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لائے والوں کے ساتھ شریک ہو کر لڑائی تو نہیں کرتی تھی پھر ایک مرد سے فرمایا: خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ بچوں عورتوں اور مردوروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

۲۸۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ السُّرْمَقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَبْعَةَ عَنْ حَسَنَةَ الْكَعْبِ قَالَ عَزَّ وَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ فَدَخَّ مَجْمَعٌ عَلَيْهَا النَّاسُ فَأَرْخَوْا لَهُ فَفَلَّحَ مَا كَانَتْ هَذِهِ تَقَابِلُ فَبَيْنَ مَا تَقَابِلُ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ اذْهَبْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلَيْدِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاثِرُكَ بِفَعُولٍ لَا تَقْتُلُ ذَرْبَةً وَلَا عَسِيقًا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ السُّرْمَقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

خلاصہ السراپ : سبحان اللہ! ہمارے یہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور بہترین ہیں کہ خدا تعالیٰ کے باغیوں کے ضعفاء کی بھی بہت رعایت رکھی گئی ہے۔

۳۱: بَابُ النُّخْرِيقِ بِأَرْضِ الْعُدُوِّ

۲۸۴۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نامی ہستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح سویر اپنی جا کر آگ لگا دو۔

۲۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ سُمْرَةَ لَنَا وَكَيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْصَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قُرْبَةَ يُقَالُ لَهَا أَنَسِي فَقَالَتْ أَنَسِي صَاحِبًا ثُمَّ حَرَّقَ

۲۸۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھیڑ کے کھجور کے درخت کاٹے اور جلائے بویہ (نامی باغ) میں اسی بارے میں اللہ عز و جل نے یہ آیت مہارکہ نازل فرمائی: ﴿لَمَّا فَطَمْنَاهُمْ مِنْ لِبَنَةٍ أَوْ نَرَتْهُمْ مِمَّا كَانَتْهُمْ فَاثِمَةً﴾

۲۸۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ أَنَسَ الْكَلْبِيِّ بْنَ مَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَبِی اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ التَّوْبَرَةُ فَاتَرَأَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَطَمْنَاهُمْ مِنْ لِبَنَةٍ أَوْ نَرَتْهُمْ مِمَّا كَانَتْهُمْ فَاثِمَةً ۖ آيَاتِهِ

٢٨٣٥ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَفْهَةَ بْنَ حَالِبٍ عَنْ
عُمَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَقَ ثَوْبَهُ لِيَبْنِي الثَّعْلَبِيَّ وَقَطَعَ فِيهِ يَقُولُ
شَاعِرُهُمْ ۝

فَهَانَ عَلَى سَرَابِئِ لُؤَى
حَرِيقٌ بِالتَّوْبِيرَةِ مُسْتَظِيرٌ

۲۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذا فیض کے بھجور کے باغوں کو
 آگ لگوائی اور درخت کاٹے اور اسی بارے میں
 مسلمانوں کے شاعر (حضرت حسان بن ثابتؓ) نے یہ
 شعر کہا سو آسان ہو گیا بخولوی (قریش) کے سرداروں
 کیلئے بیزور ہیں آگ لگانا جو آگ وہاں اڑ رہی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جلد اے شاید یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر آپؐ نے آگ سے جلانا منع فرما دیا۔

۳۲ : بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارِيِّ

[illegible]

چاپ: قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانا
۲۸۴۳۔ حضرت سید بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد مبارک میں ہم نے ابو بکرؓ کی معیت میں ہوازن سے جنگ کی۔ ابو بکرؓ نے مجھے بطور العام غوغزارہ کی ایک لڑکی دی جو عرب کی حسین و جمیل لڑکی تھی اس نے پوسٹیں پہن رکھی تھی میں نے اسکا کپڑا بھی دیکھا تھا کہ یہ بچہ بچا تو نبیؐ مجھے ہازار میں ملے فرمایا: تیرا باپ بزرگ تھا (کچھ ہی کریم اولاد ملی) یہ لڑکی مجھ سے دیدے۔ میں نے وہ لڑکی آپؐ کو کہہ کر دی۔ آپؐ نے اسے بھیج دیا اور اس کے بدلہ بہت سے مسلمان جو مکہ میں قید تھے چھڑا لئے۔

٣٣ : بَابُ مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ

لَمْ يَظْهَرَ عَلَيْهِ
الْمُسْلِمُونَ

٣٨٤ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَمِيمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاحْذَرُوا الْعَدُوَّ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ
الْمُسْلِمُونَ وَذُعِيَ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پیاد: جو مال دشمن اپنے علاقہ میں محفوظ کر لے پھر مسلمانوں کو دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے

۲۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا بدمعاش بن گیا لیکن نے اسے پکڑ لیا پھر مسلمانوں کو دشمنوں پر غلبہ ہوا تو وہ گھوڑا ان کو (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو واپس دے دیا گیا اور یہ سب اللہ کے رسول صلی اللہ

وسلم

علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہوا۔

قال وَاَنْقَ غَسَدَ لَهٗ فَالْحَقُّ مَالُوْهُ فَطَهِّرْ عَلَيْهِمْ
 الْفُتُلُكُنُوْنَ فَزِدْهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلَيْدِ نَعْدَ وَفَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرماتے ہیں کہ انکا ایک غلام بھاگ کر روم چلا گیا
 پھر جب مسلمانوں کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن
 ولیدؓ نے وہ غلام ان کو واپس دے دیا یہ اللہ کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔

خلاصہ الباب ۳۳ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور بعض دوسرے حضرات کا کہ کفار علیہ سے مسلمانوں کی کسی چیز کے
 مالک نہیں ہوتے اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ مالک قدیم اس کو لے لے گا لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالکؓ
 فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان پر کافر غالب آجائیں یا مسلمان ہجرت کر کے چلے آئیں اور ان کے مال و جائیداد پر کفار کا بعض
 ہو جائیں تو یہ اموال کافروں کے مکمل قبضہ کے بعد انہی کے مالک ہو جاتے ہیں ان کی ویل سورہ مشرک آیت لِّلشَّافِرِیَّةِ
 الْمُهَاجِرِیْنَ ان کے مسلک کی دلیل دوسری احادیث میں جو ایوداد میں ہے۔ حدیث باب امام ابوحنیفہ کے مسلک
 کے خلاف نہیں بلکہ مؤید ہے۔

۳۳ : بَابُ الْفُلُوْلِ

باب مال غنیمت میں خیانت

۲۸۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْنَا الْفَلَّاحِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
 نَخْعِیْ اَنَسٍ سَعْدِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَخْعِیْ اَنَسٍ حَسَنَ عَنْ اَبِيْنِ
 اَبِيْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَعْفَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
 قَالَ نَزَفْنِیْ وَجَلْتُ مِنْ اَنْصَحِ سَحْبٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَانْکَرُ النَّاسُ ذٰلِکَ وَتَغٰیرَتْ
 لَهٗ وَخَوَّفَهُمْ فَلَمَّا رَاَیْ ذٰلِکَ قَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ عَلٰی فِی
 سَبِیْلِ اللّٰهِ
 حضرت زید بن خالد جعفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک
 اٹھی مروخیہ میں انتقال کر گیا تو نبیؐ نے فرمایا: اپنے
 ساتھی کا جنازہ خود ہی پڑھ لو۔ لوگوں نے اسے محسوس کیا
 اور انکے چہرے خنجر ہو گئے (پریشانی کی وجہ سے کہ کہیں
 ہمارے حلق بھی آپؐ سے نہ فرما دیں آپؐ نے انکی
 پریشانی دور کرنے کیلئے اصل وجہ بتائی) فرمایا: تمہارے
 اس ساتھی نے راہِ خدا میں مال غنیمت میں خیانت کی۔

۲۸۳۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ غُثَيَّةَ عَنْ
 عُمَرَ بْنِ دُبَّارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عَمْرِو قَالَ كَانَ عَلٰی فُلٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلْ
 یَغٰلُ لَهٗ كَمْ مَكْرُةٍ فَتَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ لَی النَّارِ فَلَمَّحُوا یَنْظُرُوْنَ فَوَحَّشُوا عَلَيْهِ غَسَاءً اَوْ عِبَادَةً
 فَلَعَلَّهَا
 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا نگہبان کر کرہ
 نامی ایک مرد تھا جب وہ فوت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: یہ دو زنی ہے تو صحابہ دیکھنے لگے (کہ اس
 نے کیا جرم کیا) انہیں اس پر ایک مہایا چادر دیکھی جو اس
 نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی۔

۲۸۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أَنَسَةَ عَنْ أَبِي سَابٍ عَنِي سَابٍ عَنْ يَسَّانَ بْنِ يَغْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْبَلٍ إِلَى جَنْبِ بَعْجٍ مِنَ الْمَغَاسِمِ ثُمَّ تَنَوَّلَ شَيْئًا مِنَ التَّعْبِيرِ فَأَحَدٌ مِنْهُ فَرَذَهُ بَعْضُ وَفَرَذَهُ بَعْضٌ فَخُفِّلَ بَيْنَ إِصْغِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا السَّامِيُّ إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ أَفْزَا الْخَيْطِ وَالْمَحْطُطُ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَمَا دُونَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْغُلُولَ عَازٍ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَارٌّ وَنَارٌ.

۲۸۵۰ : حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز اللہ کے رسولؐ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس نماز پڑھائی پھر اس اونٹ میں سے کچھ لیا وہ ایک ہال تھا۔ آپؐ نے اسے اپنی دو اگلیوں کے درمیان رکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یہ تمہارے غنائم کا حصہ ہے ایک دھاگہ اور سوئی اور اس سے زیادہ یا اس سے کم جو کچھ بھی ہوجمع کرو! اسلئے کہ مال غنیمت میں چوری چور کیلئے روز قیامت عاز و سوا ہے اور عذاب کا باعث ہوگی۔

خلاصہ الباب ۵ : غرض یہ ہے اس فرمان کی کہ عام چوری بھی سخت گناہ ہے لیکن مال غنیمت کے مال کی چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی چوری کی۔

۳۵ : بَابُ النَّفْلِ

باب : انعام و نیتا

۲۸۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا ثَنَا وَكَتَبَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَابَرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الثَّلَاثَ نَفْلًا الْخُمْسَ.

۲۸۵۱ : حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی دیا۔

۲۸۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَتَبَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ الزُّرَّاقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ فِي الثَّلَاثَةِ الرُّبْعَ وَفِي الرُّبْعَةِ الثَّلَاثَ.

۲۸۵۲ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں ہاتھ دقت پڑتھائی (حصہ) میں سے انعام کا وعدہ فرمایا اور واپسی میں تہائی میں سے انعام کا وعدہ فرمایا۔

۲۸۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْخَسَنِ الْأَزْهَاءُ نَسْ أَبِي سَلَمَةَ ثَنَا عَفْرُو بْنُ شُعْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَا نَسْ نَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْمَسْلُومُونَ فَوَلَّيَهُمْ عَلَى صَعْفِهِمْ.

۲۸۵۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عمارؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ کے بعد کوئی انعام ہمیں مسلمانوں کے ملاحقہ کمزوروں کو واپس کریں گے (یعنی مال غنیمت میں سب برابر شریک ہونگے) (جہاں کہے ہیں کہ میں نے سلیمان بن مکحول کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ شروع جنگ میں ہاتھ

قال زهاء فسمعت سليمان بن موسى يقول له حدثني مكحول عن حبيب بن مسلمة ان النبي صلى

اللہ علیہ وسلم نقل فی التذابذ الرنح وحین قلل الثلث فقال غمر أحدک عن ابنی عن جندی ونحذثنی عن مکنول

ہوئے چوتھائی غنیمت اور وہی میں (جنگ کی ضرورت ہوئی تو) تہائی غنیمت العام دینے کا وعدہ فرمایا: تو عمرو نے کہا کہ میں تمہیں اپنے باپ دادا سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور تم مجھے کھولے سے روایت کر کے سنا رہے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ نقل دیکھو رسول اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو بالاتفاق سب ائمہ کے نزدیک انعام دینا جائز ہے۔

۳۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ بَابُ : مال غنیمت کی تقسیم

۲۸۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَسَهُمْ بِالْفَرَسِ سَهْمًا وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ

۲۸۵۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھڑ سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصے سوار کے اور ایک حصہ پیادل کا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک گھوڑ سوار کے دو حصے ہیں دلیل وہ احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کے لئے دو حصہ مقرر فرمائے۔ امام صاحب کے مسئلہ احادیث ابو داؤد طبرانی ابن ابی شیبہ۔ حدیث باب کی توجیہ امام صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے بطریق وجوب کے دیئے اور ایک حصہ بطریق انعام۔ کیونکہ روایات کے مطابق تقسیم اولیٰ ہے بہت کسی روایت کو باطل قرار دینے کے۔

۳۷ : بَابُ الْعَبْدِ وَالْإِنْسَاءِ يَشْهَدُونَ مَعَ بَابُ : غلام اور عورتیں جو مسلمانوں کے

الْمُسْلِمِينَ ساتھ جنگ میں شریک ہوں

۲۸۵۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مَاهِرٍ بْنِ قُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ غُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ النَّخَعِ قَالَ وَبِخَيْجٍ كَانَ لَا يَأْكُلُ النَّخَمَ ، قَالَ غَزَوْتُ مَعَ مَوْلَايَ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَأَنَا مُسْلُوكٌ فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَعْطَيْتُ مِنْ حُرَّتِي الْمَاعِ سِتْفًا وَكُنْتُ أَخْرَجُهُ إِذَا تَلَقَّيْتُهُ

۲۸۵۵ : حضرت ابی لہم (جو گوشت نہیں کھاتے تھے) کے غلام غمیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا کے ساتھ جنگ خیبر میں شرکت کی اس وقت میں غلام تھا اس لئے مجھے غنیمت میں مستعمل حصہ نہ ملا البتہ گرے پڑے سامان میں سے مجھے ایک کھوار لی تھی جب میں کھوار ہا نہ تھا تو وہ زمین پر پھینکی تھی۔

۲۸۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَحْرٍ مَنِ مَخْرٍ بِاللَّهِ اغْرَزُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا هَيْبَةً ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ ابْنُ سَلَيْمَانَ عَنْ

۲۸۵۶ : حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

۱۔ شاید انہوں نے کھول کو ضعیف خیال کیا حالانکہ وہ وقت ہیں اور اس حدیث کو اعلیٰ علم نے صحیح قرار دیا۔ (مہر القریۃ)

جہاد عن حفصہ بنت سیرین عن أم عطية الأنصارية قالت غرّوهم من رسول الله ﷺ منع غزوات أخلطهم في دخالهم وأضنع لهم الطعام وأداوى العرجى والقوم على الفرسى.

وہم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شرکت کی۔ میں ان کے محبوں میں ان کے پیچھے رہتی، ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی۔

خلاصۃ السبب ✽ جمہور ائمہ کرام کا یہی مسلک ہے کہ مال قیمت میں غلام عورت ذمی اور بچے کو حصہ نہیں ملے گا البتہ امام وقت اپنی مرضی و اختیار سے جو چاہے دے سکتا ہے۔

۳۸ : بَابُ وَصِيَّةِ الْأَمَامِ

وِصَايَا : حاکم کی طرف سے وصیت

۲۸۵۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا أَنَا نَسْنَأُ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْخَارِثِ قَالُوا زَوْجُ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْغَرَبِ غَيْثُ اللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ ضَفْوَانَ بْنِ عِشَالٍ قَالَ نَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ سِيرُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَلَا تَمُتُوا وَلَا تَغْبِرُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدَا.

۲۸۵۷ : حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر چلو اور راہِ الہی میں لڑو! ان لوگوں سے جو اللہ کے منکر ہیں اور شکر مت بناؤ (دشمن کی صورت مت بگاڑو) بد عہدی نہ کرو اور بچوں کو قتل مت کرو۔

۲۸۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ قَالُوا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْبَزْزَانِيُّ قَالُوا شُعْبَانُ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَحْلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاةً فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَنَمْنِ مَنَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ الْغُرَّاءُ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ الْغُرَّاءُ وَلَا تَعْمُرُوا وَلَا تَعْلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدَا وَإِذَا أَتَيْتَ لَيْلًا غَدَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَادْفَعْهُمْ إِلَى أَسَدِي فَلَا تَحْلِلْ أَوْ حَضَابٍ فَإِنَّهُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ أَدْفَعْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْفَعْهُمْ إِلَى السُّخُولِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَانْخِرْهُمْ أَنْ قَتَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَهُمْ مَا لِمُهَاجِرِينَ وَأَنْ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَمَرُوا

۲۸۵۸ : حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو سردار مقرر فرماتے کسی حصے (الفرک) کا تو اس کو اپنی ذات کے لیے اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور جو دیگر مسلمان ان کے ہمراہ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی (تلقین کرتے) اور آپ ﷺ فرماتے: جہاد کرو اللہ کا نام لے کر اور جو اللہ عزوجل کو نہ مانے اُس سے لڑو جہاد کرو اور عہد مت توڑو اور چوری نہ کرنا اور شکر سے ممانعت فرماتے اور بچوں کو مت مارو اور جب دشمن سے طوینی مشرکین سے تو ان کو بلاؤ ان باتوں میں سے ایک کی طرف پھران میں سے جس بات پر وہ راضی ہوں اُس کو مان لے اور ان کو ستانے سے رک جا۔ (حقن باتیں مندرجہ ذیل ہیں): اُن کو اسلام کی دعوت

فَاخْبِرْهُمْ اِنَّهُمْ يَكُونُونَ غَايِبًا ۚ وَالْمُتَسَلِّمِينَ بَخْرَىٰ عَلَيْهِمْ
 خُذْهُمْ اَللّٰهُ الَّذِي بَخْرَىٰ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى
 الْفَعٰى وَالْعَيْنِئَةِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُتَسَلِّمِيْنَ فَاِنْ
 هُمْ اَبْرَأُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِى الْاِسْلَامِ فَسَلِّمْهُمْ اَعْلَافَةَ الْحَرْبَةِ فَاِنْ
 فَعَلُوْا فَاَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَنْزَا فَاسْتَعْنِ بِاللّٰهِ
 عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِنْ حَاصِرْتَ حَضًا فَلَا ذَوْكَ اَنْ تَحْمِلَ
 لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيْكَ فَلَا تَحْمِلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا
 ذِمَّةَ نَبِيْكَ وَلٰكِنْ اِخْلَعْ لِنَفْسِكَ وَذِمَّةَ اَبْنِكَ وَذِمَّةَ
 اَصْحَابِكَ فَاِنْ كُنْتُمْ اَنْ تَخْضَرُوْا وَذِمَّتْكُمْ وَذِمَّةَ اَبَائِكُمْ اَهْوَنُ
 عَلَيْهِمْ مِنْ اَنْ تُخْضَرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَّسُوْلِهِ وَاِنْ حَاصِرْتَ
 حَضًا فَلَا ذَوْكَ اَنْ يَّرْتَلُوْا عَلٰى خُذْهُمْ اَللّٰهُ فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلٰى
 خُذْهُمْ اَللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى خُذْكُمْ فَانْكَ لَا تَذَرٰى
 اَصْنَبَ فِيْهِمْ خُذْهُمْ اَللّٰهُ اَمْ لَا .

فَاِنْ عَلَّقَ فَعَلَّحَتْ بِهٖ مُّغْفِلٌ بَيْنَ حَتَايَ فَحَلَّ حُلْفٰى
 مُّسْلِمٌ بَيْنَ مُّضْمٍ غَيْرِ السُّعْمَانِ بَيْنَ مُّغْرَبٍ عَنِ الشَّيْءِ مَقْلٌ
 ذَلِك .

محاصرہ کرے پھر قلعہ والے تھے سے کہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا ذمہ دے تو تم ذمہ دے اللہ اور
 رسول (ﷺ) کا بلکہ اپنا اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم نے اپنا ذمہ یا اپنے باپ دادوں
 کا ذمہ توڑ ڈالا تو یہ اس سے آسان ہے کہ تم اللہ اور رسول (ﷺ) کا ذمہ توڑ دو اور اگر تو کسی قلعہ کا محاصرہ کر لے پھر قلعہ
 والے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر وہ قلعہ سے نکل آئیں گے تو اس شرط پر ان کو مت نکال بلکہ اپنے حکم پر نکال۔ اس لیے کہ تو
 (ہرگز) نہیں جان سکتا کہ اللہ کے حکم پر ان کے بارے میں چل سکے گا یا نہیں۔

علقہ نے کہا: میں نے یہ حدیث متعلق بن حبان سے بیان کی انہوں نے مجھ سے مسلم بن ہضم سے انہوں نے
 نعمان بن مقرن سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

خلاصہ الباب ☆ امام نووی نے فرمایا اس حدیث سے کئی ہدایات حاصل ہوئیں: (۱) مال غنیمت اور مال نے میں
 دیہات والوں کا کوئی حصہ نہیں جو اسلام لانے کے بعد اپنے ہی وطن میں رہے بشرطیکہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں۔ (۲) کافر
 سے جزیہ لینا درست ہے خواہ عربی ہو یا نجی کتابی یا غیر کتابی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مشرکین عرب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا
 وہ ماتوا اسلام لاکم ماکل کے مائیں اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جزیہ نہیں لیا جائے گا مگر اہل کتاب سے عرب ہوں یا نجی۔

۳۹ : بَاب طَاعَةِ الْإِمَامِ

پہلے: امیر کی اطاعت

۲۸۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے میری اطاعت کی اور جس نے (چاندی امور میں) میری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۸۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام جس کا سر کشش کی مانند چھوٹا ہو اور اسے تمہارا امیر بنا دیا جائے۔

۲۸۶۱: حضرت ام حنینؓ فرماتی ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اگر تم پر حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری قیادت کرے۔

۲۸۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ایک بار بڑھ چپے تو نماز قائم ہو چکی تھی اور ایک غلام امامت کروا رہا تھا کسی نے کہا یہ ابو ذر تحریر لے آئے تو غلام پیچھے ہٹنے لگا حضرت ابو ذر نے فرمایا میرے پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو نکلا اور کن کٹا۔

۲۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَارُونَ وَكَثِيرٌ قَالُوا سَمِعْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۲۸۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَا قَالَا بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنَا مَالِكُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْلَمَ عَلَيْكُمْ غَنَةً حَشَوِي كَأَنَّ زَاوَةَ رِبْنَةَ

۲۸۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَثِيرٌ قَالُوا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۲۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَا سَمِعْتُ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

خلاصہ الباب ثابت ہوا کہ امام کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ شریعت کے خلاف حکم نہ دے اگر شریعت کے خلاف حکم دے تو لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق کی وجہ سے اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ حدیث ۲۸۶۰ مطلب یہ ہے کہ امیر المؤمنین کے حکم سے اگر کسی فکرمکاسا لا رجعی چھوٹے سروا لہجی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت فرض ہوگی۔

٣٠ : بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ

٢٨١٣ | خَلَدْنَا أَوَّلَ نَجْرٍ مِّنْ أَبِي سَيْفَةَ ثَمَّ بَرَدْنَا مِنْ هَارُونَ
ثَمَّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَمْرِ عَنْ عَمْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ لُؤْلُؤَانَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ عَلَقَمَةَ بْنَ مَخْرَزَةَ عَلَى
سَعْدٍ وَأَنَا فِيهِمْ ثَمَّ انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاةِ أَوْكَانَ بِبَعْضِ
الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَخِيشِ فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَدَّافَةَ ابْنِ نَافِسِ الشَّهْمِيِّ فَكَتَبَ فِيمَنْ غَزَا
مَعَهُ ثَمَّ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْ قَدْ قَامُوا نَارًا لِيُصْطَلُوا أَوْ
لِيُضْنَعُوا عَلَيْهَا صَبَّحَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ ذُهَابَةٌ
أَتَيْسَ لِي عَلَى كُفِّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَا آتَا
بِأَمْرِهِمْ بِشَيْءٍ إِلَّا ضَعُفُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَغْرَمُ
عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاضَعْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ فَنَامَ نَاسٌ وَصَحَرُوا ثَمَّ
طَلَّ اللَّهُمَّ وَاجْتَوَى قَالُوا أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا كُنْتُ
أَمْرُحَ مَعَكُمْ ثَمَّ فَبَدَأَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَن أَمْرُكُمْ مِنْهُمْ يَنْفَعِيهِ اللَّهُ فَلَا
يُضْلِيهِمْ.

جواب: اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت درست نہیں

۲۸۶۳ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے علقمہ بن مجروح کو ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جب جنگ کے آخری مقام پر پہنچے یا انجی رستہ میں ہی تھے کہ لشکر میں سے کچھ لوگوں نے ان سے اجازت چاہی انہوں نے ان کو اجازت دے دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو ان کا امیر مقرر کر دیا تو میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ مل کر جنگ کی راستہ میں کچھ لوگوں نے آگ روشن کی تاکہ تھپس حاصل کریں یا کچھ خاصیں تو عبداللہ نے کہا اور وہ طریقہ الطبع شخص تھے کیا تم پر میری بات سننا لازم نہیں؟ کہنے لگے کیوں نہیں بلکہ لازم ہے کہنے لگے تو پھر تمہیں جس چیز کا بھی حکم دوں کرو گے کہنے لگے جی ہاں۔ کہنے لگے میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ اس پر کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کمر باندھنے لگے جب انہیں گمان ہوا کہ یہ تو واقعی کودنے لگے ہیں تو کہنے لگے اپنے آپ کو روکو کیونکہ میں تو تم سے حراج کر رہا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو کچھ نے جی سے اس کا تذکرہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اسکی بات مت مانو۔

[illegible]

۳۸۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مسلم پر فرمانبرداری لازم ہے (طبعاً) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں (اللہ یہ کہ اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے) لہذا جب نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ طاعت و فرمانبرداری۔

۲۸۶۵: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ مَعْبُدٍ نَسَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
وَحْدَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذْ سَمِعَ أَنَّ نِسَاءً مِنْ عِبَادِ
نَسَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو
الزُّهَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَعْدِي رَحَلٌ
يُطْعَمُونَ الشُّعْبَةَ وَيُغْمَلُونَ بِالْبَذْعَةِ وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ
مَوَاقِبِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَفْرَحْتَهُمْ كَيْفَ الْعَمَلُ فَإِنْ
نَشَأْتَنِي بَأْسَ نَعْبٍ كَيْفَ نَفْعُكَ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ

۲۸۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تمہارے امور کے متولی (حاکم) ایسے مرد ہوں گے جو (حراغ) سنت کو بجائیں گے اور بدعت پر عمل کریں گے اور نماز کو اپنے وقتوں سے مؤخر کریں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں ان لوگوں (کے زمانہ) کو پاؤں تو کیا کر دوں فرمایا اے ابن ام عبد تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا کروں جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔

خلاصہ الایاد ☆ مطلب یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں حقوق کی فرماں برداری کرنا ناجائز ہے اور حرام ہے جبکہ اگر کوئی جرم مرتکب یا کوئی استغناء والا اللہ بن ناجائز کام کا اصرار کرے یا مثلاً راہمی کٹر آنے کو کہتے ہوں یا رشوت لینے کو یا سود کھانے یا اور کسی ناجائز کام کا حکم کرتے ہوں تو ان کی اطاعت کرنا حرام ہے یہ احادیث مبارکہ جہاد کے ابواب میں لائی گئی ہیں تو معنی یہ ہوگا کہ جہاد میں ایسے امیر لشکر کی اطاعت فرض ہے لیکن امیر خالق کی نافرمانی والے احکام جاری کرے تو اطاعت نہیں کرنی جیسا کہ عبداللہ نے آگ میں کودنے کا حکم دیا تو یہ حکم خلاف شریعت تھا اگرچہ انہوں نے ازراہ غرافت و خوش طبعی کے حکم دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر یہ ارشاد فرمایا کہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

۳۱: بَابُ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت کا بیان

۲۸۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
أَفْرَاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَيُحْيَى بْنِ مَعْبُدٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ
عَبْدَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
سَابِغُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعَشْرِ
وَالْبَشَرِ وَالْمَنْشُطِ وَالْمَكْرُوهِ وَالْأَنْفَرَةِ عَلَيَّ وَإِنْ لَا تَزَاجِ
الْأَنْفَرَةِ عَلَيَّ وَإِنْ تَقُولُ الْحَقَّ حَبِطًا لَمْ يَحَافِ فِي اللَّهِ
لَوْ مَ لَا

۲۸۶۶: حضرت عبادہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سنتے اور ماننے پر تلے اور آسانی میں خوشی اور پریشانی میں اور اس حالت میں بھی جب دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جائے اور اس پر کہ ہم حکومت کے اہل اور لائق شخص سے حکومت کے بارے میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس پر کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق کہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

۲۸۶۷: حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے پسندیدہ اور میرے نزدیک امامت دار فضل سیدنا عوف بن مالک اشجعی نے بتایا کہ ہم سات آٹھ یا نو افراد نبی کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائے تو ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب آپ سے کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا: اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ گے یا انچوں نمازوں کو قائم کرو گے سنو اور مانو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا بھی سوال نہ کرو گے۔ فرماتے ہیں میں نے اس جماعت میں ایک شخص کو دیکھا کہ کوڑا (سواری سے) گر گیا تو اس نے کسی سے بھی یہ نہ کہا کہ یہ مجھے اٹھا دو۔

۲۸۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سنتے اور مانتے پر تو آپ نے فرمایا جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

۲۸۶۹: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے پھر اس کا آقا کی تلاش میں آیا تو نبی نے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے دو سواہ قام غلاموں کے عوض خرید لیا پھر اس کے بعد کسی سے آپ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟

جب تک پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟

۲۸۶۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَا أَوَّلَهُ مِنْ مُسْلِمٍ شَا سَعِيدٌ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّوَحُّجِيُّ عَنْ رُبْعَةَ بْنِ رُبْعَةَ عَنْ أَنَسٍ الْفَرَسِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي فَحْبِتُ الْأَمِينُ (أَنَا هُوَ أَنَسٌ فَحْبِتُ وَأَنَا هُوَ عَدِيُّ قَامِنٍ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سِتْعَةً فَقَالَ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ رَسُولُ اللَّهِ فَسَقَطْنَا بِإِذْنِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَأَنْتَ بَالِغُنَاكَ فَعَلَامَ بَالِغُنَاكَ فَقَالَ إِنْ تَغْذُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُوا الصَّلَاةَ الْحَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا وَأَمْرٌ كَلِمَةً خَفِيَّةً) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ نَبَضَ أُولَئِكَ الْفَرَسُ فَقَطَّ سَوْعَدَةً فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا بَلَاؤُهُ أَيَّاهُ

۲۸۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا وَكَيْفَ شَا شُعْبَةُ عَنْ عَنَابٍ مَوْلَى هُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَالِغًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَقَالَ فَبِمَا مَسْتَفْتَعُمْ

۲۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ أَمَّا الْكَلْبَ بْنَ مَعْبُدٍ عَنْ أَنَسِ الرَّبِيعِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَمَّاءُ عِنْدَ قَبَائِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَنْشُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عِنْدَ فَجَاءَ سَبْدَةٌ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنُ فَأَشْرَفَ بَعْدَئِذٍ أَسْوَدُ بْنُ ثَمَّةَ لَمْ يَسْمَعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْتَدَ هُوَ

خلاصۃ الہدایہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جو بیعت کی اس کو پورا بھی کیا ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی شان تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی سے خوف نہیں کھاتے تھے اور نہ کسی ملامت گر کی ملامت سے ڈرتے۔ حدیث ۲۸۶۷: احسان اللہ! احبابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کیسی اونچی تو حید والے تھے کہ کوڑا اٹھانے کے لئے کسی سے مدد و استغاثہ نہیں کرتے تھے۔ نیز احادیث نبویہ سے بیعت طریقت کا جواز بھی معلوم ہوا کہ مشائخ و صوفیاء کرام جو

بیعت کرائے ہیں اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ بیعت کرنے والا گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ عزمِ معصم کرے کہ گناہ نہیں کروں گا اور اپنے شیخ اور مرشد سے اصلاح کرائے یہ بھی مستنون ہے۔

۴۲ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

باب: بیعت پوری کرنا

۲۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَابِقٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا نَعْوَابَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ عَدَاتِ الْيَوْمِ رَحِلَ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاحِ يَنْفَعُهُ مِنَ ابْنِ الشَّيْلِ وَزُحْلٍ بِابِيعٍ وَخَلَا مَسْلَعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا أَحَدَهَا مَكْذُوبًا وَكُذِّبَ فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَزُحْلٌ بِابِيعٍ أَمَانًا لَا يُسَابِقُهُ إِلَّا لَدُنِّيَا فَإِنْ أَطَاعَهُ مِنْهَا وَهِيَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَطْعَمْهُ مِنْهَا لَمْ يَفْعَلْ لَهُ.

۲۸۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِدُ اللَّهِ بْنُ الْفَيْسِ عَنْ حَسَنِ بْنِ هُرَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ امْرِئَيْنِ كَانَتْ تَسْوِسُهُمَا أَنْبَاؤُهُمْ كَلَّمَا ذَهَبَ نَسِيٌّ وَآلَةٌ لَيْسَ كَانَتْ مَعْدِي سِيَّ فَيَكُونُ

۲۸۷۰ - حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے کام نہ فرمائیں گے نہ انکی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے اور انکو دردناک حذاب ہوگا۔ ایک وہ مرد جس کے پاس بے آب گیا و صحرائیں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو پانی نہ دے دوسرے وہ مرد جو عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کرے اور یہ قسم اٹھائے کہ بخدا میں نے اسے اتنے میں خریدا ہے (اس قسم کی وجہ سے) خریدا اسکو سچا سمجھ لے حالانکہ وہ سچا نہ ہو تیسرے وہ مرد جو کسی امام (حکمران یا امیر) سے بیعت کرے انکی بیعت محض دنیا کی خاطر ہو کہ اگر امام اسکو کچھ دینا دے دے تو بیعت پوری کرے اور اگر دینا نہ دے تو بیعت پوری نہ کرے۔

۲۸۷۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں انبیاء (علیہم السلام) نظام حکومت سنبھالتے تھے اور میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

فَالْوَأُفَا مَعَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكُونُ خَلْعَاءُ فَيَكُونُ زَا فَيَأْتُوا فَكَفَّ مَضْعُوقُ الْوَأُفَا سَبْعَةَ الْأَوَّلِ فَيَأْتُوا أَوَّلُ الدِّينِ عَلَيْهِمْ فَيَسْبِقُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ الدِّينِ عَلَيْهِمُ

صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا خلیفہ ہونگے اور بہت ہو جائیں گے۔ صحابہؓ نے کہا ایسے میں ہم کیا طرز عمل اپنائیں؟ فرمایا: پہلی کی بیعت پوری کرو پھر اسکے بعد والے (ہر خلیفہ کے بعد جسکی بیعت ہو جائے اسکو خلیفہ سمجھو) اپنا فریضہ (اطاعت و فرمانبرداری) ادا کرو جو انکا فریضہ ہے (خیر خواہی عدل و انصاف اور اقامتِ دین) اسکے بارے میں اللہ انہی سے سوال کریگے۔

۲۸۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
ثَنَا شُعْبَةُ ج. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْصَبُ لِكُلِّ عَادِمٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ
هَذِهِ عُذْرَةُ فُلَانٍ

۲۸۷۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُوسَى الثَّقَفِيُّ ثَنَا حَفَاضُ بْنُ وَهَبٍ
أَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّهُ يَنْصَبُ لِكُلِّ
عَادِمٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْدِيرُ عُذْرَتِهِ

تخریص: باب ۱۱۶ مطلب یہ ہے کہ بیعت اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی کے لئے کی جائے دنیا کی کوئی غرض پیش نظر نہ ہونی چاہئے۔

۳۳ : بَابُ بَيْعَةِ النَّسَاءِ

باب: عورتوں کی بیعت کا بیان

۲۸۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْبَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الشَّكَّرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَةَ
بِنْتُ رَافِيقَةَ تَقُولُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ
سُرَّةٌ تَابِعَةٌ فَقَالَ لَهَا فَلِمَا اسْتَطَعْتَ وَاحْفَظِي إِنِّي لَا أَصَافُ
النِّسَاءَ

۲۸۷۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ نَهَابٍ
أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجَةِ ابْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنَحْنَ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِذَا حَاءَ كِ الْمُؤْمِنَاتُ يَا هَبْكَ ج. الْآيَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمِنْ أَقْرَبِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَهَذَا أَفْرَزَ بِالْمُحَبَّةِ فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْرَزَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِيهِنَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَلَفَ فَهَذَا يَاهُ غُثَّنْ

۲۸۷۵ ۱۴ م المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایمان والی عورتیں جب ہجرت کر کے بارگاہِ نبوی میں پہنچیں تو ان کی آزمائش کی جاتی 'اس آیت مبارکہ سے' جب تیرے پاس مؤمن عورتیں آئیں بیعت کرنے کے واسطے "سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ جو کوئی مؤمن عورت اس آیت کے مطابق اقرار دیتی ہو تو نبی کریمؐ اُن سے فرماتے: 'بس جاؤ! آپس تم سے بیعت لے چکا۔' (اور ہاں!) نہیں! اللہ کی قسم نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو ہاتھ نہیں لگایا، صرف آپؐ اُن

لا واللہ ما مننت یذ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امر لہ فط غیر اللہ لیا یفہقن مالکلام ، قالت عائشہ واللہ ما احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء الا ما امرہ اللہ ولا مننت کث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کث امر لہ فط وکان یقول لہن اذا احد علیہن قد یدخلن کلما

سے بیعت کرتے زبان مبارک سے۔ حضرت عائشہ نے کہا اللہ کی قسم انہی نے عورتوں سے اقرار نہیں لیا مگر انہی باتوں کا جن کا اللہ عزوجل نے حکم دیا اور نہ آپ کی عقلی کسی عورت کی عقلی سے چھوٹی اور جب آپ ان سے بیعت لینے تو فرماتے میں نے تم سے بیعت لے لی۔ (بہر وقت) یہی بات کہتے۔

خلاصہ باب ۲۰ عورتوں سے بیعت لینے کا بیان ہے لیکن مردوں کی بیعت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی جاتی ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں موجود ہے لیکن عورتوں کی بیعت صرف زبانی نکالی جاتی ہے۔ مرثدہ کا اپنی مریدہ کو ہاتھ لگانا حرام و ناجائز ہے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ جو پورا اپنی مریدہوں سے پردہ نہیں کرتا ان کو اپنے سامنے بغیر پردہ کے بٹھاتا ہے وہ بیزمرید نہیں بلکہ کتا، کتا ہیں۔ اعادنا اللہ من ضرک معصیتک وعقاک

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان

۴۴ : باب السبق والرہان

۲۸۷۶ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ومحمد بن یحیی قالنا برید بن ہارون آتانا سفیان بن عیینہ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسا فی فرسین وهو لا یمن ان یشق فلیس بقنار ومن ادخل فرسا فی فرسین وهو یمن ان یشق فلو جمار .

۲۸۷۶ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسکو اطمینان نہیں کہ اسکا گھوڑا آگے نکلے (کر جیت) جائیگا (بلکہ پیچھے رہ کر ہار جائے گا اندیشہ بھی ہے اور جیتنے کی امید بھی) تو یہ انہیں اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسے اطمینان ہے کہ اسکا گھوڑا آگے نکلے (کر جیت) جائیگا (اور ہارنے کا اندیشہ نہیں ہے) تو یہ جوا ہے۔

۲۸۷۷ حدثنا علی بن محمد ثنا عند اللہ بن نعمان عن عند اللہ عن ماعق عن ابی عمر قال سئل رسول اللہ ﷺ النحل فکان یرسل فی صفر من الحیاء الی ثیلہ الوداع والنی لم یطفر من ثیلہ الوداع الی مشد منی زرنجی

۲۸۷۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تعمیر یاکی۔ آپ جھنجر کے ہوئے گھوڑوں کو حنیا، سے پیچ الوداع تک دوڑاتے اور جن کی تعمیر نہیں کی گئی انہیں پیچ الوداع سے مسجد بوزر تک بیٹھ دوڑاتے۔

۲۸۷۸ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عند اللہ بن سلیمان

۲۸۷۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تعمیر یہ ہے کہ گھوڑوں کو خوب کھلایا جائے جب وہ سوتے سو جائیں تو ان کا پیروں پر کھڑک دیا جائے اور انہیں کھڑکی میں بند کر دیا جائے اور ان پر چھل ڈال دی جائے تاکہ انہیں پیسے سے پیسہ آنے سے نہ دو گھوڑے بلکہ ایک دو گھوڑے ہوں۔ (مہار قیاد)

عن محمد بن عمرو عن ابي الحكم مولى بني لبيد عن
ابن خزيمة قال قال رسول الله ﷺ لا تسافر الا معي خف آگے بڑھنے کی شرط کرنا صرف اونٹ یا گھوڑے میں
تو حاکم

خلاصہ: اگر آپ ﷺ گھوڑوڑ میں مال کی شرط اگر ایک طرف سے ہو یعنی مال تماشا بین دینا قبول کریں تو جائز ہے یا
کوئی اور شخص کسی ایک کے چیتے پر انعام دے دے تو جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے ہو تو جواہر جواہر جواہر ہے۔

۳۵ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافِرَ بِالْفَرَسِ وَالْجَارِحِ : وَدُخْمَنِ كَعَلَقِ فِي الْقُرْآنِ

إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۲۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَابٍ وَأَبُو غَسْرٍ قَالَا نَا عَنْ
الرَّخْمِسِيِّ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهَى أَنْ يُسَافِرَ بِالْفَرَسِ إِلَى أَرْضِ
الْعَدُوِّ مُحَافَةً أَنْ يَمْلَأَ الْعَدُوُّ

۲۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ
يُسَافِرَ بِالْفَرَسِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مُحَافَةً أَنْ يَمْلَأَ الْعَدُوُّ
۲۸۷۹ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے
رسول ﷺ نے دشمن کے علاقہ میں قرآن لے جانے
سے منع فرمایا۔ اس خوف سے کہ دشمن اس کو حاصل کر
لے (پھر اس کی بے احترامی اور توہین کا مرکب ہو)۔

خلاصہ: اگر آپ ﷺ امام مالک اور علماء کی ایک جماعت نے مطلق دارالحرب میں قرآن کریم لے جانے سے منع کیا
ہے۔ امام ابو حنیفہ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ اگر بڑا لشکر ہے جس کے تہا ہونے کا ڈر نہیں تو قرآن پاک لے جانا ٹھیک
ہے مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم کی توہین نہ ہو یہ بھی توہین ہے کہ قرآن پاک کو ساتھ لے جائیں وہاں مسلمانوں کو شکست ہو
جائے اور مشرکین قرآن پاک کی توہین کریں تو یہ لے جانے والے گناہ گار ہوں گے۔

۳۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ

چاپ: خمس کی تقسیم

۲۸۸۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا يُؤْتَى بِنُؤَيْدٍ
عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْفُضَيْلِ
أَنَّ خُسَيْرَ بْنَ نَظْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هَؤُلَاءِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمَانَهُ فِيمَا قَسَمَ مِنْ
خُمْسٍ حِينَئِذٍ لِنِسِيِّ هَاجِمٍ وَنَسِي الْمُطَّلَبِ فَقَالَا لِمَ لَمْ

۲۸۸۱ : سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جبیر بن مطعم
نے اُن سے بیان کیا کہ وہ اور حضرت عثمان غنیؓ کی
خدمت میں تشریف فرما ہوئے اور کہنے لگے اس بار سے
میں جو آپؐ نے عمیر کا مال تقسیم کیا تھا جی ہاشم و بنی
مطلب میں اور کہا کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنی ہاشم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المناہک

حج کے ابواب

۱: بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

۲۸۸۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو مُضْعَبٍ الرَّهَوِيُّ وَشُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: سَأَلْنَا مَالَكَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمِئِيلَ بْنِ سَكْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِيِّ عَنْ ابْنِ خُرَيْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمَسْرُوعُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَسْلُجُ أَحَدُكُمْ نَوْمَةً وَطَعَامَةً وَشَرَابَةً فَإِذَا قُصِيَ أَحَدُهُمْ نَهْمَةً مِنْ سَعْرِهِ فَلْيُعْخَلِ الرَّحُوعُ إِلَى أَهْلِهِ

۲۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر مذاب کا ایک ٹکڑا ہے مسافر کے آرام اور کھانے پینے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ تم میں سے کوئی جب اپنے سفر کا مقصود حاصل کر لے (اور ضرورت پوری ہو جائے) تو اپنے گھر واپس آنے میں جلدی کرے۔

وِاسْرِي سَنَدٌ سَيِّئٌ مِمَّنْ مَرُوِي بِهِ

۲۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: سَأَلْنَا وَكَيْعَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ أَوْ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ فَصِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ خُسَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْفَصْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ الْأَحْمَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَادَ الْحَجَّ فَلْيُعْخَلِ فَإِنَّهُ قَدْ يَنْفُضُ الْعَرِيضَ وَتَصِلُ الصَّلَاةُ وَتَعْرِضُ الْحَاحَةُ

۲۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی حضرت فضل سے یا وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا حج کا ارادہ ہو تو وہ جلدی کرے اس لئے کہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

خلاصہ الہام: حدیث ۲۸۸۲ مطلب یہ ہے کہ جہاں ضرورت سفر کی مشقت اٹھانا درست نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سفر حج کا ہو یا جہاد کا کام پورا ہونے کے بعد جلد اپنے وطن یا شہر کو لوٹنا چاہئے اس میں مسافر کو بھی آرام ہے اور گھر والوں کو بھی راحت ملتی ہے۔ حدیث ۲۸۸۳: نیک عمل کا ارادہ ہو تو اس کو جلد انجام بھی دینا چاہئے مہادیہ واقعات پیش آ جائیں اور وہ حج نہ کر سکے ایک حدیث میں جہاں حج میں تاخیر کرنے پر وعید شدید وارد ہوئی ہے۔

۲: نَابُ فَرُصِ الْحَجِّ

باب: فرضیت حج

۲۸۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعُونا وَرَدَانَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ (وَلِلَّهِ) عَلِيَّ السَّاسِ حَجَّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَحِشَ فِرْعَوْنُ (بِأَيُّهَا) الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ قُلْتُ لَكُمْ لَسَأَلْتُمْ

۲۸۸۴ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ﴿وَلِلَّهِ عَلِيَّ السَّاسِ حَجَّ الْبَيْتِ﴾ نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے عرض کیا نبیؐ یا ہر سال حج کیا ہر گاہ؟ آپؐ خاموش رہے انہوں نے پھر عرض کیا کیا ہر سال؟ آپؐ نے فرمایا نہیں اور اگر میں کہہ دیتا "ہاں ہر سال" تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اے اہل ایمان! تم مت سوال کرو ایسی چیزوں کے بارے میں کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائے تو تم کو اچھی نہ لگیں۔"

۲۸۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا سَمِعُونا نُسَ بْنَ أَبِي غَبِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَازِكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَحِشَ لَوْ وَحِشَ لَمْ تَقُولُوا يَا مَعْزُومُونَ لَمْ تَقُولُوا يَا مَعْزُومُونَ

۲۸۸۵ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ حج ہر سال کرنا ہوگا۔ فرمایا اگر میں کہہ دوں "جی" تو واجب ہو جائے گا اور اگر ہر سال حج واجب ہو جائے تو تم اسے قائم نہ کر سکو اور اگر تم اسے قائم نہ کر سکو تو تمہیں عذاب دیا جائے۔

۲۸۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ (وَلِلَّهِ) عَلِيَّ السَّاسِ حَجَّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَحِشَ فِرْعَوْنُ (بِأَيُّهَا) الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ قُلْتُ لَكُمْ لَسَأَلْتُمْ

۲۸۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ حج ہر سال ہے یا صرف ایک بار۔ فرمایا: نہیں صرف ایک بار ہے جس کو بار بار کی استطاعت حاصل ہو تو وہ قطعی حج کرے۔

۳: نَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کی فضیلت

۲۸۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَصَمِ بْنِ غَبِيْدَةَ

۲۸۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے در پے حج اور

خاصیت الہیہ ہے۔ حج کی قربان کی غرض یہ ہے کہ باضورت سوال کرنا منع ہے کیونکہ سوال سے ہر چیز کھول کر بیان کر دی جاتی ہے۔ بغیر سوال کے کھل دینی ہے اور کھل میں بڑی تنہائش رہتی ہے۔ اگر سائل کے سوال کے جواب میں حضورؐ فرما دیتے کہ ہاں ہر سال حج فرض ہے تو ہر سال حج فرض ہوتا تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کتنی تکلیف ہوتی۔

عمرہ کرو کیونکہ بچے در پے حج و عمرہ کرنا ناداری اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

عمر عن النبي ﷺ قال تاسعوا من الحج والغمرة فان التاسعة بينهما تنفي الفقر والدنوب كما ينفي الكفر حث الحذيد

خلفنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن بشر ثنا عبيد الله بن عمر عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عمر بن ربيعة عن ابيه عن عمر بن الخطاب عن النبي ﷺ نحوه.

۲۸۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک جتنے گناہ ہوں عمرہ ان کا کفارہ بن جاتا ہے اور مقبول حج کا کوئی بدلہ نہیں سوائے جنت کے۔

۲۸۸۸۔ حدثنا ابو مضعب ثنا مالك بن انس عن سمى مؤلفى ابنى نجر بن عبد الرحمن عن ابن صالح الشبان عن ابن هرويرة ان النبي ﷺ قال الغمرة التي الغمرة كفارة ما بينهما والحج المنزور ليس له حجارة الا الحبة

۲۸۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس گھر کا حج کرے اور اس دوران بدگویی و بدعملی نہ کرے وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسے واپس ہوتا ہے جیسا (گناہوں سے پاک) پیدا ہوا۔

۲۸۸۹۔ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن مسعر وشعبة عن منصور عن ابي حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من حج هذا التيت فلم يرفك ولم يغسل رجع نقما ولذلك انه

خلاصۃ الباب حج و عمرہ سے گناہوں کی مغفرت اور باطنی پاکیزگی کے علاوہ اس حدیث میں خود اس دنیا کا بڑا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے تھکتی دور ہو کر فارغ الہائی کی نعمت میسر ہو جاتی ہے تہ پر کرنے والوں نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ بچے در پے حج اور عمرہ کرنے سے ان کی تھکتی خوشحالی میں تبدیل ہوئی یہ مضمون بہت سے صحابہ کرام سے متعدد سندوں کے ساتھ منقول ہے۔ حدیث ۲۸۸۸ حج مبرورہ کی مراد میں کوئی اقوال ہیں (۱) جو حج خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو۔ (۲) جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ (۳) جو حج تمام آداب و شرائط کے ساتھ کیا جائے۔ (۴) اس حج کے بعد حاجی کے اندر تہذیبی آجائے کہ توحید الی اللہ حاصل ہو اور عبادت کا شوق ہو جائے اور حج سے پہلے گناہوں کو بالکل ترک کر دے ایسے حج کی جزا جنت ہی ہے۔

پاؤں: کجاوہ پر سوار ہو کر حج کرنا

۴ : باب الخيخ على الرخل

۲۸۹۰۔ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن الزبني عن حضرت انس بن مالك فرماتے ہیں کہ نبی نے

پرانے کیا وہ پر سوار ہو کر حج کیا اور ایک چادر میں جو چار درہم کی ہوگی یا حتی قیمت کی بھی شاید نہ ہو (یہ اعتبار مجزوہ تراضیح کیلئے تھا) پھر آپؐ نے فرمایا: اے اللہ میں حج کرتا ہوں جس میں رکھا وا اور شہرت ملتی نہیں۔

۲۸۹۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ہم (مفزع میں) اللہ کے رسولؐ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے۔ ایک وادی سے ہمارا گزر ہوا تو دریافت فرمایا کہ یہ کنسی وادی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: وادی ازرق ہے۔ فرمایا: کو یا میں موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر بیان کیا آپؐ نے اُن کے بالوں کی لمبائی سے متعلق جو داؤد بن ابی ہند (راوی حدیث) بھول گئے۔ اپنی انگلی کان میں رکھے ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیلے پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: یہ کیوں ٹیلہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہر شام کا ٹیلہ ہے یا لقت کا (ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں)۔ آپؐ نے فرمایا: میں حضرت یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں اور ان کی اونٹنی کی تکمیل کھجور کے پتوں سے بنی (بنی) ہوئی ہے یا پتلی اور سخت دھن کی اور اس وادی سے گزرے ہیں بیک کہتے ہوئے۔

خلاصۃ الکلیب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں زیب و زینت اختیار کرنا اعلیٰ درجہ کا لباس زیب تن کرنا عمدہ قسم کی (ضرورت سے زائد) سواری رکنا سنت کے خلاف ہے حج میں توبندہ کو تراضیح و انکساری کے ساتھ اپنے مالک کے حضور جانا چاہئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک اسوۂ حسنہ کے ساتھ کر کے دکھایا۔ اس واسطے امت کو حکم ہے کہ دو چادروں میں رہے خوشبو لگاتا اور بال ٹھیک کرنا سب منع ہے۔

چاپ: حاجی کی دعا کی فضیلت

۲۸۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اگر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ قبول فرمائیں اور اگر اللہ سے بخشش طلب

صَنِحَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَحْلٍ رَثٍّ وَفَطْبَعَةً نَسَاوِيٍّ اَوْ سَعْدًا هَرَاهِمَ اَوْ لَا نَسَاوِيٍّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حِجَّةً لَا رِبَا فِيْهَا وَلَا شَفْعًا.

۲۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرِ بِسُكْرٍ مِنْ حَلَبٍ لَنَا اَنْ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَسِيٍّ هَبْدٍ عَنْ اُمِّ الْعَالِيَةِ عِيْ اَبِيْ عَسَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنَ مَجَّةً وَالتَّمْدِيْنَةَ فَمَرَزْنَا بَوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هَذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ تَخَاتَنِي النَّظَرُ اِلَى مُوْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَحْزَرْ مِنْ حُزُلٍ شَعْبٍ وَخَيْشًا لَا بِخَصْفَةٍ دَاوُوْدَ ، وَاصْفَا اَضْعَبَهُ فَيُؤْذِنُهُ لَهْ حُوَاِزٍ اِلَى اَللّٰهِ سَالْسِلَةً مَارًا بِهَذَا الْوَادِيِّ قَالَ ثُمَّ بَرَزْنَا حَتَّى اَتَيْنَا عَلَى نَسْبَةٍ فَقَالَ اَيُّ نَسْبَةٍ هَذِهِ قَالُوْا فَيْئَةُ هِرَاضِيٍّ اَوْ لُغَبٍ فَاَلْ تَخَاتَنِي النَّظَرُ اِلَى مُوْسَى عَلَى نَافَةِ خُمْرَاءَ عَلَيْهِ خُتَةُ حُزُوْبٍ وَجَعَلْنَا نَافِيَةً مَارًا بِهَذَا الْوَادِيِّ ثَلَاثًا.

۵ : نَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

۲۸۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيُّ لَنَا ضَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اَبِيْ ضَالِحٍ ثَمَّ عَامِرُ حَدَّثَنِیْ بِغَفْوَبٍ بْنُ بَغِيٍّ عَنْ عَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيْ ضَالِحٍ الشَّشَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَلَّهُ قَالَ اَلْحَاجُّ حَاجٌّ وَفَدٌّ

اللہ ان دعوت احابہم وان استغفرؤہ غفر لہم کریں تو اللہ ان کی بخشش فرمادیں۔

۲۸۹۳ حدثنا محمد بن طریف لما عمار بن غنیمہ عن عطية بن السائب عن محابة عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال العباد في سبيل الله والجاه والمغترم وفد الله دعاهم فاجبوا وسألو فاعطاهم

۲۸۹۳ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دعوت دیا: وہ دعوتیں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں انہیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔

۲۸۹۴ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وكثيعة عن شيبان عن عاصم بن غنيم الله عن سالم عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال استأذن النبي صلى الله عليه وسلم في الغزوة فاذن له وقال له يا أحمى أشركنا في شئ من ذنائبك ولا نسأ

۲۸۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی اور ان سے فرمایا: اے میرے پیارے بھائی ہمیں اپنی کچھ دعا میں شریک کر لینا اور ہمیں بھلا مت دینا۔

۲۸۹۵ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وكثيعة عن شيبان ثنا يزيد بن حازون عن عبد الملك بن أبي سليمان عن أبي سليمان عن صفوان ابن عبد الله بن صفوان قال وكنا نخصه اننا ابي الزدراء وصلى الله تعالى غنه فانا هما فوجدنا الزدراء ولم نجدنا الزدراء فقال له يزيد الخ العام قال بعة فاذع الله لنا صحيح قال النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول دعوة فمراء منسجاة لاجنه يظهر الغيب عند راسه ملك يؤمن على دعائه فكلما دعا له يخبر قال آمين ولك مثله قال ثم خرجت الي السوقي فليقت ابا الزدراء وصلى الله تعالى عنه فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك

۲۸۹۵ حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان میں حضور اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں وہ ان کے پاس گئے وہاں امّ درداء (ایچی ساس) کو پایا اور ابو الدرداء کو نہیں پایا۔ امّ درداء نے ان سے کہا تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو؟ صفوان نے کہا: ہاں! امّ درداء نے کہا پھر ہمارے لیے بھڑی کی دعا کرنا اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم فرماتے تھے آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی پیچھے پیچھے عاقب میں قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا کے وقت آمین کہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے بھائی کی دعا کرتا ہے وہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہوگا۔ صفوان نے کہا پھر میں بازاری کی طرف گیا وہاں ابو الدرداء ملے۔

انہوں نے بھی نبیؐ سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کامل فضیلت ثابت ہوئی کہ محبوب رب کائنات نے اپنے لئے دعا کرنے کی ان سے درخواست کی نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل مشغول سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔

۶: بَابُ مَا يُؤْجِبُ الْحَجَّ

باب: کوئی چیز حج واجب کر دیتی ہے؟

۲۸۹۶. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُزَوَّانُ بْنُ نَعْلَانٍ ع. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا وَكَيْعُ بْنُ سَائِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ بُرَيْدٍ الْأَمْكَنِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ الشَّلُّ

وَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحَجُّ قَالَ الْعُمْرُ وَالشَّعْتُ قَالَ وَكَيْعُ بْنُ سَائِرٍ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالشَّعْتُ نَحْوُ الشَّلِّ ۲۸۹۷. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَرَسِيُّ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ قَالَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَاجُّ (من استطاع إليه سبيلاً) سوارى ہو۔

خاصۃ الباب ☆ استطاعت سے مراد ہے کہ کھانا اور سواری کا خرچہ اور جتنے دن حج میں گزارے جائیں گے اتنی مدت یہی بچوں کا خرچہ اور پائوں کا انتظام ہو تو حج فرض ہو گیا۔

۷: بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

باب: عورت کا بغیر ولی کے حج کرنا

۲۸۹۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْفِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَ ابْنِهَا أَوْ ابْنَتِهَا أَوْ ابْنَتِهَا أَوْ رَجُلٍ أَوْ دَخَلَ مَحْرَمٌ

۲۸۹۹. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْفِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَ ابْنِهَا أَوْ ابْنَتِهَا أَوْ ابْنَتِهَا أَوْ رَجُلٍ أَوْ دَخَلَ مَحْرَمٌ

۲۹۰۰. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَقَّاقِ ثَنَا

۲۸۹۸. حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین یوم یا اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کا والد یا بھائی یا بیٹا یا خاوند یا اور کوئی محرم ساتھ ہو۔

۲۸۹۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی مسافت سفر کرنا حلال نہیں ہے۔

۲۹۰۰. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ان خرنج حذقی عفرؤ نؤ ذنار الله سمع انا معبد ومولى
انس عساب عى انس عتاب قال جاء اغراضى الى السى ﷺ
قال انس كُنْتُ ملى عُرْوَةَ كَذَا وَكَذَا وامر اتى حاتة قال
فارجع معها

خلاصہ الباب ۱۶ : مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ اکیلے سفر کرنا یا کسی غیر محرم کے ساتھ سفر پر جانا سخت گناہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین دن یا اس سے زائد سفر بغیر محرم کے ناجائز ہے بعض علماء کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر مطلق سفر بغیر محرم کے حرام ہے علامہ طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت کے لئے سفر حج اور عمرے کے واسطے بغیر محرم کے جانا جائز نہیں البتہ ہجرت بغیر محرم کے بھی کر سکتی ہے کیونکہ دارالحرب میں اس کے لئے ظہر ناجائز ہے۔

باب: حج کرنا عورتوں کے لئے جہاد ہے

۸ : بَابُ الْحُجِّ جِهَادُ النِّسَاءِ

۲۹۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادًا قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ
جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ

۲۹۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ الْقُضَيْمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ثَمَّةَ مَلَمَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحُجُّ جِهَادٌ كُلُّ صَعِيبٍ

خلاصہ الباب ۱۷ : ان احادیث مبارکہ میں عورت کے حج کو جہاد سے تعبیر فرمایا بلکہ ہرنا تو اس و کمزور کے لئے حج و جہاد فرمایا ہے۔

باب: میت کی جانب سے حج کرنا

۹ : بَابُ الْحُجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

۲۹۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عِدَّةٌ مِنْ
شُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ
لَتَبِكَ عَنْ شُرْمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شُرْمَةُ فَإِنْ
قَرَّبْتُ لِي قَالِ هَلْ حَلَلْتُ فَقَالَ لَا قَالَ فَاصْنَعِي هَذِهِ

۲۹۰۳ : حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے سنا کہ ایک مرد کہہ رہا ہے کہ ایک شہر مد کی طرف سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر مد کون ہے؟ کہنے لگا میرا رشتہ دار ہے فرمایا: کبھی تم نے خود (اپنے لئے) حج کیا کہنے لگا نہیں فرمایا پھر یہ حج

عن ناسک لم یخ عن خرومة۔

اپنی طرف سے کرو اور شرم کی طرف سے حج پھر کرنا۔

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّغَمَانِيُّ قَا عَن
الرَّؤَافِ بْنِ ثَابِتٍ شُعْبَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُونُسَ
بْنِ الْأَصَمِ عَنْ ابْنِ غَسَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
فَقَالَ أَمَحُجُّ عَنْ أَبِي؟ قَالَ بَعَثَ خُجَّ عَنْ ابْنِكَ فَإِنْ لَمْ تَرُدَّهُ
حِينَئِذٍ لَمْ تَرُدَّهُ شَرًّا

۲۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَا
غُفَّانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي الْعَوْتِ بْنِ خُصْبٍ (رَحَلُ
بِسِ الْفَرُوعِ) أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَثَّابٍ عَنْ
أَبِيهِ مَاتَ وَلَمْ يَخُجْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُجَّ عَنْ ابْنِكَ وَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ كَذَلِكَ الصِّيَامُ هِيَ الذَّرُّ يَنْقُضِي عَنْهُ

خلاصۃ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوسرے آدمی کی طرف سے نائب بن کر حج کرنا درست ہے البتہ
اس میں اختلاف ہے کہ حج بدل کے لئے پہلے کرنا فرض ہے یا نہیں۔ امام شافعی و احمد کا مذہب یہ ہے کہ حج بدل و کر سہل
جس نے پہلے فرضی حج کیا ہو ورنہ حج بدل جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک و سفیان ثوری کا یہ مذہب ہے کہ اگر کسی
نے پہلے حج نہ کیا ہو پھر بھی حج بدل نائب بن کر سکتا ہے۔ حدیث ۲۹۰۵ کا باپ کے احسانات جیسے پر بہت ہوتے ہیں اس
لئے اولاد کو چاہئے نیک اعمال کر کے ان کو ثواب پہنچائے یہ بھی ایک قسم کا حسن سلوک ہے قرآن کریم اور احادیث میں
ماں باپ کے ساتھ بھلائی کا بہت حکم ہے۔ اس کی طرف سے حج و عمرے کرنا بھی حسن سلوک ہے اور اگر انہوں نے حج
فرض نہیں کیا تو اولاد ان کی طرف حج و عمرے کرائے البتہ نماز و روزہ میں ان کی نیابت درست نہیں۔ معمولی سی بات بھی
ایسی زبان سے نہ اٹکالے جس سے ان کو تکلیف ہو حتیٰ کہ کسی کے ماں باپ کو گالی دینے کی اجازت نہیں کہ وہ جو باپ اس کے
ماں باپ کو گالی دے گا تو گویا کہ اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی ہے۔

چاپ: زندہ کی طرف سے حج کرنا جب اس

۱۰۔ بَابُ الْحَجِّ عَنْ الْحَيِّ إِذَا

میں ہمت نہ رہے

لَمْ يَسْتَطِعْ

۲۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ
نَحْمَةَ قَالَ قَا وَكُنَّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الثُّمَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ

۲۹۰۶۔ حضرت ابو یزید عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَسْرُو نِسْ اَوْسٍ عَنْ اُمِّ رُوَيْسٍ الْعُفْلِيِّ اَنَّ اَبِي النَّسْرِ ؓ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ اِمْرَاً شَهِجَ كَثِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الطَّلْعَ فَلَا خِيَجَ عَنْ اَيْتِكَ وَاعْتَمَرَ۔

۲۹۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُشْمَانِيُّ لَنَا عَنْ اَمْرِئِ بْنِ اَلْمُرَادِ عَنْ عَنِ اَلرُّخْمِ اَنَّ اَلْحَارِثَ بْنَ عِيْشَانَ نَسِ اُمِّ رُبَيْعَةَ اَلْمَعْرُومِيْنَ عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ اَلْغَدَادِ نَسِ حَكِيْمٍ اَلْاَنْصَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُزَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيْشَانَ اَنَّ اَمْرَاً مِنْ خَلْعِهِمْ جَاءَتْ اَلنَّبِيَّ ؐ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ؐ اِنَّ اَمْرَاً شَهِجَ كَثِيْرًا قَدْ اَفْرَضَ فَرِيْضَةَ اللَّهِ عَلَيَّ عِمَادَهُ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَدَاتُهَا فَيُهْلُ بِخُرُؤٍ عَنْهُ اِنْ اَوْقَبَهَا عَنْهُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ؐ نَعَمْ ۔

۲۹۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُسَيْبٍ لَنَا اَبُو حَالِدٍ اَلْاَحْمَرُ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عِيْشَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنِيْ خُضَيْمُ بْنُ عُوْبَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِي الْفَرَكَةَ الْحَجَّ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَجْعَلَ اَنْ يَخِيَجَ اِلَّا مَغْرِبًا فَصَبَتْ سَاعَةٌ ثُمَّ قَالَ خِيَجَ عَنْ اَيْتِكَ

۲۹۰۹ : حَدَّثَنَا عَنْ اَلرَّخْمَنِ بْنِ اَبِي رَاهِيْمٍ اَلدَّمَشَقِيُّ لَنَا اَلْوَيْلِدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا اَلْاَزْدِيُّ عَنْ اَلْاُخْرِيِّ عَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ اَبِي عِيْشَانَ عَنْ اَخِيهِ اَلْفَضْلِ اَنَّ كَثَارَ رَذَفَ رَسُوْلَ اللَّهِ ؐ عِدَادًا اَلشَّخَرَةَ فَاتَتْهُ اَمْرَاً مِنْ خَلْعِهِمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اِنْ فَرِيْضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَيَّ عِمَادَهُ اَفْرَضَ لِيْ اَنْ يَخِيَجَ كَثِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُوَكِّبَ اَلْاَخِيَجَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيَّ اَيْتِكَ دِيْنٌ فَصَبَتْهُ۔

خلاصہ الباب ☆ یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ اور اکثر فقہاء کرام کا۔ حدیث ۲۹۰۹ مطلب یہ ہے کہ جس طرح قرض اور حقوق العباد جو ماں باپ پر ہیں ان کو ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح حقوق اللہ بھی کہ وہ اللہ کا قرض ہے باپ پر۔

۱۱ : بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

بَابُ مَا بَالِغُ كَاجِجِ كَرْنَا

۲۹۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حج کے دوران ایک خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا اے اللہ کے رسول اس کا حج ہو جائے گا فرمایا: جی ہاں اور ثواب تمہیں ملے گا۔

۲۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نَعْدَابَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُكَّكَرِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعْتُ ابْنَتِي صَبًا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَهِيَ حَبْطَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهَدَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اخْرُجْ

خلاصہ: الباب ۱۱۔ اس حدیث سے بچے کے حج کا صحیح ہونا معلوم ہوا بلکہ ہر قسم کی عبادت بچے کی طرف سے صحیح ہے اور ان عبادات کا ثواب نا پاپ اور دوسرے ولی کو ملتا ہے۔

۱۲ : بَابُ النُّفْسَاءِ وَالْخَالَصِ

بَابُ: حَيْضٍ وَنَفَاسٍ وَالِی عَوْرَتِ جِجِ كَا

احرام باندھ سکتی ہے

نَهْلُ بَالِغِجِ

۲۹۱۱۔ ام المومنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو شجرہ (ذوالحلیہ) میں نفاس آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ابوبکر سے فرمایا کہ ان سے کہو غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ عَنَابَةَ قَالَ قَسَمْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا بِمَكْرٍ أَنْ يَأْتِيَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَنَهْلُ

۲۹۱۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے نکلے ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس ان کے ساتھ تھیں۔ شجرہ (ذوالحلیہ) میں ان کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا کہ اسماء سے کہو غسل کر لے پھر حج کا احرام باندھ لے اور قدام و افعال کرے جو حاجی کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ مَالٍ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ عَنَابَةَ عَنْ ابْنِ مَكْرٍ أَنَّهُ حَرَّحَ حَامِرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَوُلِدَتْ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَكْرٍ فَأَتَى أَبُو مَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ نَهْلُ سَالِحٍ وَنَضَعُ مَا يَضَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَنْظُرُ مَا لَيْتَ

۲۹۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کی ولادت کے بعد نفاس آیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیج کر مسئلہ

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ عَنَابَةَ عَنْ حَامِرٍ قَالَ قَسَمْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَكْرٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى

النَّسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرُهُ أَنْ تَغْسِلَ وَتَسْتَشْرِفَ
 مَنُوبٌ وَتَهْلُ .
 اور یافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: غسل کر لے اور کپڑے کا
 لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔

خلاصۃ الباب : اگر عورت کو احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو سارے مناسک حج کر سکتی ہے سوا
 طواف کے کہ وہ پاک ہونے اور غسل کے بعد کرے گی۔

باب: آفاقی کی میقات کا بیان

۲۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: احرام باندھیں اہل مدینہ
 ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے
 حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہ تین قومیں نے خود اللہ
 کے رسولؐ سے سنیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے
 رسولؐ نے فرمایا: اہل یمن یلمم سے احرام باندھیں۔

۲۹۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: اہل
 مدینہ کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور
 اہل شام کے لئے جحفہ ہے اور اہل یمن کے لئے یلمم
 ہے اور اہل نجد کے لئے قرن ہے اور اہل مشرق کے لئے
 ذات عرق ہے پھر فرمایا اے اللہ ان کے قلوب کو (ایمان
 و اعمال صالحہ کی طرف) متوجہ فرما دے۔

خلاصۃ الباب : میقات اس مقام و کتبے ہیں جہاں حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہے اور بغیر احرام کے اس سے
 آگے بڑھنا جائز ہے۔ اس حدیث میں میقاتوں کا ذکر ہے۔

باب: احرام کا بیان

۲۹۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پاؤں
 رکھا اور سواری سیدھی ہو گئی تو آپؐ نے لبیک پکارا مسجہ
 ذوالحلیفہ کے پاس۔

۱۳: بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَلْفَاقِ

۲۹۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نَافِعٍ
 عَنْ أَبِي غَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ دِي
 الْحَلِيفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحُفَّةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ
 وَقَالَ عَنِ اللَّهِ لَنَا هَذِهِ الثَّلَاثَةُ فَهَذَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحِلُّ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَمٍ

۲۹۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكِيعٌ نَا الرَّاهِطِيُّ نَا
 بَرْبَدٍ عَنْ أَبِي الرَّثِيمِ عَنْ حَامِرٍ قَالَ خَطَبَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ دِي الْحَلِيفَةِ
 وَ يُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْخُفَّةِ وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ
 يَلْمَمٍ وَيُهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَيُهْلُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ مِنْ
 ذَاتِ عَرَقٍ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَلَا فُقِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَقْبَلْ
 بِقُلُوبِهِمْ

۱۴: بَابُ الْإِحْرَامِ

۲۹۱۶: حَدَّثَنَا مُعَوِّذُ بْنُ سُلَيْمَةَ الْعَدَنِيُّ نَا عَدْنُ الْعَرِينِيُّ
 مُحْسَنُ الدَّرَاوَزْدِيُّ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَمْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
 أَبِي غَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَذْهَلَ رَحْلَهُ فِي الْقَرْنِ
 وَاسْتَوَتْ بِهِ رِاحِلَتُهُ أَهْلٌ مِنْ عِنْدِ مُسْجِدِ دِي الْحَلِيفَةِ

۲۹۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَحِيدِ قَالَا لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنِ ابْنِ أَبِي نُسَيْرٍ عَنْ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ
نَاسِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَّا ابْنِي عَبْدُ نَصَابٍ مَافَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ فَاتَمَّتْ قَالَ
لَتَبِكَ بِغُفْرَةٍ وَحُجَّةٍ مَعَا وَذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ .

۲۹۱۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ شجرہ (۳۰ اکتیدہ) میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اونٹنی کے پاس تھا۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو
آپؐ نے فرمایا: اے اللہ میں آپؐ کی بارگاہ میں حج اور
عمرہ کی بیت وقت نیت کر کے حاضر ہوں اور یہ چیت
الوداع کا موقع تھا۔

خلاصۃ الباب : افضل یہ ہے کہ نماز کے بعد تلبیہ پڑھے لیکن اگر کچھ دیر بعد یا سواری پر سوار ہونے کے بعد
تلبیہ پڑھا تب بھی کوئی حرج نہیں۔

۱۵ : بَابُ التَّلْبِيَةِ

۲۹۱۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَسَّدٍ قَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَاعِقٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ تَلَفَّضْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ
لَتَبِكَ اللَّهُمَّ لَتَبِكَ لَتَبِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَبِكَ إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْمِيهِ فِيهَا لَتَبِكَ لَتَبِكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْحَبْرُ فِي يَدَيْكَ لَتَبِكَ وَالرَّغَا أَبَاكَ وَالْعَمَلُ .

۲۹۱۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں
نے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ آپؐ فرما
رہے تھے لَتَبِكَ اللَّهُمَّ لَتَبِكَ لَتَبِكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَتَبِكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا
شَرِيكَ لَكَ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی
پڑھتے تھے لَتَبِكَ لَتَبِكَ وَسَعْدِيكَ وَالْحَبْرُ فِي يَدَيْكَ
لَتَبِكَ وَالرَّغَا أَبَاكَ وَالْعَمَلُ .

۲۹۱۹ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْمَدَ قَنَا مَوْلَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَنَا
شُعْبَانُ عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَارِثٍ قَالَ كَانَتْ ثَلَاثَةٌ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَبِكَ اللَّهُمَّ لَتَبِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَبِكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

۲۹۱۹ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: لَتَبِكَ
اللَّهُمَّ لَتَبِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَبِكَ إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

۲۹۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَسَّدٍ
قَالَا لَنَا وَكَانَ لَنَا عِنْدَ الْعَرَبِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَةِ لَتَبِكَ اللَّهُ الْحَقُّ لَتَبِكَ .

۲۹۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
تلبیہ میں یہ بھی ارشاد مبارکہ فرمایا کہ: لَتَبِكَ اللَّهُ الْحَقُّ
لَتَبِكَ

۲۹۲۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عُمَيْرَةَ عَنْ عُرَيْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

۲۹۲۱ : حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں جو (شخص بھی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا

ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے دونوں کناروں تک سب پتھر درخت اور ڈھیلے بھی (اس کے ساتھ) تلبیہ کہتے ہیں۔

سَعْدُ السَّاعِدِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَذْبٍ بَلَّغِي أَتَى مَاءً عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا

پاپ: لیبک پکار کر کہنا

۱۶: بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۲۹۲۲: حضرت سابع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو تلبیہ بلند آواز سے کہنے کا حکم دوں۔

۲۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرُونٍ ابْنُ عَبْدِ تَابِثَانَ بْنِ غَسْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَوَّازِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَنْ حَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ السَّيِّدِ ﷺ قَالَ أَمَّا جِبْرِائِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُرَافِقَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِأَلْفِ لَالٍ

۲۹۲۳: حضرت زید بن خالد جلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد! اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دو کیونکہ تلبیہ حج کا شعار (اور نشانی) ہے۔

۲۹۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنِ الْمَطْلَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُطْبِ عَنْ حَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْخُضَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا جِبْرِائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرَّ أَصْحَابُكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شَعْرِ الْحَجِّ

۲۹۲۴: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ (دوران حج) کون سا عمل سب زیادہ فضیلت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: پکار کر لیبک کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔

۲۹۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُسْتَدِرُّ الْحَرَامِيُّ وَبِقُوتِ بْنِ خَمِيدٍ أَنَّ كَاسِبَ بْنَ ثَابِتٍ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ غَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزْوَاعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ أُمَّ الْأَعْصَمِ الْفُصْلُ قَالَ الْفَحْ وَالْحُ وَالْحُ

خلاصہ الباب: مردوں کے لئے حکم ہے کہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں اور خنیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا واجب ہے اس کے ترک پر دم واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی دم واجب ہوتا ہے۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک تلبیہ سنت ہے عورت تلبیہ آہستہ پڑھے۔

پاپ: جو شخص محرم ہو

۱۷: بَابُ الظَّلَالِ لِلْمَحْرَمِ

۲۹۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۲۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُسْتَدِرُّ الْحَرَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَامِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ فَالْوَالِدَا

فرمایا: جو محرم بھی رضا الہی کے لئے دن بھر تکبیر کہتا رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو تو سورج اس کے گناہوں کو لئے کر غروب ہوگا اور وہ (گناہوں سے) ایسا (پاک صاف) ہو جائے گا جیسا اسکو انکی والدہ نے جاتا تھا۔

پاب: احرام سے قبل خوشبو کا استعمال

۲۹۲۶ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ احرام سے قبل احرام کے لئے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور جب احرام کھولا اس وقت طواف اضافہ سے قبل بھی میں نے خوشبو لگائی۔ سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۹۲۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تکبیر کہتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۲۹۲۸ ام المومنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ احرام کے تین روز بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔

خلاصۃ الباب :- دوران احرام خوشبو لگانا ناجائز ہے البتہ احرام سے قبل خوشبو لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمادی ہیں لیکن فقہاء کرام نے اسکی وضاحت فرمائی ہے کہ ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے۔ یہ مذہب امام مالک و شافعی کا ہے اور امام ابوحنیفہ تو یہاں تک فرماتے ہیں جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے تو فدیہ دینا واجب ہے۔

پاب: محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے؟

۲۹۲۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص عمامہ شلوار ٹوپی اور موزہ نہ

عاصم بن عمر بن حفص عن عاصم بن عمر بن حفص عن عاصم بن عبد اللہ بن عامر بن زبید عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ما من محرم مضج لہ یومۃ یلتقی حتی لعب الشمس الا عات مذنوبہ فعدا کذا کذا ولدتہ ائمة

۱۸. بَابُ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۲۹۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَائِيَانِ عَنْ غَيْبَةِ . وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ حَمِيْدًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ طَلَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِاحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحَدِّ قَبْلِ أَنْ يُغَيِّصَ قَالَ شَيْبَانُ بَدِئْتُ هَاتَيْنِ

۲۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَائِيَانِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَتَفَنِي أَنْظُرَ إِلَى وَبِضِ الطَّيِّبِ فِي عِمَارِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَلْتَمِسُ

۲۹۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَسَائِيَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَتَفَنِي أَرَى وَبِضِ الطَّيِّبِ فِي مَقْرَفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثَةِ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۹. بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

۲۹۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ نَسَائِيَانِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمِصَّ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الشَّرَاوِثَ وَلَا الرِّسَّاسَ وَلَا الْخُفَّاءَ وَلَا

ابن لا یجد فیلس فلیس خفی ویقطعہما شعل من
الکغیس ولا تلتسوا من الثیاب شیئا منه الزعفران او
الوزن۔
۲۹۳۰ - حدثنا ابو فضیل ثنا مالک بن انس عن عبد
الله بن دینار عن عبد الله بن عمر انه قال بھی رسول الله
ان یلبس المنحرم ثوبا مضبوعا بوزن او زعفران

۲۹۳۰ - حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو دروس اور
زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ۱۰ علماء نے کہا ہے کہ جن چیزوں کا اس حدیث میں ذکر ہے محرم کے لئے ان کا پہننا جائز ہے۔

۲۰ : بَابُ الشَّرَاوِيلِ وَالْخَفِيِّ لِلْمَحْرَمِ إِذَا

لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ

۲۹۳۱ - حدثنا هشام بن عمارٍ ومحمد بن الصباح قالا
ثنا شفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن حماد بن زيد
ابن السعدي عن ابن عباس قال سمعت النبي ﷺ
يخطب قال هشام على المشرك قال من لم يجد إزارا
فليس سراويل ومن لم يجد نعلين فليس خفي
وقال هشام في حديثه فليس سراويل إلا أن يلفه۔

۲۹۳۲ - حدثنا ابو فضیل ثنا مالک بن انس عن نافع
وعن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله قال من
لم يجد نعلين فليس خفی ویقطعہما شعل من الکغیس

خلاصۃ الباب ۱۰ اگر کرام کا کسی طرح نہ ہو اور محل ہے کہ پہلے ہوئے کپڑے پہننا محرم کے لئے جائز نہیں۔

۲۱ : بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ

۲۹۳۳ - حدثنا ابو سفيان عن ابن شهاب عن عبد الله بن
اذنيس عن محمد بن اسحاق عن يحيى بن عمار عن عبد
الله بن الزبير عن ابنه عن أسماء بنت أبي بكر وصی الله
تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كنا بالمعرج بولنا فجلس رسول الله صلى

۲۹۳۳ - حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ
کے ساتھ تھے جب عرج (نامی جگہ) پہنچے تو رسول اللہ بیٹھ
گئے۔ سیدہ عائشہ بھی آپ کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں اور میں
ابوبکر کے ساتھ بیٹھ گئی اس سفر میں ہمارا اور حضرت ابوبکر کا
اونٹ ایک ہی تھا جو حضرت ابوبکر کے غلام کے پاس تھا

اللہ علیہ وسلم وعائشہ رضى الله تعالى عنها انی حنہ
 وانا الی حب اسن محجر وکانت رمالثا ورمالہ اونی محجر
 واحسنہ مع غلام اونی محجر ، فان قطع الغلام ولیس معه
 معینہ فقال له ابن معینک ، فان اقللته الذراجه فان
 معک معین واحد تصلہ فان قطع نظرتہ ورسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول انظرؤا انی هذا المنحوم منا
 یضغ

(کیونکہ تینوں باری باری سوار ہوتے تھے) اسنے میں غلام
 آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابو بکر نے اس سے
 کہا تمہارا اونٹ کہاں؟ کہنے لگا رات میں گم ہو گیا۔ حضرت
 ابو بکر نے فرمایا تمہارے پاس ایک ہی اونٹ تھا وہ بھی گم
 کر دیا (حالانکہ ایک اونٹ کی حفاظت قطعاً دشوار نہیں)
 اور حضرت ابو بکر اس غلام کو مارنے لگے اور رسول اللہ
 فرمانے لگے کہ اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ﴿۲﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ احرام کی حالت میں لڑائی جھگڑا کرنا اور مار پیٹ
 کرنا سب منع ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿فَلَا رِفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ ۲

پاؤں: محرم سر دھو سکتا ہے

۲۲ : بَابُ الْمُنْحَرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

۲۹۳۳: حضرت عبداللہ بن جہین فرماتے ہیں کہ حضرت
 عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن عذر رضی اللہ عنہما
 کا مقام ابواء میں اختلاف ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس
 نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے
 فرمایا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔

۲۹۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ
 عَنْ اَبِي رَاحِمٍ اَنِي عِنْدَ اللَّهِ نَحْنُ خَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ اَنْ عِنْدَ اللَّهِ اَنِي
 عَنَسِي وَ الْمَسُورُ مَنْ مَخَرَجَهُ اَخْبِلًا بِالْأَنْبَاءِ فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ
 نَحْنُ عَنَسِي يَغْسِلُ الْمُنْحَرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمَسُورُ لَا يَغْسِلُ
 الْمُنْحَرِمُ رَأْسَهُ

آخر ابن عباس نے مجھے ابوالعباس انصاری سے
 یہی بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دو ٹکڑی
 کے درمیان کپڑا لگا کر غسل کر رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا
 تو فرمانے لگے گو ان ہو؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن جہین
 ہوں مجھے عبداللہ بن عباس نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے
 دریافت کروں کہ نبی بحالت احرام سر کیسے دھوئے تھے؟
 فرماتے ہیں کہ ابوالعباس نے کپڑے پر جو آڑ تھا ہاتھ رکھ کر
 ڈرا پیچے کیا یہاں تک کہ مجھے انکار دکھائی دینے لگا پھر جو
 آدمی آپ پر پانی ڈال رہا تھا اس سے فرمایا پانی ڈالو اس
 نے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے ہاتھوں سے سر ملایا اور آگے
 پیچھے لے گئے پھر فرمایا میں نے نبی گواہی ہی کرتے دیکھا۔

فَارْسَلَنِي بَنُو عَنَسٍ اِلَى أَبِي الْيَزِيدِ الْاَنْصَارِيِّ
 اَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَحَّدَنِي يَغْسِلُ تَيْنَ الْقُرْبُسِ وَهُوَ يَسْتَحِرُّ
 يَدَوْبِ فَمَسَّحْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا ؟ قُلْتُ اَنَا عِنْدَ اللَّهِ نَحْنُ
 خَيْبٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ نَحْنُ عَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا اَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُنْحَرِمٌ قَالَ فَرَضَ لَوْ الْيَزِيدُ بَدَأَ
 عَلَى الْقُرْبِ فَطَأَطَا حَتَّى بَدَأَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَسْأَلُ
 بِضُئْ عَلَيْهِ اَضْبَحَ هَصْبُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَكَ رَأْسَهُ
 بِيَدَيْهِ فَاقْلَبَ بِهِمَا وَاقْتَرَبَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَغْسِلُ

☆ خلاصۃ الہام کی حالت میں خوشبو دار چیز سے سراور دازمی کو دھونا جائز نہیں بلکہ یہ ف پانی سے دھوئے۔

باب: احرام والی عورت اپنے چہرہ

٢٣٠ : بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ تَسْبِيلُ الثُّوبِ عَلَى

کے سامنے کیڑا لگائے

وَحُجَّتُهَا

۱۴۹۳ھ میں انہیں سید عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بحالت احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں جب کوئی سوار ملتا تو ہم اس کے اوپر سے کپڑے چھڑوں کے سامنے کر لیتیں جب ہم آگے گزر جاتے تو ہم کپڑا ہٹا لیتیں۔

٢٩٣٥ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد بن فضيل عن يونس بن أبي داود عن محمد بن مجاهد عن عائشة قالت سألت رسول الله ﷺ ونحن مخرجون فإدا لقينا الزبكر استدنا فإدا سمعنا فوق رؤسنا فإدا حاورنا رفعناها

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَابِعَهُ اللَّهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي رَيْدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي رَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ السباب عورت کو حالت احرام میں نہ کھلا رکھنا چاہئے البتہ اگر گھڑیاں وغیرہ باندھ کر چھید سا بنا کر پہن امانہ پر لٹکا دے بشرطیکہ کپڑا منہ پر نہ لگے تو جائز ہے۔

٢٣ : بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ

پاپ: حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عید المطلب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا چلو بھی چلو آپ کو حج سے کیا بات مانع ہے۔ فرمانے لگیں میں بیمار عورت ہوں مجھے خدشہ ہے کہ درمیان بیماری کی وجہ سے رو نہ جاؤں (اور حج پورا نہ کر سکیں) آپ نے فرمایا احرام باندھ لو اور یہ شرط ٹھہرا لو کہ جہاں میں رو جاؤں (بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکیں) وہی میرے حلال ہونے (اور احرام ختم کرنے) کی جگہ ہوگی۔

٢٩٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَسْرَ بْنَ أَبِي ح
وَحْدَنَا أَبُو سَكْرٍ أَنَّ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٌ عَنِ اللَّهِ بْنِ نَسْرٍ ثَابِتٌ
عَنْ غُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّهَيْرِ عَنْ
حَدَّثَهُ (قَالَ لَا أَفَرِّقُ أَتَمَاءَ ثَابِتٍ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ سَعْدٍ ثَابِتٍ
عَوْفٍ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَاعَةِ ثَابِتٍ عَنِ
الْمُطَّلَبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ يَا عَمَتَاهُ مِنَ الْحَجِّ، فَقَالَتْ إِنَّا
أَصْرَفْنَا سَفِينَةً وَآخِافَ الْحَسَنِ ثَابِتٍ فَاخْرَمَنِي وَاسْتَرْعَضَنِي
إِنَّ مَحَلَّكَ حَيْثُ خَبَرْتُ

۱۹۳۷ء: حضرت شہادت فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول میرے پاس تھک لیف لائے میں بیمار تھی فرمایا: امسال تمہارا حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں بیمار ہوں۔ فرمایا: حج کیلئے چلو اور احرام میں

٢٩٣٤. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا محمد بن فضيل
وكنيع عن هشام ابن عروة عن أبيه عن ضاعة قالت
دخل علي رسول الله ﷺ وأنا شاكية فقال أمانتي بيدي
شحة العمام فقلت إن لي لعليلة يا رسول الله قال خشي

وقولہی محلّی حیث تخصّی۔
یوں کہو کہ جہاں آپ مجھے روک لیں (بتار ہو جاؤں)
وہیں حلال ہو کر احرام شتم کرونگی۔

۲۹۳۸ حدثنا أبو یوسف یحییٰ بن ابی حنبلہ قال قال عاصم
عن ابن خریج الخسریّ أبو الزبیر أنّہ سمع طاووساً وعکرمہ
لحدّثنا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال جاءنا
صباحاً بنت الزبیر ابی عبد المطلب وسؤل اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فسالته انی امرأة فطیلة وانی أؤید الحبح
فکفب أهل قال اهلنی واخسر طی ان محلّی حیث
حسنی

۲۹۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
حضرت صباحہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور عرض کیا میں بتا رہی ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے
تو میں کیسے احرام باندھوں۔ فرمایا: احرام باندھنے میں
یہ شرط کر لو کہ جہاں مجھے آپ (اللہ تعالیٰ) روک دیں
وہیں احرام کھول دوں گی۔

خلاصۃ الباب :- معلوم ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح مرض کی وجہ سے احصار ہوتا ہے
اور احصار کا حکم یہ ہے کہ محرم کے لئے احرام سے باہر آنا جائز ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ مفرد بالحق ہے تو ایک بکری
اور قارن ہے تو دو بکریاں حرم بھیج دے جو اس کی طرف سے ذبح کی جائیں جب وہ ذبح ہو جائیں تو یہ حلال ہو جائے گا
اور دم احصار حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

پاب: حرم میں داخل ہونا

۲۹۳۹ حدثنا أبو یوسف یحییٰ بن ابی حنبلہ عن اسماعیل بن صبیح قال
سألتک عن حسن بن علی عن عبد اللہ عن عطاء بن غنم قال
کانت الانبیاء تدخل الحرم منشاء خفاة ويطوفون فالتفت
ويفضون المصابک خفاة منشاء

۲۹۳۹۔ حضرت عطاء بن عباس فرماتے ہیں کہ انبیاء حرم
میں برہنہ سر برہنہ پا (نگے سر، نگے پیر) داخل ہوئے اور
بیت اللہ کا طواف اور دیگر مناسک کی ادائیگی بھی برہنہ
سر برہنہ پا کرتے۔

پاب: مکہ میں دخول

۲۹۴۰ حدثنا علی بن محمد بن ابی حنبلہ عن معاوية بن غنیم
عن ابن عمر عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ کان
یدخل مکة من النبیة الغلیا وإذا حرج حرج من النبیة
السفلی

۲۹۴۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے تھے
بلندی (ذی طویٰ والی طرف) کی راہ سے اور جب نکلے
تو خیب سے۔

۲۹۴۱ حدثنا علی بن محمد بن ابی حنبلہ عن الغمری عن نافع عن
ابن عمر عن النبی ﷺ دخل مکة بهذا

۲۹۴۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن میں داخل ہوئے۔

۳۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتَاعُ الرِّزَاقِ أَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ وَدْبَةَ قَالَ قُلْتُ مَا رَأَيْتُ اللَّهَ هُنَّ تَرَوْنَ
عِزًّا وَذَالِكَ فِي حُجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِثْلَ لَانِهِ
فَلَا يَخُفُّ نَارَ لَوْ أَنَّ عَذَابَ يَحْيَى بَنِي كَعْبَةَ (بَنِي الْمُحَضَّصِ)
حَيْثُ فَاسَمْتُ فَرَيْشَ عَلَى الْخُفَرِ ، وَذَالِكَ أَنَّ سَيِّ كَعْبَةَ
حَالَتِ لَهَا رَيْشًا عَلَى سِنَى هَاشِمٍ إِنَّ لَا يَمُوتُ خَوْفُهُمْ وَلَا
يُبَاغُوهُمْ قَالَ مُعْتَمِرٌ قَالَ الرَّهْزَرِيُّ وَالْحَفْظُ الْوَادِي

خلاصۃ الکلام : اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا کیونکہ اختلاف دین و اختلاف دارین وراثت سے مانع ہوتے ہیں عقیل اور طالب دونوں مکہ میں حالت کفر میں تھے اور حضرت جعفر طلیحؓ مدینہ میں ان کے والد ابو طالب کفر کی حالت میں فوت ہوئے تھے تو طالب و عقیل دونوں نے جائیداد بیچ ڈالی تھی۔

٢٤ : بَابُ اسْتِئْذَانِ الْحَجَرِ

۲۹۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَاعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَا سَأَلُو مُعَاوِيَةَ بْنَ عَاصِمٍ الْأَخَوَلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَرْحَسٍ قَالَ وَثِقْتُ الْأَصْبَلِيَّ عُسْرَ بْنِ الْحَطَّابِ يَقْتُلُ
الْحَحْرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْتُلُكَ وَأَنْتَى لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَقٌّ لَا
نَضُرُّ وَلَا نَنْفَعُ وَلَا نُلَا أُنَى وَثِقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُكَ
مَا قُلْتُكَ

۲۹۳۳ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرُّبَيعِيُّ
عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَجِيئَنَّ هَذَا الْحَرُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنُفَّةٌ
عَيْنَانِ يَبْصُرُهُمَا وَلَنَأْسَانِ يَنْطِقُ بِهِ نَشْهَدُ عَلَى مَنْ يَسْتَلِمُهُ
حَرٌّ -

۲۹۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا حَالِي بَغْلَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَزَّازٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

اللہ ﷻ الحمر لہم وصنع شقیہ علیہ یکنی طویلاً ثم
القت فاذا هو بغمر بن الخطاب یکنی فقال یا غمر! ههنا
نکتب العزات

اور اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر
متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو رہے
ہیں تو فرمایا اے عمر یہاں آسو یہاں جاتے ہیں۔

۲۹۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍوَنِ الشُّرَحُ الْمَصْرِيُّ قَا
عَنْ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَحْمَرِيٍّ يُؤْنَسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ
مَنْ لَزِمَ الْبَيْتَ إِلَّا الرُّكْنُ الْأَمْسُودَ وَاللَّهُ يَبْهِي مَنْ لَخُوذَ
وَرِ الْخَمِيصِينَ

۲۹۳۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے کونوں میں
سے کسی کو نہ کا استلام نہ فرماتے تھے۔ سوائے حجر اسود کے
جو اس کے ساتھ ہے جو حج کے گھروں کی طرف (یعنی
رکن یمانی)۔

خاتمہ السراپ ☆ واقر بان جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر۔ وہ عقیدہ توحید پر کتنے پختہ تھے اور لوگوں کو
اس طرح سمجھا دیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو نہ چوما ہوتا تو ہم بھی نہ چومتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی شے و نقصان کا مالک نہیں ہے۔ افسوس ہوتا ہے ان لوگوں پر جو قبروں اور عمارات کو چومتے ہیں اور ان سے سوال کر
کے مشرک بنتے ہیں قبروں کو بوسہ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ حدیث ۲۹۳۳ یہ پھر موجدین حجاج کرام کے حق میں
گواہی دے گا جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اس پتھر کو چومتے مر گئے ہیں ان کے حق میں گواہی نہیں دے گا کیونکہ مشرک کی
حالت میں کوئی عبادت قبول نہیں۔

۲۸: بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمَخْجَبِهِ
۲۹۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ ثُمَيْلٍ قَا يُؤْنَسُ بْنُ
ثَكْبَرٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ الْوَائِلِ
عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَنَا أَطْفَانُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى غَيْرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ
نَسْخَحِينَ بِيَدِهِ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَخَذَ فِيهَا خِمَامَةً
عَيْنَانِ فَكَسَرَهَا ثُمَّ قَامَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ فَرَمَى بِهَا زَانَا
الْفُطْرَةَ

۲۹۳۷ حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مظنن ہو گئے تو آپ نے اپنے اونٹ پر طواف کیا آپ
حجر اسود کا استلام اس چھڑی سے کرتے تھے جو آپ کے
دست مبارک میں تھی۔ پھر آپ کعبہ کے اندر تشریف
لے گئے تو دیکھا کہ گلزلیوں نے بنا ہوا کبوتر ہے آپ نے
اسے توڑا اور کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر باہر پھینک
دیا میں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

۲۹۳۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍوَنِ الشُّرَحُ الْمَيَّاتَا عَنْ
اللَّهُ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُؤْنَسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ ابْنِ

۲۹۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

عند الله عي ابن عباس ان النبي ﷺ طاف في حجة الوداع على بعير يستلم الركنين سخحي
 ۴۹۳۹ حدثنا علي بن محمد لنا وكتبه - وحدثنا
 ۴۹۴۰ : حضرت ابو بکر بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
 فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر رہے
 ہیں اور اپنی لاشی سے حجر اسود کا استلام کر رہے ہیں اور
 لاشی کو چوم رہے ہیں۔

حدثنا عن عبد الوهاب بن الفضل بن موسى قال لنا معروف
 بن حمر بن الحارث قال سمعت ابا الفضل عامر بن وايلة
 قال رايت النبي ﷺ يطوف بالبيت على راحله يستلم
 الركنين معصحه وينقل المصاحف

تلاوت کتاب : طواف کرتے وقت جب بھی حجر اسود کے قریب سے گزرے تو اس کو بوسہ دینا سنت ہے۔ طواف
 کے بعد استلام حجر اسود سنت ہے اور دو رکعت نماز واجب ہے۔ اگر بوسہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر اس کو چوم لے اور اگر
 ہاتھ نہ لگ سکے تو چھری وغیرہ کا اشارہ اس طرف کر لے حجر اسود کے علاوہ باقی ارکان کا استلام مسنون نہیں ہے۔

۲۹ : بَابُ الرَّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ
 ۲۹۵۰ : حدثنا محمد بن عبد الله بن أحمد بن منبج
 وحدثنا علي بن محمد بن أحمد بن محمد بن غنيد قالنا ثنا
 الله بن عمر بن مافع بن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف بالبيت
 الطواف الاول رمل ثلاثة ومشى اربعة من الحجر الى
 الحجر
 وكان ابن عمر يبعثه

۲۹۵۱ : حدثنا علي بن محمد بن أحمد بن محمد بن غنيد
 عن مالك بن انس عن حفص بن محمد بن عبد الله بن عمر
 ان النبي ﷺ رمل من الحجر الى الحجر ثلاثا ومشى
 اربعة

۲۹۵۲ : حدثنا ابو بكر بن ابي شبة ثنا حفص بن عوف
 عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه قال سمعت

۲۹۵۲ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ان دو
 رملوں کا کیا مقصد؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا

فرمادی اور کفر اور کافروں کو قسم کر دیا اللہ کی قسم ہم جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیا کرتے تھے ان میں سے ایک عمل بھی مذکور کریں گے۔

۲۹۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام صلح حدیبیہ سے اگلے سال جب عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں داخل ہونے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ کل تمہاری قوم جہیں دیکھی گی وہ جہیں چست اور توانا دیکھے۔ چنانچہ جب صحابہ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا احلام کیا اور ریل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ ہی تھے جب رکن یمانی کے قریب پہنچے تو۔

عمر یقول فیہ الزملاء الال : وقد اعطى الله الاسلام وعلى الحُفَرِ وافضل وفتح الله فاندح حينا كنا نطعمه على عهد رسول الله ﷺ

۲۹۵۳: حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق انما معمر عن ابي حنيم عن ابي الطويل عن ابن عباس قال قال النبي ﷺ لاصحابه حين اوافوا دخول مكة في غنونه سعد الخديبية ان قومكم عدا سبوتكم فليروا لكم خلفا، فلما دخلوا المسجد استلموا الركن ورملوا والنبي ﷺ معهم حتى اذا بلغوا الركن اليماني الى الركن وقم رملوا حتى سلغوا الركن اليماني ثم مشوا الى الركن الاسود ففعل ذلك ثلاث مرات ثم مشى الازرع .

خلاصہ: باب ۱۰ ان احادیث میں ریل کا حکم بیان کیا گیا ہے ریل یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر سوڑھے طالتے ہوئے چلنا جیسے بہادر اور طاقت ور آدمی چلتے ہیں یہ ابتدائی تین پکڑوں میں کرتے ہیں اس کا سبب حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۳۰: باب الأضطباع
۲۹۵۴: حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف وقبصة قالنا ثنا سفیان عن ابن جريح عن عبد الحميد عن ابن بعلی بن أمية عن أبيه بعلی أن النبي ﷺ طاف مضطبعا . قال قبصة وعليه بُرقة .

خلاصہ: باب ۱۱ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور وایاں کندھا تک کر دے۔

۳۱: باب الطَّوَّافِ
۳۱: باب: حطيم كوطواف میں شامل کرنا (یعنی حطیم سے باہر طواف کرنا)

۲۹۵۵: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا غيث الله بن شؤسى ثنا سفیان عن أنس عن ابن الشغناء عن الأسود

۲۹۵۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق دریافت کیا

نہ بویڈ عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجحيم فقال هو من البيت قلت ما معنهم ان يذحلوه فيه قال عجزت بهم الثقة قلت فما شأن ماہ من نفعنا لا نضعه اليه الا بسلیم قال ذلك فعل قومك يذحلوه من شأنوا ويتنغوه من شأنوا ولولا ان قومك حديث عهد بمخيم محافة ان تغر قلوبهم لنطرت هل اغيروه فاذجل فيه ما انتقص منه وحملت ندم بالارض

فرمایا: یہ بیت اللہ کا حصہ ہے میں نے عرض کیا پھر لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا فرمایا ان کے پاس (حلال مال میں سے) خرچ نہ تھا میں نے عرض کیا کہ پھر بیت اللہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا کہ سیرجی کے بغیر چڑھنا نہیں جاسکتا۔ فرمایا: یہ بھی تمہاری قوم نے اسی لئے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں اور اگر تمہاری قوم کا زمانہ قفر قریب نہ ہوتا (یعنی قوسلم نہ ہوتی) اور یہ ذر نہ ہوتا کہ ان کے دل دور نہ ہو جائیں تو میں اس بات پر غور کرتا کہ کیا میں تہلیل لاؤں اس میں پھر میں جوگی ہے وہ پوری کروں اور اس کا دروازہ زمین پر کروتا۔

خلاصۃ الباب ☆ دوسری روایات میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کعبۃ اللہ کے دو دروازے بنا تا ایک مشرق کی جانب اور دوسرا غربی جانب لیکن فتنہ کے ڈر سے ایسا نہ کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایسا تعمیر کیا لیکن آپؐ کی شہادت کے بعد تاج بن یوسف نے اسے پہلی حالت پر کر دیا اور ابھی تک ویسا ہی ہے۔

۳۲ : بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی فضیلت

۲۹۵۶ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَيْمِدٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَمْعَيْنِ كَانَ كَمَنْ رَقِبَ

۲۹۵۶ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو گانہ ادا کرے اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

۲۹۵۷ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَالَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي سُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ هِشَامٍ بِسَائِلَ عطاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُنَافِ وَهُوَ يَقُولُ مَا لَيْتَ قَالَ عطاءُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُلُّ يَهُودٍ مُلْكًا فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ وَالْغُفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَتَسَا أَسْأَلُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَذَابُ النَّارِ! يُرْسَلُ تَوْفَرُشْتِ آ مِينَ كَيْتَ جِيں۔ جب عطاء حجر اسود پر پہنچے تو امین ہشام نے کہا اسے ابو محمد آپ کو اس رکن

۲۹۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا
نَا وَكُنَّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ ثَابِتٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ فَطَافَ مَائِثُ مَنَافَا
ثُمَّ صَلَّى وَتَحَنَّنَ (قَالَ وَكُنَّ بَعْضُ عِنْدَ الْمَقَامِ) ثُمَّ حَرَجَ
إِلَى الصُّفَا

۲۹۶۰ حَدَّثَنَا الْعَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَنَا فَرَعٌ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَيْ مَقَامِ
إِسْرَافِهِمْ فَطَافَ عَشْرُ بَارِ رَسُولِ اللَّهِ هَذَا مَقَامَ ابْنِ
إِسْرَافِهِمْ الَّذِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ - وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّى

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَا لَكَ بِهَذَا قَرَأَهَا
وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۚ قَالَ بَعْدُ

خلاصہ الباب یعنی حرم میں نمازی کے سامنے سے گزرنے میں مٹاؤ نہیں باقی جگہ پر نمازی کے سامنے سے گزرنے
منع اور سخت گناہ ہے۔ دو گنا نماز طواف کے بعد حلیہ کے نزدیک واجب ہے لیکن جہاں بھی جگہ ملے ادا کر لے۔

باب: بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

۲۹۶۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ بیمار
ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم
فرمایا کہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کریں۔
فرمائی ہیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور
اس میں سورہ والپُور وکتاب مستطوہ تلاوت فرما
رہے ہیں۔

۳۴: بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

۲۹۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَسْزُورٍ
عَنْ وَحِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مَسْزُورٍ وَاحْمَدُ بْنُ سَابٍ قَالَا ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ غُرَّةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا مَرَّحَتَا فَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَطُوفَ مِنْ
وَرَاءِ السَّاسِ وَهِيَ رَاكِبَةٌ قَالَتْ هَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي
إِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورُ وَكِتَابُ مَسْطُورٍ.

قَالَ ابْنُ مَاحَةَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ

۳۵ : بَابُ الْمُتَرَمِّمِ

چاپ: مترمم کا بیان

۲۹۶۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَلَفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الشَّيْخِ وَتَحَمَّاهُ فَمِنْ قُبْرِ الْكُفَّةِ فَقُلْتُ أَلَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ مِنَ الشَّارِ قَالَ أَعْبُدُ اللَّهَ مِنَ الشَّارِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَاسْتَلَمَ الرَّحْمَنَ ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْيَابِ فَأَلْقَى صَفْرَةً وَبَذَلَهُ وَخَذَهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا زَكَّيْتُ وَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

۲۹۶۲ : حضرت شعیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ طواف کیا جب ہم سات پکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے دو گانہ ادا کیا میں نے عرض کیا۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ ملے اور حجر اسود کا استلام کیا پھر حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان گزرے ہوئے اور اپنا سینہ اور دونوں ہاتھ اور رخسار اس کے ساتھ چمکادے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

۳۶ : بَابُ الْخَائِصِ تَقْضَى الْمَنَاسِكُ إِلَّا

چاپ: خاکصہ طواف کے علاوہ باقی

الطَّوَّافِ

مناسک حج ادا کرے

۲۹۶۳ . حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرٍمُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ غُنَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا سَرَفَ أَقْرَبْنَا مِنْ سَرَفِ حَضْرَتٍ فَدَحَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْكُفَى قَالَ مَالِكٌ لَقِيتُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ تَحْتَنُّهُ اللَّهُ عَلَى سَائِلَاتِ آدَمَ فَأَقْضَى لِمَنْ ذَكَرْتُكَ كُلُّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَنْظُرَ فِي بَالَيْتٍ .

۲۹۶۳ : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا جب مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حبش آنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا کیا حبش آ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی عیبوں کے لئے مقدر فرما دیا ہے (یعنی اعتباری نہیں ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم تمام ارکان ادا کرو البتہ بیت اللہ کا طواف مت کرو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے قربان کی۔

قَالَ وَصَحِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ مَا لَيْفٍ .

۳۷ : بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ

چاپ: حج مفرد کا بیان

۲۹۶۴ . حَدَّثَنَا جِسْمُ بْنُ عَسَدٍ وَابْنُ مَرْثَدٍ قَالَا سَمِعْنَا مَالِكًا قَالَ سَمِعْتُ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

۲۹۶۴ : ام المومنین سیدہ عائشہؓ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

عن عائشة أن رسول الله ﷺ أقرده الحبح

٢٩٦٥ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُوَافٍ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي حَقِّ غُرُورَةٍ
بِالرَّيْزِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ الْفُؤَادَ الْحَيَّ

۳۹۶۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَابِعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الذَّرِّيِّ وَحَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

٢٩٦٤ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَابِتُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الْعُمَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْتَمِرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسُولٍ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَغُثْمَانَ الْفُزَارِيِّ الْحَبَرِ

☆ تج تمین اقسام پر ہیں (۱) افراد

٣٨ : بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

٢٩٦٨ . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْهُمِيُّ لَا عُدَّةَ لَنَا عِنْدَ الْأَعْلَى
لَنْ عِنْدَ الْأَعْلَى لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
سَالِكٍ قَالَ حَرَّخَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَمِصْغُهُ
يَقُولُ لِيكَ عُمْرَةٌ وَحُجَّةٌ

٢٩٦٩ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ
عَنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَتَيْتُكَ بِمُعْتَبَرَةٍ وَحَتَّابَةٍ

٢٩٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرُونُ أَيْ شَيْبَةُ وَهَبُ بْنُ عَمْرٍاءَ قَالَا لَنَا شَيْبَانُ بْنُ غَزِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أبا وَائِلَ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنْ مَعَهُ يَقُولُ كُنْتُ وَخَلَا لَصْرِي فَإِذَا لَسْتُ

فَاَهْلَلْتُ بِالْحَيْحِ وَالْعَمْرَةَ فَسَمِعْتُ مُسْلِمًا ابْنُ رُبَيْعَةَ وَزَيْدًا
 نَزَلَ صُوحَاوًا وَاِذَا اَحْلَىٰ بَيْهَمَا حَبِيبًا بِالْفَادِيسَةِ لَقَالَا
 لِهَذَا اَصْلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَكَانَمَا حَمَلَا عَلٰی حَنَلَا بِكَلِمَتَيْهِمَا
 فَقَدَسَتْهُ عَلٰی غَيْرِ نَبِيٍّ اَلْحَطَّابُ فَدَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَقْبَلَ
 عَلَيْهِمَا فَلَا مَهْمَا ثُمَّ اَخْلَعَ عَلٰی قَالِ هُدَيْتَ لِبَشَّةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدَيْتَ لِبَشَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

فَالِ هُنَامَ فَيُ حُدَيْتَ قَالِ شَفِيقٌ فَكُنْزٌ مَا دَهَنَتْ
 اِلَا وَمَنْزُورٌ سَأَلَهُ عَنْهُ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَا وَكَيْعٌ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ وَحَالِيٌّ يَغْلِي
 فَاَلَوْ اَنَا اَلْاَعْمَشُ عَنْ شَفِيقٍ عَنْ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ قَالِ كُنْتُ
 حَدِيثٌ عَهْدَ بَصْرَايَةِ فَاسْتَمْتُ فَلَمْ اَلِ اَنْ اُخْبِتَهُمْ فَاَهْلَلْتُ
 بِالْحَيْحِ وَالْعَمْرَةَ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ

۲۹۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَا حِجَاخٌ عَنِ الْحَسَنِ
 نَسِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالِ اُخْبِرْنِي اَبُو طَلْحَةَ اَنْ رَسُوْنِي
 اللّٰهُ ﷺ قَرْنَ الْحَيْحِ وَالْعَمْرَةَ

خلاصۃ السراپ ✽ حنفیہ کے نزدیک حج قرآن افضل ہے اس کے بعد جمع افضل ہے پھر ان کے بعد افراد کا درجہ ہے
 افضل ہونے میں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آل محمد حج و عمرہ کا احرام ایک ہی ساتھ باندھو۔ نیز اس
 میں ایک ہی احرام کے ساتھ دو عبادتیں ادا ہوتی ہیں اور احرام بھی بہت دنوں تک رہتا ہے جس میں مشقت زیادہ ہے۔
 امام شافعی کے نزدیک افراد افضل ہے اور امام مالک احمد کے نزدیک جمع افضل ہے اختلاف کا خفاء دراصل آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حج میں روایات کا اختلاف ہے۔ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے فقط حج کا احرام باندھا۔ اور
 بعض روایات میں ہے کہ آپ کا حج جمع تھا۔ لیکن صحیحین کی جس سے زائد احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا حج تہہ
 اور مختلف احادیث میں جمع کی صورت ہے یہ کہ آپ نے اول حج کا احرام باندھا تھا بعدہ عمرہ کو حج میں داخل کر لیا تھا کیونکہ
 اہل عرب موسم حج میں عمرہ کرنے کو گناہ عظیم تصور کرتے تھے۔

۳۹ : بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ

پای: حج قرآن کرنے والے کا طواف

۲۹۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کد آئے تو حج اور عمرہ کے لئے سب نے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ لَنَا بِخُصِيٍّ عَنْ حَارِثِ بْنِ الْمُحَارِثِ لَنَا عَنْ أَبِي عَنْ غِلَازِ بْنِ حَامِصٍ عَنْ ثَيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي غَمْرٍ وَأَبِي عَاسِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطْفِ خُورَ وَأَصْحَابُهُ لَعُمُرِهِمْ وَحَتِّهِمْ حِينَ قَدِمُوا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۳: حَدَّثَنَا هَاشِدُ بْنُ الشَّرِيفِ لَنَا عَنْ غَنَّةِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَامِصِ بْنِ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ طَافٍ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج قرآن کا احرام باندھ کر آئے تو بیت اللہ کے گرو سات چکر لگائے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ نے ایسا ہی کیا۔

۲۹۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزُّنَحَرِيُّ : لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي غَمْرٍ أَنَّ قَدِمَ قَارِنًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ سِتْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا هَلْ وَشَوَّلَ اللَّهُ ﷻ .

۲۹۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کا احرام باندھو تو دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے اور وہ جب تک حج پورا نہ کر لے حلال نہ ہوگا اور حج کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے حلال ہوگا۔

۲۹۷۵: حَدَّثَنَا مُخَرَّرٌ لَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي غَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخْرَجَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَعَمِي لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَنْقَضِيَ حَجُّهُ وَيَحِلَّ مِنْهُمَا حِمِيمًا .

خلاصۃ الباب ✽ یہ احادیث امام مالک وشافعی کا مستدل ہیں ان کے نزدیک قارن پر ایک طواف اور ایک سعی ہے خنیفہ کے نزدیک پہلے عمرہ کے لئے پھر حج کے لئے ایک ایک طواف اور ایک ایک سعی واجب ہے خنیفہ کی دلیل وہ حدیث جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبی بن معید سے فرمایا: حدیث لیسۃ نیبک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت دیا گیا ہے۔ اس کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔

۳۰ : بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

پای: حج تمتع کا بیان

۲۹۷۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساءوا الحج

۲۹۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّاهِدِ الدِّمَشْقِيُّ (بَعَثَ مِنْ

کے دنوں میں تو آپؐ نے اس سے ممانعت نہ فرمائی اور نہ قرآن میں اس کا نسخ اُترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا اس بارے میں کہا۔ آپؐ فرماتے تھے جب کہ حقیق میں تھے کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا میرے رب کے ہاں سے اور کہا نماز پڑھو اس مبارک وادی میں اور کہہ عمرہ ہے حج میں۔ یہ بات وحیم یعنی عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی کی ہے۔

۲۹۷۷: حضرت سراقہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اس (خطبہ) میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو عمرہ حج میں داخل ہو گیا تا روز قیامت۔

۲۹۷۸: حضرت مطرف بن عبد اللہ خثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں تمہیں حدیث سنا تا ہوں شاید اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمہیں اس حدیث کے ذریعہ نفع عطا فرمائیں۔ جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند گھر والوں نے ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمرہ کیا۔

۲۹۷۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا اپنے بعض فتوے چھوڑ دیجئے۔ آپؐ کو شاید معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین (عمرؓ) نے آپؐ کی لاعلمی میں حج کے بارے میں نئے احکام جاری کیے ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا: میں اس کے بعد عمرؓ سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں کہ تمتع نبیؐ اور آپؐ کے اصحاب نے کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ عورتوں سے جماع کریں پھلو

ذی الحجة ولم يبه عنه رسول الله ﷺ لم يزل يسأله قال في ذلك بعد زحل بزائه ناساء ان يقولوا دحينما قال ابو سعيد بن مسلم قال قال الانوار اجي حدثني يحيى بن ابي خنيس حدثني عكرمة قال قال حدثني بن عباس قال حدثني عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول وهو بالمعقبي اتاني آت من زبي فقال صل في هذا الوادي المبارك وقل غمرة في حجة.

۲۹۷۷: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعلي بن محمد قال لنا وكنيع عن مسعر عن عبد الملك بن منسرة عن طاووس عن سراقه بن هشام قال قام رسول الله ﷺ حطبا في هذا الوادي فقال لا ان الغمرة قد دخلت في الخلق الى يوم القيامة

۲۹۷۸: حدثنا علي بن محمد قال ان اسامة بن الحرث بن عوف عن ابي الغلاء بن ربيعة بن الشخير عن ابيه مطرف بن عبد الله بن الشخير قال قال لي عمر بن الخطاب اني احدثك حديثا لعل الله ان يفتحك به بعد اليوم اعلم ان رسول الله ﷺ قد اعتمر طائفة من اهلها في الغمر.

۲۹۷۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن نساير قال لنا محمد بن جعفر: وحدثنا نصر بن علي النهضمي حدثني ابي قال لنا شعبة عن الحكم بن عمارة بن غنيم عن ابراهيم بن موسى الاشعري عن ابي موسى الاشعري ان ابا شحان يعني بالمعقبة فقال زحل وزيدك نعص فيباك فانك لا تدري ما اخذت امير المؤمنين في الشك بعدك

حتى لغيت بعد فسالته فقال غمر قد علمت ان رسول

اللَّهِ فَعَلَهُ وَاضْحَانَهُ وَلَكِنَّهُ كَرِهَتْ أَنْ يَطْلُوَ مِنْهُ مَغْرَسٌ
تَحْتَ الْأَرَاكِ لَمْ يَرْوَوْهُ بِالْحَجِّ لَفْظُهُ وَهُوَ وَسْطُهُ

کے درخت کے سائے میں پھر حج کو جائیں اور اُن کے سروں سے (تاج) پانی ٹپک رہا ہو۔

باب: حج کا احرام نفع کرنا

۴۹۸۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبیؐ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا عمرے کو اس میں شامل نہیں کیا پھر ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے جب ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکیں تب ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی کر لی مفاہم مروہ میں تو نبیؐ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ میں بدل ڈالیں اور حلال ہو کر اپنی بیویوں سے صحبت کر لیں۔ ہم نے عرض کیا کہ آپ عرفہ میں صرف پاؤں دن باقی ہیں تو ہم عرفات کو اس حال میں نکلیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے مٹی ٹپک رہی ہوگی؟ نبیؐ نے فرمایا بے شک میں تم سب سے زیادہ پارسا اور سیاہ ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

سراقہ بن مالک نے اس وقت عرض کیا کہ یہ تھوہ ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! (بلکہ) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

۴۹۸۱: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پاؤں دن باقی تھے ہماری نیت کچھ نہ تھی ماسوا حج کے۔ جب ہم مکہ پہنچے یا مکہ کے نزدیک تو آپؐ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے۔ سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا مگر جن کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے ایسا نہ کیا۔ جب یوم النحر کا دن ہوا تو آپؐ ہمارے قریب تشریف لائے گاے کا گوشت لیے ہوئے۔ صحابہؓ نے کہا یہ گائے نبیؐ نے اپنی بیبیوں کے لیے ذبح کی۔

۴۹۸۲: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے

۴: بَابُ فَنَسَحَ الْحَجِّ

۴۹۸۰: حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي الدَّمَشْقِيِّ شَا
الْوَيْلِدُ بْنُ مُسْلِمٍ شَا الْأَزْوَاعِيَّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حِجَابِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ حَالِضًا لَا نُحْلِفُهُ بَعْمَرَةَ فَقَدْ شَا
مَسْجِدَ لَزْنِجَ لِيَالِ حُلُوزٍ مِنْ دَى الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَضَى مَالِيَتِ
وَسَغِيَسَا نِسَ الضَّعَا وَالْمَرْوَةَ امْرَأَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْلِفَهَا غَمْرَةَ وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى النِّسَاءِ فَلَمَّا
مَا نَسَا نِسَ بِنَا وَسَيَ عَرَفَةَ أَلَا حَسَنَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا
وَمَدَا كَبْرَئِمَا لَفْظُهُ مَسَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْ لَا نَسْرُحُكُمْ وَاضْدَفُحُكُمْ وَلَوْ لَا الْهَدْيُ
لَاخْلَلْتُ

فَقَالَ سَرَاةُ بْنُ مَالِكٍ أَنْتُمَا هَذِهِ لَعَامَا هَذَا أَمَّ
لَا بَدَّ فَقَالَ لَامِلٌ لَا بَدَ الْأَمَّ

۴۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ شَا يَرْوِدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُمْسِ بَطْنِ مِنْ دَى
الْفُغْدَةِ لِأَثَرِ الْأَحْجِ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا وَدُنُونَا امْرَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ
فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ
النَّحْرِ دَخَلَ عَلَيْنَا نَحْنُ بِمَعْرِ فَقِيلَ دَبِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ أَزْوَاجِهِ

۴۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَبُو نَكْرٍ عَنْ عِيَّاسِ

عن ابی اسحاق عن اُمِّ زَیْنَبَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْحَانًا فَأَخْرَجْنَا بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ اخْلَعُوا حُكْمَكُمْ غَمْرَةَ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْرَجْنَا بِالْحَجِّ فَكَيْفَ نَخْلَعُهَا غَمْرَةَ قَالَ انْظُرُوا مَا امْرَأَتُكُمْ دَفَعَتْ وَأَفْعَلُوا هَذَا عَلَيْهِ الْقَوْلُ فَعَصَبَ وَأَنْطَلَقَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا غُضَّانَ، فَوَاتَ الْعَصَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ مَنْ غَضَّكَ؟ غَضَّكَ اللَّهُ قَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَالِي لَا غَضَّ وَابَا امْرَأَتِي أَفَلَا تَنْتَبِئِينَ

رسولؐ اور آپؐ کے صحابہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا۔ اپنے حج کو عمرہ بناؤ والو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ اب ہم اسے عمرہ کیسے بنائیں فرمایا دیکھتے جاؤ جو حکم میں تمہیں دیتا ہاؤں کرتے جاؤ۔ لوگوں نے آپؐ کی اس بات کو قبول نہ کیا تو آپؐ ناراض ہو کر چل دیئے پھر عصر کی حالت میں مائیکہ کے پاس آئے انہوں نے آپؐ کے چہرہ انور پر عصر کے آثار دیکھ کر کہا کہ جس نے آپؐ کو عصر دلایا اللہ اسے عرصہ دلائے۔ فرمایا: مجھے عصر کیوں نہ آئے جبکہ میں ایک بات کا حکم دے رہا ہوں اور میرا حکم مانا نہیں جا رہا۔

۲۹۸۳۔ حَدَّثَنَا سُبْحُونُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ خُوَيْمٍ أَخْبَرَنَا مَسْوُودُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ صَعِيَّةٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْرَجِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَقُمْ عَلَى أَخْرَاجِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَنْخَلِ فَالْتِ وَلَمْ يَكُنْ نَعَى هَذِي فَاخْلَعْ وَلَكَ مَعَ الرَّؤُوفِ هَذِي فَلَمْ يَحُلْ فَلْيَسْتَلِمْ لِيَأْتِي وَحُشْتُ إِلَى الرَّؤُوفِ فَقَالَ لَوْ مَنِّي غَنِيٌّ فَهَلْتُ فَتَحَسَّنِي أَنْ أَتِي عَلَيْكَ

۲۹۸۳۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھ کر نکلے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس ہدی ہو تو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ احرام شتم کر دے فرماتی ہیں کہ میرے پاس ہدی تھی اس لئے میں نے احرام شتم کر دیا اور زہیر کے پاس ہدی تھی اس لئے وہ حلال نہ ہوئے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور زہیر کے پاس آئی تو زہیر کہنے لگے: میرے پاس سے اُٹھ جاؤ تو میں نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا ذرہ کہ میں آپ پر تلبہ پاؤں گا۔

خلاصہ الباب ☆ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تین حضرات فرماتے ہیں کہ حج کو مسح کرنا جائز نہیں البتہ میقات سے صرف عمرہ کی نیت کرنا اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا یہ جائز ہے اس حدیث کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ جمع قیامت تک جائز ہے لیکن حج کو مسح کر کے عمرہ بنانا یہ اسی سال کے لئے خاص تھا۔ حدیث ۲۹۸۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبول نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے۔

۴۲: بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسَخَ الْحَجَّ لَهُمْ
 ۴۲: باب: اُن لوگوں کا بیان جن کا موقف ہے
 کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا

۴۹۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ لَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 ۴۹۸۴: حضرت ہلال بن حارث فرماتے ہیں میں نے
 عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے حج ختم کر کے عمرہ
 شروع کرنا ہماری خصوصیت ہے؟ یا سب لوگوں کے لئے
 ایک عمومی حکم ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا نہیں بلکہ یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔

۴۹۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو مُعَاوِنَةَ عَنْ
 ۴۹۸۵: حضرت ہلال بن حارث سے مروی ہے کہ میں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا حج کا فسخ کرنا اور عمرہ کر
 لینا خاص ہمارے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے؟
 آپ نے فرمایا: نہیں! ہمارے لیے خاص ہے۔

۴۳: بَابُ الشَّعْبِ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ
 ۴۳: باب: صفامروہ کی سعی

۴۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُسْعَبٍ عَنْ
 ۴۹۸۶: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں اپنے لئے اس میں
 کچھ گناہ نہیں سمجھتا کہ صفامروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔
 فرماتے تھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ
 مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾ (بلاشبہ صفامروہ اللہ کے شعائر میں
 سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ
 گناہ نہیں کہ وہ ان میں پھراگائے۔ انہوں نے کہا اللہ تو یوں
 فرماتا ہے کہ صفامروہ اللہ عزوجل کی نشانیں میں سے
 ایک نشانی ہے پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ
 نہیں سعی کرنے میں اگر تو جیسا سمجھتا ہے بیعت و یا ہوتا تو
 اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اس پر گناہ نہیں ہے اگر سعی نہ کرے
 اور یہ آیت کچھ انصاریوں کے متعلق اتنی جب وہ بلیک
 پکارتے تو مناة (بت) کے نام سے پکارتے ان کو جاکر نہ

۴۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُسْعَبٍ عَنْ
 ۴۹۸۶: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں اپنے لئے اس میں
 کچھ گناہ نہیں سمجھتا کہ صفامروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔
 فرماتے تھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ
 مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾ (بلاشبہ صفامروہ اللہ کے شعائر میں
 سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ
 گناہ نہیں کہ وہ ان میں پھراگائے۔ انہوں نے کہا اللہ تو یوں
 فرماتا ہے کہ صفامروہ اللہ عزوجل کی نشانیں میں سے
 ایک نشانی ہے پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ
 نہیں سعی کرنے میں اگر تو جیسا سمجھتا ہے بیعت و یا ہوتا تو
 اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اس پر گناہ نہیں ہے اگر سعی نہ کرے
 اور یہ آیت کچھ انصاریوں کے متعلق اتنی جب وہ بلیک
 پکارتے تو مناة (بت) کے نام سے پکارتے ان کو جاکر نہ

ہوتا سنی کرنا صفا اور مردہ میں۔ جب وہ نئی کے ساتھ حج کیلئے آئے تو انہوں نے اسکا ذکر کیا اسی وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اور قسم ہے میری عمر کی کہ اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا جس کی ذکر کرے صفا اور مردہ کے درمیان۔

۲۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو تَجْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۲۹۸۷: صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ وَامْرَأَتُهَا وَلَدُ شَيْبَةَ عَنْ رُوَيْتٍ كَرْتِي فِي قَالَا وَقَعَتْ لَنَا هَنَامُ الدُّشُونِي عَنْ تَذَلُّلٍ مِنْ مَسْرُوفَةٍ عَنْ صَعْبَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ شَيْبَةَ قَالَتْ زَاوَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعِي بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَسْرُوفَةِ وَهِيَ يَقُولُ لَا يَفْطَعُ إِلَّا شَدًّا .

۲۹۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَفْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ۲۹۸۸: حَضَرَتْ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا فَرَمَاتِ فِيں كَر كَر مِں صَفَا اور مردہ کے درمیان دوڑوں تو میں نے اللہ کے رسول کو دوڑتے بھی دیکھا ہے اور اگر میں (عام رفتار سے) چلوں تو میں نے اللہ کے رسول کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں تو عمر رسیدہ بڑھا ہوں۔

۴۴: بَابُ الْعُمْرَةِ

باب: عمرہ کا بیان

۲۹۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الْخَسَنُ بْنُ نَخْعِي ۲۹۸۹: حَضَرَتْ طَلْحَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَتِ هَبَّ كَر انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد مبارک فرماتے سنا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔

۲۹۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَا بَعْلَى قَالَا ۲۹۹۰: حَضَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ اُوَيْفَى يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اغْتَسَرَ طَافًا وَطُفَا مَعَهُ وَصَلَّى وَضَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتَفِرُّهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ يَسْبِي .

خلاصہ باب ☆ صفا مردہ کی سعی مناسک حج میں سے ہے اس کی شروعات میں اختلاف ہے۔ امام مالک و شافعی فرماتے ہیں کہ سعی فرض ہے اور حج کا رکن ہے جس طرح احرام رکن ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں سعی واجب ہے اور ترک سے دم دینا پڑتا ہے۔ حدیث ۲۹۸۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ ہے کہ دوڑنا اور معمولی چال چلنا دونوں طرح درست ہے۔

۴۵ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

پہلے: رمضان میں عمرہ کی فضیلت

۴۹۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّورٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ
لَنَا وَكَتَبَ لَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى وَحَاتِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ
حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

۴۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ لَنَا سُفْيَانُ - وَحَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا وَكَتَبَ حَمِيفًا
عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَرْنَيْدٍ الزَّعْبَعِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرَمٍ عَنْ
حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

۴۹۹۳ - حَدَّثَنَا حُذَافَةُ بْنُ الْغُلَاقِ لَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
عَنْ أَبِي اسْحَاقَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرْنَيْدٍ عَنْ أَبِي مَغْفَلٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

۴۹۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ حِجَابٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ
فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

۴۹۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّورٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدُوٍّ
الْمَلَكِيُّ بْنُ وَاقِدٍ لَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ حَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

خلاصہ: باب ۴۵ - احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمرہ سنت ہے واجب نہیں خفیہ کا یہی مذہب ہے۔

۴۶ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ

پہلے: ذی قعدہ میں عمرہ

۴۹۹۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لُبَيْلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمْ يَغْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ

۴۹۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَرُّورٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حُبَيْبٍ عَنْ عُزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمْ يَغْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ

۴۹۹۶ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ
میں عمرہ کیا۔

۴۹۹۷ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی
قعدہ میں عمرہ کیا۔

خلاصۃ الکتاب: حج اور عمرہ اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حج کا مبارک زمانہ اور اس کا اجتماع اور ہجوم عاشقانِ عمرے میں نہیں ہوتا مگر جب عمرہ ماہ رمضان میں ہوگا تو حج کے مبارک زمانے کا بدل تو یہ ماہ مبارک ہو گیا اور اجتماعِ صالحین کا بدل ان کا اپنی اپنی جگہ پر رہے ہوئے سوز و گداز اور خدا سے ان کا راز و نیاز ہے جو مشرق سے مغرب تک بستی بستی گاؤں گاؤں ہر مسلم گھرانے میں سال بھر کے معمول سے کہیں بڑھ کر اس مبارک ماہ میں ہوتا ہے۔ اس لئے ماہ رمضان کا عمرہ گوج فرض کا بدلہ نہ ہو سکے مگر اگر وہ قواب میں یہ اس سے کچھ کم بھی نہیں ہے۔

باب: رجب میں عمرہ

۳۷: بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَب

۲۹۹۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس ماہ میں عمرہ کیا۔ فرمایا: رجب میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں بھی عمرہ نہیں کیا اور جب بھی آپؐ نے عمرہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما آپؐ کے ساتھ تھے۔

۲۹۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ لَمْ يَخُصْ بِنِ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ نَسَ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَنْبَلٍ (بَعْنِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ) عَنْ غُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي ابْنِ شِهْرِ الْعَصْمِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَ عَائِشَةُ مَا الْعَصْمِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَجَبٍ قَطُّ وَمَا الْعَصْمِ إِلَّا هُوَ مَعَهُ (تَفْسِي ابْنِ عُمَرَ)

باب: تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

۳۸: بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

۲۹۹۹: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بہن) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور ان کو عمرہ کرا دیں، معمم میں سے۔

۲۹۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو اسْحَاقَ الشَّاعِبِيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْعَاصِ ابْنُ غُثَمَارٍ ابْنُ شَافِعٍ قَالُوا لَنَا نَعْيَانُ بْنُ غُبَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ دِينَارٍ اخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَوْسٍ حَدَّثَنِي عَنْ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ امْرَأَةً ابْنِ زَوْدٍ عَائِشَةَ فَيُعْمَرُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

۳۰۰۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ نکلے جو اذراع میں عین بقرہ کے چاند پر آپؐ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ پکارے اور اگر میں ہدیٰ ساتھ نہ رکھتا تو میں بھی عمرے کا احرام پکارتا۔ سیدہ عائشہؓ نے کہا: ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھنا بعضوں نے حج کا۔ میں اُن میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔ خیر ہم نکلے یہاں

۳۰۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمْ يَخُصْ بِنِ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ نَسَ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَنْبَلٍ (بَعْنِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ) عَنْ غُرْوَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ دِينَارٍ اخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَوْسٍ حَدَّثَنِي عَنْ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ امْرَأَةً ابْنِ زَوْدٍ عَائِشَةَ فَيُعْمَرُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

بمفسرہ ، قالت فخرنا حتى قدبنا مكة فاذا نحن يوم عرفة وانا حاض لم احل من غنمنا فشقوت ذالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال دعني غنمك وتقضي رسك وامتنطني واهلني صالح ، قالت ففعلت فلما كانت ليلة النخسة وقد قضى الله حاجنا ارسل معي غنم الرخص ابي نجر رضى الله تعالى عنها فاذا ذهبت وخرج الى التعميم فاحللت بغنم فقصي الله حاجنا وغنمنا ولم يكن في ذالك هذى ولا صدقة ولا صوم .

تک کہ کہ میں پہنچے اتفاق ایسا ہوا کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں تاحال حائض تھی۔ ابھی میں نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبی سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا عمرے کو پھوڑ دے اور اپنا سر کھول ڈال کٹکھی کر اور حج کا احرام باندھ لے۔ عائشہ نے کہا: میں نے حکم پر عمل کیا اور جب صبح کی رات ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمن کو بھیجا انہوں نے مجھے اونٹ پر بٹھایا اور صحیحہ کو گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ غرض اللہ عز و جل نے ہمارا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور نہ ہی ہم پر لازم ہوئی نہ صدقہ دینا نہ روزے رکھنا پڑے۔

باب: بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی فضیلت

۳۰۰۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کی بخشش کر دی گئی۔

۳۰۰۲: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ (عمرہ) اُس کیلئے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

فرماتی ہیں کہ اسی لئے میں بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی۔

۳۹: بَابُ مَنْ أَهْلٌ بِغُمْرَةٍ مِنْ

بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۳۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْبٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّ سُلَيْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهْلٌ بِغُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ عُفِّرَ لَهُ .

۳۰۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْحَنْصَلِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ إِسْحَاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّ سُلَيْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهْلٌ بِغُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ

قَالَتْ فَحَرَّخْتُ ، أَنَّى مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِغُمْرَةٍ

خلاصہ الباب: عمرہ حرم میں ہوتا ہے اس لئے اس کا احرام حرم سے باہر جا کر باندھنا چاہئے اس مقام پر ایک مسجد سے جو مسجد عائشہ کے نام مشہور ہے۔

۵۰ : بَابُ تَحْمِ احْتِمَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے

عمرے کئے

وسلم

۳۰۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ الْبَزْأَنِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتِمَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةَ عَشَرَ
عَشْرَةَ الْفَضْلِيَّةِ وَالْعُمْرَةَ الْفَضْلِيَّةَ مِنْ فَالٍ وَالْفَالَةَ مِنْ
الْحَضْرَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ خُجَّعَةَ

خلاصۃ الکتاب ✽ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں چار عمروں کے لئے سفر کیا تین عمرے ادا کئے اور
حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا۔ مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور حج ایک بار کیا۔
سب عمرے ذی قعدہ میں کئے اور بعض علماء فرماتے ہیں ایک عمرہ شوال میں کیا تھا جو ہجرانہ سے مشہور ہے۔

۵۱ : بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى

باب: منیٰ کی طرف نکلنا

۳۰۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
مَسَى بِزَمِ الشَّرْوِيَةِ الطُّهَرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
وَالْفَجْرِ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

۳۰۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ
اللَّهُ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَضِلُّ فِي الضُّلُوبِ
الْخَمْسِ مَعْنَى ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

خلاصۃ الکتاب ✽ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف جانا مسنون ہے البتہ مستحب ہے کہ طلوع
آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پڑھے سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے۔

۵۲ : بَابُ التَّزْوِيلِ بِمَنَى

باب: منیٰ میں اترنا

۳۰۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَبَشِيرُ بْنُ
السَّرَّاجِ عَنْ الزَّاهِرِيِّ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ
أَنَسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسِيْ

۳۰۰۶ : سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے منیٰ نے عرض کیا: یا
رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر نہ
بنادیں! منیٰ میں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! منیٰ میں تو جو

آگے پہنچ جائے اسی کا ٹھکانا (بلک) ہے۔

۳۰۰۷۔ ترجمہ بیہیم وہی ہے جو اوپر گزرا، سو اس بات کے کہ "کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر تعمیر نہ کر دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ رکھے۔"

پایہ: علی الصبح منیٰ سے عرفات جائے

کامیان

۳۰۰۸۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم علی الصبح نبیؐ کے ساتھ آج ہی کے دن (یعنی نویں ذی الحجہ کو) منیٰ سے عرفات کو گئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا تھا کوئی تہلیل۔ نہ اس نے اس پر عیب کیا نہ اس نے اس پر یا یوں کہا کہ نہ انہوں نے عیب کیا نہ ان پر نہ انہوں نے ان پر۔ ہر کوئی ذکر الہی میں مصروف تھا کیسا ذکر الہی ہو۔

پایہ: عرفات میں کہاں اترے؟

۳۰۰۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ عرفات میں (مقام) وادی نمرہ میں اترتے تھے جب حجاج نے عبداللہ بن زہر کو شبید کیا تو ابن عمرؓ سے پوچھنے بھیجا کہ نبیؐ آج کے دن کوئے وقت پر ٹپکتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب یہ وقت آئے گا تو ہم خود چلیں گے۔ حجاج نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دیکھتا رہے کہ ابن عمرؓ کب نکلتے ہیں۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوچ کا ارادہ کیا تو پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا۔ ابھی نہیں ڈھلا وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا۔ (یہ سن کر) وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا۔

لک منیٰ نبینا قال منیٰ مناخ من سبق

۳۰۰۷۔ حدثنا علی بن محمد وعفرو بن عند اللہ قال ثنا وکیع عن الشرائل عن ابراہیم بن مہاجر عن یوسف بن معاہک عن ائمہ مسیكة عن عیسیٰ قال فلما یارسول اللہ الا منیٰ لک منیٰ نبینا یطلک قال لا منیٰ مناخ من سبق

۵۳: باب الغدو من منیٰ

الی عرفات

۳۰۰۸۔ حدثنا محمد بن ابی عمر العبدی لما شہنا بن غیبہ عن محمد بن عقیبة عن محمد بن ابی بکر عن انس قال عدونا مع رسول اللہ ﷺ فی هذا الیوم من منیٰ الی عرفہ فمنا من یکرّی ومنا من یهل فلم یبع ہذا علی ہذا ولا ہذا۔ ورونا قال ہولاء علی ہولاء ولا ہولاء علی ہولاء۔

۵۴: باب المنزل بعرفۃ

۳۰۰۹۔ حدثنا علی بن محمد وعفرو بن عند اللہ قال ثنا وکیع ابیہ مافع بن عمر الحمحی عن سعید بن حسان عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ کان یسئل بعرفۃ فی وادی مسرہ قال فلما قبل الحجاج ابن الزبیر ارسل الی ابن عمر انی ساعۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤوی فی هذا الیوم قال اذا کان ذالک رخصا فارسل الحجاج خلا یسطر الی ساعۃ یرتحل فلما اراد ابن عمر ان یرتحل قال۔ ازاعت الشمس قالوا: لہ ترغ غد فجلس ثم قال ازاعت الشمس قالوا لہ ترغ غد فجلس ثم قال ازاعت الشمس قالوا لہ ترغ غد فجلس ثم قال ازاعت الشمس قالوا نعم فلما قالوا فذاعت الزحل قال

ہاں ایسے سنا تو وہ چل پڑے۔

و کتب یعنی راج

خلاصۃ الہاب ☆ نویں ذوالحجہ کو مئی سے عرفات کی طرف کوچ کرنا ہے طلوع آفتاب کے بعد یہاں آئے

جگر کی نماز سے قبل خطبہ بعد کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں جن میں وقوف عرفہ وقوف مزدلفہ ہو۔ ان دونوں سے واپسی پر جمرہ عقبہ کی رمی (کنکریاں مارنا) قربانی کرنا اور سرسبز وانا۔ یہاں طواف زیارت وغیرہ احکام بیان کئے جائیں گے بلکہ لوگوں کو تعلیم دیے جائیں گے۔ خطبہ کے بعد لوگوں کو تکبیر و عمر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ خطیب پڑھائے۔

باب: موقوف عرفات

۵۵ : بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَات

۳۰۱۰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں ٹھہرے اور یہ موقف ہے بلکہ عرفہ تمام کا تمام موقف ہے۔

۳۰۱۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا بِخَبَرٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ تَحْتَلِيهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۱: زید بن شہبان سے ایک روایت ہے کہ ہم عرفات میں ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ہم اس کو ذور سمجھتے تھے۔ ٹھہرنے کی جگہ سے اسے میں مریخ کے بیٹے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے، میں نبی کا پیغام لایا ہوں تمہاری طرف تم لوگ اپنے اپنے مقاموں میں رہو۔ آج تم وارت ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

۳۰۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُلَافٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ خُشَا وَقُوفًا فِي مَكَانٍ يُبَاعِذُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَنَّا ابْنُ مَرْجٍ فَقَالَ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيُحْكَمُ بِقَوْلِي خُشُوا أَعْلَى مَشَاعِرِ نَحْمَ فَانْكُمُ الْيَوْمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ

۳۰۱۲ حضرت قاسم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفہ کا سب موقف ہے۔

۳۰۱۲ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةٍ مَوْقِفٌ وَإِنْ تَقَفُوا عَنْ سَطْرِ عَرَفَةٍ وَخَلُّوا الْمَرْدَلَةَ مَوْقِفٌ وَإِنْ تَقَفُوا عَنْ نَقْلِ مُحَسِّرٍ وَخَلُّوا مِنْهُ مَا وَزَاءَ الْعُقَّةِ

خلاصۃ الہاب ☆ وقوف عرفہ ارکان حج میں سے عظیم ترین رکن ہے حج حدیث میں ہے کہ "حج وقوف عرفہ ہے" اس کی صحت کے لئے دو شرطیں ہیں (۱) عرفات کی زمین ہو۔ (۲) اس کے وقت میں ہو۔ وہاں کھڑا ہونا اور نیت کرنا۔ وقوف عرفہ کے لئے شرط ہے اور نہ واجب۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے بیٹھے یا راہ چلنے یا بھاگتے یا سوتے ہوئے وقوف کیا تو وقوف صحیح ہے۔

۵۶ : بَابُ الدُّعَاءِ بِغَرَفَةٍ

باب: عرقات کی دُعاء کا بیان

۳۰۱۳: عباس بن مرداس سلمیٰ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کی تیسرے پہر کو تو آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے بخش دیا تیری امت کو مگر جو ان میں ظالم ہو اس سے تو میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اے مالک! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش کر اس کو راضی کر دے لیکن اس شام کو اس کا جواب نہیں ملا جب مرداس صبح ہوئی تو آپؐ نے پھر دعا فرمائی۔ اللہ عزوجل نے آپؐ کی درخواست قبول کی تو آپؐ مسکرائے یا آپؐ نے تجسم فرمایا تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ اس وقت کبھی نہیں بچتے تھے تو آج کیوں افسے؟ اللہ عزوجل آپؐ کو ہنستا ہی رکھے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا اور پکارنے لگا۔ ہائے خرابی! ہائے تباہی تو مجھے ہنسی آگئی۔ جب میں نے اس کا تر پناہ دیکھا۔

۳۰۱۴: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دن بھی اللہ تعالیٰ دوزخ سے اپنے اچھے اچھے زیادہ بندوں کو رہائی نہیں عطا فرماتے جتنے بندوں کو عرف کے روز (دوزخ سے رہائی عطا فرماتے ہیں) اور اللہ عزوجل قریب ہوتے ہیں پھر ملائکہ کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے کیا ارادہ کیا۔

۳۰۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَا غَدَا الْغَاهِرُ بْنُ الشَّرِّ السُّلَمِيُّ قَالَا غَدَا اللَّهُ نَحْنُ كَمَا اللَّهُ نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ نَحْنُ مَرْفُوعُ السُّلَمِيِّ أَنْ إِيَادَهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَا لَأَتِيهِ عَشِيَّةَ غَرَفَةٍ بِالْمَغْفِرَةِ فَأَجَبَ النَّبِيُّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا حَلَا الطَّالِمُ فَإِنِّي أَخَذْتُ لِلْمُظْلَمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَغْفَيْتَ الْمُظْلَمِ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلطَّالِمِ فَلَمْ يَحُثْ عَشِيَّةَ لَمَّا أَصْبَحَ بِالْمَرْفُوعَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجَبَ إِلَيْهِ مَا سَأَلَ قَالَ فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ نَسِمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَغَمَزَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَأَسْأَلُكَ وَأَمْنِي إِنْ هَذِهِ لَسَاعَةً مَا كُنْتُ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكُكَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سَكَ قَالَ إِنْ عَذِرَ اللَّهُ إِلَيْكَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَحَبَّ دُعَائِي وَغَفَرَ لَأَتِيهِ أَخَذَ الشَّرَابَ فَتَعَلَّ يَخْشَوْهُ عَلَى رَأْسِهِ وَبَدَعُوا بِالْوَبْلِ وَالْبُورِ فَأَضْحَكُنِي مَا زِلْتُ مِنْ خَدَعِهِ

۳۰۱۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَّاسِيُّ أَنَّ حَقْقَ بْنَ أَسَا عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ وَهْبَ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفَةَ بْنُ نَكْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ عَنْ أَبِي الْمُسَبِّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَخْشَرُ مِنْ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَذَابُ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّ لِيَدُلُّوا عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَسْمَعْ بِهِمْ إِلَّا لَكَاةً لِيَقُولَ مَا أَرَادَ هُوَ ۝

خلاصۃ السیاب ۵۶ عرفہ کے دن کریم مطلق کا دریا رحمت کا جوش میں ہوتا ہے اس لئے ہمدق ذوق و شوق اور نہایت گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کیونکہ یہ دولت قسمت کے سکندروں کو نصیب ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مغفرت کی درخواست کی جو قبول ہوگی اس حدیث کے متعلق محمد بن الجوزی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کے راوی عبد اللہ بن کثانہ کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی حدیث صحیح نہیں۔ البتہ حافظ نے اپنے ایک رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ حاضیوں کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی شاہد بھی ذکر کئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

۵۷: باب من اتى عرفة قبل الفجر ليلة ۵۸: باب: ایسا شخص جو عرفات میں ۱۰ تاریخ کو

طلوع فجر سے قبل آجائے

جنم

۳۰۱۵۔ عبد الرحمن بن عمر دہلی سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کے پاس حاضر تھا جب آپؐ عرفات میں ٹھہرے تھے۔ آپؐ کے پاس کچھ نجدی لوگ آئے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کج کیونکر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حج عرفات میں ٹھہرنا ہے پھر جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے مردانہ رات میں عرفات میں آجائے اُس کا حج پورا ہو گیا اور مٹی میں تین دن کے بعد چلا جائے تب بھی اس پر گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا ہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں پھر آپؐ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا وہ لوگوں سے پکار کر یہ کہہ رہا تھا۔

عبد الرحمن بن عمر دہلی سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرفات میں آپؐ کے پاس کچھ نجدی آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

محمد بن یحییٰ نے کہا میں ثوری کی کوئی حدیث اس سے بہتر نہیں پاتا۔

۳۰۱۶۔ عروہ بن محرز خانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حج کیا نبیؐ کے زمانہ میں تو اس وقت پہنچے جب لوگ

۳۰۱۵۔ حدثنا أبو نجر عن ابن شبنہ وعلی بن محمد بن فضالنا وکنیع ثنا شیبان عن نیکبیر بن عطاء سمعت عند الزخیم بن یغمر الذہلی قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف بعرفة وانه ناس من أهل نجد فقالوا ما رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتب الحج قال الحج عرفه فمن جاء قبل صلاة الفجر ليلة حنيفة فقد نهم حنيفة اسم منى ثلاثة فمن تغفل في يومين فلا اسم عليه ثم اذفد وخلوا خلفه فجعل ينادي بهم.

حدثنا محمد بن يحيى ثنا عند الزواقي اناسا الثوري عن نكبير ابن عطاء اللخمي عن عبد الرحمن ابن يغمر الذهلي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فنادى فافتر من أهل نجد فذكر نغوة.

قال محمد بن يحيى ما اذى للثوري حديثا اشرف منه

۳۰۱۶۔ حدثنا أبو نجر عن ابن شبنه وعلی بن محمد بن فضالنا وکنیع ثنا اسماعیل بن ابی حنبلہ عن عامر بنی

مزدلفہ میں قیام پذیر تھے۔ عروہ نے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی اونٹنی کو ڈبلا کیا اور خود تکلیف اٹھائی۔ اللہ کی قسم! میں نے تو کوئی نیک نہ چھوڑا جس پر میں نے غصہ کیا ہو تو میرا حج ہو گیا؟ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو اور عرفات میں غصہ کر لوئے رات کو یا دن کو اس نے اپنا میل چکیل ڈور کیا اور اس کا حج پورا ہوا۔

باب: عرفات سے (واپس) لوٹنا

۳۰۱۷: اسامہ بن زید سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ نبیؐ کیوں کر چل رہے تھے جب عرفات سے لوٹے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ کبیز چال چلتے تھے پھر جب خالی جگہ پالچیتے تو دوڑا کرتے (آؤٹ کو) یہ چال یعنی نفس صبیح سے نسبتاً بیز ہے۔

۳۰۱۸: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریشی بولے ہم تو بیت اللہ کے رہنے والے ہیں حرم سے باہر نہیں جاتے۔ جب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی پھر وہیں سے لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں۔

باب: اگر کچھ کام ہو تو عرفات و مزدلفہ کے

درمیان اُتر سکتا ہے

۳۰۱۹: حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کے ساتھ لوٹا۔ جب آپؐ اس گھاٹی پر آئے جہاں امیر اُترا کرتے ہیں تو آپؐ اُترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا۔ میں نے کہا کہ نماز پڑھ لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا نماز تو آگے ہے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان دی اقامت بھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد کسی نے اپنا کباہہ بھی

الشَّعْسَى عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ النَّاسَ الْأَوَّلَ حَمِصَ قَالَ هَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْصَبْتُ رَاحِلَتِي وَأَتَمَعْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حِلْيَةِ الْوَقْفِ عَلَيْهِ فَيَهْلُ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ شَهِدَ مَعِيَ الصَّلَاةَ وَأَقَامَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا هَذَا قُضِيَ لَكَ حَجٌّ وَتَمَّ حَجُّكَ

۵۸: بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةِ

۳۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا وَكَانَ ذَا هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَقَّ فَإِذَا وَجَدَ مَخْرَفًا مَضَى

۳۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ لِرَبِّهِمْ نَحْنُ فَوَاطِنُ الْبَيْتِ لَا تَجَاوِزُ الْحَرَمَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ (لَمْ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ فَارَصَ النَّاسُ) .

۵۹: بَابُ التَّرْوِيلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعِ لَيْلٍ

كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ الرَّاهِمِيِّ عَنْ غُفَّةٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَنَسَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَصْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ الشَّعْبَ الَّذِي يَسْرُوْهُ عِنْدَهُ الْأَمْرَاءُ بَرَلَ هَالًا فَوَضَّاهُ فَلَمَّا صَلَّاهُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى حَمِصِ الْوَقْفِ أَقَامَ لَمْ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَمْ يَمْ يَحِلَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى

نہیں کھولا کہ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

۶۰ : بَابُ الْجُمُعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

جواب: مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین

(یعنی مغرب و عشاء اکٹھا کرنا)

بجمع

۳۰۲۰ : حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ادا کی۔

۳۰۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْيُؤُبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

۳۰۲۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مغرب کی نماز مزدلفہ میں ادا کی پھر جب ہم نے اونٹوں کو بھلا دیا تو آپؐ نے فرمایا: پڑھو (نماز عشاء) اور عشاء کے لیے صرف تکبیر پڑھی۔

۳۰۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَمَلَةَ الْعَدَنِيِّ قَالَا عَنْ الْعَرَبِيِّ بْنِ مُحْسِنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَالِغٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّيْطَانِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا انْخَلَا فَا انْصَلَاةً بِاقَامَةٍ

خلاصہ الباب : ہذا حنفیہ کے نزدیک مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان و اقامت سے پڑھی جائے گی یہ جمع تاخیر ہے اگر نماز اور امام زفر کے نزدیک یہاں انہیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھا جائے گا ان حضرات سے ایک روایت دو اذانوں کی بھی ہے یہاں ایک اقامت اس لئے کافی ہے کہ عشاء اپنے وقت پر پوری ہے لوگ جمع ہیں مغرب پڑھ چکے ہیں ظاہر ہے کہ اب عشاء کی ہی نماز ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں ویسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مختلف روایات مروی ہیں۔

۶۱ : بَابُ الْوُكُوفِ بِجَمْعٍ

جواب: مزدلفہ میں قیام کرنا

۳۰۲۲ : عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے ساتھ حج ادا کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے لوٹے تو انہوں نے کہا: شرک کہا کرتے تھے اے عمر (پہاڑ کا نام ہے) چمک اٹھ تاکہ ہم لوٹیں اور وہ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ لگتا تو نبیؐ نے ان کے خلاف کیا اور مزدلفہ سے لوٹے سورج نکلنے سے قبل۔

۳۰۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حِجَّاحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ مَنَظُورٍ قَالَ حَجَّجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا تَوَدَّ أَنْ يُغِيضَ مِنَ الْمَسْرِ ذَلْفَةَ قَالَ إِنَّ الْمَشْرُقَ كَيْفَ تَكُونُوا يَقُولُونَ الْفَرْقَ فَبُيِّنَ كَيْسًا غَيْرُ وَحْشَانٍ لَا يُغِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَحَالَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَصْرَحَ قُلُوبَهُمْ الشَّمْسُ

۳۰۲۳ : حضرت ابوالرئیس سے مروی ہے کہ جاڑے کہا کہ حضرت محمدؐ حجۃ الوداع میں لوٹے اطمینان کے ساتھ

۳۰۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّخَّاحِ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُهَّابٍ الْمَكِّيِّ عَنْ الْوُرَيْقِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَازِبُ رَضِيَ اللَّهُ

اور لوگوں کو بھی اطمینان سے چلنے کا حکم دیا اور جب منیٰ میں پہنچے تو ایسی کنگریاں مارنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں آجائیں اور ہانور کو جلد چلایا اور فرمایا: میری امت کے لوگ حج کے ارکان سیکھ لیں اب مجھے امید نہیں کہ اس سال کے بعد میں ان سے ملوں۔

۳۰۲۳: حضرت بلال بن رباح سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مزدلفہ کی صبح کو حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو چپ کر دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ نے بہت فضل کیا تم پر اس مزدلفہ میں تو بخش دیا تم میں سے گنہگار شخص کو نیک شخص کی وجہ سے اور جو نیک تھا تم میں سے اس کو دیا جو کچھ اس نے طلب کیا۔ اب پڑھو اللہ کے نام لے کر۔

باب: جو شخص کنگریاں مارنے کے لیے

مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چل پڑے

۳۰۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ہم کو یعنی عبدالمطلب کی اولاد میں سے چھوٹے بچوں کو کنگریاں دے کر آگے روانہ کر دیا اور آپؐ ہماری رانوں پر آہٹلی سے مارتے تھے اور ارشاد فرماتے جاتے اے چھوٹے بچو! جمرے پر کنگریاں مت مارنا یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ سفیان نے اپنی روایت میں یہ زائد کہا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے کنگریاں مارتا ہو۔

۳۰۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو نبیؐ نے آگے بھیج دیا تھا اپنے گھروالوں کے کم طاقت والے لوگوں میں۔

۳۰۲۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت سودہؓ ایک بیماری خاتون تھیں تو انہوں نے نبیؐ سے

نَعَالِي عَنْهُ أَقْصَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمْرُهُمُ بِالسَّكِينَةِ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَرْمُوا سَمَلًا حَصَى الْحَذَفِ وَالْوَصْعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَقَالَ لَتَأْخُذَ أَتْنِي نُسْكُهَا فَإِنِّي لَا أَفْرِي لَعَلِّي لَا الْفَاهِمُ بَعْدَ عَامِي هَذَا.

۳۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَنَا وَكَتَبَ لَنَا ابْنُ أَبِي زَوَادٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ الْحَمَصِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ عِدَّةٌ حَنْظَلُ مَا لَنَا أَنْشَأَتِ النَّاسُ إِنْ أَتَيْتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ - إِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ عَلَيْكُمْ فَمَنْ حَضَعَكُمْ هَذَا فَوَيْبُ مَنْبِتِكُمْ لَنُحْضِكُمْ وَاعْطَى مَنْحَكُمْ مَا سَأَلَ اسْتَفْؤَا مَسْأَلَةَ اللَّهِ

۶۲: بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى لِرَمَى

الْحِجَارِ

۳۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَتَبَ لَنَا مَسْعُورٌ وَشُعْبَانٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْقُرَنِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَلَمَّا رَسَلُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِيَمَةً نَبِيُّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ لَنَا مِنْ حَمِيٍّ فَجَعَلَ يَطْلُعُ الْفَخَادَا وَيَقُولُ أَتُنِي لَا تَرْمُوا الْخُمْزَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ زَادَ سَفْيَانٌ فِيهِ وَلَا أَحَالَ أَحَدًا يَرْمِيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۳۰۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعْبَانَ لَنَا سَفْيَانٌ لَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَسَدٍ قَالَ نَحْنُ فِيمَنْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَفْعَةِ الْهَلَةِ

۳۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَتَبَ لَنَا شُعْبَانٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بَنَتْ

۶۴: بَابُ مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جُمْرَةٌ

پاؤں: جمرہ عقبہ پر کہاں سے نکلریاں مارنا

العُقْبَةُ

چاہیے؟

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْمُسْقُودِيِّ عَنْ حَامِصِ بْنِ شَذَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْدٍ قَالَ لَمَّا اتَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ حُمْرَةَ الْعُقْبَةِ اسْتَنْطَلَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْكُفَيْتَةَ وَجَعَلَ الْحُمْرَةَ عَلَى حَامِصِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى سَنَعِ حَصَبَاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ لَمْ قَالَ مَنْ هَذَا وَالدِّيُّ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي تَرَكْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ بَرْدِ بْنِ أَبِي زَبَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الشَّحْرِ عِنْدَ جُمْرَةِ الْعُقْبَةِ اسْتَنْطَلَ الْوَادِيَّ فَرَمَى الْحُمْرَةَ سَنَعِ حَصَبَاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ لَمْ انْصَرَفَ

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَرْدِ بْنِ أَبِي زَبَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الشَّحْرِ عِنْدَ جُمْرَةِ الْعُقْبَةِ لَمْ يَقِفْ

۳۰۳۰۔ حدیثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن المسعودی عن حامص بن شذاد عن عبد الرحمن بن بريد قال لما اتى عبد الله بن مسعود حُمْرَةَ الْعُقْبَةِ اسْتَطْلَعَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْكُفَيْتَةَ وَجَعَلَ الْحُمْرَةَ عَلَى حَامِصِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى سَنَعِ حَصَبَاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ لَمْ قَالَ مَنْ هَذَا وَالدِّيُّ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي تَرَكْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

۳۰۳۱۔ حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا علی بن مسہر عن برد بن ابی زباد عن سليمان بن عمرو بن الاخوص عن انس قال رايت النبي ﷺ يوم الشهر عند جمرَةِ الْعُقْبَةِ اسْتَطْلَعَ الْوَادِيَّ فَرَمَى الْحُمْرَةَ سَنَعِ حَصَبَاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ لَمْ انْصَرَفَ

۳۰۳۱۔ سليمان بن عمرو بن اخوص نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں نے نبی کو دیکھا یوم النحر میں جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے نشیب میں گئے اور جمرے کو مارا سات نکلریوں سے اور ہر نکلری پر تکبیر کہی پھر لوٹے۔

۳۰۳۱۔ حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن برد بن ابی زباد عن سليمان بن عمرو بن الاخوص عن انس قال رايت النبي ﷺ يوم الشهر عند جمرَةِ الْعُقْبَةِ لَمْ يَقِفْ

پاؤں: جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اس کے

۶۵: بَابُ إِذَا رُمِيَ جُمْرَةُ الْعُقْبَةِ لَمْ يَقِفْ

پاس نہ ٹھہرے

عِنْدَهَا

۳۰۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور اس کے پاس ٹھہرے نہیں اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا (جیسا کہ میں نے عمل کیا)۔

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُلَيْحَةُ بْنُ بَغِي عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَمَى حُمْرَةَ الْعُقْبَةِ وَلَمْ يَقِفْ جَدُّهَا وَذَكَرَ ابْنُ السَّيِّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

۳۰۳۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تو آگے بڑھ جاتے اور

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْحِخَّاحِ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مَيْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَى حُمْرَةَ الْعُقْبَةِ مَضَى وَلَمْ

مخبر تے ہیں۔

یعنی

چاب: سوار ہو کر کنگریاں مارنا

۶۶: بَابُ رَمَى الْجَمَارِ زَاكِيًا

۳۰۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر دی کی۔

۳۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَسْعُومٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْحُمْرَةَ عَلَى زَاخِرَتِهَا

۳۰۳۵: حضرت قدامہ بن عبد اللہ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جرہ کو مارا یوم النحر کو ایک اونٹنی پر سوار ہو کر جو سفید اور سرخ رنگت والی تھی نہ اس وقت کسی کو مارتے تھے اور نہ یہ کہتے تھے ڈور ہو جاؤ ڈور ہو جاؤ۔

۳۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَجَيْعٌ عَنْ ابْنِ نَسْرٍ نَا عَنْ قَدَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَامَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْحُمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صِهْنَاءَ لَا صَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا الْبَكَّ الْبَكَّ

چاب: بوجہ عذر کنگریاں مارنے میں

۶۷: بَابُ تَاخِيرِ رَمَى الْجَمَارِ

تاخیر کرنا

مِنْ غَدَرٍ

۳۰۳۶: عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھ چرانے والوں کو اجازت دی کہ ایک دن رمی کریں اور (اگر چاہیں تو) ایک دن رمی نہ کریں۔

۳۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ أَبِي السَّيِّدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيُغْدُوا يَوْمًا

۳۰۳۷: حضرت عاصم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھ چرانے والوں کو اجازت مرحمت فرمائی کہ نحر کے دن رمی کر لیں پھر دو دن کی رمی ۱۲ تاریخ کو کریں یا گیارہ تاریخ کو ۱۲ کی رمی بھی کر لیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ مجھے گمان ہے کہ اس حدیث میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ پہلے دن رمی کریں۔

۳۰۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا عَنْ الزُّرَّاقِ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ج وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَابِقٍ نَا عَنْ الزُّرَّاحِيِّ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّيِّدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَّعَاءِ الْأَهْلِ فِي الْيَتْمَانَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَخْمَعُوا رَمِي يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُوا فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ خَلَّسْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ

۶۸ : بَابُ الرُّمِيِّ عَنِ الصَّيَّانِ

۳۰۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْجٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اِبْنِ اَبِي اَرْثَمَةَ عَنْ حَامِدٍ قَالَ حَضَرَ اَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَا النِّسَاءُ وَالصَّيَّانُ فَلَمَّا عَنِ الصَّيَّانِ وَرَمَتْهُ عَنْهُمْ

چاپ: بچوں کی طرف سے رمی کرنا

۳۰۳۸ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تو ہمارے ساتھ خواتین اور کم سن بچے تھے۔ چنانچہ ہم نے بچوں کی طرف سے تکبیر بھی کہا اور رمی بھی کی۔

۶۹ : بَابُ مَنْ يَقْطَعُ الْخَاحَ التَّلْبِيَةَ

۳۰۳۹ : حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ حُلَيْبٍ أَبُو شَيْبَةَ قَالَ حَمْرَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثَمَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبَرٍ عَنْ اَبِي غُنَابٍ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ لَمَّا حَمْرَةُ الْغَفَةِ .
۳۰۴۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ اَبُو الْاَخْوَصِ عَنْ حَصْبَنٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي عَاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَاسٍ رَفَعَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّا زِلْتُ اَسْمَعُهُ يُنَادِي حَتَّى رَمَى حَمْرَةَ الْغَفَةِ فَلَمَّا زَمَانًا فَطَعِ التَّلْبِيَةَ .

چاپ: حاجی تکبیر کہنا کب موقوف کرے

۳۰۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تکبیر کہتے رہے۔

۳۰۴۰ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کے پیچھے آپ کی سواری پر تھا جب تک آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی (نہ) کی میں مسلسل سنتا رہا کہ آپ تکبیر کہہ رہے ہیں جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو تکبیر کہنا موقوف فرما دیا۔

۷۰ : بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ

الْعَقْبَةِ

۳۰۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْجٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا وَكَّعَ ج : وَحَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْجٍ بْنُ حُلَيْبٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَوَكَّعَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ جُمَيْلٍ عَنْ الْحَسَنِ الْعَدَنِيِّ عَنْ اَبِي عَاسٍ قَالَ إِذَا رَمَيْتُمُ الْحَمْرَةَ فَلَمْ تَحُلْ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ فَقَالَ لَهُ : وَرَأَى مَا اَبَى عَاسٍ وَالْعَلِيُّ فَقَالَ اَنَا مَا فَفَذَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصْنَعُ رَأْسُهُ بِالْمَسْكَ الْعَطِيبِ ذَلِكَ أَمْرٌ لَا

چاپ: جب مرد جمرہ عقبہ کی رمی کر چکے تو جو

باتیں حلال ہو جاتی ہیں

۳۰۴۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جمرہ (عقبہ) کی رمی کر چکو تو تمہارے لئے سب باتیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیویوں کے ایک مرد نے عرض کیا اے ابن عباس! اور خوشبو بھی (ابھی تک حلال نہ ہوگی) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کستوری سر میں لگاتے دیکھا تاؤ کستوری خوشبو ہے یا نہیں؟

۳۰۴۲ : ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۳۰۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَاتِيَّ مُحَلَّبٌ وَأَبُو

مُعَاوَنَةً وَأَنْتَ أَتَمُّنَا عَنْ عَبْدِكَ اللَّهُ غَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ طَبِثْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلَاخِرَاهُ حِينَ أُخْرِمَ
وَلَا خِلَالَهُ حِينَ أُحِلَّ.

چاپ: سرمنڈانے کا بیان

۳۰۴۳: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈانے والوں کو
بخش دیجئے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور
بال کترانے والوں کو بھی آپؐ نے فرمایا: اے اللہ خلق
کرائے والوں کو بخش دیجئے تین بار یہی فرمایا صحابہ نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول بال کترانے والوں کو بھی۔
آپؐ نے فرمایا: اور بال کترانے والوں کو بھی۔

۳۰۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائے خلق کرائے
والوں پر صحابہ نے عرض کیا اور قصر کرائے والوں پر بھی
اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: اللہ رحمت فرمائے خلق کرائے
والوں پر عرض کیا اور قصر کرائے والوں پر بھی اے اللہ کے
رسول! آپؐ نے فرمایا اور قصر کرائے والوں پر بھی۔

۳۰۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی
نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ نے خلق کرائے
والوں کے لیے تین بار دوا فرمائی اور قصر کرائے والوں
کے لیے (صرف) ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ
نے ارشاد فرمایا: خلق کرائے والوں نے شک نہیں کیا۔

۱: بَابُ الْحَلْقِ

۳۰۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُصَيْبٍ قَالَا عَمْرُوَةُ بْنُ الْقَفَّاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ
ثَلَاثَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ
وَالْمُقَصِّرِينَ.

۳۰۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَخْنَذَةُ بْنُ أَبِي الْحَزَّازِ
الْبُشَيْرِيُّ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
وَالْمُقَصِّرِينَ.

۳۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا يُونُسُ بْنُ
بُكَيْرٍ قَالَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَمْ يَطْهَرْتَ الْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِينَ وَاحِدَةً قَالَ إِنَّهُمْ
لَمْ يَنْتَحُوا.

خلاصۃ الباب : اس سے ثابت ہوا کہ سرمنڈانا افضل ہے تقصیر یعنی بال کترانے سے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سرمنڈانے والوں کے حق میں تین بار دوا دعا کی۔ خفیہ کے نزدیک احرام سے باہر آنے کے لیے چوتھائی سرکا منڈانا ہے
امام مالک کے نزدیک سارے سرکا منڈانا ضروری ہے امام احمد کے نزدیک اکثر سرکا۔

۷۲ : بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ

باب: سر کی تلید کرنا (بال جمانا)

۳۰۴۶ : حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوهُ وَلَمْ يَحُلِّ اللَّهُ مِنْ عُمُرَتِكَ ؟ قَالَ فَقَدْ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذَيْنِ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَرَّ

۳۰۴۶ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپؐ نے بھی (ابھی تک) احرام نہیں کھولا۔ کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے میں نے اپنے سر کی تلید کی تھی اور اپنے قربانی کے جانور کی گروں میں قلاوہ لٹکایا تھا اسلئے میں تحرک کرنے تک احرام نہ کھولا گا۔

۳۰۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَبَّدُوا

۳۰۴۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلید کئے ہوئے لپک پکارتے سنا۔

تلاصہ الباب : تلید یہ ہے کہ بالوں کو گوند وغیرہ سے جمائیں تاکہ نہ نکھریں اور گرد و غبار سے محفوظ رہیں۔

۷۳ : بَابُ الدَّبْحِ

باب: ذبح کا بیان

۳۰۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا نَسَا وَكَبَعَ لَنَا أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَى كُلُّهَا سَحَرٌ وَكُلُّ غُرْفَةٍ مَوْفَتْ وَكُلُّ الْمَرْءِ لَافَةٌ مَوْفَتْ .

۳۰۴۸ : حضرت ہابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معنی سب کا سب غری جگہ ہے اور مکہ کی سب راہیں رستہ بھی ہیں اور غری جگہ بھی اور عرفہ سب کا سب موقف ہے اور مردانہ سب کا سب موقف ہے۔

۷۴ : بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكَ

باب: مناسک حج میں تقدیم و تاخیر

۳۰۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا شَأْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئاً قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا بَلَّغْنِي بِهِ بَيْنَهُمَا لَا حَرَجَ

۳۰۴۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے جب بھی دریافت کیا گیا کہ کسی نے فلاں حج کا عمل دوسرے عمل سے پہلے کر دیا۔ آپؐ نے دونوں باتوں کے اشاروں سے یہی جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ عَنْ حَلَبٍ قَالَا بَرَزْتُ ابْنَ زُوَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۰۵۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے معنی کے روز بہت سی باتیں دریافت کی گئیں آپؐ یہی فرماتے رہے کچھ حرج نہیں کچھ حرج نہیں۔

چنانچہ ایک مرد نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ذبح سے قتل حلق کر لیا۔ آپ نے فرمایا: کچھ حرج نہیں ایک کہنے لگا میں نے شام کو دی کی۔ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی نے قتل سے قبل ذبح کر لیا ہے یا ذبح سے قبل قتل کر لیا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہوئے ایک مرد آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے جانور ذبح کرنے سے قبل سرموٹ لیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پھر دوسرا آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے رمی سے قبل جانور کو نحر کر دیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اس روز آپؐ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا کہ وہ دوسری چیز سے پہلے کر دی گئی ہے آپؐ نے یہی فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔

بَيِّنَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَخْرُجُ فَاتَةً وَخَلَّ فَقَالَ حَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالُوا وَنَحْنُ بَعْدَ مَا أَفْتَيْنَا قَالُوا لَا حَرَجَ

۳۰۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ غُبَيْبِ بْنِ الْوُثَيْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ قَالَ لِي بَخِيلٌ أَوْ حَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ لَا حَرَجَ

۳۰۵۲ حَدَّثَنَا هَازُونَ بْنُ سَعْدٍ الْمَضَرِيُّ قَالَا عَنِ اللَّهِ بَقُولُ فَعَدَّ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّمَا بَنُو رُبَيْدٍ حَلَفُوا عَطَاءُ بْنُ إِبْنِ رِجَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنِي يَوْمَ النَّحْرِ لِلنَّاسِ فَحَالَةً وَخَلَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ حَالَةً آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَزْمِيَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَمَا سَمِعْتُ يَوْمَئِذٍ عَنْ نَبِيِّ قَدْ قَبْلَ شَيْئٍ إِلَّا فَقَالَ لَا حَرَجَ

خلاصہ الباب ہذا غر کے دن میں چار افعال بالترتیب واجب ہیں پہلے جمرہ عقبہ رمی پھر ذبح کرنا (قادر و متبع کے حق میں)۔ پھر سر مٹانا۔ پھر طواف زیادہ کرنا۔ پس ان مناسک کی تقدیم تاخیر سے امام ابو حنیفہ مالک احمد اور ایک وجہ کے لحاظ سے امام شافعی کے نزدیک دم واجب ہے۔ صاحبین کے نزدیک کچھ واجب نہیں احادیث باب صاحبین کی دلیل ہیں۔ امام ابو حنیفہ مالک احمد و امام غیر ہم کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو ایک نیک کو دوسرے نیک پر مقدم کرے اس پر خون واجب ہے۔ (لحمادی۔ ابن ابی شیبہ) احادیث باب کا جواب یہ ہے کہ حرج لگتی ہے مردانہ کو اور فساد کی لگتی ہے فدیہ و جڑاؤ کی لگتی نہیں ہے۔

۷۵: باب: ایام تشریق میں رمی جمرات

۷۵: بَابُ رَمْيِ الْجَمَرِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

۳۰۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی

۳۰۵۳ حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ بَخِيلٍ الْمَضَرِيُّ قَالَا عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَبِيَّ حُمْرَةَ الْعُقْبَةَ ضَخِي وَإِنَّا بَعْدَ ذَلِكَ قَلْبُذُ زَوَالِ الشَّمْسِ

ری چاشت کے وقت کی اور اس کے بعد کی رمی زوال کے بعد کی۔

۳۰۵۳: حَدَّثَنَا حُمَارَةُ بْنُ الْمُثَنَّلِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ نَبِيَّ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْمِي الْحِمَارَ إِذَا رَأَى الشَّمْسَ قَدْ رَمَا إِذَا قَرَعَ مِنْ رَمِيهِ صَلَّى الظُّهْرُ

۳۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج واصل جاتا تو اس انداز سے رمی جرات کرتے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر پڑھتے۔

۷۶: بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

پاب: یوم نحر کو خطبہ

۳۰۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا ابْنُ السَّرِيِّ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَزْوَةٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُسَيْمٍ وَبْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حُجَّةِ الْوُضْعِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا أَفِي يَوْمٍ آخِرٍ؟ قَالَتْ مَرْثَابٌ قَالُوا أَيُّوْمُ الْحَجِّ الْأَخِيرِ قَالَ فَإِنْ دَسَّخْتُمْ وَأَمْسَاحْتُمْ وَأَفْرَسْتُمْ تَسْخُمَ تَسْخُمَ حَرَامٌ تَحْجَرُونَ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا لَا يَخْنِي خَبْرًا إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَخْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ وَلَا ابْنُ الشَّيْطَانِ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعَذِّبَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا - وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَخْشَرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَرِيضَى بَيْهَا وَلَا تَحُلْ دَمٌ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ مَا أَصَبَ مِنْهَا دَمُ الْحَدِيثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي نَيْ لَبِ) فَفَلَنَهُ هَذِهِ ، وَلَا وَإِنْ حُلْ دِمًا مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ وَتَوَسَّ أَمْرُ الْإِسْلَامِ لَا تَطْلُمُونَ وَلَا تَطْلُمُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ أَهْلُ سَلْتِ ۖ ثَلَاثُ مَرَاتٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَاتٍ

۳۰۵۵: حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ اے لوگو! ابتداءً کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے۔ تمیں بارہی فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا حج اکبر کا دن آپ نے فرمایا تمہارے خون اموال اور عزتیں تمہارے درمیان اسی طرح حرمت والی ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن اس ماہ میں اس شہر میں حرمت والا ہے۔ غور سے سنو کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اپنی جان پر (جرم کا محاسبہ کرنے والے ہی سے ہوگا دوسرے سے نہیں) پاب کے جرم کا مواخذہ بیٹے سے نہ ہوگا اور نہ اولاد کے جرم کا مواخذہ والد سے ہوگا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ کبھی بھی تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش ہو۔ لیکن بعض اعمال جنہیں تم تحریر رکھتے ہو ان میں شیطان کی اطاعت ہوگی وہ اسی پر خوش اور راضی ہو جائے گا غور سے سنو جاہلیت کا ہر خون باطل اور ختم کر دیا گیا (اب اس پر گرفت نہ ہوگی) سب سے پہلے میں حادث بن عبدالمطلب کا خون سا قہ کرتا ہوں یہ بولیٹ میں دودھ پیتے تھے کہ بدیل نے ان کو قتل کر دیا (خوہا شہم بدیل سے ان کے خون کا مطالبہ کرتے تھے) یا درکھو جاہلیت کا ہر سو ختم کر دیا گیا تمہیں صرف تمہارے اصل اموال (سود شامل کے بغیر) ملیں گے نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائیگا۔ توجہ کرو اے میری امت کیا میں نے دین پہنچا دیا؟ تمیں بارہی فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے کہا اے اللہ گواہ رہے تین بارہی فرمایا۔

۳۰۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنَفِ مِنْ بَنِي قُلَظَلٍ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْهُ لَيْسَ قُلُوبًا فَرَّتْ حَابِلٌ فَهُوَ غَيْرُ فَهْمٍ وَرَثَ حَامِلٌ فَهُوَ الْيَمْنُ مِنْهُ أَوْ لَاحَ لَا يَلُغُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ مُؤْمِنٌ اخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالصَّيْحَةُ لِلْوَاقِعِ الْمُسْلِمِينَ وَلِزَوْجٍ خُصَاعِهِمْ فَإِنْ دَعَوْهُمْ تَجَنَّبُوا مِنْ زَوَالِهِمْ

۳۰۵۶: حضرت جبر بن مطعم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کو خوش و غم رکھیں جو میری بات سننے پر آئے گے، پتھار دے کیونکہ بہت سے فتنہ کی بات سننے والے خود بھگتے والے نہیں ہوتے اور بہت سے فتنہ کی بات ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو اس (پتھارنے والے) سے زیادہ فقیر اور بکھرا ہوا ہے تمہیں چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت (کوتاہی) نہیں کرتا اعمال صرف اللہ کے لئے کرنا، مسلمان حکام کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کا ہیثمہ ساتھ دینا کیونکہ مسلمانوں کی دعا پیچھے سے بھی انہیں گھیر لیتی ہے (اور شیطان کسی بھی طرف سے حملہ آور نہیں ہو سکتا)۔

۳۰۵۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُوَيْرَةَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَابِهِ الْمُحَضَّرَةِ بِعَرَابَتٍ فَقَالَ قَلْبُؤُنْ أَيْ يَوْمَ هَذَا وَأَيْ شَهْرٍ هَذَا وَأَيْ نَبِيٍّ هَذَا "قَالُوا هَذَا نَبِيُّكَ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ لَا وَإِنْ أَمَرْتُكُمْ وَدَعَاكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ شَهْرٍ كَحَرَمَةِ هَذَا فَيَنْبَغِيْكُمْ هَذَا بِؤْسِكُمْ هَذَا لَا وَالْأَيُّ فَرَضْتُكُمْ عَلَى الْخَوَاصِّ وَالْكَائِبِ بِكُمْ الْأَنْسَمُ فَلَا تَسْجُدُوا وَخُصِيْ أَلَا وَأَيْ مُسْتَقْبَلُ الْأَنْسَمِ فَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ يَا رَبَّ أَنْصَحْنِيْ فَيَقُولُ الْكَافِرُ لَا تَقْرَأِيْ مَا أَخَذْتُمْ بِتَدْنِكِ

۳۰۵۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ عراقات میں اپنی کن کی اونٹنی پر سوار تھے تو انہیں معلوم ہے یہ کون سا دن کون سا مہینہ کون سا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ شہر حرام ہے مہینہ حرام ہے اور دن حرام ہے۔ فرمایا غور سے سنو تمہارے اموال اور خون بھی تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس ماہ کی اس شہر اور دن کی حرمت ہے غور سے سنو میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر باقی امتوں کے سامنے فخر کرو گا اسلئے مجھے روایہ نہ کرنا (کہ میرے بعد معاصی و بدعات میں مبتلا ہو جاؤ پھر مجھے باقی امتوں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے) یاد رکھو کچھ لوگوں کو میں چمڑاؤں گا (دور سے) اور کچھ لوگ مجھ سے چمڑا لئے جائینگے تو میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ میرے امتی ہیں رب تعالیٰ فرمائینگے آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔

۳۰۵۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مِنْ بَنِي قُلَظَلٍ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْهُ لَيْسَ قُلُوبًا فَرَّتْ حَابِلٌ فَهُوَ غَيْرُ فَهْمٍ وَرَثَ حَامِلٌ فَهُوَ الْيَمْنُ مِنْهُ أَوْ لَاحَ لَا يَلُغُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ مُؤْمِنٌ اخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالصَّيْحَةُ لِلْوَاقِعِ الْمُسْلِمِينَ وَلِزَوْجٍ خُصَاعِهِمْ فَإِنْ دَعَوْهُمْ تَجَنَّبُوا مِنْ زَوَالِهِمْ

۳۰۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال حج کیا (یعنی حجۃ الوداع میں) آپ حجر کے دن جمرات کے درمیان کھڑے

وَسَلَّمَ وَلَقَدْ يَوْمَ الشَّحْرِ بَيْنَ الْحِمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الْكُبْرَى
 حَجَّ فِيهَا هَافِلُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟
 قَالُوا: يَوْمَ الشَّحْرِ قَالَ فَأَيُّ نَذِيرٍ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا نَذِيرُ اللَّهِ
 الْحَرَامِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَامِ قَالَ
 هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ وَدَعَانُكُمْ وَأَنُودُكُمْ وَالْعَرَاضُكُمْ
 عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ هَذَا النَّذِيرِ هَذَا الشَّهْرِ فِي هَذَا
 الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ فَطَفِقَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لَمْ وَذَرِ النَّاسَ هَافِلِينَ هَذِهِ
 حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

خلاصۃ الباب ☆ حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ”حج اکبر“ کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے باقی جمع کے دن جو حج ہوا ہے حج اکبر کیوں کہتے ہیں یہ عوام کی مشہور کی ہوئی اصطلاح ہے نیز اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کی عزت جان و مال محفوظ ہے اور دوسرے مسلمان پر حرام ہے جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس مہینہ میں اس شہر میں ایمان اللہ کسی بہترین تعلیم دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کی حرمت رعایت و لحاظ نصیب فرما دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اطاعت کی توفیق مل جائے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے جو اولاد اپنے باپ کے فرماں بردار اور اچھے کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی بدولت باپ کی عزت بڑھتی ہے۔

باب: بیت اللہ کی زیارت

۳۰۵۹: حضرت سیدہ عائشہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا۔

۳۰۶۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات پکروں میں رمل نہیں کیا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ طواف زیارت میں رمل نہیں۔

۷۷: بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

۳۰۵۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلَيْفٍ الْأَنْبَشِيُّ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَالُوتَ بْنِ أَبِي الْوَثَّابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ طَافَ طَوَافَ الْبَيْتِ إِلَى اللَّيْلِ

۳۰۶۰: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَابِتُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ طَافَ طَوَافَ الْبَيْتِ حَرْجًا عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ فِي الشَّحْرِ الَّذِي أَقَامَ فِيهِ

قَالَ عَطَاءٌ وَلَا زَمِلَ فِيهِ

نصاب ۶۶ ج میں فرض طواف بھی طواف زیارت ہے۔ جس کو طواف اقامہ۔ طواف ہوم نحر اور طواف رکن بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں ماسور یہ بھی طواف ہے۔ اگر حاجی نے طواف قدم میں رمل اور سعی مفاہروہ بھی کی ہو تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے کیونکہ ان کا نکر اور شروع نہیں اور اگر پہلے سعی رمل نہ کیا ہو تو دونوں کرے۔

۷۸: بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْرَمَ

چاپ: زمزم پینا

۳۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ غَدِثَ اللَّهُ نَبِيَّ مُوسَى عَنْ غُفْمَانَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ بِحُجْرٍ قَالَ خَشِنَتْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَالُهَا فَحَانَتْ وَخَلَّ فَطَالَ مِنْ أَبِي حَنْتٍ فَطَالَ مِنْ زَمْرَمَ فَطَالَ فَشَرِبَتْ مِنْهَا كَمَا بَشَفْتُ فَطَالَ وَكَثِفَ ، فَطَالَ إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلِ الْفَيْلَةَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَتَقَبَّلْ ثَلَاثًا وَتَصَلِّعْ مِنْهَا فَإِذَا رَفَعْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَخَلَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ آتِيَةَ مَا بَيْنَا وَبَيْنَ الْفَنَاءِ هُنَّ الْهَيْئَةُ لَا يَصْلَعُونَ مِنْ زَمْرَمَ .

۳۰۶۱۔ حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک مرد آیا آپؐ نے پوچھا کہاں سے آئے ہوا زمزم سے فرمایا جیسے زمزم چٹا چٹا ہے ویسے پتا بھی؟ ہوا کیسے؟ فرمایا جب زمزم بیو تو قبہ رو ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو اور تین سانس میں بیو اور خوب سیر ہو کر بیو اور جب پی چکو تو اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم میں اور منافقوں میں فرق یہ ہے کہ منافق زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے۔

۳۰۶۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ التَّوَلَّيْتُ نَبِيَّ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّلِ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَاءُ زَمْرَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ .

۳۰۶۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے وہ حاصل ہو گی۔

نصاب ۶۷ آ ب زمزم دنیا کے اور پانیوں سے کئی لحاظ سے افضل ہے علاوہ اور حمام خوبیوں کے ایک خاص خوبی اس کی یہ ہے کہ بھوکے کے لئے غذا ہے اور پیار کے لئے دوا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جب اسلام کے ابتدائی دور میں اول اول کہ معتقد تشریف لائے تو بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مہینہ تک مکہ میں رہا میرا کھانا سوائے زمزم کے کچھ نہ تھا اور صرف اتنا نہیں کہ آرام سے ان کا گزارا ہو گیا بلکہ ان کا بیان ہے کہ میں مونا ہو گیا اور میرے پیٹ میں مونا پے کی وجہ سے سلیم چڑ گئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپؐ زمزم ہم لوگوں کے لئے اعمال واری کا ایک بڑا چھوڑا ہے اور ہم لوگ اسے شہادت (سیر ہونے کے بعد پکارا جانے والا) کہا کرتے تھے۔ آپؐ زمزم کی یہ یادوی تحقیقات اور طبی مطالعہ نے بتایا ہے کہ اس میں وہ اجزاء شامل ہیں جو معدہ جگر آنحوں اور گردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔

۷۹: بَابُ دُخُولِ الْكُفْبَةِ

بَابُ: کعبہ کے اندر جانا

۳۰۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ وَصِيٍّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا قَالُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُيُوتَ الْفُتُوحِ الْكُفْبَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَغُفْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ فَأَعْلَقُوا رِجَالَهُمَا مِنْ دَاخِلٍ فَلَمَّا حَرَّخُوا سَأَلَتْ لَيْلًا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ جَنِينَ دَخَلَ بَيْنَ الْعُنُودَيْنِ عَنْ بَيْتِهِ

۳۰۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن شیبہ (رضی اللہ عنہما) تھے انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا جب یہ باہر آئے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ اللہ کے رسولؐ نے کہاں نماز پڑھی؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے داخل ہو کر اپنے چہرہ کے سامنے دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی پھر میں نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ میں نے اس وقت یہ بھی کیوں نہ پوچھ لیا کہ اللہ کے رسولؐ نے کتنی رکعات نماز پڑھی۔

لَمْ لَسْتُ بِمُسْلِمٍ أَنْ لَا أَكُونَ نَافِلَةً كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۰۶۳: ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے اس وقت آپ کی آنکھیں پٹیوں میں اور طبیعت میں بہت فرحت تھی۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو غزوہ بدر نجدہ تھے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے اور وہ اس آئے ہیں تو بہت رنجیدہ؟ فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا پھر مجھے آرزو ہوئی کہ کاش ایسا نہ کرتا مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد امت کو تکلیف و مشقت نہیں ڈال دیا۔

۳۰۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُ وَكَانَتْ قُلُوبُ الْأَسْمَاعِيلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَرَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ فَرِيدُ الْعَيْنِ فَلَبِثْتُ النَّفْسَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَرَّجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنْتَ فَرِيدُ الْعَيْنِ وَرَجَعْتَ وَأَنْتَ حَزِينٌ؟ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكُفْبَةَ وَدَدْتُ أَنْبَى لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتَعْتُ أَنْبَى مِنْ نَعْدِي .

خلاصۃ الہادیہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی فکر لگ گئی کہ کعبہ کے اندر جانے میں اس کو مشقت ہوگی واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات درست ہے کہ کعبہ میں جانا بہت مشکل اور باہر آنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

۸۰ : بَابُ الْاُتْبُوْتَةِ بِسَجَّةٍ لَّيَالِي مَنَى

چاپ: منی کی راتیں مکہ میں گزارنا

۳۰۶۵ : حضرت عباس بن عبد المطلب نے منی کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی اسلئے کہ زحرم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

۳۰۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ شَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَبِثَّ بِسَجَّةٍ لَّيَالِي مَنَى مِنْ اَحِلِّ سِقَابِهِ فَادْنَاهُ .

۳۰۶۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی مکہ میں رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے (میرے والد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے (کہ ان کو اجازت دی) کیونکہ زحرم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی۔

۳۰۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ اُنُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يُرَخَّصْ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاحَدٍ يَبِثُّ سَجَّةً اِلَّا لِعَبَّاسٍ مِنْ اَحِلِّ السِّقَابَةِ

۸۱ : بَابُ نُزُولِ الْمُحْصَبِ

چاپ: محصب میں اترنا

۳۰۶۷ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اٹلج میں اترنا سنت نہیں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو اٹلج میں اس لئے اترے تاکہ مدینہ جانے میں آسانی رہے۔

۳۰۶۷ : حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ شَا ابْنِ ابْنِ الْوَلَدَةِ وَعَدُوْ وَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ . وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا وَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ . وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ ابْنِ شَيْخَانَا حَضَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرَاقَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ اَنْ نُزُولِ الْاَمْلَجِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اَمَّا نَزْلُهُ رَسُولُ اللَّهِ لِيَكُوْنَ اَمْسَحَ لِحُرُوْجِهِ

۳۰۶۸ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹلج سے کوچ کی رات صبح اندھیرے ہی میں سفر شروع فرما دیا۔

۳۰۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ شَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُمَارَ بْنِ رُوَيْقٍ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَاهِمٍ عَنْ اَلْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ اَذْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْفَرَسِ مِنَ الطُّحَاءِ اَذْلَاخًا

۳۰۶۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما صبح میں اترتے تھے۔

۳۰۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عِنْدَ الزُّوْافِي اَسَامَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَابْنُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثَمَانُ يَنْزِلُوْنَ بِالْاَمْلَجِ

خلاصہ الہامیہ : حنفیہ کے نزدیک محصب میں اترنا سنت ہے۔ امام شافعی کے نزدیک مستنون نہیں ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ منی میں فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اتریں گے۔

٨٢ : بَابُ طَوَائِفِ الْوَدَاعِ

٣٠٤٠ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَاغِبِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يُصَرِّقُونَ كُلَّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَلْعَنُوا أَحَدًا
حَتَّى يَخُوضَ أَحَدُهُمْ عَهْدَهُ مَالِيَتٍ .

٣٠٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ كَتَبَ لَنَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَنْ
رَبِيعٍ عَنْ طَارِظٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
يَقُولُ الرَّحْلُ حَتَّى يَكُونَ أَحَدُهُمَا نَاقِيَةً

ہدایہ: طوافِ رخصت
 ۳۰۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ہر طرف کو داہیں اور بے تحہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

۳۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ آدمی کو کچ کرے اور اس کا آخری بیت اللہ کا طواف نہ ہو۔

خلاصۃ الکلیب: اس کو طواف صدر بھی کہا جاتا ہے یہ احناف اور امام احمد کے نزدیک آقا قیوں پر واجب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے احناف کی دلیل مسلم ترمذی اور حاکم میں حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی حج نہ کرے یہ دون طواف کے اور احادیث باب بھی حنفیہ اور امام احمد کی دلیل ہیں۔

٨٣ : بَابُ الْخَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ

أَنْ تُوَدَّعَ
 ٣٠٤٢ : حَدَّثَنَا أَبُو تَحْوٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي غَسِينَةَ
 عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ
 رُمْحِ أَسَاسِ الْكَلْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ حَاصِبٌ صَفِيَّةٌ بَنْتُ خُثَيْمٍ مَعَهَا
 إِصَابَتُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ هَذَا كَرُبْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 فَقَالَ احْبِسِيهَا هِيَ قُلْتُ ابْنَاهُ قَدْ إِصَابَتْ بِهِ حَاصِبٌ بَعْدَ
 ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَضَحَّ

٣٠٤٣ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعَلَى بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ الرَّاهِطِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ
وَقُلْنَا قَدْ حَاصَتْ فَقَالَ عَفْرَى أَحْلَفِي مَا رَأَاهَا إِلَّا
حَاسِمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ بِزُجَّ النَّخْرِ

پاپ : حائضہ طواف و وداع سے قبل

واپس ہو سکتی ہے

۳۰۷۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طواف افاضہ کے بعد حضرت صفیہ بنت جحشؓ کو حیض آیا تو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے پھر اسے حیض آیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر روانہ ہو جائیں۔

۳۰۷۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ سبلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عینہؓ کا ذکر کیا تو ہم نے عرض کیا نہیں جیسا آ رہا ہے۔ فرمایا: بانجھ سرمٹھی میں جھٹتا ہوں کہ یہ ہمیں روک کر رہے گی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اس نے نحر کے دن طواف کیا فرمایا پھر ہمیں

رکنے کی ضرورت نہیں اس سے کھروانہ ہو جائے۔

قَالَ قَالَ أَفَنُزَّوْهَا فَلْتَعْرِ

خاتمہ الباب ۳۰ اس حدیث کی بناء پر ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ حاکمہ سے طواف صد رو دواغ ساقط ہو جاتا ہے۔

۸۴: بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۷۴. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَا

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حَابِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْفُؤْمِ

حَتَّى أَتَيْتُمُنِي وَقُلْتُ أَمَا مَحْتَدُّنُ غُلْفِي نَبِ الْخَسْرِ

وَالْمَقْبُورِ بِيَدِهِ أَلَيْسَ فَحَلَّ زُرِّي الْأَغْلَى ثُمَّ حَلَّ زُرِّي

الْأَسْفَلِ ثُمَّ وَصَحَ كَفَّةَ نَبِيِّ لَدُنِّي وَأَنَا بِوَسْبِ غَلَامٍ شَابٍ

فَقَالَ مَرَحًا مَكْ سَلِّ عَمَّا شَفَتْ فَسَالَتْهُ وَهُوَ أَغْمَى فَجَاءَ

وَقَفْتُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فِي سَاحَةِ مُتَحَفًا بِهَا كَلْمًا وَصَفْنَاهَا

عَلَى مَسْكَبِهِ رَجَعَ عَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صَغَرِهَا وَرَدَّاهُ إِلَى

حَابِهِ عَلَى الْمَشْحَبِ فَصَلَّى مَا قُلْتُ الْحَزْمُ عَنْ حَجَّةِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ نَسْغًا وَقَالَ

أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّتْ نَسْعَ سَبْعٍ لَمْ

يَخْجُ فَهَذَا هِيَ النَّاسُ فِي الْعَاشِرَةِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بِشَرِّ كَثِيرٍ كَلَّمْنَاهُ بَلَنَمْسٍ أَنْ

يَأْتِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَغْتَسِلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ

فَحَرَجَ وَحَرَّحَا مَعَهُ فَاتَّبَيْنَا ذَا الْخَلْقَةِ فَلَوْلَدَتْ أَسْمَاءُ بَنَتْ

عُمَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنْ ابْنِي مَكْرٍ فَارْتَسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفِّفَ اصْصُغَ قَالَ اغْتَسَلْتُ وَاسْتَضَرَّتْ نَفْسُ

وَاحِرَمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

بَاب: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

حج کا مفصل ذکر

۳۰۷۴: حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد

حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے فرمایا ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو

پوچھا کون لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی

بن حسین ہوں۔ آپ نے (اگر وہ شفقت) میرے سر کی

طرف ہاتھ بڑھایا اور میری قمیض کی اوپر والی گھنٹی

کھولی پھر نیچے والی گھنٹی کھولی پھر میرے سینے پر ہاتھ

پھیرا اس وقت میں جو ان لڑکا تھا۔ فرمایا مرحبا تم جو چاہو

پوچھو۔ میں نے ان سے کچھ باتیں دریافت کیں وہ بتایا

ہو چکے تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ ایک بنا ہوا

کھیل لپیٹ کر کھڑے ہو گئے جو نبی میں چادر ان کے

کندھوں پر ڈالتا اس کے دونوں کنارے ان کی طرف

آ جاتے کیونکہ کھیل چھوٹا تھا اور ان کی بڑی چادر کھوتی پر

رکھی ہوتی تھی۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی میں نے

عرض کیا کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا

احوال سنائیے۔ تو انہوں نے ہاتھ سے نو کے بعد کا

اشارہ کیا (چنگلی اس کے ساتھ والی اور بڑی انگلی پھٹیل پر

رکھ کر) اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نو برس

ہینہ میں رہے حج نہیں کیا (ہجرت کے بعد) دسویں

سال آپ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اللہ کے رسول

اور فرمایا: ﴿وَأَضْحَمُوا مِنْ مَقَامِ الرِّعَازِمْ نَصْلِي﴾ اور آپ نے اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم کو کیا حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا (اور میں یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت کیا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں میں ﴿قُلْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی پھر بیت اللہ کے قریب واپس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی طرف نکلے جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الضُّعْفَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِ اللَّهِ﴾ ہم بھی اسی سے ابتدا کریں گے جسے اللہ نے پہلے ذکر فرمایا چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی صفا پر چڑھے جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو ”اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“ اور ”الحمد للہ“ کہا اور فرمایا: ”لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد یحییٰ و یمیت و هو علی کل شیء قدير لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ انحر وخذہ ونصر عندہ وهرم الاخراب وخذہ“ پھر اس کے درمیان دعا کی اور یہی کلمات تین بار دہرائے پھر وہ مردہ کی طرف اترے جب آپ کے پاؤں وادی کے غیب میں اترنے لگے تو آپ نے غیب میں رمل کیا (کندھے ہلا کر تیز چلے) جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر معمول کی رفتار سے چلنے لگے اور مردہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا جب آپ نے مردہ پر آخری طواف کر لیا تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ کر دیتا تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس حج کو

لَمْ أَنْشِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُثْرَةً فَفُتْ لِحَانِ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيُحْمِلْهَا عُثْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُفْلَهُمْ وَفَضُّوا أَلَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ لِحَانِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَمَامَ سِرَاقَةً لَيْسَ مَالِكٌ نَسِ غُفْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَامِ هَذَا أَمْ لَا لَدَ الْأَمَدِ قَالَ فَتَشَكَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَعَهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَحَلْتَ الْغُمْرَةَ فِي الْحِجِّ هَكَذَا مُرْتَسٍ، لَا مَلَّ لِأَبَدِ الْأَمَدِ قَالَ وَفَدَمَ عَلَى سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَخَذَ فَاطِمَةَ مَقْنِ حَلٍّ وَلَبَسَتْ بِهَا صَبِيغًا وَانْحَلَّتْ فَانْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلَيَّ فَلَدَّتْ أَمْرِي أَنْشِ هَذَا فَكَانَ عَلَيَّ يَقُولُ بِالْعَرَفِ فِدَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَحْرَةً عَلَى فَاطِمَةَ فِي الدَّيِّ ضَعَفَتْ مُسْتَعْفِيًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّيِّ ذَكَرْتُ عَنْهُ وَانْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ، صَدَقْتَ صَدَقْتَ مَاذَا لَفْتُ حِينَ فَرَضْتُ الْحِجَّ قَالَ لَفْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بِنَا أَهْلُ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَى مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا نَحْلُ فَإِنْ فَكَانَ حِمَامَةً الْهَدْيِ الْبَدِي حَاءَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْيَمِينِ وَالْأَدَى آتَى بِهِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمْدِيَّةِ مَانَةً لَنْ حَلَّ النَّاسِ كُفْلَهُمْ وَفَضُّوا أَلَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْمِلْ كَاهُ يَوْمَ التَّوْبَةِ وَنَوْحُهُوَ إِلَى مَنِيْ أَهْلُوا بِالْحِجِّ فَرَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَنِيْ الطُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَتَ لَيْلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ نَفَقَةً مِنْ مَنَعَرٍ فَصَبَرَتْ لَهُ سِرَّةً فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشَكُّ فَرِيضٌ إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوْ الْمَسْرِدَةِ كَمَا كَانَتْ فَرِيضٌ تَضَعُ فِي الْعَاهِلَةِ فَاحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَحْدَ الْفَتَةِ

عمرہ بنا ڈالے تو سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کھراے
 عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کے پاس ہدی تھی
 حلال نہ ہوئے پھر سراقہ بن مالک بن عسثم کھڑے
 ہوئے اور عرض کی یہ حکم ہمیں اس سال کے لئے ہے یا
 ہمیشہ ہمیش کے لئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 (اٹکیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں
 اس طرح داخل ہو گیا ہے دو بار یہی فرمایا پھر فرمایا نہیں
 بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یہی حکم ہے اور حضرت علی کرم
 اللہ وجہہ (عین سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں
 لے کر پیچھے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حلال ہو
 کر نگین کپڑے پہنے ہوئے سر نہ لگائے ہوئے ہیں تو
 انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل اچھا نہ لگا۔
 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے والد نے
 مجھے یہی حکم دیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرمایا
 کرتے تھے کہ اس کے بعد میں اللہ کے رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فاطمہ کے اس عمل پر
 غصہ کی حالت میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 سے وہ بات پوچھنے کے لئے جو فاطمہ نے ان کے حوالہ
 سے ذکر کی اور مجھے عیب اور بری لگی (کہ ایام حج میں
 حلال ہو کر نگین کپڑے پہنیں اور سر نہ لگائیں) تو آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے حج کہا اس نے سچا کہا
 جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا۔ حضرت علی کرم
 اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا
 اے اللہ میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آپ کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ آپ نے
 فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے تو تم بھی حلال مت ہونا

فَلَمْ يَصِرْ لَهُ شِرْكٌ فَهَلْ يَافِي إِذَا رَأَى الشَّيْءَ أَمَرُ
 سَالِفُ قَضَاءُ فَرَحِلْتُ لَهُ فَرَحِبْتُ حَتَّى أَتَى بَطْنُ الْوَادِي
 فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ بَيْنَ يَدَيْنَكُمْ وَأَمْرُ الْكُفْرِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
 كَخُرُونَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِ كُمْ هَذَا فِي بِلَادِكُمْ هَذَا أَلَا
 وَإِنْ كُنْتُمْ شَيْئًا مِنْ أَسْرِ الْحَاكِمِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي
 هَاهُنَا وَدَعَا الْحَاكِمِيَّةَ مَوْضُوعَةً وَأَوَّلُ دَمٍ أَصْعَدَ دَمٌ رِيحَةً
 بِنِ السَّحَابِ (كَانَ مُنْتَصِفًا فَعَلَى سَيْ سَعْدٍ فَقِيلَ هَلْ لَيْلٍ)
 وَدَنَا الْحَاكِمِيَّةَ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَصْعَدَ دَنَا وَدَنَا لَعَنَاسِ
 ائِسْ عِنْدَ الْمُطْلَبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ
 فَإِنَّكُمْ أَحَدُكُمْ هُنَّ بَأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَخْلَفْتُمْ فَرَوْحِينَ مَكَلَمَةً
 اللَّهُ وَإِنْ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطَرْنَ فَرَوْحَكُمْ أَحَدًا لَكُمْ فَرَوْحَةً
 هَذَا مَعْلُومٌ فَاصْبِرُوا هُنَّ حُرٌّ غَيْرُ مُرْجٍ وَلَهُنَّ
 عَلَيْكُمْ دِرْهَمٌ وَكَمْ هُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَغَدَا تَرَكْتُ عَلَيْكُمْ
 نَأْلَهُ تَحَلُّوا إِنْ أَغْصَنَتْكُمْ بِهِ بِحَبَابِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مُسْأَلُونَ
 عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَسْأَلُكَ أَنْكَ قَدْ بَلَغْتَ وَاقْبَلْتَ
 وَبَصَحْتَ فَقَالَ بَاضِعُهُ النِّسَاءُ إِلَى السَّمَاءِ وَبُكِّيَهَا إِلَى
 السَّابِ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَلَيْكُمُ أَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَقْبَلَ
 ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الطُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
 أَتَى السُّوْقَ فَبَعَلَ بَطْنُ نَافِهٍ إِلَى الصُّحْرَاتِ وَجَعَلَ حِلَّ
 السُّبْدَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِتْلَةَ فَلَمَّ بِرَأْسِهَا وَخَفَا حَتَّى
 عَرَتْ الشَّمْسُ وَدَهَتْ الضُّفْرَةَ فَلَبَّاهُ حَتَّى غَابَ الْفَرَضُ
 وَازْدَفَ أَسْمَاءُ بِنْتُ رَبِيعَةَ خَلَعَتْ دَفْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَدْ شَقَّ الْقَضَاءُ مَا تَرَامَى حَتَّى أَنْ رَأَسُهَا لِيُصْبِتَ
 مَزْرُوكَ رَحْلِهِ وَبَقُولُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى أَيْهَا النَّاسُ الشُّكْبَةُ
 كَلَّمَا أَمَى حَبْلًا مِنَ الْحَبَالِ أَرْحَى لَهَا قَبْلًا حَتَّى تَضَعُ ثُمَّ

اور حضرت علی بن سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
 جو اونٹ لائے تھے سب ملا کر سو ہو گئے الغرض سب
 لوگوں نے احرام کھولا اور بال کھڑائے مگر نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اور جو لوگ اپنے ساتھ مدی لائے تھے حلال نہ
 ہوئے تردید کے دن (۸ ذی الحجہ کو) سب لوگ منیٰ کی
 طرف چلے اور حج کا احرام باندھا اللہ کے رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر عصر 'مغرب' عشاء
 اور صبح کی نمازیں ادا فرمائیں پھر کچھ ٹھہرے جب
 آفتاب طلوع ہوا تو آپ نے تکبیر دیا کہ بالوں کا ایک
 خیمہ لگایا جائے چنانچہ عمرہ میں لگا دیا گیا پھر اللہ کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم چلے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر
 حرام میں یا حذر اللہ میں ٹھہریں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں
 قریش کا معمول تھا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 وہاں سے آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفہ میں آئے تو دیکھا
 کہ آپ کے لئے خیمہ عمرہ میں لگا ہوا ہے آپ وہیں
 اترے جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا قصواء پر زین لگائی
 جائے آپ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف
 لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا۔ بلاشبہ تمہارے خون
 اور مال حرام (قابل احترام اور محفوظ) ہیں جیسے اس شہر
 میں اس ماہ میں اس یوم کو تم حرام (قابل احترام) سمجھتے
 ہو غور سے سنو جاہلیت کی ہر بات میرے ان دو قدموں
 کے نیچے (پکلی ہوئی) پڑی ہے اور جاہلیت کے سب

اسی السنۃ فلعنہ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد
 واقامتم ولہ یصلیٰ بینہما شیعاً ثم اضطلع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ طلع الفجر فصلی الفجر حتی
 نہیں لہ الضحیٰ باذان واحد ثم ركب القضاۃ حتیٰ فی
 المشعر الحرام فرقی علیہ فحمد اللہ وحمّره وھللہ فلم
 یزل واقفا حتیٰ اشعر حداً ثم دفع قتل ان تطلع الشمس
 وازدفع الفضل انس العتاس وکان زحلاً حسن الشعر
 حداً اتیس وسیناً فلما دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مر الطعن بخرفین فطفق یظفر الذہب فوضع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یدہ من الشقی الآخر یظفر حتیٰ اتی محبترا
 حرک لیللاً ثم سلك الطريق الواسطی الی نحر خک
 الی الحمرۃ الکثری حتیٰ اتی الحمرۃ النی عند الشجرة
 فرمی سنع حصابت یکتبر مع کل حصاة منها مثل حصی
 الحذف ورمی من یمن الی الی الی ثم انصرف الی المشعر
 فحمر لیللاً وستمین ندۃ بیدہ وغطی علی فحمر ما عمر
 وانشرکۃ فی ھذیہ ثم امر من کل یدۃ بضعۃ فخلعت فی
 قدر فطاحت فاکلا من لخمیہا وشرنا من مرقہا ثم افاض
 ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی التبت فصلی
 بسمکۃ الطہر فاتی نبی عبد المطلب وھم یسئلون علی
 رزمہ فقال اسزغوا نسی غند المطلب! لولا ان یعدکم
 الناس علی متابکم لتزغعت معکم فاولوہ دلوۃ
 فشرب منه

سب سے پہلا خون جسے میں غور قرار دیتا ہوں ربیعہ بن عارض بن عبد المطلب کا خون ہے (یہ بنو سعد میں دودھ پیتے تھے تو
 ان کو ہڈی نے قتل کر دیا تھا) اور جاہلیت کے سب سود ختم اور سب سے پہلے جس سود کو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارا یعنی
 عباس بن عبد المطلب کا سود ہے وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ تم نے
 عورتوں کو اللہ کی امان و عہد سے اپنے عقد میں لیا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کو اپنے لئے حلال کیا اور تمہارا حق ان کے

ذبح یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (گھر میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مار بھی سکتے ہیں لیکن اتنا سخت نہ مارنا کہ بڑی پتلی ٹوٹ جائے اور تمہارے ذمہ ان کا کھانا کپڑا دستور کے موافق ہے اور میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا حکم پوری طرح پہنچا دیا اور حق رسالت و تبلیغ ادا کیا اور خیر خواہی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ کہا اے اللہ آپ گواہ رہے اے اللہ آپ گواہ رہے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی کچھ دیر بعد اقامت کہی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز (فصل وغیرہ) نہیں پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر عرفات میں موقوف تک آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا پیٹ صحرائے کی طرف کر دیا اور جبل مشاعرہ (لوگوں کے چلنے کے رستہ) کو سامنے کی طرف رکھا اور قبلہ رو ہو گئے پھر مسلسل ظہر سے رہے یہاں تک سورج ڈوب گیا اور زردی بھی کچھ ختم ہونے لگی جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور عرفات سے واپس ہوئے اور قصواء کی گھیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا کھینچا کہ اس کا سر زمین کی پھٹی کھڑی سے لگنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان اور سکون سے چلو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اونٹنی جگ پہاڑ، نیلہ وغیرہ پر پہنچتے تو اس کی گھیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ آسانی سے چڑھ جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچے اور وہاں ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب و عشاء پڑھائی اور ان دو نمازوں کے درمیان بھی کچھ نماز نہ پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک صبح طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب روشنی ہونے کے بعد ایک اذان و اقامت سے نماز صبح پڑھائی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) آئے اس پر چڑھ کر حمد و تکبیر اور جلیل میں مشغول ہو گئے اور مسلسل ظہر سے رہے یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی پھر سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا وہ انتہائی خوبصورت بالوں والے گورے رنگ کے حسین مرد تھے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو اونٹوں پر سوار عورتیں گزرتی لگیں۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی طرف دیکھنے لگے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طرف سے اپنا ہاتھ رکھ دیا اس پر فضل نے چہرہ پھیر کر دوسری طرف سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی حمر میں آئے اور اپنی سواری کو کچھ تیز کر دیا پھر درمیان رستہ پر ہوئے جس سے تم جمرہ کبیری پر پہنچ جاؤ پھر اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور

جس کی ناک میں چاندی کا چھل تھا نبیؐ نے چھتیس اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کے اور باقی حضرت علیؑ نے نحر کے حضرت سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ حدیث کس نے بیان کی؟ فرمایا: جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے جابر اور ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے عکرم سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔

پاپ: جو شخص حج سے رک جائے بیماری یا عذر کی وجہ سے (احرام کے بعد)

۳۰۷۷: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جس کی بڑی ٹوٹ جائے یا وہ نکلزا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت تکرمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات ابن عباسؓ و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ذکر کی تو دونوں نے ان کی تصدیق فرمائی۔

۳۰۷۸: حضرت ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حجاج بن عمروؓ سے پوچھا کہ اگر عکرم کسی عذر کی وجہ سے رک جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جس کی بڑی ٹوٹ جائے یا شاید بیمار ہو جائے یا نکلزا ہو جائے وہ حلال ہو گیا اور اس کو دو سال اس پر حج لازم ہے۔

تکرمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ کو سنائی تو دونوں نے اسکی تصدیق کی۔ عبدالرزاق کہتے ہیں یہ حدیث میں نے ہشام صاحب دستور کی کتاب میں پڑھی پھر مصر سے اسکا ذکر

ندبہ منها حصل لابی حنبل فی اللہ ثمرۃ من فضیۃ فحر الشہب صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثلاثا وسنتین وحر علی ما عر

قيل لہ من ذمیرۃ قال حضرت عن امیہ عن جابر وانی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۸۵: باب

المحصر

۳۰۷۷: حدثنا ابو یحییٰ عن ابی خنیسۃ قال یحییٰ بن سعید وانی عن حجاج بن ابی عثمان حدثنی یحییٰ بن ابی خنیسۃ حدثنی عکرمۃ حدثنی الحجاج بن عمرو الانصاری قال سمعت الشہب صلی اللہ علیہ وسلم یقول من محسر أو غریح فقد حل وعلیہ حجة أخرى فحدثت به ابن عباس وانی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالا صدق

۳۰۷۸: حدثنا سلمۃ بن شعیب قال عند الزقاق اتانا مغیر عن یحییٰ بن ابی خنیسۃ عن عکرمۃ عن عند اللہ بن زافع مولى ام سلمۃ قال سألت الحجاج بن عمرو عن حسن المحصر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من محسر أو مرہل أو غریح فقد حل وعلیہ الحج من قابل

قال عکرمۃ فحدثت به ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وانی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالا صدق قال عند الزقاق فوجدتہ فی خزاء ہشام صاحب الدستور فاتی بہ مغیرا فقرا علی أو قرأت

علہ

کیا تو انہوں نے مجھے پڑھ کر سنائی یا میں نے انکو پڑھ کر سنائی۔

۸۶ : بَابُ فِذْيَةِ الْمُحْصِرِ

پاب : احصار کا فدیہ

۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہ بن معقلؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان سے آیت ﴿فَذِيَّةٌ مِّنْ صَبَإٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ تَسْكِبٌ﴾ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کہا یہ آیت میری بابت نازل ہوئی۔ میرے سر میں بیماری تھی تو مجھے اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں لایا گیا اور جو میں میرے چہرہ پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے یہ خیال نہ تھا کہ جہیں تکلیف اس قدر ہو جائے گی جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہارے پاس ایک بکری ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر یہ آیت ”تو فدیہ میں روزے یا صدقہ یا قربانی“ نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: روزہ تین دن تک رکھنا اور صدقہ کرنا چھ مسکینوں پر ہر مسکین کو نصف صاع اناج دینا ہے اور قربانی بکری ہے۔

۳۰۸۰۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے جوؤں سے شدید تکلیف ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سر منڈاؤں اور تین دن روزہ رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا کہ میرے پاس قربانی کیلئے کچھ نہیں ہے۔

۳۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْدِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثْتُ أَلِيَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ هِيَ الْمَسْجِدُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿فَذِيَّةٌ مِّنْ صَبَإٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ تَسْكِبٌ﴾ قَالَ كَعْبٌ هِيَ التَّزَلُّتُ كَانَ بِي أَذَى مِنْ رَأْسِي فَخَصَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفُضْلُ بَنُو أُمِّ عَلِيٍّ وَجَهْمٌ ، فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْخُفْدَ يُلْعَ بِكَ مَا أَرَى . اتَّحَدَ شَلْفٌ . قُلْتُ لَا قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿فَذِيَّةٌ مِّنْ صَبَإٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ تَسْكِبٌ﴾ ، قَالَ فَالْصَّوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ عَلِ سَنَةً مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَالتَّسْكِبُ شَاةٌ .

۳۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهَ بْنَ سَاعٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَخَذَنِي الْفُضْلُ أَنْ أَتْلُوَ رَأْسِي وَأُصَوِّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمَ سَنَةً مَسَاكِينَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَتَسَكَّبُ

خلاصۃ الباب : اس حدیث میں آیت کریمہ کا شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور محصر کا فدیہ بیان ہوا ہے کہ روزے تین ہیں اور صدقہ تین صاع ہے جو چھ مساکین پر خرچ کیا جائے نصف صاع ہر مسکین کو دینا چاہئے اور تک ایک بکری ہے اور ان تینوں میں اختیار ہے۔

۸۷ : بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

پاب : محرم کے لئے چھینے لگوانا

۳۰۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینے لگوائے اس

۳۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنَا وَشُعْبَةُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي أُمَيٍّ عَنْ مَقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ

وقت آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ أَخْبَحُ وَهُوَ صَالِحٌ مُبْخَرٌ

۳۰۸۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالِ احرام چھپنے لگوائے اس درود کی وجہ سے جو آپؐ کو مذی سرکنے کی وجہ سے (عارض ہوا۔

٣٠٨٢. حَدَّثَنَا يَكْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَاءَ بِمَنْفَعَةٍ لِقَوْمٍ مِنْ أُمَّةٍ أَوْ بِمَنْفَعَةٍ لِقَوْمٍ مِنْ أُمَّةٍ أُخْرَىٰ فَلَهُ أَجْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

پاپ: محرم کون سا تیل لگا سکتا ہے

٨٨ : بَابُ مَا يَذْهَبُ بِهِ الْمَحْرَمُ

۳۰۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام زینوں کا جیل سر میں لگا تے تھے جس میں پھول مل کر نڈالے گئے۔
-ہول-

٣٠٨٣. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ وَكَيْفَ لَنَا حَمْدُ مَنْ
سَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ السَّخِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَسْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الشَّيْءَ ^{صَلَّى} كَانَ يَذْهَبُ زَائِدًا مَالِئَةً وَهُوَ مُخْرَجٌ عَنْ
الْمُؤْتَمَرِ.

خلاصہ السباب : ہذا مفتی اس تیل کو کہتا جاتا ہے کہ جس میں خوشبو کے لئے پھول ڈال کر جوش کرتے ہیں۔ محرم نے اگر پورے عضو کو خوشبو دار تیل لگا دیا تو بالاطلاق دم واجب ہوگا اور زیون یا تلوں کا تیل بغیر خوشبو ملائے استعمال کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دم واجب ہے اور صامعین کے نزدیک صدقہ ہے اور اگر بطور دوا کے تیل لگائے تو کچھ واجب نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کے طور پر تیل استعمال کیا تھا۔

باب: محرم کا انتقال ہو جائے

٨٩ : بَابُ الْمُحْرَمِ بِمَوْتِ

۳۰۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد مغموم تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے فصل دو اور اس کو اس کے دو کپڑوں میں لپیٹ دو اور اس کے چہرہ اور سر کو موت ڈھکھو اس لئے کہ یہ روزِ قامت تکبیر کہتے ہوئے اٹھے گا۔

٣٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَزْوَاجَهُ وَاحِدَةً وَهُوَ مُحْرَمٌ فَقَالَ
السُّبْحُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلُوا مَاءً وَتَبَارَكَ وَتَقَبَّلُوا
فِي تَوْبَتِهِ وَلَا تَحْزَنُوا وَخَبَرَهُ وَلَا زَانَةً فَاللَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ثَلَاثًا .

دوسری روایت میں یہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خوشہوت لگاؤ کیونکہ یہ روز قیامت تجھے کہتے ہوئے اُٹھے گا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : قَالَا وَكُتِبَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي سُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُسَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ
أَغْقَصْتُهُ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ لَا تَقْرَبُونَا طَيِّبًا فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ
الْإِمَامَةِ مِثْلَنَا

۹۰ : بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ بِصِيئَةِ الْمُحْرَمِ

جواب: محرم شکار کرے تو اس کی سزا

۳۰۸۵ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر محرم جو شکار کرے تو اس میں مینڈھا مقرر فرمایا اور جو کو بھی شکار قرار دیا۔

۳۰۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنَّ قَنَا حَرَمًا مِنْ حَارِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَشَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : خُفِيَ زَسْوَلُ اللَّهِ مَكَلَّةً فِي الطَّيْحِ بِصِيئَةِ الْمُحْرَمِ كُنْشَا وَخَفَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .

۳۰۸۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شتر مرغ کا انڈا محرم شائع کرے تو اس پر اس کی قیمت آئے گی۔

۳۰۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَأَسْطِيُّ قَالَا يَزِيدُ نَسْ مِنْهُ بَنَّا مَرْوَانَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ الْقَزَائِي قَالَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمَعْرِفِ قَالَا حَسَنُ الشَّعْبِ عَنْ أَبِي التَّهْمَزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَسْوَلُ اللَّهِ قَالَ فِي تَبَضُّعِ النَّاسِ بِصِيئَةِ الْمُحْرَمِ " فَشَنَّهُ " .

خلاصۃ الارباب : قرآن مجید میں بھی ہے کہ محرم کے لئے سب سے زیادہ حلال ہے اور فضیلت کا شکار حرام ہے۔

۹۱ : بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرَمُ

جواب: جن جانوروں کو مار سکتا ہے

۳۰۸۷ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو قتل اور حرم میں مارنا جائز ہے سانپ، چنگبر، اکوٹا، چوہا، کائٹے والا کتا اور جیل۔

۳۰۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَشْيِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوا قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَانَةَ بْنَ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَاتَلَ خَمْسَ فَوَاسِقَ يَقْتُلْنَ فِي الْجُبْلِ وَالْحَرَمِ ، النِّخْلَةَ وَالْفَرَابَ لَا تَقَعُ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعُفُورَ وَالْحَدَادَةَ .

۳۰۸۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی انہیں حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں بچھو گا، جیل، چوہا اور کائٹ کھانے والا کتا۔

۳۰۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَا : قَالَ زَسْوَلُ اللَّهِ مَكَلَّةً حَسَنَ مِنَ الذُّوَابِ لَا خِتَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ " أَوْ قَالَ فِي فَتَاهِمْ وَبِهِ حَرَامَةُ الْعَفُورِ وَالْفَرَابِ وَالْحَدَادَةِ وَالْعَارِضَةِ وَالْكَلْبِ الْعُفُورِ " .

۳۰۸۹ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم سانپ، بچھو، حلا اور درندے، کائٹے والے کتے اور بد معاش چوہے کو مار سکتا ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ چوہے کو بد معاش کیوں کہا

۳۰۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ : قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ لُصَيْبٍ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرَمُ النِّخْلَةَ وَالْفَرَابَ وَالشَّعْبَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعُفُورَ

والغارة القوسفة، فقل لئلا تم قتل لها القوسفة قال لا رسول الله صلى الله عليه وسلم استيقظ لها وقد احدث الغيلة لتخرق بها التبت.

فرمایا اس لئے کہ اس کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے اس نے چراغ کی حق لی تھی گھر جلانے کے لئے۔

خلاصۃ الباب: اگر محرم نے شکار کیا یا شکار کرنے والے کو بتا دیا کہ فلاں جگہ شکار ہے تو محرم پر جزا واجب ہے خواہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول کر ابتدا کرے یا دو بارہ شکار مل کا یا حرم کا لیکن کچھ جانور ایسے ہیں کہ ان سے شکار یا قتل میں کچھ واجب نہیں ہوتا کچھ تو وہ حدیث باب میں بیان کر دیئے گئے ہیں اسی طرح بھیڑ یا اور پھوسھر چڑی سے مارنے پر جزا نہیں ہے۔

۹۲: بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ ۳۰۹۰

حدثنا أبو سكر بن أبي شبة وهشام بن أبي عمار قالنا سفيان بن غيث عن - وحذنا محمد بن سعد جميعا عن ابن شهاب الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال سئل عن شاة صفت من خثامة قال منى ومثل ذلك وما سألناه أن يؤذ أن فهديت له حمار وخش هرة على فلما رأى من وجهي الكراهية قال لا تيس لنا رد عليك ولكنا حرم.

باب: جو شکار محرم کے لئے منع ہے

۳۰۹۰ حضرت صعب بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ابوہاء یا ودان (نامی جگہ) میں تھا میں آپ کو ایک گور خر پیش کیا۔ آپ نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر بنا گوارہی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم تمہیں واپس کرنا نہیں چاہتے لیکن ہم حالت احرام میں ہیں اس لئے ذبح کر کے کھا نہیں سکتے

۳۰۹۱: حدثنا عثمان بن أبي شيبة عن عثمان بن محمد بن أبي قيس عن أبيه عن عبد الكرم عن عبد الله بن الحرث عن ابن عباس عن علي بن أبي طالب قال أرى النبي ﷺ يلحهم صيد وهو محرم فلم يأكله

۳۰۹۱ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا آپ حالت احرام میں تھے اس لئے آپ نے وہ گوشت نہ کھایا۔

۹۳: بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَالِكَ إِذَا لَمْ يُضَدَّ لَهُ ۳۰۹۲

حدثنا هشام بن عمار قالنا سفيان بن غيث عن يحيى بن أبي سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي عن عيسى ابن طلحة عن طلحة بن عبيد الله أن النبي ﷺ أعطاه حمار وخش وأمره أن يفرقه في الزمان وهم لا يبرءون

باب: اگر محرم کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست ہے

۳۰۹۲ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک گور خر دے کر فرمایا: رفقاء میں تقسیم کر دوں اور رفقاء اس وقت حرم ہے۔

۳۰۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ عَنِ الزُّوْافِ الْبَاتِ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ ابْنِهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَاصْحَرَمَ اضْحَانَهُ وَلَمْ أَخْرُجْ فَرَأَيْتُ حَمْرًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ وَاضْطَلَقْتُهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرْتُ أَنِّي لَمْ أَخُجْ أَخْرَجْتُ وَأَتَيْتُ أَتَمًّا اضْطَلَقْتُهُ لَكَ فَاصْرَ السُّبُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْحَانَهُ أَنِّي يَأْكُلُوهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ اخْرَجْتُهُ أَنِّي اضْطَلَقْتُهُ لَهُ

۳۰۹۳. حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دنوں میں اللہ کے رسولؐ کے ساتھ نکلا اور صحابہؓ نے احرام باندھا لیکن میں نے احرام نہ باندھا میں نے ایک گور خر دیکھا تو اس پر حملہ کر دیا اور شکار کر لیا پھر اس حال میں میں نے اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں پیش کیا اور یہ بھی بتایا کہ میں اس وقت حرم نہ تھا اور میں نے آپؐ کی خاطر اس کا شکار کیا تو نبیؐ نے اپنے صحابہؓ کو اس سے کھانے کا فرمایا لیکن یہ بتانے کے بعد کہ میں نے آپؐ کی خاطر شکار کیا خود تناول نہ فرمایا۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر حرم کا شکار کیا ہوا جانور یا پرندہ اگرچہ حرم ہی کے واسطے کیا ہو بشرطیکہ حرم نے شکار نہ بتایا ہو نہ حکم کیا ہو نہ مدد کی ہو حرم کے لئے حلال ہے خلیق کا یہی مذہب ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک حرم کے لئے وہ شکار جائز نہیں۔

۹۴ : نَابُ ثَقَلِيدِ الثُّبَدِ

۳۰۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْبَاتِ الْكَلْبَ بْنَ مَعْدِي عَنْ ابْنِ صِهَابٍ عَنْ غَزْوَةَ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ سَبَّ عِنْدَ الرُّخَمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَافْضَلُ فَلَا حِدَ هَذِهِ ثُمَّ لَا يَغْضَبُ شَيْئًا مِمَّا يَغْضَبُ الْمُفْرَمُ.

۳۰۹۴. ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی بھیجتے تو میں ان کے ہاتھ فتحی پھر ایک جن امور سے حرم پتا ہے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات سے اجتناب نہ فرماتے۔

۳۰۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَفْضَلُ الْقَلْبَ لَبْدَ يَهْدِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَبْدَ هَذِهِ ثُمَّ يَغْضَبُ بِهِ ثُمَّ يَغْضَبُ شَيْئًا مِمَّا يَغْضَبُ الْمُفْرَمُ.

۳۰۹۵. ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہارفتی آپؐ ہدی کی گردن میں وہ ہار ڈالتے پھر اسے روانہ فرما دیتے اور خود مدینہ میں رہتے اور جن امور سے حرم احتراز کرتا ہے ان میں سے کسی بات سے احتراز نہ فرماتے۔

خلاصۃ السباب ☆ قربانی کے جانور کے گلے میں چڑے کی کوئی چیز نہ لٹائی کے طور پر ڈالنا اس کو تھکید کہتے ہیں اس کا ناکہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس جانور کو لوٹنے نہیں ایسا حکم ہی ہے۔ سبحان اللہ کس طرح کا قربانی کے جانور میں قلاوہ (یاد) ڈالنا اس کو ڈاکوؤں سے بچاتا ہے اسی طرح تھکید کرنا کسی امام کی گمراہی ہونے سے بچاتا ہے کہ مقلد آدمی آزاد

نہیں ہوتا غیر مقلد آزاد ہوتا ہے اس کو کچھ پروا نہیں ہوتی تھکد کا دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ ہے۔

۹۵ : بَابُ تَقْلِيدِ الْقَتَمِ بَابُ بَکْرِی کے گلے میں ہار ڈالنا

۳۰۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا سَأَلْنَا مَعَاذَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْرَافِهِ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَخَذَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً عَنَّا إِلَى
النَّبْتِ فَقَلَّدَهَا

۳۰۹۶۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بیت اللہ بکریاں بھیجیں تو ان کے گلے میں ہار ڈالے۔

۹۶ : بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ بَابُ ہدی کے جانور کا اشعار

۳۰۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا سَأَلْنَا وَكِيعَ بْنَ هِشَامٍ الدَّسَوَلَنِيَّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي
حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ أَشْعَرَ الْبُهْدَى
فِي النَّسَامِ الْأَنْبَسِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ

۳۰۹۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی دائیں کو بان چیر کر اس کا خون نکالا پھر دو خون صاف کر دیا۔

دوسری روایت ہے کہ آپ نے یہ اشعار والحدیدہ

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَبِيبَةَ بَدَى الْخَلِيفَةُ وَقَدْ بَغَلْنِي

میں کیا اور اونٹ کی گردن میں دو نعل بھی لٹکا۔

۳۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَفَظْنَا مِنْ حَدِّ
عَنِ الْفَلَحِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ
الشَّيْخَ ﷺ قَلَّدَ وَأَشْعَرَ وَأَزَلَّ بِهَا وَلَمْ يَخْصُصْ مَا يَخْصُصُ
الْمُخْرَمُ

۳۰۹۸۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی گردن میں قلابہ لٹکایا اور اشعار کیا اور جن امور سے محرم پر بیڑ کرتا ہے ان سے پر بیڑ نہ فرمایا۔

نکات باب اشعار سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا قربانی کے جانور اور یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے تاکہ لوگ اس سے صحضر نہ ہوں۔ حضرت امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ اشعار مکروہ ہے جب یہ ہے کہ ان کے زمانے کے لوگ اشعار کرنے میں مبالغہ کرتے تھے جس کی وجہ سے زخم کے گہرا ہونے سے جانور کے ہلاک ہونے کا ڈر لگتا تھا سنت پر عمل محبوب ہے لیکن کسی مارضہ کی بنا پر اس کو ترک کرنا صحیح نہیں احتیاط کے ساتھ درمیان و قسم کے اشعار امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام غزالی جو مذہب ابوحنیفہ کے بہت بڑے عالم ہیں فرماتے ہیں کہ امام صاحب نفس شاعر کی سنیت کے منکر نہیں ہیں اور یہ بھی جیسے سکتا ہے کہ اتنی بڑی ہستی ان کا انکار کرے غیر مقلد نے اس موقع پر بہت غلطی نہائی ہیں۔ اور امام عظیم ابوحنیفہ پر بہت سخت اعتراضات کئے ہیں حتیٰ کہ حدیث کے علم سے ناواقف قرار دیا ہے۔ مسحک ہذا بھتان عظیم

حدیث کی طرف توجہ جس آدمی نے نہ ہو وہ مجتہد کیسے بن جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ نے کتب اور ابواب کی تدوین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علم دین کو مدون کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام احب نے سب سے پہلے شریعت کی تدوین کی ہے اور ابواب میں اس کی

ترتیب دی ہے۔ پھر امام مالکؒ نے مؤطا میں ان کی پیروی کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا کیونکہ حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین نے علوم شریعت میں ایواب اور کتابوں کی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا وہ تو صرف اپنے حافظ پر اعتماد کرتے تھے۔ جب امام ابوحنیفہؒ نے علوم کو منتشر دیکھا اور اس کے ضائع ہونے کا خوف کیا تو ایواب میں اس کو ودھ کر کیا۔ (تحفہ الصوفیہ ص ۳۶) امام صاحب کو علم حدیث میں وافر حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرحمت ہوا تھا۔ شیخ الاسلام ابن عبد البر المالکی فرماتے ہیں کہ حاد بن زید نے امام ابوحنیفہؒ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عبد البر ہی حضرت وکیع بن الجراحؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ وکیع بن الجراح کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے بہت سی حدیثیں سنی تھیں۔ محدث ابن عدیؒ امام اسد بن عمروؒ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اصحاب المرانے (یعنی فقہاء) میں امام ابوحنیفہؒ کے بعد اسد بن عمروؒ سے زیادہ حدیثیں اور کسی کے پاس نہ تھیں۔ خطیبؒ نے امام ابو عبد الرحمن المقرئؒ (المتوفی ۳۱۳ھ جو الامام المحدث اور شیخ الاسلام تھے۔ تذکرہ ملا صفحہ ۲۳۳) انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے نو سو حدیثیں سنی تھیں۔ مناقب کردری ج ۲ صفحہ ۲۱۶ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ ہم سے امام ابوحنیفہؒ کی سند سے کوئی حدیث بیان فرماتے تو کہتے ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔ اندازہ فرمائیے کہ ایک محدث کامل اور شیخ الاسلام حضرت امام ابوحنیفہؒ کو روایت اور حدیث کا بادشاہ ہی نہیں کہتے بلکہ شہنشاہ کہتے ہیں جو شخص اپنے دور اور زمانے میں حدیث کا شہنشاہ ہو اس کے محدث اور حافظ حدیث ہونے میں کوئی کسر اور کسی قسم کا ٹک باقی رہ سکتا ہے۔ (فہن حدیث اور سند میں شہنشاہ ہونا جزوی بات ہے اور مطلق شہنشاہ ہونا مخلوق کے لئے حرام ہے) حقیقت یہ ہے کہ ع"آ آپؐ سبہ بہرہ ہیں جو معتقد میر نہیں۔" مشہور محدث جناب اسرار نیل (المتوفی ۱۲۱ھ جو الامام اور الحافظ تھے۔ تذکرہ ج ۱۹۹۱) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی خوب مراد تھے انہوں نے حدیث کو کیا ہی اچھی طرح یاد کیا جس سے کوئی فقہی مسئلہ مستحب ہو سکتا ہے اور وہ حدیث کے بارے میں بڑی بحث کرنے والے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جاننے والے تھے۔ (تحفہ الصوفیہ ص ۲۷۔ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۳۹)

۹۷ : بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبَدَنَةَ جو شخص قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالے

۳۰۹۹۔ حدثنا محمد بن الصباح قالنا شفيان بن عثينة عن عبد الكريم عن مجاهد عن ابن أبي ثعلبة عن علي بن ابي طالب قال اترني رسول الله ﷺ ان يقوم على يده وان اقم حلالها وجسدنا وان لا اعطى الجواز منها شيئا: وقال نحن نعطيہ۔

۳۰۹۹۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے مجھے ہدی کے اونٹوں کی خبر گیری کا حکم دیا اور یہ کہ ان اونٹوں کے جھول اور کھالیں (فقراء و مساکین میں) تقسیم کروں اور قصاب کو اجرت میں کھال اور جھول نہ دوں اور فرمایا کہ قصاب کو اجرت ہم دس گے۔

۹۸ : بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْاِنْفَاتِ

بَابُ هَدْيِ مِیْنِ نَرَاوَرِ مَادِهٖ دَوْنُوں

وَالذَّكْوَرُ

درست ہیں

۳۱۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا شُعْبَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي تَلْحَوْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَسْعُومٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى فِي بَذْنِهِ حِمْلًا لَامِي حِمْلًا نَزَلَهُ مِنْ قُصْبَةٍ .

۳۱۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْنَا غُنَيْدَ اللَّهِ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى ابْنَ غُنَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ كَانَ فِي بَذْنِهِ حِمْلًا

۳۱۰۰ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہدی کے جانوروں میں ابو جہل کا ایک نراوت بھی بھیجا (جو جنگ بدر میں قیمت میں آیا) انکی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔

۳۱۰۱ : حضرت سہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں میں ایک نراوت تھا۔

خلاصۃ الباب : قربانی کی کمال سے اپنے گھر میں منکبیزہ صلی بنائے کی اجازت ہے لیکن کسی کو دینی ہو تو صدقہ کے مصارف کے علاوہ کہیں خرچ نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ قصاب کو اور مسجد کے امام کو کام کے عوض دینا جائز نہیں۔ ہدی کی تکمیل اور قبول وغیرہ خیرات کرے۔

۹۹ : بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقِي مِنْ ذَوْنِ الْمَيْمَنَاتِ

بَابُ هَدْيِ مِیْقَاتِ مِیْنِ لے جانا

۳۱۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُسَرِّمٍ سَمِعْنَا بَغِيَّ بْنَ سَمَانَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ غُنَيْدَةَ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ غَمْرَانَ النَّبِيِّ ﷺ أَشْفَى هَذْبَةً مِنْ قُدْبَةٍ

۳۱۰۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ہدی کے جانور قد یہ سے خریدے۔

خلاصۃ الباب : قد یہ ذوالخلیفہ سے آگے جا کر کد اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔

۱۰۰ : بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ

بَابُ هَدْيِ پَر سوار کرنا

۳۱۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْنَا شُعْبَانَ الشَّوْزِيَّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى زَخْلًا يَسُوقُ نَذْمَةً فَقَالَ "أُزْكِيهَا" قَالَ : "أَتَاهَا بَذْنٌ" قَالَ "أُزْكِيهَا" وَنَحَكَ

۳۱۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک مرد ہدی ہانک رہا ہے۔ فرمایا : اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا : یہ ہدی ہے۔ فرمایا : کم بخت سوار ہو جا۔

۳۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْنَا وَكَيْعَ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الشُّشُوْالِيِّ عَنْ فَنَادَةَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۳۱۰۴ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کے قریب سے ہدی کا اونٹ گزرا تو آپؐ نے لے جانے

اللَّهُ نَعَالِي غَنَةِ أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ
بِدَنَةِ هَافِلٍ "أَزْكَيْهَا" قَالَ "أَزْكَيْهَا" قَالَ
هَزْكَيْتَ أَزْكَيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنِيهَا
نَقْلٌ .
اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کرنے لگا: یہ
ہدی ہے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے
ہیں کہ پھر میں نے دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اس پر سوار ہے اور اس ہدی کی گردن میں قلاوہ ہے۔

خلاصہ الباب ✽ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک ہدی پر بلا ضرورت سوار ہونا جائز نہیں البتہ
ضرورت کی وجہ سے سوار ہونا درست ہے۔

باب: اگر ہدی کا جانور ہلاک ہونے لگے

۳۱۰۵: حضرت ذویب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہدی کے
جانور بھیجے تو فرماتے: اگر تمہیں اس کی موت کا اندیشہ نہ
ہو تو نحر کرو پھر اس کا قلاوہ اس کے خون میں ڈبو کر اس
کے پٹوں پر مارو اور اس میں سے تم یا تمہارا کوئی ساتھی
نکھائے۔

۳۱۰۶: حضرت تابعہ خزاعی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اونٹ ہدی کے لئے لے جانے پر مامور تھے نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول جو اونٹ ہلاک ہونے لگے اس کا کیا
کروں فرمایا: اسے نحر کرو اور اس کا قلاوہ اس کے خون
میں ڈبو کر اس کی سرین پر مارو اور اسے چھوڑ دو تا کہ لوگ
اسے کھالیں۔

خلاصہ الباب ✽ حدیث سے ثابت ہوا کہ جو ہدی راہ میں ہلاک ہونے کے قریب ہو تو ذبح کر ڈالے اور اس کے خون
سے اس کے کھروں کو رنگ دے اور اس کے شانہ پر مارو۔ اگر ہدی نفل ہے تو خود اور مالدار لوگ نہ کھالیں بلکہ مساکین
اور فقراء کے لئے خاص ہے اور اگر واجب ہے تو اس کے قائم مقام دوسرا نہ کرے اور پہلے بد نہ کا جو چاہے کرے۔

باب: مکہ کے گھروں کے کرایہ کا حکم

۳۱۰۷: حضرت عاتقہ بن نعلہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۱: بَابُ فِي الْهَدْيِ إِذَا غَطِبَ

۳۱۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ
الْعَدَنِيُّ قَالَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَزْوَةَ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ سَنَانِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَسَاةٍ أَنَّ ذُوَيْنَا الْحِزْأَعِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّبِعُ مَعَ النَّائِلِينَ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا غَطِبَ مِنْهَا
شَيْئًا فَيَحْسِبُ عَلَيْهِ مَوْنًا فَإِنْ حَزَّهَا ثُمَّ أَصْرَبَ صَفْحَهَا:
وَلَا تَطْلَعُ مِنْهَا أَتَتْ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ زَفَتِكَ .

۳۱۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالُوا قَالَا وَكَعْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةِ الْحِزْأَعِيَّ قَالَا عَمْرُو بْنُ حُدَيْبَةَ، وَكَانَ
صَاحِبَ ثَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثِفَ أَضْعُ
سَمَاعِ غَطِبَ مِنَ النَّائِلِينَ قَالَا الْحَرَّةُ وَأَغْبَسَ نَعْلَهُ فِي ذِمَّةِ ثُمَّ
أَصْرَبَ صَفْحَهَا وَخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَا تَحْلُوهُ .

۱۰۲: بَابُ أَجْرِ بَيُوتِ مَنْجَةٍ

۳۱۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَمْسِيُّ بْنُ يُونُسَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي خُسَيْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

سَلِيمَانَ عَنْ غُلْفَمَةَ بْنِ سَهْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا تَذَعِي رِمَاحٌ مِثْلَ إِذَا السَّوَالِبِ مِنْ اخْتِاجِ سَكَنٍ وَمِنْ اسْتَعْلَى اسْكُنَ

کا انتقال ہوا اس وقت تک کہ کے گھروں کو سوانب (وقف اللہ) کہا جاتا تھا کہ جس کو ضرورت ہوتی ان میں سکونت اختیار کرتا اور جس کو حاجت نہ ہوتی وہ (خود سکونت چھوڑ کر) دوسروں کو سکونت کا موقع دے دیتا۔

خلاصۃ الباب ۱۰۳: اس حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک زمین کا فروخت کرنا منع اور مکروہ ہے صاحبین کے نزدیک مکانات اور زمین دونوں بیچنے درست ہیں امام صاحب کی دلیل حدیث بالا ہے کہ جس میں مکہ کی زمین بیچنے کی ممانعت آئی ہے۔

باب: مکہ کی فضیلت

۳۱۰۸: حضرت عبداللہ بن عمر بن حراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار جزرہ (نامی جگہ) میں کھڑے تھے۔ فرما رہے تھے اللہ کی قسم تو اللہ کی زمین سے سب سے بہتر ہے اور اللہ کی زمین میں مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم اگر مجھے زبردستی تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔

۳۱۰۹: حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطیبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے ارض و سما کی تخلیق کے روز ہی مکہ کو حرم قرار دے دیا تھا لہذا یہ باقیات حرم محترم رہے گا کہ کے درخت نہ کاٹے جائیں اور جانوروں کو ستایا نہ جائے (حکا تو دور کی بات ہے) اور کہ میں گمشدہ چیز کو کوئی نہ اٹھائے البتہ جو اعلان کرتا چاہے اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اؤخر (خوشبودار گھاس) کو مستثنیٰ فرمادیجئے کہ وہ گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اؤخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۱۰۳: بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

۳۱۰۸. حَدَّثَنَا عُمَيْسُ بْنُ حَفَاةٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا الْبَلَاءُ عَنْ سَعِيدِ الْخَبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ نَسِ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عَدَى ابْنِ الْحَمْرَاءِ قَالَ لَهُ زَيْدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى سَافِهِهِ وَاقِفٌ سَالِحُ زُورَةٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَحَبْرٌ أَرْضَ اللَّهِ وَاحِدٌ أَرْضَ اللَّهِ إِلَى وَاللَّهِ الْوَلَا ابْنِي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ

۳۱۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُعَيْمٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ نَكْبَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْحَقٍ ثَنَا مَالٌ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَحْمَسَ بْنِ مُسْلِمٍ ثَنَا بَابٍ عَنْ صَفِيَّةَ وَصِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعْتُ شَيْئَةً قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ حَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَخْصُصُ شَجَرُهَا وَلَا يَنْظَرُ صَيْدُهَا وَلَا يَأْخُذُ لَفْطُهَا إِلَّا مُشَدَّدٌ

فَقَالَ الْعَبَّاسُ وَصِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا الْآخِرَ فَهَاتَا اللَّيْنِيَّاتِ وَالْفَقُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْآخِرَ.

۳۱۱۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ أَنَّكَ عَنْهُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَافِعَةَ الْمُخَرَّمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِحَيْرٍ مَا عَظُمُوا هَذِهِ الْخُرْمَةَ حَتَّى نَعْتَمِدَهَا فَإِذَا ضَمِعُوا ذَالِكَ هَلَكُوا .

۳۱۱۰ : حضرت عیاش بن ابی رہبہ مخزومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ امت ہمیشہ بھلائی میں رہے گی جب تک مکہ کی تعظیم کا حق ادا کرتی رہے گی اور جب مکہ کی تعظیم ترک کر دے گی تو بلاکت میں پڑ جائے گی۔

۱۰۴ : بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

باب : مدینہ منورہ کی فضیلت

۳۱۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنَبِّهٍ وَابْنُ الْأَسَدِ عَنْ غَيْثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَآفٍ مُّدْبِرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِدُ الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرَتِهَا .

۳۱۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایمان مدینہ منورہ میں ایسے سٹ کر آ جائے گا جیسے سانپ سٹ کر اپنے ٹل میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۱۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْبٍ قَالاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالاَ ابْنُ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ أَهْلَهُ لِيَنْ مَاتَ بِهَا .

۳۱۱۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے جو یہ کہ سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ ایسا ضرور کرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنے والے کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۱۱۳ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غُفَّانَ الْعُصَمِيُّ قَالاَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَادِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ! إِنْ بَرَأْتَهُمْ خَلَيْتُكَ وَنَبِيَّكَ وَالْكَ خَرُوتُ مِنْكَ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ اللَّهُمَّ! وَالْكَ خَرُوتُ مِنْكَ وَنَبِيَّكَ وَأَنْتَ أَعَزُّهُمْ مَا بَيْنَ لَا شَيْءَ .

۳۱۱۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے اللہ! سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ کے غلیل اور نبی ہیں اور آپ نے ان کی زبان کی تکرار کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! میں آپ کا بندہ اور نبی ہوں اور میں حرم قرار دیتا ہوں مدینہ منورہ کی دو پھر چلی زمینوں کے درمیان حصہ (شہر) کو۔

فَالْأَمْرُ مَرْوَانَ لَا شَيْءَ حَرْثِي الْمَدِينَةِ

۳۱۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ أَنَّكَ عَنْهُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَافِعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِشَيْءٍ أَذَاهُ اللَّهُ حَتَّى يَذُوبَ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۳۱۱۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو مدینہ والوں کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے کھلا دیں گے جیسے پانی میں نمک کھل جاتا ہے۔

۳۱۱۵: حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ الْغُرَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْنُبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدًا حَلَّ يَحْتَبِئًا وَنَحْنُ وَهُوَ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ الْخَنَةِ وَغَيْرِ ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ النَّارِ

۳۱۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے اور عیر پہاڑ دوزخ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی عمر کے آخری ایام میں جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور امراض کا جھوم ہوتا ہے اور موت کا احتمال ہو مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنائے وہیں فوت ہو کر دفن ہو جائے اولیاء کرام رضیم اللہ عنہم اور ہمارے اکابر مدینہ منورہ میں دفن ہونے کی بہت تمنا کرتے تھے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کی سکونت اور وہاں دفن ہونا نصیب فرمادے آمین۔ حدیث ۳۱۱۳ تا ۳۱۱۴: احناف اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا حرم احکام میں حرم کی طرح نہیں ہے اور اس حدیث مبارکہ سے صرف تقسیم مدینہ ثابت ہوئی نیز یہ دعا قرآنی اس شخص کے لئے جو مدینہ والوں سے برائی کرے واقعی ایسا ہوا بھی ہے۔ حدیث ۳۱۱۵ اس سے ثابت ہوا کہ عبادات اور پہاڑوں کو بھی شعور ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب: کعبہ میں مدفون مال

۱۰۵: بَابُ مَالِ الْكُفَّةِ

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ وَاصِلٍ الْأَعْدَبِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ الْخَنَةِ وَغَيْرِ ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ النَّارِ

۳۱۱۶: حضرت شعیب بن جابر کہتے ہیں کسی شخص نے میرے ہاتھ بیت اللہ کے کچھ درابم بھیجے۔ فرماتے ہیں میں بیت اللہ کے اندر گیا تو دیکھا کہ شبیر ایک کرسی پر بیٹھے ہیں۔ میں نے وہ درابم انکو دے دیے۔ کہنے لگے: یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! میرے نہیں اور اگر میرے ہوتے تو آپ کو نہ دیتا (بلکہ کعبہ کو دینے کی بجائے فقراء میں تقسیم کرتا) کہنے لگے اگر تم یہ بات کہتے ہو تو غور سے سنو حضرت عمر بن خطابؓ اسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں تم بیٹھے ہو فرمانے لگے جب تک میں کعبہ کا مال نادار مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دوں باہر نہ جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کریں گے؟ فرمانے لگے

ضرور کروں گا۔ تم کیوں ایسا کہہ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کے فیزیکی جگہ دیکھی تھی اور انہیں آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مال کی ضرورت تھی (اس قدر فتوحات انکے دور میں

نہ ہوئی تھیں) لیکن انہوں نے اس مال کو بلایا تک نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ اس حالت میں کھڑے ہوئے اور باہر نکل پھرتے گئے۔

۱۰۶: بَابُ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بِسْمِ اللَّهِ

پہلے باب: مکہ میں ماہ رمضان کے

روزے رکھنا

۳۱۱۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو مکہ میں ماہ رمضان پائے پھر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب لکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دن کے بدلہ ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر رات کے بدلہ بھی ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر دن کے بدلہ راہ خدا میں گھوڑے پر (حاجہ کو) سوار کرنے کا ثواب لکھتے ہیں اور ہر روز ایک نیکی اور ہر رات ایک نیکی لکھتے ہیں۔

پہلے باب: بارش میں طواف کرنا

۳۱۱۸: حضرت داؤد بن یحییٰؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو عقیل کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم طواف مکمل کر چکے تو مقام ابراہیم کے پیچھے رو گئے۔ ابو عقیل نے کہا کہ میں نے اُس کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم پر آئے اور دو رکعتیں ادا کیں اسکے بعد اُس نے ہم سے فرمایا: اب از سر نو اعمال شروع کرو۔ اسلئے کہ تمہارے سابقہ گناہوں کی بخشش ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی فرمایا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارش میں طواف کیا تھا۔

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَا عِنْدَ الرَّحِمَنِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْرَكَ رَمَضَانَ بِسَجْدَةٍ فَصَامَ وَفَدَمَ مِنْهُ مَا تَشَاءُ لَهُ . حَتَّى يَكُونَ لَهُ مِائَةُ أَلْفِ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَيَسْتَأْذِنُ بِهَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ عَتَقَ رَجُلًا وَنَحْلًا لِيَسْتَعِذَّ بِهِ وَنَحْلًا يَوْمَ حُمِلَانَ فَرَسًا مَنِ سَبَلَ اللَّهُ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسْبَةٌ وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَةٌ

۱۰۷: بَابُ الطَّوَّافِ فِي مَطَرٍ

۳۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَا ذَاكَ يَوْمَ عَظَمْنَا قَالَ طُفْنَا مَعَ ابْنِ عَقِيلٍ فِي مَطَرٍ فَلَمَّا فَصَيْنَا طَوَّافًا أَتَيْنَا حُلْفَةَ الْمُطَفِّمِ . فَطَافَ طُفْنَا مَعَ ابْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ فَلَمَّا فَصَيْنَا الطَّوَّافَ أَتَيْنَا الْمُطَفِّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَمَعْنَا فَطَافَ لَنَا ابْنُ رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ . فَطَوَّافُوا لَنَا حَتَّى حُمِلَ خُفْرٌ لَنَا . هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَ ابْنِ مَطَرٍ

۱۰۸: بَابُ الْحَجِّ مَا شَاءَ

باب: پیدل حج کرنا

۳۱۱۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَفْصٍ الْأَنْهَلِيُّ لَمَّا بَغَى نَحْنُ
بِسَانَ عَنْ حَمْرَةَ ثَمَّ حَنِيبِ الزُّبَايَاتِ عَنْ خُثْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ
عَنْ اَسَى الطُّغَيْلِيِّ عَنْ اَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ
وَاضْحَانَةَ مُنَادًا مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى مَكَّةَ وَقَالَ اَوْ لَمْ يَطُورًا اَوْ
سَاطِحَكُمْ مَأْزُورَكُمْ وَمَشَى حِفْظَ الْهَزْوَلَةِ
۱۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ سے مکہ تک پیدل حج کیا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کمر ازوروں سے
باندھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلے۔

خلاصۃ السراپ: حج امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پہلی امتوں پر حج فرض نہ تھا۔ حافظ نے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”ما من نسی الا ۱۵ حج البیت“ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بیت اللہ کا حج نہ کیا ہو اور یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ سے سات ہزار سال پہلے سے ملائکہ بیت اللہ کا طواف کرتے چلے آ رہے ہیں۔ (اشرف الہدایہ ص ۳۱۳)